جلد دہم

ارمغانِ امامِ ربّانی

ترتیب وتدوین

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

باہتمام

محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

امامِ ربّانی پبلیکیشنز لاہور پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارمغانِ امامِ ربّانی

ترتیب وتدوین

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

﴿جلد دہم﴾

امام ربانی پبلیکیشنز لاہور پاکستان

Marfat.com

سلسلہ اشاعت ۱۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

297.04
۹۵۴۱ م
۱۸۱۸۷۳۱

نام کتاب	ارمغان امام ربانی (دہم)
ترتیب وتدوین	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
پروف ریڈنگ	شاہد حسین
باہتمام	محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی
اشاعت	صفر المظفر ۱۴۴۱ھ/ اکتوبر ۲۰۱۹
ناشر	امام ربانی پبلیکیشنز لاہور پاکستان

ملنے کا پتہ

35-C کمرشل ایریا، این ایف سی ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور پاکستان

www.mujadidway.com

297.4 ارمغان امام ربانی، مرتب: محمد ہمایوں عباس شمس، ڈاکٹر

ارم

لاہور، امام ربانی پبلیکیشنز، 2019

744 ص

1۔تصوف

Marfat.com

فہرست

1۔	نعت رسول مقبول ﷺ	اویس ازہر مدنی	۵
2۔	منقبت	اویس ازہر مدنی	۷
3۔	پیش گفتار	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	۹

مقالات

(ا) گوشۂ تحقیقات ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

1۔	امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ۔ایک متحرک شخصیت	۱۵
2۔	القابات حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	۴۵
3۔	حضرت مجدد الف ثانی۔تاریخ ہائے وصال	۵۵
4۔	مجدد اور مجدد الف ثانی (علماء کی آراء کا جائزہ)	۷۷
5۔	مکتوبات امام ربانی کی تفہیم کے لیے درس مکتوبات کی روایت	۹۷
6۔	''الجنات الثمانیہ'' اور اس کا مصنف (ایک اجمالی تعارف)	۱۰۷
7۔	اُردو شاعری کے فروغ میں مجددی صوفیہ کا کردار	۱۲۹
8۔	تفسیر رؤفی میں منظوم تفسیر کا رجحان	۱۵۱
9۔	دیوان رافت: تعارف و جائزہ	۱۶۳

Marfat.com

(ب)

10۔	حضرت مجدد الف ثانی کے اسلوبِ دعوت کی عصری معنویت	ڈاکٹر محمد اکرم وِرک، ایسوسی ایٹ پروفیسر	۱۷۵
11۔	معیار مجددیت اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تجدیدی کاوشیں	سید بدر مسعود شاہ گیلانی چوراشریف	۲۰۷
12۔	مکتوباتِ امام ربانی کی جدید محقق اشاعت (استنبول ۲۰۱۸ء)	عارف نوشاہی	۲۳۱
13۔	Shaikh Ahmad Sirhindi and Mughal Politics	S.Nurul Hasan Ed. by Satish chandra	۲۳۹

Marfat.com

لاتقولوا راعنا

اے نبی کے جانثارو! لا تقولوا راعنا
عرض جب کرنا ہو کچھ تو! لا تقولوا راعنا

گر ضرورت پیش آجائے تو انظرنا کہو
حکمِ خالق ہے یہ سن لو! لا تقولوا راعنا

داستانِ رنج و غم اپنی سنانے کے لئے
جب حضورِ شاہ بیٹھو! لا تقولوا راعنا

نقص کا پہلو نہ جن سے کچھ نکالا جا سکے
ایسے اچھے لفظ بولو! لا تقولوا راعنا

ایسے مبہم لفظ جن میں معنیِٔ تنقیص ہو
مت زباں پر اپنی لاؤ! لا تقولوا راعنا

Marfat.com

گرچہ نیت میں تمہاری شک نہیں اے مومنو!
پر یہودی شر کو سمجھو! لا تقولوا راعنا

ہم پہ از ہر کھل گئی عظمت رسول اللہ کی
جب کہا خالق نے بندو! لا تقولوا راعنا

Marfat.com

ہدیہ منقبت بارگاہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز

اے حاملِ ہر رتبہ و شاں، شیخِ مجدد
کیا آپ کی عظمت ہو بیاں، شیخِ مجدد!

جتنے بھی ولی ہند میں بعد آپ کے آئے
سب آپ کے ہیں زمزمہ خواں، شیخِ مجدد!

لکھے جو مکاتیب کے ہیں آپ نے دفتر
سارے ہیں ہدایت کے نشاں، شیخِ مجدد!

اسلام کی تصویرِ حقیقی ہوئی ہم پر
ہے آپ کے دم سے ہی عیاں، شیخِ مجدد!

Marfat.com

دی آپ نے ہی شرک کے ایوان میں جا کر
اللہ کی وحدت کی اذاں، شیخِ مجدد!

یہ آپ کی محنت کا صلہ ہے کہ جہاں میں
اسلام ہوا پھر سے جواں، شیخِ مجدد!

اللہ کا عرفان ہویدا ہے یہاں سے
عرفانِ خداوندِ جہاں، شیخِ مجدد!

پاتا ہے یہاں فیض ہر اک بندۂ عاصی
باران پئے مُردہ دلاں، شیخِ مجدد!

تعریف بیاں اُن کی ہو از ہر سے بھلا کیا
فن میرا کہاں اور کہاں، شیخِ مجدد!

Marfat.com

پیش گفتار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد والہ وسلم

آج جب ارمغان امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی دسویں جلد اہل علم کے ہاتھوں میں جا رہی ہے جنت نظیر خطہ کشمیر پر ظلم و بربریت کی تصویر بنا ہوا ہے۔ یہ وہی۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا اس شہر سے یہ رشتہ بھی کہ آپ کے استاد حضرت یعقوب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق اس شہر سے ہے۔ اہل کشمیر پر ہونے والا یہ ظلم ہمیں حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے فکر و فلسفہ کی عصری اہمیت و ضرورت کی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ آپ نے اسلام کا اصول تبری اور تولی کی طرف جو توجہ دلائی تھی اس کی امت کو ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ تبری اور تولی سے بے اعتنائی کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کو "امت مسلمہ" بھی ایک تصوراتی وجود دکھائی دینے لگا ہے۔

آج ہمیں ہندو فلسفہ کو سمجھنا ہے اور ہندو مزاج مسلمانوں کو آشکارا بھی کرنا ہے۔ ان دونوں کارہائے ضروری کے بغیر کبھی بھی ان کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار کی روشنی میں تمدن صرف ظاہری عمارتوں کی تعمیر ہی سے وابستہ نہیں افراد کی تعمیر اور تربیت بھی تمدنی ترقی کا لازمہ ہے۔

حضرت صوفی غلام سرور رحمۃ اللہ علیہ نے فکر مجدد کے فہم کے لیے جس تحریک کا آغاز کیا تھا آنے والا ہر دن یہ بتاتا ہے۔ فکر مجدد کے فہم کی ضرورت بڑھ گئی ہے۔ یہ

Marfat.com

فکر کیوں کہ حضرت خاتم النبیین نبی رحمت ﷺ کی تعلیمات پر شعوری عمل کے نتیجہ میں پیدا ہوئی اس لیے اس کی اثر انگیزی ہر دن بڑھتی ہی جا رہی ہے۔

زیر نظر جلد سابقہ جلدوں سے قدرے مختلف اسلوب پر ترتیب دی گئی ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ میں راقم کے نئے اور پرانے مضامین شامل ہیں۔ پرانے مضامین پاکستان اور انڈیا کے مختلف رسائل میں شائع ہوئے ہیں۔ انگریزی مضمون ہندوستان سے میرے دوست / بھائی جناب ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی جو فکر سرسید کے اس دور میں شارح و ترجمان ہیں نے مہیا کیا یہ مضمون (Shaikh Ahmad Sirhindi and Mughal Politics) بھی شائع ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں۔ ڈاکٹر محمد اکرم ورک کا جو مقالہ گذشتہ سال کانفرنس میں پڑھا گیا تھا بھی شامل اشاعت ہے۔ استنبول سے مکتوبات کے شائع ہونے والے نسخہ کا تعارف جو عارف نوشاہی صاحب کا تحریر کردہ ہے اور معارف اعظم گڑھ میں شائع ہوا، اسے بھی مکرر شائع کر رہے ہیں۔ دوسرا حصہ دراصل ممتاز مجدد شناس پروفیسر محمد اقبال مجددی کی تحقیقات پر مشتمل ہے جس میں چند مقالات کے علاوہ مخطوطات کو محفوظ کرنے کی خاطر شائع کیا گیا ہے۔ ہم ان تمام احباب کے شکر گذار ہیں جو سفیر امام ربانی صوفی غلام سرور رحمۃ اللہ علیہ کی ترویج و اشاعت میں شریک رہے۔

بالخصوص جانشین سرور ملت، حضرت صوفی ناظم بشیر نقشبندی مجددی کا، جو اپنے شیخ کے مشن کو اخلاص سے جاری رکھے ہوئے ہیں، بہر صورت درج ذیل اور دیگر تمام احباب کا شکریہ کہ وہ اس کار فکری میں کسی نہ کسی حوالے سے شریک کار رہے۔

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

Marfat.com

جناب جمیل اطہر سرہندی

جناب میاں محمد صادق قصوری

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

جناب محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

جناب ڈاکٹر عقیل احمد خان

جناب ڈاکٹر محمد فاروق حیدر

جناب پروفیسر حافظ محمد نعیم

ڈاکٹر افتخار احمد خان

ڈاکٹر محمد اکرم ورک

ڈاکٹر حافظ سجاد

ڈاکٹر مطلوب رانا

جناب خواجہ عمر فیاض

محمد عارف کوریجہ

جناب رضاء الحسن قادری

ڈاکٹر عمرانہ شہزادی

رفعت اویس

بشریٰ فضل

جناب عرفان ظفر (چیف ایگزیکٹو ارحم سافٹ)

جناب محمود صاحب (ارحم سافٹ)

Marfat.com

جناب رانا سیف اللہ

احسان الحق صدیقی

ڈاکٹر کریم خاں

پروفیسر حافظ عبد المجید

ڈاکٹر علی اکبر ازہری

ڈاکٹر حسیب قادری

محمد شفیق عاصم

خواجہ محبوب الٰہی

حافظ ذوالفقار علی

حافظ فخر الزماں

جناب شاہد حسین

جناب محمد راشد مگھالوی

جناب ناظم بشیر صاحب شکریہ کے مستحق ہیں کہ وہ اپنے شیخ کے مشن کی ترویج واشاعت میں سرگرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

صفر المظفر ۱۴۴۱ھ/اکتوبر ۲۰۱۹

جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

Marfat.com

گوشۂ تحقیقات

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

Marfat.com

Marfat.com

امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ۔ایک متحرک شخصیت

devrimci sufi hareketleri ve imam-rabbani

[استنبول یونیورسٹی ترکی کے شعبہ الٰہیات کے استاد ابراھیم ادھم بیلگن (Ibrahim Edhem Bilgin) کی ترکی زبان میں تصنیف ہے۔جو ۱۹۸۹ء میں استنبول سے شائع ہوئی۔اس کا فارسی ترجمہ منصورہ حسینی، اور داؤد فالی نے کیا اور تہران سے شائع ہوئی۔اس کتاب کی فصل سوم (ص:۶۱-۹۰) کا ترجمہ جو امام ربانی کے احوال اور آپ کی تحریک سے متعلقہ امور پر مشتمل ہے۔ذیل میں دیا جارہا ہے۔البتہ بعض امور کی اصلاح اور تصحیح کی ضرورت تھی۔بعض نامانوس الفاظ کے فہم میں مسائل بھی درپیش تھے مگر ارمغان کی جلد تیار تھی اس لیے اسے افادہ عام کے لیے شامل اشاعت کرلیا۔بقیہ امور کی تکمیل بعد میں کرلی جائے گی۔(شمس)]

امام ربانی نقشبندیہ مکتب تصوف ایشیاء کے سب سے زیادہ پیروی کیے جانے والے رہنما تھے اور اس سلسلہ کی فکری و عملی خصوصیات اپنے اندر رکھتے تھے۔

Marfat.com

ایشیاء میں اس حد تک کیوں ان کے حامی اور عقیدت مند ہیں؟ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے پروفیسر کولو پرولر قرقیزیوں کی مثال دیتے ہیں کہ یہ قرقیزی مکتبہ امام ربانی سے نسبت رکھتے ہیں۔ (اور اس نسبت کی وجہ سے) شیخ احمد یسوی سے اس قدر عقیدت و محبت رکھتے ہیں کہ سبھی شفاعت کی امید سے یہ وصیت کرتے ہیں کہ وفات کے بعد انہیں احمد یسوی کے مزار کے پاس دفن کیا جائے۔ سردیوں کے موسم میں تمام راستے بند ہو جاتے ہیں۔ ترک کے یہ قرقیزی اپنے مردوں کو پوستینی میں لپیٹ کر مضبوط لکڑیوں میں باندھ کر لٹکائے رکھتے ہیں یہاں تک کہ چند مہینوں بعد جب موسم بہار آتا ہے اور راستے کھل جاتے ہیں۔ جنازوں کو کسی بھی ذریعے سے احمد یسوی کے مرکز کے پاس منتقل کر کے دفن کر دیتے ہیں۔ طویل و دراز مسافت طے کرنا ان کے لیے کوئی ایشو نہیں ہوتا۔ وہ اس طرح کے کام کے لیے ہر قسم کی تکالیف اٹھانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ یہ وہ قابل توجہ نکتہ ہے اور ان کی شدید عقیدت و محبت کا ایک نمونہ ہے۔

احمد فاروق سرہندی (امام ربانی) ایک ایسی معروف شخصیت ہیں کہ سلسلہ نقشبندیہ میں ان کا ایک خاص مقام ہے۔ جہالت، بدعت اور باطل سے مقابلہ کرنے میں امام ربانی کے پراثر کردار کا اندازہ لگانے کے لیے مجوسیوں کی شورش بطور مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے امام ربانی کی وفات کے سالہا بعد جا کر شورش اور سرکشی کی جرأت کی۔ حالات وحشت ناک اور پریشان کن ہو گئے۔ شورشیوں نے شہر کے کچھ علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ ان میں ایک شہر سرہند تھا۔ مجوسیوں نے سب سے پہلے اس قبرستان کو منہدم کیا جہاں امام ربانی مدفون تھے۔ ایک مسلمان عالم کے جنازے سے اس طرح کے انتقام سے جہاں ان کے جاہلی دشمنی و غصہ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے

Marfat.com

وہاں امام ربانی کی تاثیر گذاری اور باطل سے مقابلہ کی عظمت کا بھی پتہ چلتا ہے۔

الف۔امام ربانی کے احوال:

یہ بات مشہور ہے کہ طریقت نقشبندیہ کے بانی بزرگ عارفوں میں سے ایک بزرگ حاج محمد بہاء الدین نقشبند ہیں۔ (پیدائش: ۱۳۱۸/ ۷۱۸، وفات: ۷۹۱/۱۳۸۸) ان کا سلسلہ ان کے ڈیڑھ سو سال بعد ہندوستان میں وارد ہوا۔ اس سلسلہ کی بنیادیں مصاحبت، ذکر خفی، مراقبہ، توجہ، رابطہ، موت کی فکر وغیرہ جیسے چند اصولوں پر استوار ہے۔

مؤید الدین محمد الباقی باللہ کابلی (وفات: ۱۶۰۳/ ۱۰۱۴) اصل میں کابلی تھے لیکن ہندوستان میں اقامت اختیار کی تھی۔ وہ سمرقند گئے اور مولانا خواجگی کی پیروی میں ہندوستان کی سرزمین میں سلسلہ نقشبندیہ کی پہچان کا ذریعہ بنے۔ ان کے شیخ خواجگی املنگی (وفات: ۱۰۰۸/۹۱۸) نے تھوڑی مدت بعد ہی خواجہ باقی باللہ کو ایک اجازت نامہ دیا اور ہندوستان واپس جانے پر آمادہ کر دیا۔ مغلوں کی حاکمیت نے بھی اس سلسلے کی ہندوستان میں جگہ اور وسعت دینے میں مدد کی۔ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ امام ربانی کے اصل تربیت کنندہ ہیں۔ امام ربانی حکومت اکبر شاہ کے ابتدائی دنوں میں پیدا ہوئے (۱۵۶۳/۹۷۱) جب آپ سترہ سال کے ہوئے تب تمام علوم اپنے پدر بزرگوار شیخ عبداللہ بن زین العابدین سے حاصل کر چکے تھے۔

سلسلہ چشتیہ اور سہروردیہ سے مربوط علوم بھی پدر بزرگوار سے حاصل کر لیے تھے۔ امام ربانی کو شیخ اسکندر کیتھلی کے واسطہ سے قادریہ سے بھی نسبت حاصل تھی۔

Marfat.com

نشاط انگیز حالات اور خواجہ باقی باللہ کابلی کی ہدایت پر طریقت نقشبندیہ میں وارد ہوئے جو کہ آپ کے مزاج سے زیادہ سازگار تھا۔ آپ چونکہ اتصال معنوی کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ اپنے شیخ پر اکتفانہیں کیا بلند تر مقامات تک رسائی اور ترقی کے لیے اویسی سلسلہ کو بھی اختیار کیا۔ شیخؒ باقی باللہ کابلی نے امام ربانی کی قابلیت اور فوق العادۃ صلاحیتوں کو دیکھ کر فرمایا احمد نام کا ایک جوان سرہند سے آیا ہے۔ علوم میں قابلیت اور فوق العادۃ صلاحیت رکھتا ہے چند دن میرے پاس رہا۔ اس تھوڑے عرصہ میں میں نے اس کی استعداد کو دیکھ لیا ہے وہ ان شاء اللہ آنے والے وقت میں لوگوں کے درمیان حقائق کے بیان کے لیے ایک واقعی رہبر ہوگا۔ اور بعد میں مریدوں کی تربیت کا معاملہ بھی ان کے سپرد کر دیا۔

امام ربانی کی شخصیت سلسلہ نقشبندیہ کے رنگ میں رنگی گئی۔ اس سلسلہ کے معارف کو ریاضت پر مبنی دستور العمل کی صورت میں پیش کیا۔ انہوں نے شریعت و طریقت کے ارتباط کے استحکام اور بہتری کے لیے ایک ہی بات کہی ہے کہ میں نے ابوحنیفہ اور امام شافعی کی روحانیت سے فیض حاصل کیا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ اس پرنفوذ شخصیت کی ہمت کی بدولت ان میں تیزی سے پھیلا۔ اس طرح کہ بہت سی حکومتی شخصیات بھی اس سلسلہ میں داخل ہوئیں۔ اس وجہ سے مخالفین ان کو برداشت نہ کر سکے اور اکبر کے بیٹے نورالدین جہانگیر کے کان بھرے۔ جھوٹ اور افتراء پردازیاں کیں جو ان کے قید ہونے کا باعث بنیں۔ شاہ جہاں کا بیٹا امام ربانی کے درپے آزار تھا۔ چونکہ امام بادشاہوں کے آگے سجدہ کی شدید مخالفت کرتے۔ تقریباً تین سال قید میں رہے۔ آپ گوالیار کے زندان کی زندگی کے متعلق مکتوبات میں یوں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

جہانگیر بادشاہ نے جو مجھے قید کیا ہے میں اسے مولیٰ عز شانہ کی عبادت و ریاضت کے لیے ایک دریچہ سمجھتا ہوں۔ ایسے معاملات خصوصاً کشمکش کے دنوں میں عجائبات میں سے ہیں۔ دوست سے جدائی اور فراق کے دنوں میں ایسے مواقع فراہم ہونا میرے لیے فخر اور اس کا لطف و کرم ہے یعنی امام ربانی کے نزدیک یہ قید حق تعالیٰ کا لطف ہے۔ قید خانہ ایک ایسا پنجرہ ہے جو رضائے خدا کی طرف کھلتا ہے اور اس کے کرم کا ایک جلوہ ہے۔

تقریباً تین سال گذرنے کے بعد جب جہانگیر کو احساس ندامت ہوا تو امام ربانی قید خانے سے آزاد ہوئے۔ جہانگیر نے تا وفات ان کو اپنا مشیر بنائے رکھا اور ہر جگہ پر ان کی آراء سے بہرہ مند ہوتا رہا۔ امام ربانی کو جو مقام بادشاہ کے قرب میں ملا اس کو اسلام کے نفوذ کے لیے بروئے کار لایا۔

امام ربانی کے توسط سے اسلام کی تعلیمات جہانگیر کے دل میں القاء ہوتے اس طرح اسلام کو ہند میں تازہ سانس ملی اور پہلے سے زیادہ پھلا پھولا۔ امام ربانی (۱۶۲۴/۱۰۳۴ھ) ۲۹ صفر بروز منگل وفات پائے۔ آپ کا مقبرہ سرہند کے خاندانی آرام گاہ میں واقع ہے۔ آپ ایسے بزرگ عارف ہیں کہ اپنی ساری زندگی جاہلی رسومات، انحرافات، بت پرستی اور اکبر شاہ کے فکری کج رویوں کا علمی، سیاسی اور اجتماعی میدان میں بھرپور مقابلہ کیا۔ امام ربانی کے دور میں سرزمین ہند میں انحرافات کی ایک بڑی داستان ہے۔ یہاں کچھ اجمالاً بیان کیا جاتا ہے۔

ب۔ عہد امام ربانی کے فکری انحرافات:

۱۔ اخلاقی انحطاط عروج پر پہنچا تھا۔

Marfat.com

۲۔ حکمرانوں کے ظلم کا دور دورہ تھا۔

۳۔ جہانگیر کے اقرباء کی دسیسہ کاری عام تھی۔

۴۔ ناجائز دولت سمیٹنا معمول بن چکا تھا۔

۵۔ اسراف، فحاشی اور شراب کا استعمال بڑھتا جا رہا تھا۔

۶۔ آخرت کے منکروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

۷۔ حکمرانوں کا دعویٰ تھا کہ اسلام ہندوستان کے آئین کے ساتھ مطابقت و مناسبت نہیں رکھتا اس لیے ایک نیا دین لایا جائے جو اس آئین حاضر سے مناسبت رکھتا ہو۔

۸۔ پیغمبر اور تعداد ازواج کا مسخرہ کیا جاتا۔

۹۔ اس نظریہ کی ترویج ہوتی تھی کہ قرآن وحی سے حاصل نہیں ہے۔

۱۰۔ معراج کے واقعہ کو خرافات قرار دیتے تھے۔

۱۱۔ بچوں کا نام محمد، احمد رکھنے کی اجازت نہیں تھی۔

۱۲۔ علماء و روحانی طبقہ اپنے مادی مفادات کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔

۱۳۔ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ''دجال ھمان رسول اللہ است۔'' (نعوذ باللہ)

۱۴۔ دربار میں مشغول اور حکومت کے قریب والے مسلمان جان کے خوف سے نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۱۵۔ ابوالفضل نماز کی ہیئت میں تبدیلی کی کوشش کرتا تھا۔

۱۶۔ شعراء اپنے اشعار سے کفر کی ترویج کرتے۔

۱۷۔ ایک نئے دین کی ضرورت کی علامت سکہ پر چھپنے لگی۔

Marfat.com

۱۸۔ مسلمان اور ہندوؤں میں کشیدگی بحران بن گئی۔

۱۹۔ ایک نیا دین ''دین الٰہی'' کے نام پر ایجاد کیا گیا۔

۲۰۔ اس نئے دین کی دو شہادتیں اس طرح تھیں۔ لا الہ الا اللہ، اکبر خلیفۃ اللہ

۲۱۔ ہندو اور مسلم کو اسی دین کو قبول کرنے کا کہا جاتا۔

۲۲۔ نئے دین کے پیروکار کو چیلا نام دیا جاتا۔

۲۳۔ اس نئے دین میں سلام اس طرح تھا اللہ اکبر جل جلالہ اور اس عبارت میں اکبر سے مراد اکبر شاہ تھا۔

۲۴۔ چیلوں کے عمامے اکبر شاہ کی تصاویر سے مزین تھے۔

۲۵۔ جو اکبر شاہ کے سامنے جاتے وہ سجدہ کرنے پر مجبور تھے۔

۲۶۔ زرتشتی مذہب کے مطابق آگ کا مشعل بادشاہ کے محل میں ہمیشہ روشن کیا جاتا۔

۲۷۔ زرتشت مذہب کے اثر سے غروب آفتاب کے ساتھ چراغ اور فانوس روشن کرنے کی رسم شروع کی جاتی۔

۲۸۔ ناقوس (گھنٹی)، تثلیث اور مسیحی مذہب کی بعض دیگر علامات اور عبارات متداول ہوئیں۔

۲۹۔ گائے ذبح کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔

۳۰۔ ''اصلاحاتِ ہندوازم'' کے عنوان کے تحت سے جشن وتقریب کا انعقاد ہوتا۔

۳۱۔ آتش پرستوں کا آئین محل اور اطراف میں شدومد سے چلتا۔

۳۲۔ نئے دین میں عبادت کی صورتوں میں ایک یہ تھی کہ روز چار مرتبہ سورج کے سامنے دعا کرتے اور اس کے نام کو خاص تعداد میں پکارتے۔

Marfat.com

۳۳۔ بعض اشیاء نیک فال کے اعتقاد سے اٹھوایا جاتا۔

۳۴۔ گائے سے کسی بھی قسم کی بے احترامی کی سزا مقرر تھی۔

۳۵۔ ہندوؤں کا نظریہ تناسخ پوری طرح رائج تھا۔

۳۶۔ اعلان ہوا کہ نوروز کے دن شراب نوشی لازمی ہے۔

۳۷۔ داڑھی چھوٹی کرنے کی گنجائش بھی اس نئے دین میں موجود تھی۔

۳۸۔ چچا کے بیٹے یا بیٹی سے نکاح ممنوع قرار دیا گیا۔

۳۹۔ مردوں کے لیے ریشم اور سونا جائز قرار دیا گیا۔

۴۰۔ لڑکوں کی شادی کے لیے عمر سولہ اور لڑکیوں کی شادی کے لیے ۱۴ سال مقرر کی گئی۔

۴۱۔ ایک مرتبہ سے زائد شادی ممنوع قرار دی گئی۔

۴۲۔ اعلان ہوا کہ خنزیر پاکیزہ، حلال اور قابل احترام جانور ہے۔

۴۳۔ مردے اسلامی قوانین کے مطابق دفن نہیں ہوتے ان کو آگ میں جلا دیا جاتا یا پانی میں بہا دیا جاتا اور اگر میت کے ورثاء دفن پر اصرار کرتے تو اس شرط پر دفن کی اجازت ملتی کہ پاؤں قبلے کی سمت ہوں۔

۴۴۔ اکبر بادشاہ خود بھی سوتے وقت پاؤں قبلے کی طرف کرتا اور لوگوں کو بھی اسی کا حکم دیتا۔

۴۵۔ علوم اسلامی حاصل کرنے والوں کی تحقیر کی جاتی۔

۴۶۔ ہندی زبان رسمی طور پر قبول کی گئی۔

۴۷۔ راسخ العقیدہ مسلمان اذیت و آزار میں پڑتے۔

161871
Marfat.com

۴۸۔ نام نہاد مشائخ نہ صرف یہ کہ کفر سے مقابلہ نہ کرتے بلکہ ان کا دفاع بھی کرتے۔

۴۹۔ اس تمام فتنہ اور فساد نے تصوف کو بھی متاثر کر دیا تھا۔

۵۰۔ حلال چیزوں کو حرام اور حرام امور کو حلال سمجھا جاتا۔

اکبر بادشاہ نے تمام ادیان کی تحقیق اور اپنے تئیں ایک نئے دین ایجاد کرنے کے لیے اہل علم پر مشتمل ایک شوریٰ تشکیل دیا۔ اس شوریٰ کا نام ''سرکاری طلاب'' تھا۔ ۱۴۴ افراد پر مشتمل اس شوریٰ میں اکثریت ہندو دانش مندوں کی تھی۔

ج۔ تحریک امام ربانی کی اہمیت:

امام ربانی نے اپنی ۶۳ سالہ زندگی تا وفات بہت پریشانیوں اور خراب حالات میں گذاری اور مقابلہ کیا۔ مکتوبات جو کہ ۵۳۴ (۵۳۵؟) خطوط پر مشتمل ہیں کے دقیق مطالعہ سے یہ مشاہدہ ہوتا ہے کہ آپ دینی، سیاسی، اجتماعی انحرافات کے مقابلے میں مسلسل کوشاں رہے اور اسلام کے حقیقی چہرہ اور ماہیت کو علمی زبان میں بیان کیا۔ امام ربانی اکبر بادشاہ اور اس کے بعد جہانگیری حکومت کے دور میں مسلسل کوشش کرتے رہے کہ حکومتی جماعت کو اسلامی اقدار کی طرف مائل کیا جائے۔ آپ کے بعد بزرگان نقشبندیہ نے بھی اس راہ میں ان سے رہنمائی لی۔ پروفیسر شیمل اس بارے میں لکھتی ہیں:

نقشبندیہ پورے ہندوستان میں ہندوازم اور اسلام کے درمیان دفاعی پل کا کردار اور اثر رکھتے ہیں اور اسی طرح مغل حکام کو انحراف سے روکنے کے لیے ان کے قریب ہونے کی سیاسی روش اپنائی۔ یہ ایک دلچسپ موضوع ہے تحقیقات علمی کے

Marfat.com

لیے اور باہمت محققین کا منتظر ہے۔ بقول پروفیسر خاتون شیمل نقشبندی بزرگان کا ہندوستانی حکمرانوں سے قریبی روابط جیسے جہانگیر اور امام ربانی یا سلطان عالمگیر کے محمد معصوم سے روابط پر تحقیق سے اسلامی تہذیب میں تاریخ تصوف کے نئے تجزیے اور نئے پہلو سامنے آئیں گے اور تصوف اسلامی میں دوبارہ روح پھونکی جا سکے گی۔

پروفیسر عزیز احمد جس نے ۱۹۴۲ء میں علی گڑھ یونیورسٹی ہندوستان سے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ کا دفاع کیا ہے اور اب تک ''ہند میں اسلام کا مقام'' کے متعلق متعدد علمی مقالات و آثار پیش کیے ہیں۔ وہ امام ربانی کی جدوجہد کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نقشبندیہ سلسلہ تصوف جو کہ اکبر بادشاہ کے انحرافات کی مخالف تحریکوں کی قیادت کا بیڑہ اٹھایا ہوا تھا ہندوستان وارد ہوا۔ نقشبندیہ کے پیروکار دیگر سنی مذہب کے صوفیوں کی بہ نسبت شریعت اسلام سے زیادہ وابستگی رکھتے تھے۔ نقشبندیہ نے بڑھتے ہوئے بادشاہی انحرافات کو ناکام بنانے کا آغاز مکتب سہروردیہ کے طریقوں کو جاری رکھ کر سنی حکمرانوں سے قریبی روابط حاصل کرنے سے کیا۔ اکبر بادشاہ کی حکومت کے اواخر میں سلسلہ نقشبندیہ نے خواجہ محمد باقی باللہ کابلی کے توسط سے ہند میں تیزی سے نفوذ پانا شروع کیا۔

ابوالفضل (جو کہ منحرف افکار رکھتا تھا) کی موت کے بعد حکومت کے مرکزی عہدوں پر سنی مذہب حکمران آئے۔ ''میرزا عزیز کوکا'' اکبر بادشاہ کا رضاعی بھائی شیخ فرید فوج کے رئیس (بادشاہوں کے مورد اعتماد منصب پر) اور قلیج خان لاہور کے گورنر بھی ان مرکزی کردار رکھنے والوں میں سے ہیں۔ یہ شخصیات شیخ عبداللہ دہلوی اور

Marfat.com

شعراء میں عبدالرحمن خان خاناں اور خواجہ باقی باللہ جیسے مذہبی اکابرین کے زیر اثر تھے۔ مذکورہ افراد خصوصاً شیخ فرید (برج و باروی مذہب) نے ہندوستان کو استحکام بخشا۔ (شیخ فرید کے احوال کے لیے دیکھیں شاہ نواز خان، معاصر الامراء، کلکتہ، ص:۱۸۸۔۱۹۰)

اسلام کی طرف واپسی میں نقشبندیہ کا اثر خواجہ باقی باللہ کے خاص مرید یعنی امام ربانی کی فعالیت کے توسط سے اپنے عروج پر پہنچی۔ آپ کی علمی شخصیت کی بنیاد کلام اسلامی پر تھی۔ مکاتب سہروردیہ، چشتیہ اور قادریہ کے علوم و آداب بھی آپ میں جمع تھیں۔ آپ ہر حال میں انحرافاتِ عصر کے مقابل جرأت و ہمت سے کھڑے رہے اور آپ نے سلسلہ نقشبندیہ جو کہ وسعت ایشیاء کے مکاتب صوفیاء میں مناسب ترین سلسلہ ہے کو رہنما سلسلہ کے عنوان سے انتخاب کیا۔

امام ربانی کا سب سے پہلا ہدف یہ تھا کہ پیامبر خدا ﷺ کی شخصیت پر کھینچے گئے پردے اٹھادیں اور یہ دراصل مسیحی تحریک (الفی) اس کا رہبر مہدی جانپوری اور اکبر بادشاہ جو خود کو پیغمبر اسلام کی طرح کا مقام دیتا تھا سے مقابلہ تھا۔ آپ کے ابوالفضل اور اکبر شاہ کے دیگر حواریوں کے ساتھ مباحثے ہوتے۔ ان میں مسلسل یہی تاکید کرتے کہ خدا پر واقعی ایمان کے لیے پیغمبر ﷺ پر ایمان ضروریات میں سے ہے۔

یہی وجہ تھی کہ امام ربانی نے سب سے پہلی تالیف ''اثبات النبوۃ'' کے عنوان سے کی۔ اور شیخ یحییٰ منیری کی مؤثر تبلیغی روش سے استفادہ کیا اور خطوط نویسی کا کام شروع کیا۔ آپ اپنے دینی، سیاسی اور عارفانہ فکر سے ہندوستان کے حالات سنوارنے کے لیے کوشاں رہے۔ عزیز احمد اس سلسلے میں اپنی آراء اختصار کے ساتھ

Marfat.com

یوں بیان کرتے ہیں:

امام ربانی اکبر بادشاہ کے بعد جہانگیر کی توجہ مبذول کرا کے اسلام کی بنیادوں کو قوت بخشنے میں کوشاں رہے۔ علماء اور روحانی شخصیات کو بادشاہ کے محل میں بھیجا اور منحرف تحریک الفی ؒ جو کہ مدعی مھدویت تھا کا خاتمہ کر دیا۔ امام ربانی نے ''بندخوان راخی سی وارات ری'' جیسے عید و مراسم کی جگہ محرم جیسے مقدس ایام و ماہ جو مسلمانوں کے لیے بہت اہمیت رکھتے ہیں کو دوبارہ زندہ کیا۔ امام ربانی اس کو حکمران سمجھتے ہیں جو اپنی شمشیر سے اسلام نافذ کرنے کا سبب بنے۔ آپ حکمرانوں اور عہدے داروں کو مسلسل وعظ و نصیحت کرتے کہ احکام اسلامی پر عمل کریں اور اسلامی رفتار رکھیں۔ امام ربانی جانتے تھے کہ ہندوؤں کو جب موقع ملے پہلی ہی فرصت میں وہ مسلمانوں کے مذہب کو تبدیل کر دیں گے یا مسلمانوں کو قتل کر دیں گے اور مسلسل اس بات کو ان مسلمان رہنماؤں تک پہنچاتے جن کے پاس حکمرانی ہے۔ مغل بادشاہت کا خاتمہ ناگزیر ہونے کی ایک وجہ ان کے اہل حکومت واقتدار کی امام ربانی کے نصائح اور تعلیمات کی طرف سے بے توجہی تھی۔ امام ربانی ایک طبیب حاذق کی مانند مسلمانوں کے آنے والے دوسو سال کی صورت حال دیکھ رہے تھے اور جانتے تھے کہ اس وقت یہ کام نہ کیا تو آنے والے وقت میں کیا مسائل بن سکتے ہیں۔ ایک طبیب جس کا تخصص اسلام اور لوگوں میں دینی روح پھونکنا تھا ہمارے خیال میں امام ربانی کی اہم ترین شخصیتی پہلو جس پر بہت غور کی ضرورت ہے یہی بات ہے۔ وہ مسلمانانِ ہند کے مصائب کی تشخیص اور علاج کے بارے بخوبی جانتے تھے کہ وہ ایک تہذیبی بحران کی حالت میں ہیں۔

Marfat.com

امام ربانی نے ہمیشہ اس نظریے کا دفاع کیا کہ تصوف شریعت اسلام سے مکمل وابستگی سے متحقق ہوتا ہے۔ آپ ان صوفیہ باطن جو دراصل اکبر بادشاہ کے لیے راستہ صاف کرنے کا ذریعہ تھے، کے قائل نہ تھے۔ اسی طرح وحدت وجودی بخثی تحریک (خالق ومخلوق ایک ہی ہے) کی مخالفت اور تنقید شدت سے کرتے تھے۔ ڈاکٹر عزیز احمد جنہوں نے ہندوستان میں نقشبندی تحریک پر اپنے خاص اسلوب سے وسیع ابعاد میں تحقیقات کی ہیں ان کی گراں قدر تصنیف میں سے اسی قدر اقتباس پر اکتفا کرتا ہوں۔ ہمارے خیال میں ہندوستان کے مختلف مسائل سے آگاہی کے لیے کتاب مذکور کا ترجمہ بہت مفید رہے گا۔ امام ربانی مکتوبات میں فرماتے ہیں

''وہ جن کو سیاسی، اجتماعی اور دینی حوالے سے مظالم کا سامنا ہے چاہیے کہ اپنی نجات کے لیے کوشش کریں ورنہ وہ عنداللہ مسئول ہیں۔ آج اگر مسلمان جوان سے تعاون ہو سکتا تھا اور نہیں کیا وہ دباؤ اور تحقیر کا نشانہ بنے رہیں گے۔ جو کوئی کام کر سکتا تھا اور نہیں کیا وہ آخرت میں مسئول ہے۔ (یعنی اس سے پوچھ ہوگی) اس لیے اس فقیر (امام ربانی) سے جہاں تک ہو سکتا تھا اس کی کوشش کی ہے۔''

وہ اس بات کے قائل تھے کہ علمائے اسلام کے فتوے آزادانہ بغیر وابستگی اقتدار حکومت کے ہوتو امت کے لیے باعث خیر ہوں گے۔ ان کے مطابق علماء کے فتوے سیاست دانوں کی خواہشات و مقاصد کے مطابق ہوں وہ خسارے ہی خسارے کا باعث ہیں اسی وجہ سے اس بارے میں ان کی شدید مخالفت کرتے۔ امام ربانی نے ان انحرافی سلسلوں سے بھی سختی سے مقابلہ کیا جن کی ہندوستان کی سرزمین میں پھیلنے کے امکانات موجود تھے۔ آپ نے جاہل صوفی رہنماؤں جو کہ

Marfat.com

نظریہ وحدت الوجود، ہندوازم کے زیر اثر انحراف کی طرف گئے تھے، سے مقابلہ میں بھی کوئی کوتاہی نہ کی اور مسلمانوں کو اس طرح کے علم سے کورے شیوخ کی قربت وصحبت سے بھی خبردار کیا۔

آپ کی رائے میں بعض اوقات جہاد بالکلام، جہاد بالسیف سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔آپ نے اس اعتقاد کی بنیاد پر کہ سلسلہ نقشبندیہ وعظ ونصیحت کے طریقہ کو رسول اللہ ﷺ سے ایک اصول کے عنوان سے لیتا ہے۔ مسلح جہاد پر ڈائیلاگ یعنی جہاد باقلم وکلام کو ترجیح دی ہے۔آپ فرماتے ہیں صوفی کی ترکِ دنیا درحقیقت اسلام کی مکمل پیروی اور شرع کی طرف سے معین کردہ امرونہی کی رعایت ہونی چاہیے۔یہ امام ربانی کی قابل توجہ آراء میں سے ہے۔آپ تمدن کی تعریف میں یوں فرماتے ہیں تمدن کا مطلب تعمیر بلاد اور بندگان کی بلندی ہے اور یہ دونوں اسلام سے مکمل وابستگی سے متحقق ہوتے ہیں۔

امام ربانی ایک اور خط میں لکھتے ہیں انسان مدنی الطبع پیدا کیا گیا ہے۔ حکومتی عہدے داروں کو لکھے گئے خطوط میں ہندوؤں کی طرف سے نقصانات کے دفعیہ اور اسلام کی مکمل پیروی اور فقراء مظلومین کی حمایت کی تاکید کرتے یہ بھی ان کی سیاسی بصیرت کی ایک نشانی ہے۔صوفیوں کے افراطی نظریات جو انحرافی افکار رکھتے تھے اور اعتقاد رکھتے تھے کہ ولایت نبوت سے بالاتر مقام رکھتی ہے ان کے مقابلے میں قرآنی آیات سے ثابت کرتے کہ حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ نبوت ہی ولایت سے برتر ہے۔امام ربانی معتقد ہیں کہ بہترین آمدنی وہ ہے جو اپنے ہاتھ سے کوشش ومحنت سے حاصل کی گئی ہو۔ان کے مکتوبات میں آئے اشعار میں سے یہ بیت قابل توجہ ہے:

Marfat.com

بکوش ولقمہ ای را کہ بدست می آوری باارزش کن
وبعد بی ھیچ واھمہ ای تناول کن تا سیر شوی

ترجمہ: محنت کرو اور حاصل کیے ہوئے لقمہ کو قیمتی بناؤ۔ اس کے بعد بے فکر ہو کر کھاؤ سیر ہونے تک۔

امام نے ایک خان کو لکھے گئے خط میں یہ نصیحت کی ہے کہ دشمنان دین کی تحقیر ہونی چاہیے اور بتوں کو توڑنے کا بھی اشارہ کیا ہے اور بہت سی ہدایات ہیں۔ ان کے نزدیک ایک عارف کو گوشہ نشین انسانوں سے دور غاروں میں رہنے سے انسانوں کے درمیان رہنا اور صحبت رکھنا زیادہ بہتر اور سود مند ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ہندوستان میں دینی، فکری وسیاسی اختلافات وانحرافات مسلمانوں کے اسلام حقیقی سے دور ہونے کا نتیجہ ہے اسی لیے واحد حل بھی اسلام، قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی مکمل پیروی میں دیکھتے ہیں۔ آپ کے زیادہ تر خطوط اتحاد مسلمین، اسلام کی حفاظت، بدعت سے پرہیز اور افکار انحرافی سے نجات اور دشمنان خدا سے مقابلہ جیسے موضوعات پر مشتمل ہیں۔

ہمارے خیال میں امام ربانی کے اہم پہلوؤں میں ایک ان کا مجدد ہونا ہے کہ دین کو بدعتوں، انحرافات، خرافات اور نادرست عقائد سے پاک کرنے کی انتھک کوشش کی اور کامیاب بھی ہوئے۔

د۔ مکتوبات کا اجمالی جائزہ:

اگر مکتوبات کو اس کے مضامین کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ہندوستان میں

Marfat.com

اسلام اور مسلمانوں کی مشکلات کا سمجھنا کوئی مشکل کام نہیں ہوگا۔ یہ کہ امام ربانی اور ان کے پیروان یعنی نقشبندی بزرگان اکثر اوقات حکومتی عہدہ داروں سے اچھے روابط رکھتے۔ علماء اور اہل علم میں سے ہونے کی وجہ سے ان کی حکمت عملی بھی بہت عالی ہوتی کیونکہ یہی طریقہ ہے اصلاح اور مثبت نتائج تک پہنچنے کے لیے۔ یہ تھی امام ربانی کی تحریک کی حقیقت۔ امام ربانی نے اپنے مکتوبات میں جس کے مجموعے پر ہم نے تجزیہ وتحلیل کیا ہے ایسے مختلف طبقات سے خطاب کیا ہے کہ ہمارے خیال میں امام ربانی نے اجتماعی لحاظ سے ان مخاطبین کی درست تشخیص کی ہے۔ اس تجزیہ وتحقیق سے مخاطبین جن کے امام سے روابط تھے ان کا اجتماعی، سیاسی، روحانی اور علمی مقام بھی معاشرے کے مختلف طبقات پر واضح ہو جائے گا۔ پہلے ان مخاطبین کا ذکر کرتے ہیں کہ جو حکمرانوں کے زمرے میں آتے تھے اور وہ مادی، سیاسی اور منصبی قدرت رکھتے تھے اور امام ربانی نے اپنے خطوط میں ان کو مورد خطاب قرار دیا ہے۔

۱۔ خان یا خان خانان: یہ ایک عنوان ہے جو دہلی کے حکمران عالی رتبہ عہدے داروں کو دیا جاتا تھا۔ ترکی عثمانی میں اس عنوان کا مترادف بیگلر بیگی ہے۔

۲۔ میر: امیر کا مخفف ہے یہ ایک لقب ہے جو حاکموں کے لیے استعمال ہوتا اور ہندوستان میں کبھی سادات کو بھی امیر کہا جاتا۔

۳۔ میرزا: یہ فارسی کلمہ ہے۔ امیر زادہ کا مخفف ہے اور حاکموں کی اولاد پر اس کا اطلاق ہوتا۔ نجیب النسل اور بعض بڑی شخصیات کے لیے بھی مستعمل تھا۔

۴۔ سید میر

۵۔ بی

Marfat.com

۶۔ سید شاہ

عوام میں روحانی اور دینی مقام رکھنے والے مخاطبین جن کے نام امام ربانی کے خطوط ہیں۔ درج ذیل ہیں:

۱۔ شیخ

۲۔ خواجہ: یہ ایک لفظ ہے جو جدید فارسی میں دسویں ہجری سے اب تک حضرت، صاحب، کاتب، تاجر اور معلم جیسے مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

غزنویوں کے دور میں سول حکومت کے لوگوں پر اس کا اطلاق ہوتا اور خوارزم شاہیوں کے دور میں بھی اسی طرح تھا۔ بارہویں صدی میں یہ کلمہ صاحب، حضرت اور باعلم افراد کے لیے مستعمل تھا۔ شہر کے رؤسا (اکابرین)، قضات، ائمہ جمعہ و جماعات اور اجمالاً ہر اس شخص کے لیے استعمال ہوتا جو کوئی اجتماعی مقام رکھتا ہو۔

خواجگان اپنے عماموں اور عباؤں سے عام لوگوں اور نظامیوں سے پہچانے جاتے تھے۔ بنابراین جس نے تحصیل علم کیا ہو اور کوئی اجتماعی ذمہ داری رکھتا ہو خواجہ کہلاتا۔ تیرھویں صدی میں بیوروکریٹس کو خواجہ کہتے۔ ہندوستان میں نقشبندی پیروں بزرگوں کو بھی اس نام سے پکارا جاتا۔

۳۔ ملا: یہ ایک ایسا عنوان ہے کہ خصوصاً ہندوستان میں علماء اور اولیاء کے لیے استعمال ہوتا (مولا اور مولوی جیسے کلمات سے مشتق ہے۔)

۴۔ نقیب، سید، شیخ

۵۔ مفتی

۶۔ حافظ

Marfat.com

۷۔شیخ نقیب

۸۔سید نقیب

۹۔سید

۱۰۔حاجی

۱۱۔قاضی

۱۲۔حکیم

مکتوبات امام ربانی کے ۵۳۴ [۵۳۵؟] مکاتیب میں سے ۳۸۱ خطوط میں پتہ چلتا ہے کہ آپ کے مخاطبین کیا اجتماعی مقام رکھتے تھے لیکن ۱۵۳ خطوط میں ان کے مخاطبین کا پتہ نہیں چلتا۔

مکتوبات کے مطالعہ و تجزیہ میں امام ربانی کے اشخاص پر اثرات اور جغرافیائی اثرات بھی قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ان تمام علاقوں کے افراد جن کو امام نے خطوط ارسال کیے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کس قدر امام ربانی سے متاثر تھے۔اس لیے ان علاقوں کی ایک فہرست کو ذیل میں لاتے ہیں:

افغانستان، بدخش، بدوان، بلخ، بنگال، بیانگ، بخارا، چتر، جانپور، دہلی، دکن، امکنگ، فرید آباد، فرکت، خوازم، ختن، اصفہان، اللہ آباد، کابل، کشمیر، قباد آباد، لاہور، لود، مانکپور، ناگور، نھار، نیشاپور، پانی پت، راہ بل، سامانہ، سارنگ پور، سہارنپور، سمرقند، سرہند، سلطان پور، تبریز، تھانہ، تھانی سر۔

امام ربانی کے ۵۳۸ [۵۳۵؟] خطوط میں سے صرف ۱۶۷ خطوط کا معلوم ہوا کہ کن علاقوں کو ارسال کیے گئے۔افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ۳۶۷ خطوط کا

Marfat.com

پتہ نہیں چلا کہ کس علاقے کی طرف بھیجے گئے۔ اگر علاقوں کا پتہ چل جاتا تو جغرافیائی لحاظ سے آپ کی تاثیر ونفوذ پر زیادہ یقینی گفتگو کر سکتے۔

۱۶۷ خطوط کے علاقے مشخص ہیں اور ان سے معلوم ہوتا ہے غربی ترین علاقہ تبریز، شمالی ترین کشمیر، شرقی ترین ختن تھا۔ یہ علاقہ ایشیاء جو کہ دنیا کا سب سے بڑا براعظم ہے کا ایک ۱/۳ حصہ پر مشتمل ہے۔

امام ربانی ایک اور فکری قوت رکھتے ہیں جس سے آپ نے تمام جہان والوں کو متاثر کیا ہے۔ ایک اور موضوع جو ایک مستقل پی ایچ ڈی کے لیے بن سکتا ہے وہ یہ ہے کہ امام ربانی سید احمد خان، ڈاکٹر محمد اقبال اور ابوالکلام آزاد جیسے مشہور مفکرین وسیاست دانوں کے افکار پر باوجود کچھ اختلافات فکری کے اثر انداز تھے۔ امام ربانی کی کوشش رہی کہ اس دور کے صوفیہ کی فکری انحرافات تعلیم اسلام سیاست کے ساتھ (اپنی طرف واپسی کی روشنی میں) کی تصحیح کریں اور یہ بڑا مشکل کام ہے۔

استاد ڈاکٹر فضل الرحمٰن اس دور کے تصوفِ خام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ہندوستان کے نیچ والے علاقوں میں متعدد سلسلے تھے جو غیر منظم تھے اور کسی مذہب یا دین اسلام کی پیروی نہیں کرتے (ان کو جو بے دین کہا جاتا تھا اسی خصوصیت کی وجہ سے تھا) یہ عنوان قلندریہ جیسے سلسلوں کو کسی حد تک قابل قبول تھا کیونکہ وہ گروہ تصوف کے نام پر خیالی شیوخ کے مزاروں پر گدی بچھاتے اور بیٹھ جاتے اور اپنی زندگی اس پر حقہ بازی وغیرہ میں گذار دیتے۔''

اکبر بادشاہ کے دور میں سید علی متقی اور ان کے جانشین عبدالوہاب متقی جیسے

Marfat.com

علماء جو کہ اہل حدیث مشہور تھے نے ہندوستان کو چھوڑ کر حجاز میں سکونت اختیار کر لی۔

ان حالات میں امام ربانی نے دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کرنے کی بجائے ہندوستان میں اقامت رکھی تا کہ فتنہ کی آگ کو بجھائیں اور ان کا یہ اقدام اپنے اندر بہت اہم پیغام رکھتا تھا۔ مکتوبات اور اثبات النبوۃ کے علاوہ مزید تین تالیفات ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ مبدأ و معاد، رسالہ رد روافض اور معارف لدنیہ۔

''مبدأ و معاد'' ایک عارفانہ ماہیت کی کتاب ہے جو ۱۵۹۹ سے ۱۶۱۰ میلادی میں لکھی گئی۔ اس میں امام ربانی نے طریقت نقشبندیہ میں اپنے ورود کی کیفیت اور بعض اسرار تصوف جو ان کے مطابق ان سے پہلے کسی پر منکشف نہیں ہوئے اس کتاب میں ان کا ذکر کیا ہے کتاب فارسی میں ہے۔

''رسالہ رد روافض'' بھی ایک کتاب ہے جو ۱۶۰۰ میلادی میں تحریر کی گئی۔ کتاب کے نام سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ غیر متوازن عقائد کے متعلق ہے۔ امام ربانی نے اس کتاب میں خالص اسلام کی شناخت پر بحث کی ہے۔

''معارف لدنیہ'' امام ربانی نے یہ کتاب اپنے جرگہ نقشبندیہ میں وارد ہونے کے بعد لکھی ہے۔ کتاب حجم کے لحاظ سے ''مبدأ و معاد'' جتنی ہے۔ اسرار عرفانی پر مشتمل ہے۔ یہ تینوں کتابیں فارسی میں ہیں۔ مکتوبات کے علاوہ ۴ کتابوں کا ترکیہ میں کوئی پتہ نہیں مغرب اور بعض اسلامی ممالک میں امام ربانی کی شخصیت اور فکر پر بہت سے تحقیقاتی کام ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

- Abbot, Freeland, "Islam in India before Shah Waliullah", Studies in Islam, C.I., New Delhi, ss.

Marfat.com

I.II, 100-16.

- Abdulhad, Muhammed, Mecmua-yi Halat-u Makamat-I Imam-I Rabbani Muceddidi Elf-I Sani Hazrei-i Seyh Ahmed-i Sirhindi, Delhi 1900.

- Abdulhak Muhaddis Dihlevi, Ahbaru'l-Ahyar, Delhi 1332.

- Ahmad Aziz, "Religious and Political ideas of Shaikh Ahmad Sirhindi" Rivista degli studi Orientali, XXXVI (1961), 259-270.

- Aslam, M., "Jahangir and Shaikh Ahmad Sirhindi", Journal of the Asiatic Society of Pakistan, X., (I), 135-148.

- Baig, Mirza Qadder, The Role of Shaikh Ahmad of Sirhind in Islam in India, Londra Universitesinde Hazirlanmis doktora tezi, 1964.

- Farman, Muhammed, "Shaikh Ahmad Sirhindi", M.M. Sharifde tabolunmus, A History of Muslim Philosophy, Wiesbaden 1966, II., 873-883.

- Faruqi, Burhan Ahmad, The Mujaddid's Conception of Tawhid, Lahore 1940.

Marfat.com

- Habib, Irfan M., "The Political Role of Shaikh Ahmad Sirhindi and Shah Waliullah", Enquiry, V., New Delhi 1961, ss. 36-55.

- Hasan, Murataza, "Letters of Shaikh Ahmad" The Proceedings of the Indian History Congress, Ninth Session, Patna University, Patna 1946, ss. 273-281.

- Nizami, Khaliq Ahmad, "Naqshbandi Influence on Mughal Rulers and Politics" Islamic Culture, XXXIX (1965), ss. 41-52.

- Numani, Muhammad Manzur, Mujaddidi-I Alf-I Thani Namber, Bareilly, 1357.

- Numani, Muhammad Manzur, Tezkira-yi Imam-I Rabbani Mujaddidi-I Alf-I Thani, Luchnow 1960.

- Nurulhasan, Sayid, "Shaykh Ahmad Sirhindi and Mughal Politics" Proceedings of the 8th Indian Historical Congress 1945, ss. 248-257.

- Rizvi, Sayyid Athar Abbas, Muslim Revivalist Movements in Northern Indian in the

Marfat.com

Sixteenth and Seventeenth Centuries, Agra 1965.

- Sikandarpuri, Wakil Ahmad, Anwar Ahmadiyya, Delhi 1312.

- Sikandarpuri, Wakil Ahmad, Hadiyah Mujaddidiyah, Delhi tarihsiz.

Sikandarpuri, Wakil Ahmad, Al-Kalam al-Munji bi-Radd iradat al-Barzanji, Delhi 1312.

- Smith, Wilfred Cantwell, The Ulema in Indian Politics, C.H. Philips tab'I icinde Politics and Society in India, Londra 1963, ss. 39-51.

- Subhan, John A. Sufism, its Saints and Shrines. An Introducation to the Study of Sufism with special reference to India, Londra 1938.

- Waliuddin, Mir, Reconciliation between Ibn Arabi's Vahdat-i Wujud and the Mujaaddid's Wahat-i Shuhud, Islamic Culture, XXV (1951), ss. 43-51.

- Wali Allah, Shah, Faysala-i Vahdetu'l-Vucud ve's-suhud, Delhi.

- Yasin, Muhammad, A Social History of Islamic India, Lucknow 1958.

اس فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ربانی کی سیاسی و علمی افکار اور ”برگشت

Marfat.com

بہ خویشتن'' (یعنی اپنے اصل کی طرف لوٹنا) کے بیانیہ پر وسیع تحقیقات ہوئی ہیں۔ امام ربانی کی معرفت کے لیے آپ کی تصنیفات کے علاوہ ایسی کتابوں کی ضرورت ہے جو آپ کے افکار پر لکھی گئی ہوں۔ امام ربانی کئی جہتی شخصیت ہونے کی وجہ سے سبب بنے کہ انیسویں صدی میں شیخ شامل اور امیر عبدالقادر الجزائری جیسے مجاہد علماء ظہور میں آئے اور مرکز علمی میں بھی احادیث پر مبنی تحریک کا آغاز ہوا۔ ہماری رائے میں اس حاضر صدی میں بھی اس عارف صوفی کی بلند شخصیت سے بہت سے پیغام دریافت کیے جاسکتے ہیں۔

ھ۔ امام ربانی کے جانشین:

ا۔ محمد معصوم: ۷ شوال ۱۰۰۷ھ میں پیدا ہوئے۔ امام ربانی کی اولاد میں سے ہیں۔ امام کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ کہا جاتا ہے حضرت محمد ﷺ خواب میں امام ربانی کو حکم فرماتے ہیں کہ اپنے اس پیدا ہونے والے بچے کا نام محمد معصوم رکھیں۔ وہ معنوی درجات میں صاحب مقامِ قیومیت ہوں گے اور اسی وجہ سے ان کا لقب قیوم ثانی ہے۔ آپ کی وفات ربیع الاول ۱۰۹۷ھ میں ہوئی۔

۲۔ میر محمد نعمان بدخشی: بدخشان کے رہنے والے ہیں۔ آپ ابتداء میں خواجہ محمد باقی باللہ کابلی سے نسبت رکھتے تھے۔ بعد میں اپنا سلوک امام ربانی کے توسط سے جاری رکھا اور امام نے آپ کو بطور جانشین منتخب کیا۔ آپ کا مدفن اکبرآباد میں ہے۔

۳۔ حضرات خواجہ ہاشم: ایک شاعر و عارف ہیں۔ ان سے متعدد کرامات دیکھی گئی ہیں۔ امام ربانی ان کو بہت دوست رکھتے تھے۔ ان کو اپنا خلیفہ بنایا۔ ان کا

Marfat.com

مزار برہان پور میں ہے۔

۴۔ شیخ طاہر لاہوری: یہ بھی امام ربانی کے جانشینوں میں سے اور اہل ریاضت و مجاہدہ تھے۔ ساتھ میں شیوخ قادریہ و چشتیہ سے بھی اجازت نامہ رکھتے تھے۔ آپ کا گذر بسر اپنی ہی محنت سے ہوتا اور ہمیشہ لوگوں کو کام اور محنت کی تاکید کرتے۔ آپ کا مدفن لاہور میں ہے۔

۵۔ شیخ بدیع الدین سہارنپوری: آپ ایک فقیہ تھے اور شہرت سے گریزاں تھے۔ امام ربانی کی تعلیم و توجہات سے بہرہ ور ہوئے اور اپنے سلوک کو امام ربانی کی زیرِ تربیت جاری رکھا۔ تا آنکہ امام ربانی کی خلافت کا مقام پا لیا۔ آپ کی آرام گاہ سہارنپور میں ہے۔

۶۔ شیخ نور محمد: آپ نے علوم ظاہری و باطنی کی منزلیں امام ربانی کے پاس طے کیں اور امام کی طرف سے نمائندگی میں لوگوں کی رشد و ہدایت کے لیے مختلف شہروں کی طرف بھیجے گئے۔

۷۔ شیخ حامد بنگالی: آپ ایک عارف ہیں۔ جو امام ربانی سے فیض یاب ہوئے اور یہ بات مشہور ہے کہ آپ شریعت و طریقت سے پورا لگاؤ رکھتے تھے۔

۸۔ شیخ مزمل: آپ دل و جان سے اپنے مرشد امام ربانی کی خدمت میں رہتے اور اسی صفت کے ساتھ وہ دوسروں سے ممتاز ہیں۔ بہت متقی اور احتیاط پر عمل کرنے والوں میں سے تھے۔

۹۔ شیخ طاہر بدخشانی: مروی ہے کہ آپ نے ریاضت کے دوران رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہے۔ آپ امام ربانی کی نمائندگی میں جانپور کے نواحی علاقوں میں

Marfat.com

جاتے۔ شیخ طاہر سنت رسول اللہ ﷺ سے شدید وابستگی کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔

۱۰۔ مولانا یوسف سمرقندی: آپ پہلے روحانی رشد و تکامل کے لیے محمد باقی باللہ کابلی کی خدمت میں تھے۔ بعد میں اپنا سلوک امام ربانی کی صحبت میں جاری رکھا۔ یہاں تک کہ امام کی خلافت سے سرفراز ہوئے۔

۱۱۔ مولانا احمد برکی: آپ ایک ہفتہ میں مقام خلافت پر فائز ہوئے۔ امام ربانی ان کو بہت دوست رکھتے اور بہت لگاؤ رکھتے۔ وہ مقام قطبیت پر بھی نائل ہوئے۔ آپ خراسان کے حوالی میں فریضہ ارشاد و ہدایت کے دوران مسلمانوں اور بہت سے لوگوں کی اصلاح کا موجب بنے۔ آپ کی وفات کا سال ۱۰۲۶ھ ہے۔

۱۲۔ مولانا صالح: امام ربانی کے خاص مریدوں میں سے تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے خود سے بےخود ہو جاتے۔

۱۳۔ مولانا یار محمد: آپ بدخشانی تھے۔ کہا جاتا ہے بہت خوش رو تھے۔

۱۴۔ مولانا عبدالواحد لاہوری: آپ عبادت گذار تھے اور بہت ذوق و شوق سے عبادت کرتے۔ خلافت ملنے کے بعد بخارا چلے گئے اور وہاں ایک مسجد تعمیر کی اور لوگوں کی رہنمائی میں مشغول ہو گئے۔

۱۵۔ خواجہ عبداللہ: آپ باقی باللہ کے فرزند ہیں۔

۱۶۔ خواجہ عبیداللہ: آپ باقی باللہ کے فرزند ہیں اور آپ دونوں (عبداللہ و عبیداللہ) بھی امام ربانی کے تربیت یافتگان میں سے ہیں۔

۱۷۔ شیخ آدم بنوری: امام کے اولین جانشینوں میں سے ہیں اور مدینہ میں

Marfat.com

وفات پائی۔

امام ربانی کے دیگر نمائندوں کے نام جن کی طرف منابع میں اشارہ ہوا ہے اجمالاً درج ذیل ہیں:

۱۸۔ شیخ نور الفتا

۱۹۔ شیخ محمد صدیق بدخشی

۲۰۔ شیخ احمد دیبنی

۲۱۔ شیخ عبدالحیٔ بلخی

۲۲۔ شیخ یار محمد القدیم طالقانی

۲۳۔ شیخ حسن کریم الدین بدالی

۲۴۔ شیخ محمد اشرف کابلی

۲۵۔ شیخ صفر رومی

۲۶۔ شیخ عثمان یمانی

۲۷۔ شیخ عبدالعزیز النحوی حنبلی

۲۸۔ شیخ علی مالکی

۲۹۔ شیخ علی طبری شافعی

۳۰۔ شیخ محمد سعید حزین الرحمۃ

Marfat.com

نتیجہ:

یہ کہ امام ربانی کا نام ایک مستقل موضوع کی شکل میں مغرب یا ترکیہ (اور دیگر ممالک) کے کسی دائرۃ المعارف میں نہیں ہے۔ باعث افسوس اور تعجب ہے۔ کیا امام ربانی جنہوں نے ایک اصیل تحریک سے اپنے دور اور آنے والوں کو متاثر کیا اور انگلستان جیسے ممالک میں ان کے افکار پر متعدد P.H.D ہوئے ہیں۔ کیا ان پر پہلے سے زیادہ تحقیقات نہیں کرنی چاہیے تھیں؟

مقابلہ اور احیاء کی تحریک جس کو شروع کرنے والے امام ربانی تھے اور ان کے بعد ان کے پیروان کے توسط سے ولی اللہی تحریک تک جاری رہی۔ ان پیروان کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ محمد معصوم (۱۶۶۹/۱۰۸۰۔۱۶۰۰/۱۰۰۹)

۲۔ شیخ سیف الدین (فت ۱۶۸۷/۱۰۹۸)

۳۔ سعید نور محمد بدوانی (فت ۱۷۲۳/۱۱۳۵)

۴۔ حبیب اللہ مظہر جان جاناں شمس الدین (۱۷۸۰/۱۱۹۵)

مذکورہ دور تاریخ میں چند مغل سلاطین کا شمار بھی شیوخ میں ہوتا ہے۔ ان کے اسامی ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

۱۔ نور الدین جہانگیر (۱۰۶۵)

Marfat.com

۲۔داور بخش (۱۶۳۷)

۳۔شاہ جہان (۱۶۲۸)

۴۔مراد بخش (۱۶۵۷ گجرات میں)

۵۔عالمگیر (۱۶۵۸)

۶۔اعظم شاہ (۱۷۰۷)

۷۔شاہ عالم بہادر شاہ (۱۷۰۷)

۸۔عظیم الشان (۱۷۱۲)

۹۔معز الدین جہاندار (۱۷۱۲)

۱۰۔فرخ سیر (۱۷۱۳)

۱۱۔شمس الدین رفیع الدرجات (۱۷۱۹)

۱۲۔شاہ جہان دوم (۱۷۱۹)

۱۳۔نیکو سیر (۱۷۱۹)

۱۴۔نصیر الدین محمد (۱۷۱۹)

۱۵۔احمد شاہ بہادر (۱۷۴۷)

۱۶۔عالمگیر دوم (۱۷۵۴)

اوران سلاطین میں سے ایک جو استثنائی مقام رکھتے ہیں وہ صرف سلطان محی

Marfat.com

الدین اورنگزیب عالمگیر اول ہیں۔ انہوں نے ۱۶۵۸ سے ۱۷۰۷ تک یعنی ۴۹ سال حکومت کی ہے۔ وہ متواضع اور جماعت نقشبندیہ کے ایک درویش تھے اور اپنی پوری مدت بادشاہت کو اسلام کی خدمت میں صرف کیا۔ سلطان عالمگیر اُن نادر افراد میں سے ہیں کہ ایک ہی وقت میں وہ بادشاہ بھی ہیں اور درویش بھی اور بہت سے لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ انہوں نے دونوں جگہوں کے حق کو بھی درست ادا کیا۔

Marfat.com

القابات حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ احمد سرہندی (شب جمعہ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ/ ۵ جون ۱۵۶۴ء۔ منگل ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۴ء) کی خدمات جلیلہ کی اہمیت کو جاننے کے لیے ان القابات کا مطالعہ ضروری ہے جو مختلف اطراف سے آپ کے نام کے ساتھ استعمال کیے گئے۔ القابات دراصل خدمات کے اطراف، عمق اور وسعت کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہر لقب کے پیچھے وہ علمی وفکری کام جو آپ نے کیا اور اس کے وسیع اثرات مرتب ہوئے، کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ کے مکتوبات کو ہی دیکھیں تو عبدالحیؒ خواجہ چاکر حصاری کے دفتر دوم کے یہ جملے قابل غور ہیں:

''فھذہ مکاتیب متضمنة لعلوم غریبة ومعارف عجیبة واسرار لطیفة ودقائق شریفة ما تکلم احد من العرفاء وما اشار الیھا واحد من الاولیاء''

(دفتر دوم، نسخہ استنبول، ص:۳)

''یہ وہ مکتوبات ہیں جو علوم غریبہ، معارفِ عجیبہ، اسرار لطیفہ اور دقائق شریفہ پر مشتمل ہیں، جن کو عارفوں میں سے کسی عارف نے بیان نہیں کیا اور نہ ہی اولیاء میں سے کسی ولی نے ان کی طرف اشارہ کیا۔''

Marfat.com

مکتوبات کے بارہ میں خواجہ ہاشم کشمی لکھتے ہیں:

''ایں کلمات طیبات وحروف عالیات کہ ھر نقطہ از آن، مرکز پرگار دل ھای بی قرار است وبر آتش محبت ذاتیہ، سپند چشم زخم اغیار وخال زینت بخشِ رخسار عروسان حقائق، ومردمک ابصار دور بینان دقائق، درۃ التاجی است از دریاے مواج احدیت کہ ید طولای باطن از کای غواصی بہ ساحل برآوردہ ونافہ جان بخشی است از ناف آھوی بیدای ھویت کہ بناں بیان سیاحی بہ محفل آوردہ، اغنی اللہ تعالیٰ فقراء ہ بھذا الدر الیتیم وروح شام ارواحھم بھذا الشمیم''

''یہ پاکیزہ کلمات اور یہ عالی درجہ حروف کہ جن کا ہر نقطہ بے قرار دلوں کی پرکار کا مرکز ہے اور محبت ذاتیہ کی آتش پر بیگانوں کی بدنظری کے لیے سپند دانہ ہے (یعنی دافع نظر بد ہے) اور حقائق کی دلہنوں کے رخسار کا زینت بخش خال (تل) ہے اور دقائق والے دور بین حضرات کی آنکھوں کی پتلی ہے، جن میں سے ہر ایک (فرد) احدیت کے موجزن دریا کے تاج کا موتی ہے جس کو ایک غواص (غوطہ زن) پاک باطن کے زبردست ہاتھ نے ساحل پر لا نکالا ہے اور وہ صحرائے ہویت کے ہرن کی ناف کا ایک جاں بخش نافہ ہے جس کو ایک سیاح کے بیان کی انگلیاں محفل میں کھینچ لائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فقراء کو اس بے بہا گوہر سے مالا مال کرے اور اس خوشبودار ہوا سے ان کی ارواح کے دل و

Marfat.com

دماغ کو معطر کرے۔''

زہر یک نقطہ اش چوں نافۂ تر
شمیم وصل جاناں می زند سر
ولی آں کز برودت در زکام است
چہ داند نافہ اش گر درمشام است
سرایم مدح آں سیّاحِ غواص
کنم خورشید راچوں ذرّہ رقّاص
ہمین فرزندفاروق ست چوں آب
کنوں نطق از زبانِ او کند ربّ
سراپا نسخۂ اخلاقِ فاروق
بزہر منقصت تریاق فاروق
چراغِ نقشبند ہفت محفل
نگاہش نقشبند غیر از دل

(دفتر سوم، نسخہ استنبول، ص:۵۔۶)

ترجمہ:

☆ جن کے ہر نقطہ سے نافہ کی طرح وصل جاناں میسر ہوتا ہے۔

☆ مگر جس کو سردی سے زکام ہوا ہو اسے کیا پتہ اس خوشبو کا اگرچہ مشک اس کی ناک میں ہو۔

☆ میں جو مدح سرائی کرتا ہوں اس سیاح غواص کا۔ گویا خورشید کو مانندِ ذرہ

Marfat.com

رقاص کرتا ہوں۔

☆ یہی وہ فرزند فاروق ہیں اعلیٰ ں نسب جن کی زبان پر ہر دم رب کی ہی بات ہوتی ہے۔

☆ وہ سراپا اخلاقِ فاروقی کا نمونہ ہیں زہرِ تنقیص کے لیے فاروقی تریاق ہیں۔

☆ وہ چراغ ہیں نقشبندی ہفت محفل کے ان کی نگاہ سے دل غیر حق سے خالی ہو جاتا ہے۔

ذیل میں ان القابات کو نقل کیا جاتا ہے جو مختلف اصحاب علم نے آپ کے نام کے ساتھ ذکر کیے۔ یہاں صرف نقل پر اکتفا کیا جاتا ہے بعد ازاں ان کی شرح بھی تحریر کی جائے گی۔

یار محمد جدید بدخشی طالقانی:

(i) غوث المحققین

(ii) قطب العارفین

(iii) برھان الولایۃ المحمدیۃ

(iv) حجۃ الشریعۃ المصطفویۃ

(v) شیخ الاسلام والمسلمین

(مکتوب دفتر اول، نسخہ استنبول، ص:۴)

عبدالحئی بن خواجہ چاکر حصاری (م: ۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء):

(i) قدوۃ العلماءِ الراسخین

Marfat.com

(ii) المشرف بتشریفات المرسلین

(iii) صاحب الولایۃ الاصلیۃ

(iv) مخزن اسرار الالھیۃ

(v) واقف دقائق المتشابہات القرآنیہ

(vi) الایۃ العجیبہ من الایات الرحمانیہ

(مکتوب امام ربانی، نسخہ استنبول، دفتر دوم، ص:۳)

محمد ہاشم بدخشی کشمی (۱۰۰۰ھ/۱۵۹۱ء-۱۰۴۳ھ/۱۶۳۳ء):

(i) غوث الخلائق

(ii) غواص الحقائق

(iii) معراج الوصول

(iv) منہاج القبول

(v) خزینۃ الرحمۃ

(vi) دفینۃ الحکمۃ

(vii) مشرف القلوب

(viii) مشرق الغیوب

(ix) لجۃ العمل

(x) حجۃ الکمل

(xi) حدقۃ الاخیار

Marfat.com

(xii) حدیقۃ الاحبار

(xiii) نور الطریقۃ

(xiv) نور الحقیقۃ

(xv) زین العالمین

(xvi) عین العالمین

(xvii) ذرۃ اعنی

(xviii) عروۃ الرجا

(xix) مراہ الارادق

(xx) مرقاۃ المحبۃ

(xxi) مطلع الرموز والاشارات

(xxii) منبع الکنوز وابشارات

(xxiii) ملاح بحر الملاحۃ

(xxiv) مصباح بیت الصباحۃ

(xxv) الصلۃ بین البحرین

(xxvi) المصلح بین الفئتین

(xxvii) مستشھد المتکلمین

(xxviii) مستمسک المتوحرین

(xxix) برھان السلف / مجدد الف ثانی / امام ربانی

(xxxi) سلطان الخلف

Marfat.com

(xxxii) طلیعۃ الھدی الموعود

(xxxiii) ذکاء الاصل والفرع

(xxxiv) سناء الدین والشرع

(xxxv) وارث سید البشر

(xxxvi) منور المائۃ الحادیۃ بشر

مولانا وکیل احمد سکندپوری (۱۸۴۲ء/۱۲۵۸ھ۔۱۹۰۴ء/۱۳۲۲ھ):

(i) سلطان طریقت

(ii) برہان حقیقت

(iii) مہبط انوار الٰہی

(iv) مورد برکاتِ نامتناہی

(ھدیہ مجددیہ، ص:۴)

(v) کاشف اسرار سبع مثانی

(vi) بحر مواج ہمہ دانی

(vii) شمع بزم عرفانی

(viii) مقتدای ارباب معانی

(انوار احمدیہ، ص:۲)

(ix) الشیخ الاجل

(x) الامام العارف

Marfat.com

(xi) بحرالحقائق والاسرار والمعارف

(xii) محی السنۃ النبویۃ

(xiii) ناصر الشریعۃ البیضاء السنیہ

(کلام المنجی بردایرادات البرزنجی، ص:۳)

شیخ الحرم المکی السید محمد افندی الحسینی:

(i) الشیخ الاجل الھمام

(ii) الاکمل فی الطریقۃ النقشبندیہ

(iii) الامام منبع العلوم والمعارف

(iv) منشا الاسرار واللطائف

(v) العارف باللہ

(vi) شمس فلک الارشاد

(vii) بدر اوج الطریقۃ

(viii) السداد محور دائرۃ الفضائل والکمالات

(ix) قطب ربانی

(x) غوث صمدانی

(العرف الندی، ۵۲۰۔۵۲۱)

سید غلام علی بلگرامی:

(i) اعیان سرھند

Marfat.com

(ii)　مفاخر اھل ھند

(iii)　برھان الساطع علی اشرفیۃ النوع الانسانی

(iv)　بلغ المشارق المغارب انوارہ

(v)　جامع العلوم الظاہرہ وباطنہ

(vi)　خازن الکنوز البارزۃ الکافۃ

(العرف الندی، ۵۲۵)

خواجہ محمد احسان سرہندی:

(i)　حضرت قیوم اول

(ii)　امام اولیاء امت

(iii)　راہنما صوفیاء ملت

(iv)　خزینۃ الرحمت

(v)　محبوب صمدانی

حضرت بدرالدین سرہندی (پ: ۱۰۲۱ھ / ۱۶۱۲ء):

(i)　قطب الانام

(ii)　سید المحققین

(iii)　حجۃ المتاخرین

(iv)　خازن الکنوز الازلیہ

(v)　قاسم المعادن الابدیۃ

Marfat.com

(vi) نمائندہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(vii) وارث حبیب اللہ

(حضرات القدس، تدوین ڈاکٹر انجم رحمانی، ص:۲۰۶)

یہ چند القابات مختلف اہل محبت نے تحریر کیے۔ دراصل یہ خدمات مجدد کی سعادت وجہات کا تعین کرتے ہیں۔ یہ القابات عصر حاضر کی محافل میں نقیبان محفل کی طرف سے نوازے جانے والے القابات کی طرح نہیں بلکہ ''ہند میں سرمایہ ملت کی نگہبانی'' کے لیے کی جانے والی کوششوں کا مظہر ہیں۔ ان میں سے ایک جیسے مفہوم کے حامل القابات کو اکٹھا کر کے شرح کی جائے تو حیات وخدمات امام ربانی کے علمی، فکری، تحریکی، مذہبی، روحانی پہلو سامنے آئیں گے۔

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ ہائے وصال

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (شب جمعہ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ/ ۵ جون ۱۵۶۴ء۔ منگل ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ/ ۱۶۶۴ء) نے اعتقادی، علمی اور عملی میدان میں جو رہنمائی فرمائی، وہ احسان یہ امت بالعموم اور مسلمانان برعظیم پاک و ہند بالخصوص کبھی بھی نہیں اتار سکتے۔ عزم و استقلال اور قوت کردار کا یہ کوہ گراں ہمیشہ آنے والے رہبروں اور قائدین کو فکری غذا مہیا کرتا رہے گا۔ آپ کی ان خدمات کا اعتراف ہمیشہ سے کیا جاتا رہا اور اس کے لیے مختلف اسالیب و انداز اختیار کیے گئے۔ ان سے آپ کی عقیدت کا اظہار اور خدمات کا اعتراف دونوں مقصود ہیں۔

اس اظہار کے لیے آپ کے وصال کے حوالہ سے شعراء اور اہل محبت و عقیدت نے تواریخ وصال کہیں۔ یہ ''ایسے فن کا نام ہے جس سے متکلم سال ہجری کسی حادثے کے وقوع کا فن جمل کے قاعدے سے بیان کرے۔'' (سبحۃ المرجان، ص:۲۱۱)

فن تاریخ گوئی اس حرف یا لفظ یا الفاظ کا مجموعہ ہے جس کے اعداد حروف سے سن مطلوب حاصل ہو یا ان الفاظ سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوں:

۱۔ سن مطلوب　یا

۲۔ سن مطلوب مع تاریخ و ماہ　یا

۳۔ سن مطلوب مع تاریخ و ماہ　یا

Marfat.com

۴۔ سن مطلوب مع تاریخ و ماہ

انگریزی میں اس کے لیے Chronogram کا لفظ استعمال ہوتا ہے،
اس حوالے سے ڈاکٹر خالد حسین قادری اس فن کی تعریف اور تاریخ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"...It consists of explaining a word or group of words according to the numerical value of the letters, or of substiuting other letters of the alphabet for them in accordance with a set system... The use of letters to signify numbers was known to the Babylonians and the Greeks. The first use of gematria occurs in an inscription of Sargon 11 (727-707 B.C.E) which states that the king built the wall of Khorsabad 16,283 cubits long to correspond with the numerical value of his name..."

ایک قدیم تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"One of the oldest chronograms of Persian poets according to the system of abjad that we have seen is composed of single letters of abjad and is composed by Masud Sa'ad Salman who wrote it to mark the passing over of the kingdom of India to Saif ud Daula Mahmud bin Ibrahim:

Marfat.com

چو روی چرخ شد از صبح چون صحیفہ سیم

ز قصر شاہ مرا مژدہ داد باد نسیم

کہ عزّ منت محمود سیف دولت را

ابو المظفر سلطان معظم ابراہیم

فزود رتبت و حشمت بدولت عالی

چو کرد مملکت ھند را بدو تسلیم

بنام فرّخ او کرد خطبہ در ھمہ ھند

نہاد بسر سر اقبالش از شرف دیہیم

بال پنجہ ازین پیش گفت بوریحان

در آن کتاب کہ کردہ است نام او تفہیم

ابتدا میں حروف کو استعمال کرنے کی بجائے الفاظ میں تاریخ بیان کر دی جاتی تھی۔ فردوسی کا یہ قطعہ اس کی مثال ہے۔

سر آمد کنوں قصۂ یزد گرد

بماہ سفند ارند، روز اُرد

زہجرت شدہ، پنج و ہشتاد بار (۴۰۰ = ۸۰×۵)

کہ گفتم من ایں نامۂ شاہوار

ایسی روایت اُردو میں بھی رہی بابر نے ۱۵۲۶ء میں جب سلطان ابراہیم لودھی کو پانی پت میں شکست دی تو ایک درباری نے کہا

Marfat.com

نو　سے　اوپر　تھا　بتیسا　۳۲

پانی　پت　میں　بھارت　ویسا

اٹھائیس　رجب　سکر　وارا

بابرؒ　جیتا　ابراہیم　ہارا

(یعنی ۲۸ رجب ۹۳۲ بروز جمعہ)

اعداد وحروف کے اس تعلق کا مقصد واضح کرتے ہوئے کسری منہاس نے لکھا:

''یہ فطرت انسانی کا ایک بنیادی تقاضا ہے کہ اس کی زندگی اور موت کو دنیا یاد رکھے اور اس کے کارنامے اس کی زندگی کے بعد بھی تاریخ کا ایک حصہ بن جائیں۔قدیم عمارت پر ہم اکثر سنہ تعمیر کندہ پاتے ہیں مقصد یہ ہے کہ تعمیر عمارت کی تاریخ اہل عالم کے سامنے قائم ودائم رہے۔ان قدیم عمارتوں کے بنانے والے کب کے خاک کے ڈھیر ہوئے لیکن عمارتیں باقی ہیں۔اور بنانے والے کا نام اور تعمیر کا سنہ آج بھی ہمارے پیش نظر ہے۔ امتداد زمانہ کے ساتھ یہ بھی ایک امر فطری ہے کہ جس طرح عمارتوں کے بنانے والے موت کی نیند سو گئے۔اسی طرح ان کی بنائی ہوئی عمارتیں ٹوٹ پھوٹ کر خاک میں مل گئیں۔لیکن وہ عبارات اب بھی کتابوں میں محفوظ ہیں جو ان تعمیرات کی نشان دہی کرتی ہیں۔حقیقت حال یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی انسان مرنا نہیں چاہتا۔ جب تک کوئی شخص انسانوں کے ذہن میں

Marfat.com

موجود ہے، وہ شخص زندہ ہے۔ جب کوئی کارنامہ تاریخ کا حصہ قرار دیا جاتا ہے، وہ کارنامہ جاوداں ہے۔ اسی لیے یہ تحریک پیدا ہوئی کہ انسانی کارناموں کو تاریخ گوئی کے ذریعے قائم و جاوداں بنایا جائے۔ اسلامی دور کے مشہور تاریخی واقعات، فتوحات، سنین پیدائش و وفات جلوس شاہانہ تصانیف کتب وغیرہ تاریخ گوئی کے ذریعے محفوظ ہیں۔ اس سے قطع نظر کہ اس مقصد کے لیے نثر کو کام میں لایا جائے یا نظم کو، دونوں صورتوں میں مقصد بہرحال پورا ہو جاتا ہے۔ کسی نے مسجد بنائی یا سرائے تعمیر کی، شاعر نے اس کارنامے کو قطعے کی صورت دے دی۔ جس کے ایک ٹکڑے سے تاریخ تعمیر ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گئی۔ غرضیکہ اعداد و حروف کی مطابقت انسان کی ایک خاص ضرورت کو پورا کرتی ہے اور وہ ضرورت یہ ہے کہ انسانوں کے کارنامے محفوظ ہو جائیں۔ یہ بھی بقا کی ایک صورت ہے۔ (فن تاریخ گوئی، نقوس اُردو بازار لاہور، ص:۴)

اُردو میں ایسا تذکرہ نہیں لکھا گیا جس میں صرف تاریخ گو شاعروں کے تراجم ہوں۔ یہ کمی صرف ''تذکرہ دُرفشاں'' سے پوری ہوتی ہے۔

(شاعرات اور فن تاریخ گوئی، ص:۳۳۔۳۴)

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کے اعتراف کے لیے اہل فن نے مختلف تاریخیں کہی ہیں۔ احسان سرہندی نے دعویٰ کیا کہ لوگوں نے پانچ سو تاریخ

Marfat.com

ہائے وصال کہیں۔ (روضۃ القیومیۃ)

عبدالاحد وحدت گل کا کہنا ہے کہ ''آپ کے وصال پر آپ کے مریدوں نے فارسی اور عربی نظم ونثر میں دو سے زائد تاریخی مادے استخراج کیے ہیں۔'' (۶۲)

چند ایک درج ذیل ہیں:

الجنات الثمانیہ:

مرات جمال الله

أكبر اية من ايات ربه

رفيع المناقب

باعث نجات أبد

أكمل الأفاضل

هو أشرف العالمين

"الموت هو جسر يوصل الحبيب الى الحبيب العارف الذى وهب له ربه"

"وارث الرسول

خير المناقب"

(الجنات الثمانیہ، ص:۵۳)

خواجہ ہاشم کشمی:

حضرت ہاشم کشمی نے آپ کی عمر مبارک کے مطابق ۶۳ فصیح و بلیغ اور پر

Marfat.com

ایجاز فقرے تیار کیے ہر ایک سے آپ کے انتقال کا سال برآمد ہوتا ہے۔علاوہ ازین کئی قطعات بھی لکھے۔زبدۃ المقامات میں یہ دو نقل کیے ہیں۔

الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم

(١٠٣٤ھ)

دوسرا یہ ہے:

یا ایھا الانام لقد سافر الامام

من کان ذیل رافتہ عروۃ القبول

قطب الذی تفوض رب السماء لہ

حال التی تحیر فی شانھا العقول

ما الموت کان بدر کمال قد انطلق

من مشرق الظھور الی المغرب الافول

لما اصاب ارث رسول بحقہ

اکتب لعام رحلتہ وارث الرسول(١٠٣٤ھ)

(زبدۃ المقامات،ص:٤٠٤)

صاحب حضرات القدس نے حضرت ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ کی کہی ہوئی درج ذیل تواریخ نقل کی ہیں:

(١) باسم فیاض دلہا۔(١٠٣٤ھ) (٢) قطب الاقطاب والا روزگار باشد۔(١٠٣٤ھ)(٣) سراج وجود طرف بست۔(٤) ماہ محققین رفت۔(٥) خیر الاولیا نماند۔(٦) منور رحلت نمود۔(٧) معرفت مُرد۔(٨) احمد زبدۂ مشائخ بود۔

Marfat.com

(۹) روحِ علمار اسخ بود۔ (۱۰) ظل محمد ﷺ بود۔ (۱۱) اوامر خلفائے احمد بود۔ (۱۲) ہمہ آئین صحابہ سید الثقلین ﷺ بود۔ (۱۳) والۂ حب شیخین بود۔ (۱۴) مہرِ عثمان رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ بود۔ (۱۵) ہمہ محبت اہل بیت نبوی بود۔ (۱۶) اقتباسِ نبوت بود۔ (۱۷) ابرِ نیسان رحمت بود۔ (۱۸) شہسوارِ محبت بود۔ (۱۹) خدیو عارفان بود۔ (۲۰) فرخاصان بود۔ (۲۱) تکیہ گہِ ہمہ اتقیا بود۔ (۲۲) سرورِ اہل تمکین بود۔ (۲۳) منور آداب خواجہ بہاء الدین بود۔ (۲۴) رائے خواجہ علاء الدین بود۔ (۲۵) آن خواجہ محمد پارسا بود۔ (۲۶) بزرگیہائے خواجہ عبید اللہ بود۔ (۲۷) ادراکِ خواجہ باقی باللہ بود۔ (۲۸) رواجِ محبت رسول اللہ بود۔ (۲۹) راوی ذی الجلال بود۔ (۳۰) ہمہ امتثال بود۔ (۳۱) وے شمس حقیقت۔ (۳۲) شہبازِ طریقت۔ (۳۳) جان شریعت۔ (۳۴) ابجد تربیت بود۔ (۳۵) رفیع المرتبت۔ (۳۶) خیر المناقب۔ (۳۷) مرآت جمال اللہ اکبر۔ (۳۸) آیت من آیات عزوجل۔ (۳۹) شگرفِ روزگار۔ (۴۰) کاشفِ پروردگار۔ (۴۱) باعث نجات آمد۔ (۴۲) سرچشمۂ حیات آمد۔ (۴۳) بہارِ اسرارِ قرآنی۔ (۴۴) منور دین بالف ثانی۔ (۴۵) رونق چمن زار عشرت۔ (۴۶) پل گلگونۂ عروس سعادت۔ (۴۷) دولچۂ صباحت و ملاحت۔ (۴۸) ہمہ محبیت و ہمہ محبوبیت۔ (۴۹) ھو فخر النسب۔ (۵۰) غازۂ وجہِ ادب۔ (۵۱) اکمل الافاضل۔ (۵۲) خیر اکابر۔ (۵۳) شرف جنات۔ (۵۴) شہے عالی درجات۔ (۵۵) عمر احمدی ہمان عمر پیامبر۔ (۵۶) وصل محبّ اللہ سہ شنبہ صفر۔ (۵۷) روز کوچ سہ شنبہ صفر۔ (۵۸) عطر اللہ عزوجل مثواہ۔ (۵۹) وجعل بدار الخلد مأواہ۔ (۶۰) رزقنی اللہ توفیقہ۔ (۶۱) وبسط اللہ تعالیٰ دائماً

Marfat.com

طریقہ۔ (۶۲) اکثر اللہ مجیہ الیٰ یوم الدین۔ (۶۳) بحق نبی اللہ و محبوبہ و آلہ و اصحابہ والتابعین۔

ان ۶۳ جملوں کے بعد درج ذیل رباعیات نقل کی ہیں۔

(۱) ہر مصرع کے نقطہ والے حروف جمع کرنے سے تاریخ نکلتی ہے۔

آن　مرشد　رہ　کہ　بود　او　فخر　کبار

حیرت　زدہ　از　شہود　او　چشم　ہزار

ن + ش + ب + ف + خ + ب = ۱۰۳۴ھ

ی + ت + ز + ز + ش + ج + ش + ز = ۱۰۳۴ھ

مہر　فلک　و　قربت　بستان　کمال

دریائے　کرم،　چراغِ　بزم　ابرار

ف + ق + ب + ت + ب + ت + ن = ۱۰۳۴ھ

ی + ے + ج + غ + ب + ز + ب = ۱۰۳۴ھ

ا　+　ح　+　م　+　د　=　احمد

(۲) بے نقط حروف کو جمع کرنے سے تاریخ نکلتی ہے اور ہر مصرع کے پہلے حروف کو جمع کرنے سے تاریخ ولادت نکلتی ہے۔

او　سرورِ　ملک　مہر　و　دریائے　شہود

خاک　رہِ　آن،　سرمۂ　ابصار　جنود

شاہ　اورنگ　معرفت،　گوہر　سر

علامۂ　عصر،　لوح　اسرار　وجود

Marfat.com

(۳) ہر مصرع سے سال وصال برآمد ہوتا ہے۔

این قطب سراج عالم ہمت بود

۱۰۳۴ھ

شاہ کلّ و درِ لجۂ وحدت بود

۱۰۳۴ھ

دین تازہ زوے چو نو گلے از ابر بہار

۱۰۳۴ھ

و آن در عالم مایدۂ نعمت بود

۱۰۳۴ھ

(۴) قاعدہ توشیخ سے ''تخلد'' بن جاتا ہے۔ جو سال وصال ہے۔

تا رفت گل از باغ چمن زار بماند

بخت من و گلشن چو شب تار بماند

بالش زچمنھا چو شکیب از دل رفت

لختِ دلِ بلبل سر ہر خار بماند

(۵) یہ غیر منقوط رباعی ہے اس کے ہر مصرع سے سال وصال نکلتا ہے۔ اور ہر مصرع کے تیسرے حرف کے ملانے سے احمد آپ کا اسم گرامی بنتا ہے۔

او اعلم اہل عصر و در علم علم

۱۰۳۴ھ

Marfat.com

لوح الاسرار و لامع ملک کرم

۱۰۳۴ھ

او مہر کمال و سرور عالم حلم

۱۰۳۴ھ

گردِ رہ او سرمہ دہ اہل حرم

۱۰۳۴ھ

(مجمع الاولیاء، ص: ۴۴۵)

(۶) بطور تعمیہ آپ کا سال وصال نکلتا ہے۔

آن کو بخموشی سخن آموخت مرا

تا رفت بدامان عزا دوخت مرا

می جست بگریہ دل ز سال سفرش

ابر آمد و گفتا غم دل سوخت مرا

(۷) تاریخ وصال کے علاوہ ہر مصرع کے دوسرے حرف کو جوڑنے سے عمر نکلتی ہے۔

بود مہر و ماہ علم حال و قال

ہمچو عثمان مرحیا را زین بود

از خرد چون سال عزمش جست دل

زین دو معنی گفت ذو نورین بود

۱۰۳۴ھ

Marfat.com

قطعاتِ تاریخِ وصال:

(۱) حبیبی کہ از حسنِ ذاتی خویش
الٰھش ہمی ساخت دریائے آن
ضمیرم ز دل سال وصلش بجست
رقم زد: بہشت برین جائے آن

۱۰۳۴ھ

(۲) بہار باغ عرفان ابر رحمت
کزین گلشن بتعجیل صبا رفت
مگر صبح قیامت سربر آورد
کہ از مشکواۃ دین شمع ہدیٰ رفت
درین ملکِ فنا غرقِ لقا بود
ہم از عین بقا اندر لقا رفت
زیادش خانۂ دل آفتاب است
اگرچہ از دیدہ چون نور وضیا رفت
چو شاہ اولیائے عہد خود بود
خرد گفتا کہ شاہ اولیا رفت

۱۰۳۴ھ

Marfat.com

(۳) آنکہ بود از کلید خامۂ او
قفلِ اشکالِ عارفان حل، رفت
بود چون شمع جمع اہل کمال
عقل گفتا سراج کمل رفت
۱۰۳۴ھ

(۴) بنمود یکے موج ز دریائے حقیقت
ہم باز بدان بحر ازل بے سر و پا رفت
چون جلوۂ او آب ریاض عرفا بود
تاریخ سفر گوئی کہ آب عرفا رفت
۱۰۳۴ھ

(۵) رفت آنکہ بود دیدۂ ادراک این وآن
خفاش آفتاب ظہور کمال او
او نائبِ رسول بدار نیست باورت
نایب شمار و عمر نبی بین و سال او
٦٣

(٦) سایہ ز سروِ احمد مرسل نہفتہ بود
این احمد ست سایۂ او ز امتثال او
از بسکہ امتثال نبی بود جملگی
می جوئے ز امتثال نبی انتقال او
۱۰۳۴ھ

Marfat.com

(۷) محمل کہ بست سوئے بیابان کہ کوہسار
اسپندوش مجمر صحرا بسوختہ؟
فارس کہ بود از شرر نعل توسنش
از رہ روان بادیہ پہنا بسوختہ؟
خارے خلیدہ در جگر اشتران مست
کز اشک گرم شان دل خارا بسوختہ
شبہائے غم چو بخت من آخر سیہ چر است؟
این شعلہ گر نہ خانۂ شبھا بسوختہ
نبض کہ بر گرفت کہ چون شعلہ کار زار
از دوش باز دست مسیحا بسوختہ؟
روزِ وداعِ دلبرِ ما پرسد ار کسے
گو، داغ، دل، تمام سراپا بسوختہ

(۸) تاریخ جو کہ میر احمد نے تاریخ بنائی اور ہاشم کشمی نے نظم کیا۔

شہِ ملکِ دین، مہرِ اوجِ یقین
کزو دین و دل بود، آباد کو؟
چہ شہ؟ سروِ آزادِ بستانِ قرب!
سرِ بندگانِ دل آزاد کو؟
بعہدِ فراقش سر جان کرا؟
بروز و داعش دلِ شاد کو؟

Marfat.com

اگر سال عزمش پرسد دلے

بگو، سرورِ اہلِ ارشاد کو؟

یہ تاریخی فقرے میر محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ نے کہے۔

(۱) مرجِ مارفت۔ (۲) رہبرِ اہلِ حلاوت نماند۔ (۳) عنقائے قافِ عزت نماند۔ (۴) دُرِدریائے محبیّت نماند۔ (۵) آئینہ جمال نمائے محبت نماند۔ (۶) نورِ مصباح عبودیت نماند۔ (۷) فارسِ میدانِ صفوت بود۔ (۸) آفتابِ جہان ملاحت بود۔ (۹) سندِ اربابِ قربت بود۔ (۱۰) مرکز دائرۂ سعادت بود۔ (۱۱) قافلہ سالار کعبۂ ہیبت بود۔ (۱۲) سروشِ محبوبیت بود۔ (۱۳) مرجعِ اصحاب تجرد بود۔ (۱۴) بدرِ منیر تقویٰ بود۔ (۱۵) جانِ اربابِ خانقاہ۔ (۱۶) باہلِ صلابت تکیہ گاہ بود۔ (۱۷) واقف اطوارِ حقیقت بود۔ (۱۸) شمس سمائے الفت بود۔ (۱۹) پیکرِ معرفت بود۔ (۲۰) اشرف العارفین بود۔ (۲۱) کنزِ مخفی دارین بود۔ (۲۲) مآلِ مشائخ بود۔ (۲۳) نور حدقہ کرامت۔ (۲۴) عرشِ مجید اجابت۔ (۲۵) شجرۂ طیبہ تکمیل۔ (۲۶) گنج فضلِ الٰہیہ۔ (۲۷) ہادیٔ حضور۔ (۲۸) مفتحِ ابواب فتوح۔ (۲۹) ترجمان کلام لاریب۔ (۳۰) منبع اخبار نبوی۔ (۳۱) راست روِ ملک ابدی۔ (۳۲) اکمال آثار مصطفویہ۔ (۳۳) صراطِ مستقیم وحدانیہ۔ (۳۴) خدیو اجتہاد (۳۵) مہر سپہر حدیث۔ (۳۶) سرمۂ دیدۂ اقتدار۔ (۳۷) محرم رموز الاسرار۔ (۳۸) آیت برکات۔ (۳۹) آرائش جمال ولایات۔ (۴۰) اعتصام الناصرین۔ (۴۱) شمس مستعدین۔ (۴۲) نور ابصار تفرد۔ (۴۳) زاد خاشعان۔ (۴۴) سند ذکر۔ (۴۵) اساس افضال۔ (۴۶) خلاصۂ نورِ حمد۔ (۴۷) بال رضا۔ (۴۸) باب گنجینہ فیض۔

Marfat.com

(۴۹) نورستائش ابد۔ (۵۰) نور جہان طریقت۔ (۵۱) ریاض احمدی۔ (۵۲) فیض صمدی۔ (۵۳) نقطۂ دائرۂ احترام۔ (۵۴) جمال تجلیات علوی۔ (۵۵) گل گلشن تعزز۔ (۵۶) معلمِ دبیرستانِ وصل۔ (۵۷) مرشد شفیق۔ (۵۸) بحرِ عمیقِ تصدیق۔ (۵۹) گوشوارۂ صباحت۔ (۶۰) اماماً داعیاً الی اللہ باذنہ۔ (۶۱) بفردوس رفت۔ (۶۲) بجانب خلیل شد۔

منظومہ: کہ ہر مصراع وے تاریخ می شود: ہر مصرع تاریخی ہے۔

او نورِ جہانِ مکرمت بود
او نورِ سپہرِ محمدت بود
سرمایۂ ہر فتوح بود او
در ما ہمہ قوتِ روح بود او
او محرم راہ کعبۂ وحدت بود
او منبع نور، سید عزت بود
ممدوح جواد و معدن نصرت بود
برہانِ کمال ہادی رحمت بود
قبلۂ عسکر سعادت بود
گوہر افسرِ محبت بود
آن گل گلستان انسانی
کاشف رمز و راز ایقانی

Marfat.com

محمد صادق کشمیری کی کہی ہوئی تواریخ:

(۱) فریاد ز گردشِ زمانہ
بیداد ز دستِ جورِ ایام
قطبِ ارشاد شیخ احمد
کہ بود بخلق فیضِ او عام
در ماہ صفر بہ بیست و ہشتم
بگذشت ز دہر بے سرانجام
از رفتن او ز بیدلان رفت
یکبارہ قرار و صبر و آرام
شد روز وصال عاشقان شب
شد صبح امید طالبان شام
چون قلعہ دین و برج ایمان
او بود بدہر پُر دود دام
تاریخ وفات او برآمد
افسوس فتادہ برج اسلام

۱۰۳۴ھ

(۲) الولی لا یموت بل ینقل الٰی المنزل الابدی (۱۰۳۴ھ)

(۳) الموت ھو جسر یوصل الحبیب الٰی الحبیب (۱۰۳۴ھ)

خواجہ محمد عبیداللہ باقی قدس سرہ:

Marfat.com

''مات ولم یمت بل حی ابداً'' (۱۰۳۴ھ)

خواجہ محمد عبداللہ:

(۱) ماتم صفا کیشان (۱۰۳۳۔یک کم مانده)

(۲) ملا حیدر تاریخ ایشان یافته:

(۳) کشافِ حقائق و معارف بوده (۱۰۳۴ھ)

مولانا عبدالقادر انبالی:

(۱) کجا شد خلیل اللّٰہ

(۱۰۳۴ھ)

(۲) ''دفنت الحکمة'' (۱۰۳۳ھ)

مولانا کریمی:

قطعہ:

شہِ ملک ولایت شیخ احمد
کہ مثلش مادر ایام کم زاد
ازین راه خطرناک و پُرآشوب
قدم در شاہرہ خلد بنہاد
بپرسیدم زہاتف سال تاریخ
بگفتا ساکنِ خلد برین باد

۱۰۳۴ھ

ابوعبداللہ محمد فاضل بن سید احمد بن سید حسین حسینی ترمذی اکبرآبادی المعروف

Marfat.com

به مظہر الحق نے اپنی تالیف مخبر الواصلین (آغاز تالیف ۱۰۶۰ھ در عہد شاہجہان) میں حضرت مجدد کی وفات پر ایک قطعہ لکھا ہے جس کے منتخبہ اشعار پیش کیے جاتے ہیں:

آں کہ او جوہر خرد مندی ست
احمد کابلی و سرہندی ست
نقشبندی ست آں ستودہ سیر
رونق افزائے شرع پیغمبر
بے شک آں شیخ عاقبت محمود
از مریدان خواجہ باقی بود:
ذات والائے آں خُدا آگاہ
قطب الاقطاب بود بے اشباہ
او مجدد الف ثانی بود:
واقفِ سرِّ جاودانی بود
الف ثانی باو مجدد شد
زاں کہ احمد بجائے احمد شد
نعل بالنعل بود با احمدؐ
احمد کابلی بلطف احد
برہ شرع و ملت بیضا
از کمال علوم نور افزا

Marfat.com

بود آں شیخ احمد ثانی
طاق آفاق در خدا دانی
او بلخ صفر سفر فرمود
زیں جہاں سوئے حضرت معبود
سال ترحیل آں خدا آگاہ
شد رقم شیخ بود اہل اللہ

۱۰۳۴ھ

عقل تاریخ آں ولی عہد
گفت ''نور بہشت از احمد''
سال نقلش بگو بعون احد
''نور اوج بہشت از احمد''
ہاتفم سال نقل فرمودہ
شیخ احمد زاولیاء بودہ
شدہ تاریخ آں ولی خدا
''احمد کابلی بہشت آراء''
بے شک آں ولی ربّانی
گل باغ خلیفۂ ثانی
مرقد او بشہر سرہندست

Marfat.com

زاں زحق فیض پیر سرہندست

(مظہر الحق، مخبر الواصلین۔ بحوالہ سیرت مجدد الف ثانی، ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

مخدوم صاحب:

صاحب عمدۃ المقامات نے مخدوم صاحب کے نام سے درج ذیل قطعہ تحریر کیا اور کہا کہ دوسری جگہ یہ نہیں ملے گا:

زین جہان پر بلا چوں شاہ عرفاں نقل کرد
ظل را بگذاشت در رہ رو باصل الاصل کرد
جستم از تاریخ نقل او زدار الابتلاء
گفت ہاتف احمد الثانی بادل وصل کرد

(عمدۃ المقامات، ص: ۲۱۵۔۲۱۶)

خواجہ بدرالدین سرہندی:

مسمّٰی احمد مرسل سفر کرد
زہجر او فلک را سینہ شد چاک
بخاک تربتش چوں در گذشتیم
نگہ کردیم جاہ تربت پاک

۱۰۳۴ھ

(وصال احمدی، ص: ۲۷)

عبدالقیوم طارق سلطانپوری:

شہباز طریقت

Marfat.com

فیضان النبی

آوازحق، حرارت ایمان

صدق یقین وجسارت

دو تواریخ وصال اس کی کہیں
جاں نثار مصطفیٰ، فیض العجم

Marfat.com

مجدد اور مجدد الف ثانی

(علماء کی آراء کا جائزہ)

حدیث پاک میں ہے:

''ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا''

یہ حدیث درج ذیل کتب میں نقل کی گئی ہے:

صحیح سنن ابی داؤد(۱)، مستدرک علی الصحیحین (۲)، الجامع الصغیر(۳)، کنز العمال(۴)، معرفۃ السنن والآثار(۵)، فیض القدیر(۶)، تذکرۃ الموضوعات(۷)، جامع الاحادیث(۸)، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ(۹)، المقاصد الحسنۃ (۱۰)، کشف الخفاء(۱۱)، الکامل (۱۲)، مشکوٰۃ المصابیح (۱۳)، تاریخ بغداد(۱۴)، البدایہ والنہایہ(۱۵)، مختصر تاریخ دمشق(۱۶)، مناقب الامام الشافعی (۱۷)، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ(۱۸)، توالی التاسیس (۱۹)، الفتن (۲۰)، ذم الکلام(۲۱)، مناقب الشافعی (۲۲)، التذکرہ فی الاحادیث المشتہرہ(۲۳)، الدر المنثورہ (۲۴)، اسنی المطالب (۲۵)

اس حدیث کو علامہ سیوطی، زین العراقی، ابن حجر، امام حاکم اور علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ الدر المنثور (جلد۱، ص:۳۲۱)، مناقب الشافعی (جلد۱، ص:۵۵)، حلیۃ الاولیاء (جلد۹، ص:۹۷) میں یہ روایت الفاظ کے تغیر کے ساتھ بھی نقل کی گئی ہے۔

Marfat.com

ہر دور میں اہل اسلام میں سے ایک جماعت ایسی رہی ہے جو دین میں پیدا ہونے والے غیر دینی اجزاء کے خلاف برسر پیکار ہو کر دین کو اس کی اصلی حالت میں محفوظ رکھنے کی جدوجہد کرتی تھی۔ ایک حدیث میں ہے کہ امت میں ایک گروہ حق پر قائم رہے گا انہیں ذلیل کرنے والے اور مخالف کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے، وہ گروہ قیامت تک حق پر ہی قائم رہے گا۔(۲۶)

یہی تجدید کا مفہوم ہے۔ ہماری تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں مردانِ حق آگاہ کا ایک گروہ موجود رہا جن کی کاوشوں سے دین آلائشوں اور آمیزشوں سے پاک ہوتا رہا۔ مختلف شارحین کے اقوال کی روشنی میں تجدید دین کا مفہوم بیان کرتے ہوئے سید زوار حسین شاہ لکھتے ہیں:

> "تجدید دین سے مراد ہے کتاب وسنت کا عمل جو مرور زمانہ سے ترک ہو کر مٹ چکا ہو۔ اس کو از سرِ نو زندہ کرنا، لوگوں کے غلو اور افراط وتفریط کو روکنا، جاہل مدعیوں کی تحریفات وتاویلات کی نفی کرنا اور خواہشات کی پیروی کرنے والوں کی تراشی ہوئی بدعات سے دین کو بچانا، حق وباطل میں تمیز کرنا اور دین کو اس کی بالکل اصلی حالت میں جیسا کہ ابتدائے اسلام میں یعنی رسول اللہ ﷺ وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین وتبع تابعین کے زمانہ میں تھا، مسلمانوں میں رائج کرنا۔"(۲۷)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ مجدد (باب تفعیل سے صیغۂ اسم فاعل ہے یعنی پرانے کو نیا کرنے والا۔) دنیا دین پیش نہیں کرتا بلکہ دین پر پڑنے والے گرد وغبار کو

Marfat.com

صاف کرنا مجدد کی ذمہ داری ہے۔ نبی اور مجدد میں یہی اہم فرق ہے کہ وہ نبی کی اطاعت واتباع میں رہ کر اپنے کام کی تکمیل کرتا ہے۔ مولانا مودودی نبی اور مجدد میں فرق واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''نبی اپنے منصب پر امر تشریعی سے مامور ہوتا ہے۔ اس کو ماموریت کا علم ہوتا ہے، اس کے پاس وحی آتی ہے، وہ اپنی نبوت کے دعویٰ سے اپنے کام کا آغاز کرتا ہے۔ اسے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دینا پڑتی ہے اور اس کی دعوت ہی کو قبول کرنے یا نہ کرنے پر لوگوں کے کافر یا مومن ہونے کا مدار ہوتا ہے۔ برعکس اس کے مجدد کو ان میں سے کوئی حیثیت بھی حاصل نہیں ہوتی، وہ اگر مامور ہوتا ہے تو امر تکوینی سے ہوا کرتا ہے نہ کہ امر تشریعی سے۔ بسا اوقات اس کو خود اپنے مجدد ہونے کی خبر نہیں ہوتی بلکہ اس کے مرنے کے بعد اس کی زندگی کے کارنامے سے لوگوں کو اس کے مجدد ہونے کا علم ہوتا ہے۔ اس پر الہام ہونا ضروری نہیں اور اگر ہوتا ہے تو لازم نہیں کہ اسے الہام کا شعور ہو۔ وہ کسی دعوے سے اپنی دعوت کا آغاز نہیں کرتا نہ ایسا کرنے کا حق رکھتا ہے کیونکہ اس پر ایمان لانے یا نہ لانے کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔'' (۲۸)

حدیث مجدد کے حوالہ سے مجدد کی ضرورت، مجدد کی ذمہ داریاں اور نبی و مجدد میں فرق واضح ہونے کے بعد دو امور مزید تشریح طلب ہیں۔

اول:　حدیث کے الفاظ ''علی راس کل مائة سنة'' سے کیا مراد ہے۔

Marfat.com

دوم: حدیث کے لفظ "من" کی توجیہ

حدیث کے الفاظ "علی راس کل مائة سنة" سے عموماً علماء نے ایک صدی کا آخر اور دوسری صدی کی ابتداء مراد لی ہے۔ اسی لیے مولانا عبدالحئی لکھنوی لکھتے ہیں:

"راس مائة" سے باتفاق محدثین آخر صدی مراد ہے۔"(۲۹)

بدرالدین ابدال رسالہ مرضیہ فی نصرة مذهب الاشعریہ میں اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں:

"مجدد صدی کے شروع میں اس لیے ہوتا ہے کہ عموماً اس وقت علماء امت تمام ہو جاتے ہیں اور سنن مٹ جاتی ہیں اور بدعت ظاہر ہو جاتی ہیں۔ تو اس وقت دین کی تجدید کی ضرورت ہوتی ہے تو اللہ سلف کے عوض خلف کو ظاہر کرتا ہے۔"(۳۰)

اسی سلسلہ میں طیبی لکھتے ہیں:

"الراس مجاز عن آخر السنة وتسمیته راسا باعتبار انه مبدأ لسنة اخری"(۳۱)

"یعنی راس مجازاً سال کے آخر کو کہا گیا ہے۔ اس کو راس کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے دوسرے سال کی ابتداء ہوتی ہے۔"

اس امر میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ صدی کی ابتداء مولد نبی، بعثت یا ہجرت سے کی جائے۔ مناوی بعثت نبوی سے ابتداء کے قائل ہیں لیکن امام سبکی کا خیال ہے کہ ہجرت سے سال کی ابتداء کی جائے۔(۳۲)

Marfat.com

لیکن محققین کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ اس حدیث کے لفظ "کل مائة سنة" سے ہجری صدی مراد لینا صحیح نہیں بلکہ اس کا مطلب "کل قرن" ہوگا اور پھر "راس" کی قید کو اتفاقی ماننا پڑے گا۔ اس بناء پر اس حدیث کا مطلب ہوگا کہ اللہ جل جلالہ ہر قرن اور ہر دور میں اس امت میں ایسے مردان حق آگاہ پیدا کرتا رہے گا جو اس امت کے لیے دین کی تجدید کرتے رہیں گے۔ اس مفہوم کی گواہ ہماری تاریخ ہی ہے کہ تجدید کا کام کبھی صدی کی ابتداء میں ہوا کبھی وسط اور کبھی اواخر صدی میں۔ نواب صدیق حسن خاں مرحوم نے حجج الکرامہ میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ "راس مائة" سے مراد خاص صدی کا آغاز نہیں ہے بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ ہر صدی میں مجدد مبعوث کرے گا خواہ شروع میں، خواہ درمیان میں، خواہ آخر میں اور رأس کی قید محض اتفاقی ہے اور غرض حدیث کی صرف یہ ہے کہ کوئی صدی کسی مجدد کے وجود سے خالی نہ رہے گی اور ہر صدی کے اوائل، اواسط اور اواخر میں مجددین کا ہونا اس احتمال کے صحیح ہونے کی تائید کرتا ہے۔ (۳۳)

اس نکتۂ نظر کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ مروجہ سن ہجری تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وجود میں آیا۔ عہد رسالت میں جب کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا، اس سن کا نظام ہی نہ تھا۔ اس لیے اس حدیث سے مروجہ صدی کا مفہوم اخذ کرنا درست نہ ہوگا۔ ہر قرن میں مجدد بھیجنے کی غرض و غایت کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا منظور نعمانی لکھتے ہیں:

"امت مطمئن رہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی آپ کا لایا ہوا دین محفوظ رہے گا۔ اور آپ ﷺ کا روشن کیا ہوا چراغ ہدایت

Marfat.com

یوں ہی روشن رہے گا اور اللہ جل جلالہ اس امت ہی میں سے ایسے بندے ہر دور میں کھڑے کرتا رہے گا جو اللہ و رسول کی اس امانت کی حفاظت کریں گے اور اس کو اس کی اصلی شکل میں پیش کرتے رہیں گے اور اس طرح آپ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت، انسانی نسل کی، آپ کے بعد بھی ہمیشہ ہمیشہ رہنمائی کرتی رہے گی اور اللہ جل جلالہ کے بندے اس کی روشنی میں سعادت کی راہ پر چلتے رہیں گے اور اس دین کی حقیقت تحریفوں اور تاویلوں کے پردوں میں اس طرح گم نہ ہو سکے گی جس طرح پہلے نبیوں کے ذریعہ آئی ہوئی ہدایتیں اس دنیا سے گم ہو گئیں۔'' (۳۴)

مجدد کو صدی کی ابتداء، انتہاء میں محصور کرنے کا یہ بھی نتیجہ نکلا کہ تاریخ اسلام کی مسلمہ شخصیتیں جنہوں نے مختلف شعبہ جات پر اپنے کارناموں کے ان مٹ نقوش چھوڑے جیسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۔۔۔ اس لیے مجددین کی فہرست میں نہ آئے کہ ان کا تعلق صدی کے اواخر و اوائل سے نہ تھا۔ اس لیے اسلام کے عمومی مزاج کے حوالہ سے ''علی راس کل مائۃ سنۃ'' کے بارے میں دوسری رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے۔

حدیث مجدد میں دوسری اہم بحث لفظ ''مَن'' کے حوالہ سے ہے۔

علامہ طیبی اس لفظ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''یقع علی الواحد والجمع'' (۳۵)

''یعنی لفظ ''مَن'' واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔''

Marfat.com

اس لیے ابن کثیر اہل علم کی ہر جماعت سے مجدد کے قائل ہیں، لکھتے ہیں:

''وقد ادعی کل قوم فی امامهم انه المراد بهذا الحدیث، والظاهر والله اعلم انه کعم جملة العلم من کل طائفة وکل صنف من اصناف العلماء من مفسرین ومحدثین وفقهاء ونحاة ولغویین الی غیر ذلک من الاصناف''(۳۶)

''ہر قوم نے اپنے امام کے بارے میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ حدیث (میں جو مــن آیا ہے) اس سے مراد وہی ہیں (یعنی ان کے امام ہیں) اور جو بات ظاہر ہے (اور اللہ بہتر جانتا ہے) یہ من عمومیت رکھتا ہے ہر طائفہ کے اہل علم اس عموم میں آسکتے ہیں۔ اور تمام اصناف علماء سے ہر صنف خواہ وہ مفسرین ہوں محدثین ہوں یا فقہاء ہوں چاہے نحاۃ یا لغویین ہوں یا کسی اور صنف سے تعلق رکھتے ہوں۔''

ملا علی قاری بھی تعدد مجدد کے قائل ہیں وہ اپنا نکتۂ نظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''میرے نزدیک یہ اظہر ہے کہ من یجدد سے مراد صرف ایک شخص نہیں بلکہ ایک جماعت مراد ہے۔ ان میں ہر ایک کسی ایک ملک میں، علوم شرعیہ کے کسی ایک فن یا کئی فنوں میں جس قدر ہو سکے گا تقریر وتحریر کے ذریعہ سے دین کی تجدید کرے گا اور اس کی بقا کا باعث ہوگا اور اس کے ذریعہ سے دین مٹ جانے اور ختم ہو

Marfat.com

جانے سے محفوظ رہے گا یہاں تک کہ امرِ الٰہی آجائے۔'' (۳۷)

مولانا رشید احمد گنگوہی مجدد کے سلسلہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنا مختار قول ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''مجدد صدی کا ایک عالم ہونا ضروری نہیں ہر وقت میں دو چار، دس، بیس، پچاس، سو کا مجموعہ ہو یا ایک ہو۔'' (۳۸)

مولانا مودودی لکھتے ہیں:

''من سے مراد ایک شخص بھی ہوسکتا ہے، بہت سے اشخاص بھی ہو سکتے ہیں۔ اور پورے پورے ادارے اور گروہ بھی۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام دنیائے اسلام کے لیے ایک ہی مجدد ہو ایک وقت میں بہت سے ملکوں میں بہت سے آدمی تجدید دین کے لیے سعی کرنے والے ہوسکتے ہیں۔'' (۳۹)

علماء کی ان توضیحات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مجدد فقط علماء، فقہاء ہی میں نہیں بلکہ بادشاہوں، حاکموں، قراء، محدثین، زاہدین، عابدین، علمائے نحو، اربابِ سیر و تواریخ، اغنیاء، جن کے مال دین کی ترویج میں استعمال ہوتے ہیں، میں بھی اللہ تعالیٰ مبعوث کرتا ہے۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر مسعود احمد لکھتے ہیں:

''دین اپنے معنی کے لحاظ سے بڑا وسیع ہے، کسی ایک شخص کا تمام علوم دینیہ پر حاوی ہونا اور نہ صرف حاوی ہونا بلکہ اس میں مرتبۂ تجدید حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لیے بعض علماء نے نہ صرف ایک سے زائد مجدد بلکہ جماعت مجددین کے احتمال کا

Marfat.com

اظہار فرمایا ہے۔"(۴۰)

مجدد الف ثانی:

ہر قرن (یا ہر صدی) میں مجدد کے حوالہ سے سطور بالا میں "حدیث مجدد" کی روشنی میں تفصیلاً لکھا جا چکا ہے۔ لیکن الف ثانی کے مجدد کے بارے میں کسی صحیح یا ضعیف روایت میں کوئی اشارہ نہیں ملتا۔ خواجہ محمد احسان سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع الدرر کے حوالہ سے درج ذیل روایت اس ضمن میں نقل کی ہے:

"قال رسول الله ﷺ بعث الله رجلا على رأس كل احد عشر مائة سنة، هو نور عظيم، اسمه اسمى، بين السلطانين الجابرين ويدخل الجنة بشفاعة رجال الوفا"(۴۱)

"گیارہویں صدی کے شروع میں اللہ جل جلالہ دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک ایسا شخص بھیجے گا جو میرا ہم نام ہوگا، نور عظیم ہوگا، ہزاروں انسان اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔"

لیکن اس روایت پر درج ذیل اعتراضات ہوتے ہیں:

۱۔ جامع الدرر (۴۲) حدیث کی کوئی معروف کتاب نہیں۔

۲۔ احادیث کی اہم بنیادی کتب اور ان کی فہارس شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں کہیں بھی یہ حدیث موجود نہیں۔

Marfat.com

۳۔ روضۃ القیومیۃ میں بلاسند یہ روایت نقل کی گئی ہے اور روضۃ القیومیۃ محققین کے نزدیک مستند کتاب نہیں۔ حضرت زید احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (۴۳)، ڈاکٹر محمد اکرام (۴۴) اور ڈاکٹر مسعود احمد (۴۵) نے اس سلسلہ کی تفصیلات تحریر کی ہیں۔

ایک غیر مستند کتاب میں، غیر معروف کتاب (جامع الدرر) سے نقل کی گئی روایت کیسے قابل استدلال ہو سکتی ہے۔ گویا مجدد الف ثانی کے نظریہ کو حدیث سے ثابت کرنا سعی لاحاصل ہے۔

مفتی اقتدار احمد نعیمی نے الف ثانی کا مطلب دوسرے ہزار سال کی ابتداء جو گیارہویں صدی ہے، ذکر کیا ہے۔ (العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ، جلد۲، ص:۴۸۹)

مناظر احسن گیلانی نے نظریہ الف ثانی کو تاریخی حوالہ سے دیکھا ہے۔ ان کی تحقیق کے مطابق اکبر کے ذہن میں اس بات کو راسخ کیا گیا کہ دین اسلام کی عمر ایک ہزار سال تھی جو پوری ہو گئی۔ اور اب آئندہ ''خلیفہ الزماں'' اکبر ہے اسی وجہ سے سکہ کا نام ''سکہ الفی'' رکھا گیا۔ ''تاریخ الفی'' کے نام سے ایک کتاب لکھنے کا حکم بھی دیا گیا اور یہ کام چند علماء کے سپرد ہوا۔ جمیل اطہر سرہندی کے ان الفاظ سے بھی مناظر احسن گیلانی کے نظریہ کی تائید ہوتی ہے:

> ''شہنشاہ اکبر کے زمانے میں مسلمانوں میں ایک فرقہ ''الفیہ'' پیدا ہوا تھا، جس کا عقیدہ تھا کہ اسلام کی تعلیمات صرف ایک ہزار سال کے لیے تھیں اور چونکہ اسلام کو آئے ایک ہزار سال گذر چکے ہیں اس لیے اب ان کی ضرورت نہیں۔ دراصل اس

Marfat.com

فرقے کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اسلام سے برگشتہ ہو کر اکبر کا دین الٰہی قبول کر لیں۔ چونکہ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں میں نئی روح پھونکی، انہیں گمراہی سے نکال کر سیدھے سچے راستے پر چلایا اور اسلام کو اتنا مضبوط کر دیا کہ وہ مزید ایک ہزار سال تک زندہ و تابندہ رہ سکتا ہے، اس لیے آپ کو مجدد الف ثانی کہا جاتا ہے۔" (۴۶)

ممکن ہے نظریۂ الف ثانی کی ترویج میں یہ عوامل بھی کارفرما ہوں لیکن یہ معاملہ کشفی ہے اور اس کو اہل کشف کے ارشادات کی روشنی میں ہی دیکھا جائے گا۔ جب تک یہ کشف والہام قرآن وحدیث سے متصادم نہ ہو، تسلیم کر لینے میں کوئی حرج نہیں گو اس پر ایمان لانا ضروری نہیں۔

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مختلف مکتوبات میں، بطور تحدیث نعمت، اپنے مجدد الف ثانی ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔ اب یہ لقب آپ کے نام کا ایسا جزو بن گیا ہے کہ بہت سے لوگوں کو آپ کے نام کی خبر ہی نہیں۔ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹے خواجہ محمد صادق کے نام مجدد کی ضرورت کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اے عزیز! یہ وہ وقت ہے جب کہ پہلی امتوں میں ایسے ظلمت سے بھرے ہوئے وقت میں اولوالعزم پیغمبر مبعوث ہوتے تھے اور نئی شریعت کو زندہ کرتے تھے اور اس امت میں جو خیر الامم ہے اور اس امت کے رسول خاتم الرسل ﷺ ہیں، اس کے علماء

Marfat.com

کو انبیاء بنو اسرائیل کا درجہ دیا ہے اور علماء کے وجود کے ساتھ انبیاء کے وجود سے کفایت کی ہے۔ اسی واسطے ہر صدی کے سرے پر اس امت کے علماء میں سے ایک مجدد متعین کرتے ہیں تا کہ شریعت کو زندہ کرے۔ خاص کر ہزار سال کے بعد جو کہ اولوالعزم پیغمبر کے پیدا ہونے کا وقت ہے اور ہر پیغمبر پر اس وقت کفایت نہیں کی ہے بلکہ پیغمبر اولوالعزم کو مبعوث فرمایا۔ اسی طرح اس وقت ایک تام المعرفت عالم و عارف درکار ہے جو گذشتہ امتوں کے لیے اولوالعزم پیغمبر کے قائم مقام ہو۔" (۴۷)

آپ ایک دوسرے مکتوب میں اسی سلسلہ میں لکھتے ہیں:

"جاننا چاہیے کہ حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رحلت فرما جانے کے ہزار سال بعد حضورﷺ کی امت کے جو اولیاء ظاہر ہوں گے اگر چہ قلیل ہوں گے مگر اکمل ہوں گے۔ تا کہ اس شریعت کی تقویت پورے طور پر کرسکیں۔" (۴۸)

سو سال اور ہزار سالہ مجدد میں فرق کو ظاہر کرتے ہوئے حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"جاننا چاہیے کہ ہر سو سال کے بعد ایک مجدد گذرا ہے لیکن سو سال کا مجدد اور ہے اور ہزار کا مجدد اور جس قدر سو اور ہزار میں فرق ہے اسی قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ دونوں مجددوں کے درمیان فرق ہے اور مجدد وہ ہوتا ہے کہ جو فیض اس مدت میں

Marfat.com

امتوں کو پہنچتا ہے اسی کے ذریعے پہنچتا ہے خواہ اس وقت کے قطب واوتاد ہوں اور خواہ ابدال ونجباء۔'' (۴۹)

اسی مکتوب میں اپنے مجدد الف ثانی ہونے کا اشارہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''یہ معارف، ولایت کے احاطے سے باہر ہیں۔ اصحاب ولایت ان کے سمجھنے میں علمائے ظاہر کی طرح عاجز وقاصر ہیں۔ یہ علوم انوار نبوت علیہ السلام کی مشکوٰۃ نبوت سے مقتبس ہیں جو الف ثانی کی تجدید کے بعد تبعیت ووراثت کے طور پر تازہ اور ظاہر ہوئے۔ ان علوم ومعارف کا صاحب اس الف کا مجدد ہے۔''

چونکہ آپ کے ذمہ دوسرے ہزار سال کی تجدید کا کام تھا۔ اپنی اس عظیم ذمہ داری کے حوالہ سے اپنے بیٹے خواجہ محمد معصوم کو لکھتے ہیں:

''اے فرزند من! باوجود اس معاملے کے جو میری آفرینش سے وابستہ ہے، ایک اور بہت بڑا کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ مجھے پیری مریدی کے لیے اس دنیا میں نہیں لایا گیا اور نہ میرے وجود سے ارشاد وتربیت مقصود ہے، معاملہ کچھ اور ہی ہے۔ اور قدرت نے مجھ سے کچھ اور ہی کام لینا ہے۔'' (۵۰)

یقیناً یہ کام اقامت دین اور احیائے ملت کے لیے انقلابی جدوجہد ہے۔

اسی مکتوب میں ہزار سالہ تجدید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''میں اپنی پیدائش کا جو مقصد سمجھتا تھا معلوم ہوا کہ وہ حاصل ہو گیا ہے اور ہزار سالہ درخواست قبول ہو گئی۔''

Marfat.com

الحمد للّٰه الذی جعلنی صلة (۵۱) بین البحرین ومصلحا بین الفئتین اکمل الحمد علی کل حال والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام وعلی اخوانه الکرام من الانبیاء والملائکة العظام

(اللہ جل جلالہ کا ہر حال میں کامل ترین شکر ہے جس نے مجھ کو دو سمندروں کا ملانے والا اور دو گروہوں کے درمیان صلح کرنے والا بنایا۔ اور حضرت خیر الانام ﷺ اور آپ کے اخوان کرام یعنی انبیاء و ملائکہ عظام پر صلوٰۃ وسلام ہو۔)

البتہ مفتی اقتدار احمد نعیمی نے آپ کے اس نکتۂ نظر کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ہاں مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان کہ مجدد الف بھی کوئی ہوتا ہے یہ بات انتہائی قابل غور اور دلائل سے دور اور دو وجہ سے خلاف حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ پہلی وجہ یہ کہ احادیث مطہرات میں ہزار سالہ مجدد کا کہیں ذکر نہیں نہ ہی کسی اور امام یا فقیہ یا غوث و قطب نے اس کا ذکر فرمایا۔ صرف مجدد صاحب کا اس طرح دو قسمیں فرمانا اہل تحقیق کے نزدیک غیر معتبر ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ اگر بقول مجدد کوئی شخص مجدد ایں الف ہے یعنی مجدد الف ثانی تو مجدد الف اول ہونا بھی لازم ہے۔ حالانکہ اس کا وجود تک نہیں۔ نیز یہ بات اظہر ہے کہ کسی بھی مجدد نے خود کو مجدد نہ فرمایا۔ بلکہ رب تعالیٰ کی طرف اقوام کی زبان وقلب پر جاری ہو

Marfat.com

گیا۔ خود مجدد علیہ الرحمۃ نے بھی الف ثانی کا تذکرہ کیا لیکن یہ نہ کہا کہ میں مجدد الف ثانی ہوں۔ اب اس دور کے نقشبندی بزرگ صرف اسی مکتوب شریف کے سہارے پر الف ثانی کا لقب مجدد صاحب کو دینے لگے۔ اس لیے یہ لقب عقیدت میں تو صحیح ہوسکتا ہے مگر حقیقت میں صحیح نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نہ کوئی ہزار اول کا مجدد ہے اور نہ ہزار ثانی کا۔ اسی بنا پر نہ کسی کو مجدد الف اول کہا گیا اور نہ ہی مجدد الف ثانی کہنا چاہیے۔" (العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ، جلد ۲، ص: ۴۹۰)

یہ کشفی معاملہ ہے اور اس حوالہ سے اہل کشف کی بات ہی درست مانی جائے گی۔ پہلے ہزار سال میں خود نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی تھی۔ علاوہ ازیں حضرت شیخ احمد سرہندی کے اس کشف کو مابعد کے علماء وصوفیہ نے قبول کیا اور مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی (م: ۱۶۵۶ء) نے تجدید الف ثانی کے اثبات میں ایک رسالہ "دلائل التجوید" کے نام سے لکھا جس میں دلائل و براہین سے آپ کا مجدد ہونا ثابت کیا۔ دلائل سے یہ حقیقت ثابت ہوتی ہے کہ آپ کی حیات میں ہی آپ کے لیے یہ لقب استعمال کیا گیا۔ مکتوبات دفتر دوم اور سوم کے جامعین نے مکتوبات کی ابتدا میں یہ لقب تحریر کیا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اس سلسلہ میں لکھتے ہیں:

"حضرت مجدد کے مجدد الف ثانی ہونے پر علماء، فقہاء وصوفیہ کی ایک کثیر جماعت متفق ہے پھر ہم اس کو کیسے رد کر سکتے ہیں، ہاں یہ عقیدہ یقیناً خلاف حدیث ہے کہ الف ثانی میں حضرت مجدد

Marfat.com

کے سوا کوئی دوسرا مجدد نہیں آئے گا سو ہمارے خیال میں یہ کسی کا عقیدہ نہیں۔ واقعات وحقائق سے حضرت مجدد کے مجدد الف ثانی ہونے کی تصدیق ہوتی ہے اور تاریخ اس کشفی حقیقت کی تائید کرتی ہے اور اس سے بہتر کس کی تائید ہوسکتی ہے۔''(۵۲)

حواشی

۱۔ البانی، ناصر الدین، صحیح سنن ابی داؤد، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۹۸۹ء، جلد ۳، ص: ۸۰۹

۲۔ امام حاکم، ابوعبداللہ، مستدرک علی الصحیحین، دار المعرفۃ، بیروت، جلد ۴، ص: ۵۲۳

۳۔ البانی، ناصر الدین، صحیح الجامع الصغیر، المکتب الاسلامی، بیروت، جلد ۱، ص: ۳۸۲، رقم ۱۸۲۴

۴۔ علاء الدین المتقی، کنز العمال، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۸۵ء، جلد ۱۲، ص: ۱۹۳، رقم ۳۴۶۲۳

۵۔ البیہقی، ابو احمد بن الحسین، معرفۃ السنن والآثار، تحقیق ڈاکٹر عبدالمعطی، دار الوعی، قاہرہ، جلد ۱، ص: ۲۰۸، رقم ۴۲۲

۶۔ مناوی، عبدالرؤف، فیض القدیر، دار المعرفۃ، بیروت، جلد ۲، ص: ۲۸۱، رقم ۱۸۴۵

۷۔ محمد طاہر پٹنی، ابن علی، تذکرۃ الموضوعات، ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ، ۱۳۴۳ھ، ص: ۹۱

۸۔ سیوطی، جلال الدین، جامع الاحادیث، تحقیق احمد عبدالجواد، مطبعۃ محمد ہاشم الکتبی، دمشق، جلد ۲، ص: ۳۴۰

۹۔ البانی، ناصر الدین، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، المکتب الاسلامی، جلد ۲، ص: ۱۵۰، رقم ۵۹۹

Marfat.com

۱۰۔ سخاوی، شمس الدین، المقاصد الحسنۃ، تحقیق عبداللہ محمد الصدیق، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۸۷ء، ص: ۴۸۳

۱۱۔ العجلونی، شیخ محمد اسماعیل، کشف الخفاء ومزیل الالباس، تحقیق احمد القلاش، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۸۵ء، جلد ۱، ص: ۲۸۲، رقم ۷۴۰

۱۲۔ ابن عدی، ابو احمد عبداللہ، الکامل فی ضعفاء الرجال، المکتبۃ الاثریہ پاکستان، جلد ۱، ص: ۱۲۳

۱۳۔ تبریزی، ولی الدین، مشکوٰۃ المصابیح، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱۳۶۸ھ، ص: ۳۶

۱۴۔ خطیب البغدادی، ابوبکر احمد بن علی، تاریخ بغداد، دار الکتب العلمیہ، بیروت، جلد ۲، ص: ۶۱

۱۵۔ ابن کثیر، ابوالفداء، اسماعیل بن عمر، البدایہ والنہایہ، مکتبۃ المعارف، بیروت، ۱۹۶۶ء، جلد ۱۰، ص: ۲۵۳

۱۶۔ سکینۃ الشہابی، مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، دار الفکر، دمشق، ۱۹۹۰ء، جلد ۲۲، ص: ۳۸۲

۱۷۔ ابن کثیر، ابوالفداء، اسماعیل بن عمر، مناقب الامام الشافعی، تحقیق خلیل ابراہیم ملا خاطر، مکتبۃ الامام الشافعی، الریاض، ۱۹۹۴ء، ص: ۱۳۵

۱۸۔ السبکی، ابونصر عبدالوہاب، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، تحقیق عبدالفتاح، دار احیاء الکتب العربیۃ، جلد ۱، ص: ۱۹۹

۱۹۔ ابن حجر، توالی التاسیس، ص: ۴۸، بحوالہ معرفۃ السنن والآثار ص: ۲۰۸

۲۰۔ ابوعمر الدانی، الفتن، جلد ۱، ص: ۴۵، بحوالہ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ص: ۱۵۰

۲۱۔ الہروی، ذم الکلام، قلمی، جلد ۲، ص: ۱۱۱، بحوالہ ایضاً

۲۲۔ بیہقی، ابو احمد بن حسین، مناقب الشافعی، تحقیق السید احمد صقر، دار التراث، قاہرہ، جلد ۱،

Marfat.com

ص:۵۳

۲۳۔ الزرکشی، محمد بن عبداللہ، التذکرہ فی الاحادیث المشتہرۃ، تحقیق: مصطفیٰ عبدالقادر عطاء، دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۸۶ء، ص:۱۸۴

۲۴۔ الدرر المنتثرہ، ص:۴۴ (بحوالہ ایضاً)

۲۵۔ اسنی المطالب، ص:۳۲۳ (بحوالہ ایضاً)

۲۶۔ **لا یزال ناس من أمتی ظاهرین علی الحق حتی یاتیهم امر اللّٰه وهم ظاهرون** صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ، جلد۲، ص:۱۲۷۳/ کنز العمال، رقم:۳۴۵۵۹، ۳۵۰۲۵، ۳۴۵۶۷

۲۷۔ زوار حسین سید، حضرت مجدد الف ثانی، ادارہ مجددیہ، کراچی، ۱۹۸۹ء، ص: ۳۴۲، ۳۴۳

۲۸۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، تجدید و احیائے دین، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۸۴ء، ص: ۴۵۔۴۶

۲۹۔ لکھنوی، عبدالحیٔ، مجموعہ الفتاویٰ، ایچ۔ایم سعید کمپنی، کراچی، جلد۱، ص:۱۱۶

۳۰۔ ایضاً، ص:۱۱۷

۳۱۔ مبارکپوری، محمد عبدالسلام، مرعاۃ المفاتیح، مکتبۃ الرحمٰن السّلفیہ، سرگودھا، ۱۹۹۴ء، جلد۱، ص:۳۴۰

۳۲۔ ایضاً، ص:۳۴۰

۳۳۔ تذکرہ مجدد الف ثانی، ص:۱۶۔۱۷

۳۴۔ ایضاً، ص:۱۹۔۲۰

۳۵۔ الطیبی، محمد بن عبداللہ، شرح الطیبی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، ۱۴۱۳ھ، جلد۱، ص:۴۰۰

Marfat.com

۳۶۔ کشف الخفاء، جلد ا، ص:۲۸۲

۳۷۔ مرقاۃ، جلد ا، ص:۳۰۲

۳۸۔ گنگوہی، رشید احمد، فتاویٰ رشیدیہ، محمد علی کارخانہ اسلامی کتب کراچی، ص:۸۰

۳۹۔ تجدید واحیائے دین، ص:۴۲۔۴۳

۴۰۔ سیرت مجدد الف ثانی، ص:۳۴۳

۴۱۔ روضۃ القیومیہ، جلد ا، ص:۹۶

۴۲۔ ملاحظہ فرمایئے: سیرت مجدد الف ثانی، ص:۳۴۷۔۳۴۸

۴۳۔ آپ لکھتے ہیں:

اگر جناب شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے گروہ باطن سقیم کی اباطیل کو لکھ کر حضرت مجدد کو مطعون کیا ہے۔ اسی طرح جناب ابوالفیض کمال الدین محمد احسان (جو حضرت مجدد کی اولاد سے ہیں) نے خزعبِلات (خوش کن باطل باتیں جن کی اساس کوئی نہ ہو) کا مجموعہ مرتب کر کے روضۃ القیومیہ کے نام سے موسوم کیا جس کی وجہ سے حضرت مجدد اور آپ کی اولاد مورد ملامت بنی (حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ص:۲۲۸)

۴۴۔ ڈاکٹر محمد اکرام نے اپنی کتاب میں پروفیسر محمد فرمان کے حوالہ سے لکھا ہے:

''(مؤلف روضۃ القیومیۃ) کے خلوص پر کسی قسم کا شبہ نہیں کیا جا سکتا لیکن اس خلوص نے غلو کر کے تصوف کی خدمت سے کہیں زیادہ اسے نقصان پہنچایا۔'' (رود کوثر، ص: ۳۰۸)

۴۵۔ سیرت مجدد الف ثانی، ص:۳۴۷

۴۶۔ اطہر سرہندی، جمیل، شیخ سرہند، ادارہ اسلامیات، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص:۳۷

۴۷۔ مکتوبات، دفتر اول، مکتوب:۲۳۴

۴۸۔ مکتوبات، دفتر اول، مکتوب:۲۰۹

Marfat.com

۴۹۔ مکتوبات دفتر دوم مکتوب:۴

۵۰۔ مکتوبات دفتر دوم مکتوب:۶

۵۱۔ حضرت مجدد کے سوانح نگاروں نے اس لفظ ''صلہ'' کو اس روایت کی طرف اشارہ سمجھا جو کنز العمال، جلد ۱۲، رقم: ۳۴۵۸۹ کے تحت ان الفاظ میں نقل کی گئی ہے۔

يكون رجل في امتي يقال له صلة يدخل الجنة بشفاعة كذا و كذا

یعنی میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کو صلہ کہا جائے گا۔ اس کی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت میں جائیں گے۔

اگر اس روایت کو صحیح بھی مان لیں اگرچہ یہ صحیح نہیں کیونکہ عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے بلغنا ان النبی ﷺ کہہ کر روایت بیان کی ہے، تو یہ ''صلہ'' جوڑنے کے معنی میں نہیں بلکہ یہ نام ہے کیونکہ دلائل النبوۃ (جلد ۶، ص: ۳۷۹، دارالکتب العلمیہ، لبنان، ۱۹۹۵ء) میں اس روایت کو اس طرح نقل کیا گیا ہے۔

يكون في امتي رجل يقال له صلة بن اَشيم

(اس صلہ بن اشیم کے حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

اصفہانی، ابونعیم احمد بن عبداللہ، حلیۃ الاولیاء، دارالکتب العلمیہ، لبنان، جلد ۲، ص: ۲۳۷ تا ۲۴۲) اور الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد ۲، ص: ۲۶۰ میں درج ہیں۔

لہذا سوانح نگاروں نے اس ضعیف روایت سے حضرت مجدد کے اس مکتوب کے سلسلہ میں جو کچھ کہا درست نہیں اور حضرت مجدد نے اپنے آپ کو جو ''صلہ'' (بمعنی ملانے والا) کہا اس سے مراد شریعت و طریقت کو ملانے والا یا ولائت محمدی و ابراہیم کو ملانے والا ہے۔

۵۲۔ سیرت امام ربانی، ص: ۳۴۰

Marfat.com

مکتوبات امام ربانی کی تفہیم کے لیے درس مکتوبات کی روایت

کتب تصوف کئی طرح کی ہیں: جیسے مکتوبات، ملفوظات، تذکارصوفیہ، تاریخ تصوف اور وصایا وغیرہ۔ ان میں مکتوبات کو خاص اہمیت اس اعتبار سے حاصل ہوتی ہے کہ عارفانہ کلام کے علاوہ اپنے عہد کی تاریخ کا مظہر بھی ہوتے ہیں۔ یہ مکاتیب اہل علم کے مابین باہم روابط و تعلق کی نوعیت کو بھی بیان کرتے ہیں۔ تصوف کی تاریخ میں دو شخصیات کے مکاتیب کو شہرت مدام حاصل ہوئی۔ ایک حضرت شیخ یحییٰ منیری اور دوسرے شیخ احمد سرہندی۔ ان میں بھی مؤخر الذکر مجموعہ کے مکاتیب اپنے موضوعات کے تنوع اور تشریح و تصریح کے لحاظ سے زیادہ وقیع اور جامع ہیں۔ (شمس بریلوی مقدمہ اُردو ترجمہ عوارف المعارف) یہ مکاتیب تین دفاتر پر مشتمل ہیں پہلا دفتر ۳۱۳ مکاتیب پر مشتمل ہے۔ اور اس کو درالمعرفت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس دفتر کے مکاتیب کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق (313) رکھی گئی ہے۔ جبکہ دوسرے دفتر کو ''نور الخلائق'' کے نام سے شہرت ملی اور اسماء اللہ الحسنیٰ کے مطابق ان کی تعداد (۹۹) رکھی گئی ہے۔ تیسرا دفتر قرآن کریم کی سورتوں کے مطابق (۱۱۴) مکاتیب پر مشتمل ہے۔ اس کا نام معرفۃ الحقائق ہے۔ ۱۰ مکاتیب کا اضافہ بعد میں ہوا۔ اس

Marfat.com

طرح یہ ۵۳۵ مکاتیب کا مجموعہ ہے اس مجموعہ کی ہر جلد فکرِ اسلامی کے بعض اہم پہلوؤں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ''اصحابِ بدر، اسماء اللہ الحسنیٰ اور قرآن کریم کی سورتیں'' یہ یقیناً فکرِ اسلامی کی جہت سے قابلِ توجہ نکات ہیں۔ ان مجموعہ ہائے مکاتیب میں تصوف کی ادق اصطلاحات، اہم صوفیانہ مباحث پر تحقیق، صوفیانہ افکار پر بحث و نظر، تصوف کے نئے گوشوں کی طرف رہنمائی، جیسے مباحث تو آنے ہی تھے مگر شریعت مصطفوی کی پابندی اور اتباعِ رسول پر سختی سے عمل اور نبوت کی حقیقت و ماہیت اور ضرورت پر بلند پایہ معارف اس بات کے عکاس ہیں کہ تصوف کوئی غیر اسلامی فکر یا رسم کا نام نہیں بلکہ شریعت کی روح اور اساس ہے۔ اس منہج کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مکاتیب ''علم کلام'' کی کتاب ہے۔ جس میں علم کلام کے امام شیخ احمد سرہندی کے کلامی اجتہادات بھی شامل ہیں۔

مضامین کے وقیع، مشکل اور فنی ہونے کی وجہ سے ہی عالم اسلام میں مکتوبات کے دروس کا اہتمام کیا گیا۔

نقشبندیہ مجددی حضرات میں اس درس کی روایت پر اسوۂ حسنہ کے مؤلف کی یہ تحریر لائق مطالعہ ہے: ''مخفی نہ رہے کہ کتاب ہدایت مآب مکتوبات شریف اس سے پہلے حضرات مجددیہ اور خلفائے نقشبندیہ کے درس و تدریس میں شامل تھی۔ اسے سبقاً سبقاً اُستاد سے پڑھا جاتا۔ حلقہ اصحاب میں سے کوئی ایک اونچی آواز سے پڑھتا اور باقی ہمہ تن گوش ہو کر سنتے اور اس سے انشراحِ قلب اور صفائے باطن حاصل کرتے۔'' اصل عبارت یہ ہے۔

مخفی نماند کہ کتاب ہدایت مآب مکتوبات شریف حضرت امام ربانی مجدد الف

Marfat.com

ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ پیش ازین دروس وتدریس حضرات مجددیہ و خلفای نقشبندیہ داخل بودو سبقاً سبقاً آں رانز و استاد میخوانند در حلقہ اصحاب یک کس باواز بلند خوانند و دیگراں ہمہ تن گوش شدہ استماع میکردند وازان انشراح قلب و صفائی باطن می یافتند (اسوۂ حسنہ، ص:۶۹)

عہد امام ربانی ہی میں اس کی نقول پورے ہندوستان میں پھیل چکی تھیں بلکہ بغض اور کج فہمی جیسے عناصر سے تیار ہونے والی فکر نے ان میں تحریف کر کے عالم عرب میں بھی پہنچا دیا تھا، متحدہ ہندوستان میں خواجہ معصوم سرہندی، مکتوبات کا درس دیا کرتے تھے۔ خواجہ معصوم کے اس درس کے بارے میں سید محمد میاں لکھتے ہیں۔ تفسیر و حدیث کے علاوہ حضرت مجدد کے مکتوبات کا درس بھی آپ دیتے تھے اور اس کے دقیق مضامین کو شرح وبسط سے بیان کرتے اور شبہات کا حل فرماتے (علمائے ہند کا شاندار ماضی، جلد اول، ص:۲۵۹) صاحب مقامات معصومی نے درس کا خاص انداز بھی بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں: ''درس مکتوبات کی مجلس میں حضرت خواجہ محمد سعید خاموش بیٹھتے اور محض سماعت فرماتے تھے جبکہ حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات کی شرح بیان کرتے۔ حضرت خواجہ معصوم کا درس کی تقریر کرنا مفسرین و محدثین کی اتباع میں تھا جبکہ خواجہ سعید درس کے دوران حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے فیض باطن سے فیض یاب ہو کر وہی فیض سامعین کے قلوب پر القاء فرماتے تھے۔'' اس فرق کی وضاحت میر صفر کے الفاظ میں اس طرح ہے:

''حضرت خازن الرحمت القاء معانی راتفویض بر باطن فیض مواطن حضرت مجدد الف ثانی رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ می نمودند تاز آن برکات رشحہ براہل مجلس تقاطر نماید وخودبہ مراقبہ می ساختند وحضرت ایشاں کہ معانی آن فرمودند پیروی مفسران وشراح:۔۔ ''حضرت شاہ غلام علی دہلوی نے مسلسل ۴۵ سال تک مکتوبات کا درس دیا۔ اس درس کے اسلوب و کیفیات کو شاہ رؤف احمد رافت مجددی نے بیان کیا ہے۔ ایک مجلس کی روداد ان الفاظ میں بیان کی:

غلام اس قبلہ خواص وعوام کے حضور فیض گنجور میں حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت امام ربانی، محبوب سبحانی، واقف اسرار مقطعات قرآنی، کاشف رموز متشابہات فرقانی، مجدد الف ثانی قدس سنا اللہ تعالیٰ باسرارہ السامی کے مکتوبات قدسی آیات کا درس ہو رہا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ ایک شخص نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تھا کہ مرشد کامل مکمل سالک کو ایک ولایت سے دوسری ولایت تک لے جاتا ہے یا اسی ولایت میں جو اس کا مقام ہے ترقیات بخشتا ہے۔ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا تھا کہ ''ایک ولایت سے دوسری ولایت میں لے جانے کا واقعہ معلوم نہیں لیکن اسی ولایت میں مرشد کی توجہات سے ترقیات واقع ہوتی ہیں۔'' تمام ہوا کلام شریف۔ حضرت والا نے فرمایا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے ابتداء حالات میں یہ مکتوب لکھا ہے، اس کے بعد آنحضرت قدس سرہٗ نے دوسرے مکتوب میں تحریر فرمایا ہے کہ شیخ کامل ایک ولایت سے دوسرے ولایت میں لے جاتا ہے۔ چنانچہ خود حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے

Marfat.com

صاحبزادے یعنی مظہر تصدیق و مورد تحقیق، کاشف استار دقائق (چھپے نکات کو واضح کرنے والے)، واقف اسرار حقائق، وارث الانبیاء و المرسلین، سید الاصفیاء والصدیقین، عالم عامل، فارق بین الحق والباطل، مفخر خلائق حضرت شیخ محمد صادق علیہ رحمۃ اللہ الخالق کو توجہ و ہمت فرما کر مقام ولایت موسی سے ولایت محمدی علی صاحبہا الصلوات والتحیات تک پہنچایا تھا۔ (رافت، شاہ رؤف احمد، در المعارف، ترجمہ ابوالنصر انس فاروقی مجددی، شاہ ابوالخیر اکادمی، دہلی، ص: ۱۳۳۔۱۳۴)

۲۸ جمادی الاولیٰ، ۱۲۳۱ھ کی ایک مجلس کو ان الفاظ میں بیان کیا:

غلام قبلہ انام کے حضور حاضر ہوا۔ مکتوبات قدسی آیات کا درس شروع ہو گیا تھا اور حضرت والا کا ہمیشہ یہی معمول تھا کہ بعد عصر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا کلام فیض نظام پڑھا جاتا تھا۔ پس حضرت والا متوجہ ہو کر مراقبہ میں بیٹھ کر مکتوبات شریفہ کی سماعت فرماتے تھے۔ اور زبان گوہر فشاں سے ارشاد فرماتے کہ میں نے اسی مکتوبات قدسی آیات سے اخذ فیوض کیا ہے جس طرح مریدان اپنے پیروں سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔ و نیز فرمایا کہ سبحان اللہ! کس قدر حضرت حق جل جلالہ کی تقدیس و تنزیہہ بیان فرمائی ہے کہ حضرت کا کلام انسانی کلام سے بالا ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ وہ سراسر الہام ربانی ہے۔ جب اس قبلہ انام کا کلام فیض نظام اس قدر خواص و عوام کی ہدایت کرنے والا ہے، تو متکلم (یعنی بیان کرنے والے) کو اس پر قیاس کرنا چاہیے اور ان کی ثنا و صفت میں مشغول ہونا چاہیے۔

من چہ گویم وصف آں عالی جناب
نیست پیغمبر ولے دارد کتاب

Marfat.com

(میں اس عالی جناب کی کیا تعریف کروں مختصر یہ کہ وہ پیغمبر تو نہیں لیکن کتاب رکھتے ہیں۔) (ایضاً ص:۱۳۸)

۹ شعبان ۱۳۳۱ کے ایک درس کے حالات کو ان الفاظ میں بیان کیا:

حضور فیض گنجور میں حاضر ہوا۔ اس وقت مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی قدسنا اللہ باسرارہ السامی کا درس ہو رہا تھا۔ دو سو ساٹھواں مکتوب پڑھا گیا جو حضرت مخدوم زادہ کلاں علیہ الرضوان کو لکھا گیا تھا، جس میں اس طریق کا ذکر تھا جس میں انہیں ممتاز درجہ حاصل تھا۔ حضرت والا نے فرمایا کہ سبحان اللہ! جو معارف حضرت نے بیان فرمائے ہیں امت میں سے کسی ایک نے ایسا بیان نہیں کیا ہے اور جن اسرار کے موتیوں کو سلک تحریر میں پرویا ہے اصحاب معرفت میں سے کسی نے بھی معرفت کے ایسے موتی نہیں پروئے ہیں۔ ان کا کلام بمنزلہ وحی آسمانی کے ہے اور ان کا بیان رموز ربانی کی تشریح ہے اور انہوں نے جو مقامات بیان فرمائے ہیں اور جن مکاشفات کی راہ طے فرمائی ہے ان پر ہزاروں طالبین کو چلایا ہے نہ یہ کہ دو ہی ایک لوگوں نے ان اسرار سے واقف ہو کر اس کی شہادت پر زبان کھولی ہو بلکہ اس جہان کو ان نئے نئے معارف سے سرفراز فرما کر اپنا ثنا خواں بنا دیا اور ایک عالم کو ان جدید مقامات سے واقف کر کے اپنا مداح کر دیا ہے۔

نہ من براں گل عارض غزل سرائم و بس
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند

(میں ہی اکیلا اس گل عارض پر غزل سرا نہیں ہوں۔ بلکہ ہزاروں بلبل تجھ پر فریفتہ ہیں۔) (ایضاً ص:۲۱۹)

Marfat.com

۲۳ شعبان ۱۲۳۱ھ بروز جمعہ کی مجلس کی روداد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

محفل فیض منزل میں حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت مجدد الف ثانی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہ السامی کے مکتوبات شریف کا درس ہو رہا تھا، وہ مکتوب جو بڑے صاحبزادوں یعنی خواجہ خورد و خواجہ کلاں کو عقائد کے سلسلہ میں لکھا گیا تھا پڑھا گیا۔ حضرت والا نے فرمایا کہ اس مکتوب میں عقائد کے باب میں بڑے فائدے ہیں، اسے علیحدہ لکھ کر لوگوں کو دینا چاہیے۔ اس کے بعد فاتحہ پڑھی اور الرحمٰن اور الرحیم کے معانی بیان فرمائے کہ:

الرحمٰن: وہ ذات کہ جس سے مانگا جائے تو وہ عطا کرے۔

الرحیم: وہ ذات کہ جس کسی نے اس سے نہ مانگا، تو وہ اس پر ناراض ہوا۔

(ایضاً، ص: ۲۳۱)

ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی مجددیہ سلسلہ کے مکاتیب، کے پورے ذخیرہ کو سامنے رکھ کر اور مکتوبات امام ربانی کے بارے میں اپنی تحقیقات کشفیہ کی روشنی میں درس دیتے۔ درس کا اسلوب بھی ان مکاتیب کی روشنی میں واضح ہوتا ہے۔

مجددی خانوادہ کے ممتاز فرد آغا محمد حسین زید برکاتہ نقل کرتے ہیں کہ جب ہم ٹکھڑ میں تھے حضرت کلاں نے ہم چاروں کو مکتوبات شریف کا درس شروع کروایا۔ ہم دونوں بھائی اور حضرت عبدالقدوس جو بشیر بن جان آغا کے نام سے معروف ہیں اور سید حاجی اسد اللہ شاہ ٹکھڑائی، چاروں ہم سبق تھے۔ وہ دنیاوی کاموں میں مشغول ہوگئے اور اس سلسلہ کو چھوڑ گئے۔ اور میں ایک عرصہ تک حضرت سے مکتوبات کا درس

Marfat.com

لیتا رہا۔ درس کے دوران آپ عجیب وغریب نکات اور اسرار ودقائق بیان فرماتے کہ کم سنی کی وجہ سے سمجھ میں نہ آتا۔ (اسوۂ حسنہ، ص: ۶۹)

ملا موسیٰ بھٹی کوٹی اور حافظ محسن سیالکوٹی بھی مکتوبات کا درس ارشاد فرماتے۔ مولانا برکات احمد بہاری کے بارے میں مولانا سید مناظر احسن گیلانی نے لکھا ہے کہ وہ عصر کے بعد درس مکتوبات بھی ارشاد فرماتے۔ (پاک و ہند میں مسلمانوں کا نظام تعلیم، جلد اول، ص: ۳۲۷)

قیام پاکستان کے بعد مولانا محمد نور الدین نقشبندی (م: ۱۹۵۵) شکر گڑھ کی مختلف مساجد میں درس دیا کرتے تھے۔ ''حضرت خواجہ غلام معصوم ثانی نے ۳۹ سال مکتوبات کا درس دیا آپ پشاور میں مدفون ہیں۔'' مولانا سعید مجددی (م: ۲۰۰۲/۱۴۲۳ھ) نے گوجرانوالہ میں ایک طویل عرصہ درس دیا۔ ان کے دروس ''البینات'' کے نام سے شائع ہو رہے ہیں۔ ان کی اب تک پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ شائع شدہ جلدیں دراصل درس مکتوبات کی ریکارڈنگ سے مرتب کی گئی ہیں۔ ڈاکٹر مسعود احمد نے کراچی میں ایک طویل عرصہ تک درس دیا م اس کی روداد ''المظہر'' میں شائع ہوتی رہی ہے۔ ماہر مجددیات پروفیسر محمد اقبال مجددی لاہور، واپڈا ٹاؤن میں ناظم بشیر کی رہائش گاہ پر گذشتہ انیس ماہ سے درس ارشاد فرما رہے ہیں۔ ان کا یہ درس بذریعہ سکائپ عرب ممالک اور امریکہ میں بھی سنا جاتا ہے۔ اب تک ہونے والے مکاتیب کے درس کو مرتب کر کے (مرتبہ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس) ہر مکتوب کو علیحدہ پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ اس میں اصل مکتوب، ترجمہ اور اس کی شرح شامل ہے۔ افغانستان میں بھی درس کی روایت کو مجددی حضرات نے جاری

Marfat.com

رکھا۔ ایک معروف نام مولوی نصر اللہ ہوتکی (م:۱۹۷۶ء) کا ہے۔ آپ مکتوبات امام ربانی کے حافظ شمار ہوتے تھے۔ آپ نے شیخ حضرت نور المشائخ ملا فضل عمر مجددی کی موجودگی میں مدتوں مکتوبات کے درس کی سعادت حاصل کی۔ کابل وقندھار میں درس کے دوران ایسے نکات بیان کرتے جو پہلے کبھی نہ سنے گئے۔

خواجہ معصوم کی روایت درس کو بخارا میں آپ کے خلیفہ حاجی حبیب اللہ حصاری بخاری (م:۱۱۱۰) نے جاری رکھا۔ آپ کے خلیفہ محمد مراد شامی (م:۱۱۳۲) شام میں مکتوبات کا درس دیتے۔ یہ صاحب استنبول اور مکہ مکرمہ کے اسفار میں بھی درس کی روایت کو جاری رکھتے۔ ڈاکٹر Copty کے ایک مقالہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ حرمین شریفین کے بھی کئی علماء وصوفیہ مکتوبات سے خاص شغف رکھتے۔

Annabelle Bottches نے شیخ حلمی تو نبان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کے پیروکار ترک، کردی الاصل ہیں اور جرمنی میں اپنے تمام مراکز میں مکتوبات امام ربانی کا درس دیتے ہیں۔ (جہان امام ربانی، جلد اول، ص:۹۰)

سلیمان آفندی کے سلسلہ سے وابستہ لوگ آج بھی اپنے مدارس میں آخری کلاس کو مکتوبات کا ایک حصہ سبقاً سبقاً پڑھاتے ہیں، اس طرح ترکی کے ایک معروف عالم بدیع الزماں سعیدی نورسی کے بارہ میں مجھے ترک عالم محمد پاکسو نے بتایا کہ نورسی مکتوبات کے حافظ تھے۔ خواجہ شمس الحق کوہستانی، شاہ رسول طالقانی، مولانا محمد ہاشم سمنگانی، مولانا محمد لعل المعروف حضرت استاد صاحب اور اخوفرزادہ سیف الرحمٰن کامل بھی مکتوبات کا درس دیا کرتے تھے۔

مکتوبات کے حوالہ سے یہ نامکمل جائزہ اس بات کا مظہر ہے کہ خانقاہوں

Marfat.com

میں درس مکتوبات کی روایت موجود رہی ہے۔اس کا مقصد لوگوں کو فکری وحدت عطا کر کے انتشار ذہنی سے بچانا تھا۔آج بھی ہم مثنوی مولانا روم اور مکتوبات امام ربانی سے فکری وحدت کا درس حاصل کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

''الجنات الثمانیہ'' اور اس کا مصنف

(ایک اجمالی تعارف)

خواجہ محمد سعید (۱۰۷۱ھ/۱۶۶۱ء) شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ (۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۴ء) کے بڑے بیٹے تھے۔ سترہ سال کی عمر میں آپ نے اپنے وقت کے علوم عقلیہ ونقلیہ مکمل کیے۔ آپ کے اساتذہ میں آپ کے والد گرامی کے علاوہ برادرِ اکبر خواجہ محمد صادق اور ملا محمد طاہر لاہور شامل ہیں۔ (۱) فقہی علوم پر آپ کو کامل دسترس حاصل تھی۔ شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کو کسی مسئلہ پر تحقیق مطلوب ہوتی تو وہ آپ ہی سے کہتے۔ (۲) اگر کبھی دربار میں جاتے تو بادشاہ آپ کی موجودگی میں کسی دوسرے سے مسائل دریافت نہ کرتا۔ (۳) علم حدیث میں بھی آپ کا گہرا مطالعہ تھا۔ مشکوٰۃ المصابیح پر آپ کا حاشیہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس میں آپ نے ان احادیث کی نہایت ہی خوبصورت وضاحت کی ہے جو احناف کے مؤقف کی وضاحت کرتی ہیں۔ (۴) خانقاہ مجددیہ کے انتظامی امور میں بھی آپ کا بنیادی کردار تھا۔ (۵) تصوف میں آپ کے مقام کی بلندیوں کا اعتراف خود خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ اور آپ کے والد گرامی قدر نے کیا ہے۔ (۶) علمائے عرب سے آپ کے گہرے روابط تھے۔ (۷) آپ کے مکاتیب میں فصیح عربی زبان میں لکھے ہوئے مکاتیب بھی

Marfat.com

ملتے ہیں۔(۸) اورنگ زیب عالمگیر سے آپ کے گہرے روابط تھے، اس کا اندازہ ان مکاتیب سے ہوتا ہے جو شاہِ وقت کے نام ہیں۔(۹) شیخ عبدالاحد (۱۶۴۰۔۱۷۱۴/۱۱۲۶۔۱۰۵۰ھ)، شیخ محمد سعید کے پانچویں فرزند تھے۔(۱۰) اس طرح وہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کے پوتے ہوئے۔(۱۱) قرآن مجید کے حافظ (۱۲) ہونے کے علاوہ مروجہ دینی علوم اپنے والد اور اخوند سجاول (۱۳) سے پڑھے اور ان میں کمال حاصل کیا۔ اپنی خاندانی روایات کے مطابق سیر وسلوک کی منازل بھی طے کیں۔

آپ کے علمی تفوق اور وسعت کا پتہ آپ کی تصانیف سے چلتا ہے جو فارسی اور عربی زبان میں نہایت عالمانہ مباحث سے پُر ہیں۔ ان کی تعداد پچاس کے قریب ہے۔ اکثر خطی نسخوں کی صورت میں مختلف کتب خانوں میں پڑی ہیں اور کئی کے صرف نام ہی ملتے ہیں۔(۱۴) دستیاب ذخیرہ سے یہ پتا چلتا ہے کہ تفسیر، حدیث اور فقہ جیسے ادق مضامین میں آپ نے تحریری سرمایہ چھوڑا ہے۔ اس سلسلہ میں درج ذیل کتب قابل ذکر سمجھتا ہوں۔

قرآنیات کے حوالہ سے "حاشیہ بر بعض اقوال تفسیر بیضاوی"، "منثور الدرر فی فضائل السور"، "رسالہ فی قرأۃ النبی المختار واصحابہ الکبار"، "قرأۃ القارئین" اہم ہیں۔ حدیث وسیرت میں "سلسلۃ الجواہر در شرح چہل حدیث" اور "خزائن النبوۃ" کا تذکرہ ملتا ہے۔ فقہی ذوق، جو آپ کو اپنے والد سے عنایت ہوا تھا، "فیض العام"، "بدائع الشرائع اسرار الجمعہ" اور "رسالہ نفی الاشارۃ فی الصلوۃ" اس ذوق کے آئینہ دار ہیں۔ دینی علوم پر آپ کی تصانیف کا یہ اجمالی تذکرہ بہرصورت آپ کے علمی وفکری

Marfat.com

رجحانات کا آئینہ دار ہے۔ آپ نے اپنے زمانہ کی ضروریات کی تکمیل کے لیے قلم و قرطاس سے اپنے رشتہ کو جوڑے رکھا۔

آپ کے خاندان نے برصغیر میں علم تصوف کے لیے جو کارہائے نمایاں انجام دیے وہ مشرق و مغرب میں کسی سے پوشیدہ نہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت اور عالم عرب میں فروغ (۱۵) میں آپ کا ایک اہم اور نمایاں کردار ہے۔ آپ اپنے والد کے سجادہ نشین تھے اور اپنے چچا، خواجہ محمد معصوم کے فیض یافتہ بھی۔ آپ کے تربیت یافتہ افراد میں ایک بہت ہی نمایاں نام محمد عابد سنامی (۱٦) کا ہے۔ حضرت مظہر جان جاناں (۱۷) محمد عابد سنامی (۱۸) کے مرید تھے۔ تفسیر مظہری کے مؤلف قاضی ثناء اللہ (۱۹) اور معروف صوفی محمد خالد کردی (۲۰) کا تعلق اسی سلسلۃ النور سے ہے۔ ایک صوفی کی حیثیت سے دو باتوں کا تذکرہ ضروری ہے۔ ایک وہ بشارتیں جو مشائخ سے آپ کو ملیں اور دوسرا علم تصوف پر آپ کی تصانیف۔ جہاں تک ان مختلف بشارتوں اور مختلف مجددی بزرگوں سے تصوف و سلوک کی منازل طے کرنے کا تعلق ہے اس کا ایک اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

(۱) آپ کے والد نے آپ کو ولایت کبریٰ کی بشارت دی۔

(۲) آپ کے چچا خواجہ معصوم رحمہ اللہ نے آپ کو ولایت کبریٰ کے علاوہ صغریٰ، علیا، کمالات نبوت، حقائق اربعہ اور ان سے بھی بالا بشارتیں دیں۔

(۳) خواجہ معصوم رحمہ اللہ نے ہی آپ کو ''محمدی المشرب'' کی استعداد کی بشارت دی۔ (۲۱)

اگر آپ کی تصانیف کا جائزہ لیا جائے تو ''سبیل الرشاد''، ''رسالہ لطائف''،

Marfat.com

''رسالہ نقشبندیہ''، ''رسالہ در بیان طریقۂ احمدیہ'' آپ کے صوفیانہ افکار کے مظہر ہیں۔ شیخ سے عقیدت و محبت، تصوف کا جز و لاینفک ہے۔ اسی عقیدت کے اظہار کے لیے آپ نے ''الجنات الثمانیہ'' کے علاوہ ''خیر الکلام''، ''رسالہ رد مخالفین حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ''، ''شرح مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ'' اور اپنے والد کی سوانح عمری ''لطائف المدینہ'' لکھی۔ آپ کے صوفیانہ افکار کے آئینہ دار وہ خطوط بھی ہیں جو ہمیں نقشبندی سلسلہ کے مختلف مجموعہ ہائے مکاتیب میں ملتے ہیں۔ (۲۲) ان خطوط کے مطالعہ سے بآسانی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کی ذات علمی اور عملی اعتبار سے مجددی طرز تصوف کے محاسن کا مجموعہ تھی۔ شیخ ابوالرضا محمد سے آپ کی مکاتبت صوفیانہ طرز تحریر کی عمدہ مثال ہے۔ (۲۳)

درج بالا سطور سے شاید کوئی یہ اندازہ لگائے کہ آپ ایک خشک ملا و زاہد تھے۔ حقیقت میں ایسا نہیں۔ آپ نہایت عمدہ شعری ذوق رکھتے تھے۔ فارسی اور ریختہ (۲۴) میں آپ کی شاعری کے نمونے دستیاب ہیں ''وحدت'' اور ''گل'' آپ کے تخلص تھے اور خواجہ معصوم آپ کے اشعار کو ''رنگین'' قرار دیتے۔ شاعری میں ''خیابان وحدت'' اور ''دیوان وحدت''، نامی شعری مجموعے آپ کی یادگار بتائے جاتے ہیں۔ درحقیقت آپ نے آنے والے دور میں اُردو شاعری کو مقصدیت و معنویت سے معمور کرنے کے لیے ایک نئے دبستان کی بنیاد رکھی جس کو مظہر جان جاناں نے پروان چڑھایا۔ نقشبندی شعرا میں شعر تفنن طبع کا ذریعہ نہیں بلکہ فکر و احساس کی سچائی کا اظہار ہے۔ (۲۵) اسی لیے میر محمدی مائل دہلوی نے شیخ عبدالاحد وحدت کو ''استاد شعر ریختہ'' (۲۶) کہہ کر خراج تحسین پیش کیا ہے۔ آپ

Marfat.com

کی فکر سے جس شعری ادب نے جنم لیا اس میں مظہر جان جاناں کے علاوہ شیخ سعد اللہ گلسن، (ان کے شاگرد) ولی دکنی، نقی سرہندی، انعام اللہ خاں یقین، ولی اللہ اشتیاق شامل ہیں۔

آپ کی فارسی اور ریختہ میں شاعری سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

شب خیال طرہ شوخی بدل پیچیدہ و رفت
ساعتی ہمچوں شب قدر از بزم جوشید و رفت
خانہ زیں است دنیا عیش و پا در رکارب
شہسوار است آنکہ آرزوی زود دامن چیدہ و رفت (۲۷)

خوش کن لمحات والی رات گذر گئی ہے، وہ لمحے شب قدر کی طرح رخصت ہو گئے ہیں۔ اس دنیا میں اس طرح زندگی گذاریے کہ آخرت کے سفر کے لیے تیار رہیں۔ بہترین سوار وہ ہے جو جلدی اپنا رخت سفر باندھے۔

خواجہ سعید رحمہ اللہ (اپنے والد گرامی قدر) کے وصال پر یہ اشعار (مادۂ تاریخ) کہے:

سال رحلت بیابی از خوانی
رفت قطب زماں سعید ازل (۲۸)

درج ذیل جملے سے سال رحلت کا عدد نکلتا ہے:

رفت قطب زماں سعید ازل

۶۸۰ + ۱۱۱ + ۹۸ + ۱۴۴ + ۳۸ = ۱۰۷۱

اپنے والد کے وصال کے بعد چچا، خواجہ محمد معصوم رحمہ اللہ کے پاس آئے تو یہ اشعار کہے:

Marfat.com

سپردم بہ تو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را (۲۹)

میں نے خود کو آپ کے حوالے کر دیا پھر کمی بیشی آپ بہتر جانتے ہیں۔

ریختہ جو اُردو زبان کی ابتدائی شکل ہے، میں ایک غزل یہ ہے:

ذرا تو سوچ اے غافل کہ کیا دم کا ٹھکانا ہے
نکل ہی جب گیا تن سوں تو پھر اپنا بگانا ہے
مسافر توں ہے اور دنیا سرائے، بھول مت غافل
سفر ملک عدم آخر تجھے در پیش آنا ہے
لگاتا ہے عبث دولت پہ کیوں دل کوں کہ اب ناحق
نہ جاوے سنگ کچھ ہرگز، یہاں سب چھوڑ جانا ہے
نہ بھائی بند ہے کوئی، نہ یار و آشنا کوئی
ٹک اک جو غور سے دیکھو تو مطلب کا زمانہ ہے
لگاؤ یاد میں اس کی نجات اپنی اگر چاہے
عبث دنیا کے دھندے میں ہوا گل کیوں دوانا ہے (۳۰)

سطور بالا کے مطالعہ سے یہ عیاں ہوتا ہے آپ کی شخصیت علوم وفنون کے اعتبار سے کثیر الجہت تھی۔ میر صفر احمد معصومی نے ''فصیح بیان شاعر'' اور ''فقیہ عارف'' کے القابات سے آپ کو خراج عقید پیش کیا (۳۱) تو آپ کے چچا زاد بھائی خواجہ محمد نقشبند نے آپ کے عالمانہ اور عارفانہ مقام و مرتبہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''ہمارے آبا و اجداد میں جتنا کچھ علم و معرفت اللہ نے الگ الگ

Marfat.com

لوگوں کو عطا کیا تھا وہ سب کچھ اگر ایک عالم میں دیکھنا چاہیں تو
صرف شیخ عبدالاحد کی ذات بابرکات تھی۔'' (۳۲)

الجنات الثمانیہ

الجنات الثمانیہ، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کے احوال و آثار پر حرمین شریفین کے سفر میں ۱۰۸۹ھ/۱۶۷۸ء یا ۱۱۰۹ھ/۱۶۹۷ء کو تحریر کی گئی، یہ تحریر بنیادی طور پر علمائے عرب کے لیے لکھی گئی۔ اس کا تعارف غالباً پہلی مرتبہ "Contribution of Shaykh Ahmad Sirhindi to Islamic Thought" کے عنوان سے ہونے والے سیمینار میں (۳۳) عبدالباری (۳۴) کے اس موضوع پر مقالہ میں سامنے آیا۔ (۳۵) یہ کتاب دراصل شیخ عبدالاحد کے سات عربی رسائل کے مجموعہ موسوم بہ ''مجموعہ رسائل'' کا ایک حصہ ہے۔ جو شیفتہ کولیکشن (۳۶) نمبر 65/72 عربی، مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، انڈیا میں موجود ہے۔ یہ کتاب کل ۶۴ راوراق پر مشتمل ہے جو خط نستعلیق میں لکھے گئے ہیں۔ مخطوطہ پر سن تحریر اور کاتب کا نام درج نہیں ہے۔ غالباً اس مخطوطہ کا کوئی دوسرا نسخہ موجود نہیں۔ مجھے یہ نسخہ میرے نہایت ہی محسن ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی (۳۷) کے توسط سے ملا۔

غالباً مصنف نے جنت کے آٹھ دروازوں والی حدیث کے پیش نظر اس کتاب کا نام ''الجنات الثمانیہ'' رکھا ہے۔ ان آٹھ ابواب کی تعلیمات اسلامی فکر کی تشریح و وضاحت ہے ان پر عمل جنت میں داخلہ کا سبب ہوسکتا ہے۔ ابتدا میں مقدمہ

Marfat.com

اور آخر پر خاتمہ اور حسن خاتمہ اس کے علاوہ ہیں۔ مقدمہ میں اس کتاب کی تالیف کا سبب، بنیادی مآخذ اور ابواب کی تفصیل بیان کی ہے۔ مقدمہ کا آغاز ان الفاظ سے کرتے ہیں:

سبحانک یا من بعث علی رأس کل مائة سنة من هذه الأمة من یجدد لها دینها وزاد فی کل اٰن وشأن بشموس الهدایة ونجوم الكرامة تنویرها وتنزیهها.
صلّ وسلم وبارک وکرّم علی سیّد الأنام وصحبه الكرام ما راکع راکع بالحجر وخشع خاشع بالمقام.
أما بعد فیقول أضعف البریة عبدالأحد بن الشیخ محمد سعید خازن الرحمة الصمدیة قدس نفسه العلیة انی لمّا فزت بزیارة الحرمین الشریفین زادهما اللّٰه أبهة وکرامة مع امام العصر وقطب الزمان الشیخ محمد نقشبند خلف قدوة العارفین غوث الواصلین الشیخ محمد معصوم قدس سرهٗ وتشرّفتُ بادراک صحبة الكرام فیهما التمس جمع منهم أن أؤلف رسالة مشتملة علی أحوال جدی المجدد للألف الثانی القطب الربانی الشیخ أحمد العمری النقشبندی السرهندی قدسنا اللّٰه

Marfat.com

بسرہ السامی حیث تکون تذکرۃ.

درود پاک میں خاشع کا لفظ استعمال کیا۔اس سے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی تاریخ ولادت نکلتی ہے۔ان الفاظ کا انتخاب آپ کے ادبی ذوق کا مظہر ہے۔

آٹھوں ابواب اور ان کے مندرجات کا اجمالی جائزہ درج ذیل ہے:

پہلے باب میں ان بشارتوں کا تذکرہ ہے جو آپ کی ولادت سے پہلے دی گئیں یہاں مصنف نے حدیث صلہ، بعض اولیاء کے اقوال اور خواب نقل کیے ہیں۔

دوسرے باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک آپ کا نسب نامہ اور تاریخ ولادت مذکور ہے۔

تیسرے باب میں آپ کے نقشبندی، قادری اور چشتی مشائخ کے شجرہ ہائے طریقت نقل کیے گئے ہیں۔

چوتھا باب مختلف علوم وفنون جیسے حدیث، علم القراءۃ اور فقہ کی اسانید پر مشتمل ہے۔

پانچویں باب میں آپ کی تصانیف کا تذکرہ ہے۔

چھٹے باب میں وفات سے قبل اور بعد کی کرامات نقل کی گئی ہیں، ساتھ ہی کرامات کے بارے میں مختصراً آپ کا نکتہ نظر بھی بیان کیا ہے۔

ساتویں باب میں شیخ احمد سرہندی کی تصانیف سے بعض اقتباسات اور آپ کے مکاشفات ومبشرات درج ہیں۔اس باب میں بعض فارسی عبارات بھی ہیں۔

آٹھویں باب میں آپ کے کلام پر معاندین ومخالفین اور محبین کو جو اشکالات، الجھنیں یا غلط فہمیاں پیش آئیں ان کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔اس اعتبار

Marfat.com

سے یہ باب جتنا ماضی کے لیے اہم تھا حال کے لیے اس سے زیادہ اہم ہے۔

خاتمہ اور حسن خاتمہ میں حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کے بارے میں آپ سے تعلق ومحبت رکھنے والے احباب کی آراء، تاثرات، واقعات درج کیے ہیں۔ حسن خاتمہ میں مؤلف نے اپنا خواب نقل کیا ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی طرف سے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کے لیے جنت اور کئی لوگوں کی شفاعت کی بشارت درج کی ہے۔ اختتامی کلمات نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام ہیں۔

اس کتاب کا جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ مصنف نے عرب دنیا میں شیخ احمد سرہندیؒ کی شخصیت پر ایک جامع اور مختصر تعارف پیش کرنے کے ساتھ ساتھ، اس زمانے میں عرب میں آپ کے خلاف پیدا کیے جانے والے شکوک وشبہات کے ازالے کی ایک کامیاب کوشش کی ہے۔ مصنف نے پرزور علمی دلائل سے شیخ احمد سرہندی کے افکار کی وضاحت اور وکالت کی ہے۔

الجنات الثمانیہ کے بنیادی مآخذ:

اس مخطوطہ کے مطالعہ سے اس کے درج ذیل مآخذ کی بآسانی نشاندہی کی جا سکتی ہے۔

(۱) مکتوبات امام ربانی رحمہ اللہ

(۲) مبدأ و معاد از شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

(۳) مکتوبات سعیدیہ

(۴) زبدۃ المقامات از محمد ہاشم کشمی

Marfat.com

(۵)　حضرات القدس از بدرالدین سرہندی

الجنات الثمانیہ کے چند امتیازات:

جس سفر میں یہ کتاب تالیف ہوئی شیخ محمد نقشبند ابن خواجہ محمد معصوم ابن شیخ احمد سرہندی کے علاوہ بہت سے دیگر اہل علم حضرات بھی موجود تھے، یقیناً اس کے مندرجات کے حوالہ سے ان سب کی تائید و معاونت شیخ عبدالاحد کو حاصل رہی ہوگی۔

اس دور میں عموماً برصغیر میں تالیفات و تصانیف کی زبان فارسی تھی۔ شیخ عبدالاحد کا اس کو عربی میں تحریر کرنا مجددی فکر کو عالمی جہت عطا کرتا ہے اور عالم عرب میں شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کے افکار سے متعلقہ غلط فہمیوں کی نوعیت کو بھی واضح کرتا ہے کہ ان غلط فہمیوں کی اصل بنیاد آپ کی فکر کی صحیح ترجمانی نہ ہوسکنا ہے۔ یہ کتاب حضرت شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کی بعض ایسی تصانیف کا تذکرہ بھی کرتی ہے جو ہمیں دوسرے ذرائع سے مستند معلوم نہیں ہوئے تھے۔

شرح المقاصد، شرح المواقف اور بیضاوی کے حواشی۔ شیخ عبدالاحد ان کتابوں پر تبصرہ کرتے ہوئے اور آپ کی تعلیمی و تدریسی مشغولیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

> وغیر هذا احواش جلیلة علی اوراق الکتب فی حل المشکلات ورد الشبهات علی شرح المقاصد والعضدی وشرح المواقف والبیضاوی وغیرها من

Marfat.com

عجائب أمره وغرائب شانه انه فرغ من تحصيل العلوم العقلية والنقلية واشتغل بالتدريس والتعليم وحل المواد المغلقة وفتح الابواب المشكلة وهو ابن سبعة عشر سنة. (الجنة الخامسة)

اس کتاب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب شاہ جہاں نے شیخ میرک سے پوچھا کہ سلطان روم کو ہندوستان کی بے مثال چیزوں میں سے کیا تحفہ بھیجا جائے تو انہوں نے جواب دیا کہ سلطان روم کو مکاتیب امام ربانی ارسال کیے جائیں ان کی مثال دنیا میں موجود نہیں۔ (الجنۃ الخامسۃ)

اس سے یہ بات بآسانی کہی جا سکتی ہے کہ سرہند پر مختلف حملوں کے دوران شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کا بہت سا کام، جس کو مکتوبات کی طرح جمع کرنے یا نقلیں تیار کروانے کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا ضائع ہو گیا۔

زبدۃ المقامات اور حضرات القدس کے مؤلفین، شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کے مرید ضرور تھے خاندان کے افراد نہ تھے۔ غالباً یہ خاندان کے پہلے فرد ہیں جنہوں نے جد امجد کے احوال و افکار کو ایک مربوط انداز میں بیان کیا۔ حسن ترتیب میں یہ کتاب اپنے ان دونوں بنیادی مآخذات سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔ اس کتاب کے ذریعے مجددیہ سلسلہ کی بعض نایاب کتب جیسے لطائف المدینہ، برہان جلی (۳۸) حسنات الحرمین (۳۹) کے نام بھی سامنے آئے ہیں۔

Marfat.com

سوانح نگاری میں شیخ عبدالاحد کا اسلوب

سوانح نگاری پر شیخ عبدالاحد کی دو اہم کتابیں ہیں ایک لطائف المدینہ اور دوسری الجنات الثمانیہ۔

لطائف المدینہ اس وقت کی تصنیف ہے جب آپ کی عمر ۱۷، ۱۸ سال تھی اور دوسری کتاب اس وقت تحریر کی جب عمر ۵۰ یا ۶۰ سال کے قریب تھی۔ مگر دونوں کتب حرمین شریفین کے تبرکات ہیں اور دونوں کی زبان عربی ہے۔ دونوں کتابوں کا اسلوب تحریر ایک ہی ہے۔ دونوں میں مؤلف نے اپنے مندرجات کی ابواب بندی کی ہے اور مقدمہ میں اس ابواب بندی کا تذکرہ کیا ہے۔ البتہ ''لطائف المدینہ'' میں ابواب کو ''مقالات'' اور ''الجانت الثمانیہ'' میں ''الجنۃ'' سے تعبیر کیا ہے۔ یہ فرق مؤلف کے ادبی ذوق کا آئینہ دار ہے۔ دونوں کتابوں کا اختتام خاتمہ پر ہوتا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مؤلف کی Hagiography کے اسلوب میں مقدمہ، ابواب بندی، ابواب بندی میں حسن ترتیب اور خاتمہ جسے نتیجہ بحث کہا جا سکتا ہے شامل ہیں۔ علاوہ ازیں مؤلف صوفیہ کے عام تذکروں کی طرح صرف کرامات کے بیان پر ہی اکتفا نہیں کرتے ان کی علمی وفکری جہات کو بھی واضح کرتے ہیں۔

الجنات الثمانیہ پر تحقیقی کام:

۱۔ راقم نے پوسٹ ڈاکٹریٹ کے لیے جس Research Project کا انتخاب کیا وہ شیخ عبدالاحد کی کتاب ''الجنات الثمانیہ'' تھی۔ پروفیسر ڈاکٹر مونا صدیقی، ڈائریکٹر، سنٹر فار دی سٹڈی آف اسلام، یونیورسٹی آف

Marfat.com

گلاسگو، گلاسگو کی زیر نگرانی ہونے والے اس کام میں درج ذیل امور پر توجہ دی گئی ہے:

(الف) مخطوطہ کا انگریزی ترجمہ، اس کتاب کا چونکہ کوئی دوسرا نسخہ تا حال دستیاب نہ ہو سکا، اس لیے بعض مقامات پر جملوں کے ربط کو سمجھنے کے لیے دقت پیش آئی لیکن یہ صرف چند مقامات ہیں۔ علاوہ ازیں شخصیات کے القابات جو مخطوطہ میں موجود تھے انگریزی ترجمہ سے حذف کر دیے گئے۔

(ب) اصل مآخذ کی تلاش اور ان کے حوالہ جات

(ج) احادیث اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہے مگر ان کی تخریج کی گئی ہے۔

(د) حضرت شیخ احمد سرہندی کے افکار کا مختصر تعارف

(ہ) مؤلف ''الجنات الثمانیہ'' شیخ عبدالاحد کے احوال حیات اور اس کتاب کے مندرجات کا تعارف

۲۔ اس مخطوطہ کو صاحبزادہ بدر السلام صدیقی نے خانقاہ سلطانیہ جہلم سے تحقیق و تعلیقات کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کا عکس ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے باقیات جہان امام ربانی رحمہ اللہ، جلد: ۲، ص: ۴۰۹۔۵۰۰ میں شائع کر دیا ہے۔

۳۔ باقیات جہان امام ربانی رحمہ اللہ کی اسی جلد میں (ص: ۵۰۳۔۵۸۸) مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کا اُردو ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے۔

Marfat.com

حیات شیخ عبدالاحد رحمہ اللہ کے مآخذ:

شیخ عبدالاحد رحمہ اللہ کے احوال و آثار پر مختلف کتب میں منتشر مواد موجود ہے۔ ایک مرتب سوانح عمری کی صورت میں ابھی تک کوئی کتاب سامنے نہیں آئی۔ بہرصورت اس کے لیے جن مآخذ کا سہارا لیا جا سکتا ہے ان میں درج ذیل کتب شامل ہو سکتی ہیں۔

مکتوبات سعیدیہ، مکتوبات معصومیہ، وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول، گلشن وحدت، روضۃ القیومۃ، مقامات معصومی، ہدایہ احمدیہ، انفاس العارفین، مقامات مظہری، حسنات المقربین، عمدۃ المقامات، مرأۃ العالم۔ فارسی ادب بعہد اورنگزیب، تاریخ ادب اُردو، خزینۃ الاصفیاء، دانش نامہ ادب فارسی، انساب الانجاب۔

حواشی

۱۔ کشمی، محمد ہاشم، زبدۃ المقامات، مکتبہ انوار مدینہ، سیالکوٹ، ۱۴۰۷ھ، ص: ۴۱۶/ بدر الدین سرہندی، علامہ، حضرات القدس، مکتبہ نعمانیہ، سیالکوٹ، ۱۴۰۳ھ، جلد ۲، ص: ۲۵۳

۲۔ معصوم سرہندی، خواجہ، مکتوبات معصومیہ، ادارہ مجددیہ، کراچی، دفتر سوم، مکتوب: ۳

۳۔ حضرات القدس، جلد دوم، ص: ۲۵۳

۴۔ زبدۃ المقامات، ص: ۴۱۶

۵۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب: ۳

۶۔ سیر و سلوک سے متعلق آپ کی بلند نگاہی کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

باقی باللہ، خواجہ، مکتوبات (قلمی) (عکس)، کتب خانہ جامعہ ریاض العلوم فیصل آباد، ص:۵۹

مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۲۵۹، ۲۹۶، ۳۱۱۔ دفتر دوم: مکتوب ۳، ۱۷، ۹۱۔ دفتر سوم: مکتوب ۲۶، ۴۸، ۶۱، ۷۳، ۷۷، ۸۸، ۹۳۔ دفتر دوم (مکتوب ۵۵، ۹۸) اور دفتر سوم (مکتوب ۲، ۴۳، ۶۴، ۷۸، ۸۲، ۸۵، ۱۰۴) آپ کے بھائی خواجہ محمد معصوم کے یہ مکاتیب تصوف میں آپ کے مقام و مرتبہ کے عکاس ہیں۔

مکتوبات معصومیہ، دفتر سوم، مکتوب: ۱، ۳

۷۔ ملاحظہ فرمایئے سعید احمد، خواجہ، مکتوبات سعیدیہ، مرتب: خواجہ محمد فرخ، لاہور، ۱۳۸۵ھ

مکتوب نمبر ۳۸، بنام شیخ ابراہیم، مدرس مدینہ منورہ

مکتوب نمبر ۸۷، بنام امام اسمٰعیل والیٔ یمن

مکتوب نمبر ۶۸، بنام علمائے الحرمین الشریفین

مکتوب نمبر ۸۵، بنام شیخ احمد تبری خطیب مدینہ منورہ

۸۔ مکتوبات کی عمومی زبان فارسی ہے۔ بعض مکاتیب فارسی اور عربی میں لکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں صرف عربی زبان میں لکھے ہوئے مکاتیب بھی ملتے ہیں۔ درج ذیل مکاتیب ملاحظہ فرمائیں:

مکتوب نمبر: ۷، ۸، ۱۶، ۲۹، ۳۰، ۸۶، ۸۹

شیخ محمد کے نام (مکتوب: ۹۷) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے فضائل و مناقب اور حاسدین کے شبہات کے رد میں لکھا گیا۔

عربی زبان میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر یہ طویل خط (ص: ۱۵۸۔۲۱۴) اس موضوع

Marfat.com

کے ہر پہلو کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

۹۔ بادشاہ وقت اورنگزیب عالمگیر کے نام آپ کے درج ذیل ۹ مکاتیب ہیں مکتوبات سعیدیہ، مکتوب نمبر ۳۷، ۳۹، ۴۰، ۴۵، ۴۶، ۶۵، ۶۶، ۸۲، ۸۴۔ ان میں ۵ مکاتیب اس کے زمانہ شہزادگی کے ہیں۔ ان خطوط میں آپ نے اسے ہندوستان میں اسلام کی زبوں حالی، اس کی ذمہ داریوں اور ترویج شریعت سے متعلق آگاہی دی ہے۔

شیخ محمد سعید کا وصال ۲۷ جمادی الآخر ۱۰۷۰ کو دہلی سے سرہند جاتے ہوئے سنبھالکہ کے مقام پر ہوا۔ آپ کے بڑے بھائی خواجہ محمد صادق کے ساتھ آپ کو سرہند میں دفن کیا گیا۔ آپ خازن الرحمۃ کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کے احوال و آثار کے لیے ملاحظہ فرمایئے:

زبدۃ المقامات، ص: ۴۱۵۔۴۲۷

حضرات القدس، جلد ۲، ص: ۲۵۲۔۲۸۰

روضۃ القیومیۃ، جلد اول، ص: ۴۶۳۔۴۷۰

شیخ عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید نے آپ کے حالات پر ''لطائف المدینۃ'' کے نام ۱۰۶۷۔۱۰۶۸ میں لکھی۔ یہ عربی نثر میں ہے۔ اس کتاب کا قلمی نسخہ نیشنل میوزیم آف پاکستان، کراچی میں N.M:1957۔۱۰۵۶/۲ کے تحت محفوظ ہے۔ اس مخطوطہ کا ملخص اُردو ترجمہ مع تعلیقات حوزۂ نقشبندیہ، لاہور سے ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء میں محمد اقبال مجددی نے شائع کیا۔

۱۰۔ شیخ محمد سعید کے آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔ جن میں شیخ عبدالاحد کا

Marfat.com

پانچواں نمبر ہے۔ تفصیل ضمیمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۔ شیخ عبدالاحد کا شجرہ نسب اس طرح ہے:

عمر الفاروق > عاصم > حفص > عمر > عبداللہ > ناصر > ابراہیم > اسحاق > ابوالفتح > عبداللہ (اکبر) > عبداللہ (الواعظ الاصغر) > مسعود > سلیمان > محمود > نصیر الدین > شہاب الدین علی فرخ شاہ > یوسف > احمد > شعیب > عبداللہ > اسحاق > یوسف > سلیمان > نصیرالدین > نور الدین > امام رفیع الدین > حبیب اللہ > محمد > عبدالحی > زین العابدین > عبدالاحد > شیخ احمد سرہندی > خواجہ محمد سعید > شیخ عبدالاحد، گویا ۳۳ واسطوں سے آپ کا سلسلۂ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

۱۲۔ اقبال مجددی، محمد، مقامات معصومی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۴ء، مقامات معصومی، جلد دوم، ص: ۱۴۳

۱۳۔ شیخ احمد سرہندی نے مکتوبات میں ایک جگہ اخوند سجاول کا ذکر کیا ہے۔ (احمد سرہندی، شیخ، مکتوبات امام ربانی، ادارہ مجددیہ کراچی، دفتر سوم، مکتوب: ۹۱)

مکتوبات معصومیہ میں بھی ایک خط ان کے نام موجود ہے۔ (دفتر اول، مکتوب: ۱۹۷)

مجددی خاندان کے اکثر احباب ان کے استاد ہیں۔ فقہ کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ شرح وقایہ کا فارسی ترجمہ اور ہدایہ کی شرح کے علاوہ مسائل ضروریہ کے نام سے تصانیف کا تذکرہ ملتا ہے۔ (مقامات معصومی، جلد ۴، ص: ۳۸۹۔۳۹۱)

حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیں مقامات معصومی، جلد اول، ص: ۶۱۹۔۶۲۱

۱۴۔ محمد اقبال مجددی نے لطائف المدینہ کے مقدمہ میں ان کتب کی تفصیلات بڑی محنت

Marfat.com

سے اکٹھی کی ہیں۔ اقبال مجددی، محمد، مقدمہ لطائف المدینہ، حوزہ نقشبندیہ، لاہور، ۲۰۰۴ء، ص: ۴۵۔۶۱

کتب کی تفصیلات کے لیے درج ذیل مآخذ بھی ملاحظہ فرمائیں:

محمد احسان سرہندی، روضۃ القیومیۃ، مکتبہ نبویہ، لاہور، جلد۳، ص: ۵۶

روضۃ القیومیۃ، جلد۴، ص: ۱۲۴

مقامات معصومی، جلد۲، ص: ۵۳۸

عبدالحئی، مولانا، نزھۃ الخواطر (اُردو) دارالاشاعت کراچی، ۲۰۰۶ء، مترجم انوار الحق قاسمی، جلد۶، ص: ۱۸۷۔۱۸۸

ضروی، احمد، فہرست مشترک نسخہ ھای خطی فارسی پاکستان، اسلام آباد، جلد۲، ۴، ۷

حسن انوشہ، دانش نامہ ادب فارسی، ادب فارسی درشبہ قارہ، تہران، ۱۳۸۰، ص: ۲۶۵۶۔۲۶۵۷

۱۵۔ غلام سرور، لاہور، مفتی، خزینۃ الاصفیاء، انصاری کتب خانہ، جلد اول، ص: ۶۶۲۔۶۶۳

۱۶۔ مقامات مظہری، ص: ۲۴۸۔۲۵۲

۱۷۔ شیخ مظہر جان جاناں (م: ۱۱۹۵ھ/ ۱۷۸۰ء) سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے نامور شیخ ہیں۔ ان کے احوال، شاہ غلام علی دہلوی نے مرتب کیے۔ ان کے اُردو ترجمہ اور تعلیقات کا کام محمد اقبال مجددی نے کیا ہے۔

۱۸۔ خالد کردی شاہ غلام علی دہلوی کے نامور خلیفہ ہیں۔ مغرب کے اہل علم میں نقشبندی سلسلہ کے معروف صوفیہ میں سے ایک ہیں۔

۱۹۔ قاضی ثناء اللہ کی شخصیت وسوانح پر تحقیقی مقالہ بعنوان ''تذکرہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی''

Marfat.com

لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

۲۰۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر سوم، مکتوب: ۱۱۷

۲۱۔ مقامات معصومی، جلد ۲، ص: ۵۳۴، ۵۳۶، ۵۳۷

۲۲۔ ملاحظہ فرمائیے:

مکتوبات سعیدیہ، مکتوب: ۱۷، ۲۱، ۳۶، ۴۲، ۸۶

مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب: ۱۱۹، دفتر سوم، مکتوب: ۲، ۱۴، ۱۶۸، ۲۰۵، ۲۴۸

۲۳۔ انفاس العارفین، ص: ۱۹۲، ۲۲۵

۲۴۔ اُردو زبان کی قدیم ابتدائی شکل ریختہ کہلاتی ہے۔

۲۵۔ جالبی، جمیل احمد، تاریخ ادب اُردو، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۸۷ء، جلد ۲، ص: ۱۲۴

۲۶۔ تاریخ ادب اُردو، جلد ۲، ص: ۱۲۴/ مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیے، نجم الاسلام، دین وادب، ادارہ اُردو، حیدرآباد، ۱۹۸۹ء، ص: ۹۹، ۱۱۸، ۱۱۶/ تذکرہ روز روشن، ص: ۶۹۰

۲۷۔ مقامات معصومی، جلد ۲، ص: ۵۴۱

۲۸۔ مقامات معصومی، جلد دوم، ص: ۴۸۰

۲۹۔ مقامات معصومی، جلد دوم، ص: ۴۸۰

مزید اشعار کے لیے اسی جلد کا ص: ۲۲، ۵۳۳، ۵۴۳ ملاحظہ فرمائیں۔

علاوہ ازیں صباء، مولوی محمد مظفر حسین، تذکرہ روز روشن، تصحیح وتحشیہ محمد حسین دکن، انتشارات کتاب خانہ رازی، تہران، ۱۳۴۳، ص: ۶۹۱

۳۰۔ تاریخ ادب اُردو، جلد ۲، ص: ۱۲۳

Marfat.com

۳۱۔ مقامات معصومی، جلد۲، ص:۲۲

۳۲۔ قاسمی، احمد ندیم، (مدیر) سہ ماہی ''فنون'' لاہور، شمارہ۲، جلد۴، دسمبر ۱۹۶۶ء، ص:۲۴۲، محمد اکرم چغتائی کا مضمون بعنوان ''مائل دہلوی کا ایک اہم تاریخی قطعہ''، ص: ۲۴۷، ۲۴۵

۳۳۔ یہ سیمینار ۱۹/۲۰ مارچ ۲۰۰۴ء کو علی گڑھ یونیورسٹی، انڈیا کے شعبہ اسلامیات کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اُردو زبان میں ۱۲ / اور انگلش کے ۹ مقالات علیحدہ علیحدہ جلدوں میں ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئے۔ فکر اسلامی کے فروغ میں شیخ احمد سرہندی کی خدمات (سیمینار مقالات)، عبدالعلی اور ظفر الاسلام، ادارہ علوم اسلامیہ علی گڑھ، ۲۰۰۵ء۔

Abdul and Zafar ul Islam, Contribution of Shaikh Ahmad Sirhindi to Islamic thought (seminar papers), Institute of Islamic Studies Aligarh, 2005.

محمد اقبال مجددی نے لطائف مدینہ میں اس مخطوطہ کا ذکر کیا ہے اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ انہوں نے یہ مخطوطہ ۲۵ جولائی ۱۹۸۹ء کو دیکھا۔ مگر محمد اقبال مجددی کی تحقیقات اس سیمینار کے بعد شائع ہوئیں۔

۳۴۔ سابق صدر شعبہ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی انڈیا، آج کل نیو سر سید نگر علی گڑھ میں مقیم ہیں۔

۳۵۔ فکر اسلامی میں شیخ احمد سرہندی کی خدمات، ص: ۱۹۸، ۲۰۳

جناب عبدالباری نے اس مضمون میں لکھا کہ اس سفر میں شیخ محمد معصوم رحمہ اللہ، شیخ عبدالاحد رحمہ اللہ کے ہمراہ سفر میں تھے۔ یہ مقالہ نگار کا سہو ہے۔ بلکہ شیخ محمد معصوم رحمہ

Marfat.com

اللہ کے بیٹے خواجہ محمد نقشبند رحمہ اللہ ہمراہ تھے۔ اس کے لیے ''الجنات الثمانیہ'' کا مقدمہ ملاحظہ فرمایئے۔

۳۶۔ نواب مصطفیٰ خان شیفتہ کو نقشبندی سلسلہ میں خصوصی محبت تھی۔ شاہ ابوسعید، شاہ احمد سعید سے استفادہ کیا اور شاہ عبدالغنی مجددی سے خلافت حاصل کی۔ ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء میں فوت ہوئے۔ اس سلسلہ میں خاص عقیدت و محبت کی وجہ سے ان کی collection میں سلسلہ عالیہ سے نایاب کتب موجود ہیں۔ تذکرہ گلشن بہار، ص: ۳۲/ مقامات خیر، ص: ۲۱۹

شیفتہ، نواب محمد مصطفیٰ خان، تذکرہ گلشن بہار، (مرتب: کلب علی خاں فائق) مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۷۳ء، ص: ۳۲

زید فاروقی، شاہ ابوالحسن، مقامات خیر، شاہ ابوالخیر اکادمی، دہلی، ۱۹۸۹ء، ص: ۶۱۹

۳۷۔ سابق ڈائریکٹر شاہ ولی اللہ دہلوی ریسرچ سیل، ادارہ علوم اسلامیہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا

۳۸۔ اس کتاب کا پورا نام ''البرهان الجلی فی فضل الذکر الخفی'' ہے۔ تاحال غیر مطبوعہ ہے۔

۳۹۔ یہ خواجہ محمد معصوم کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ اصلاً عربی زبان میں تھے لیکن محمد اقبال مجددی نے ان کے فارسی متن کے ترجمہ و تعلیقات کو ۱۹۸۱ء میں شائع کروایا۔

Marfat.com

اُردو شاعری کے فروغ میں مجددی صوفیہ کا کردار

شعر انسانی جذبات واحساسات کے اظہار کا ایک عمدہ اظہار ہے۔ نثر میں ایسے افکار کو ڈھالنا مشکل ہوتا ہے۔ اقبال کو شاید اسی وجہ سے شہرت شاعر کی حیثیت سے ملی نہ کہ نثر نگار کی حیثیت سے۔ صوفیہ بھی نہایت لطیف جذبات اور خیالات کے مالک ہوتے وہ قلبی واردات کے لیے شعر ہی کو وسیلہ بناتے ہیں۔ رومی کی شاعری اس کا بیّن ثبوت ہے۔

اُردو زبان میں صوفیانہ فکر کی آمیزش کے اسباب بیان کرتے ہوئے عبدالسلام ندوی نے لکھا ہے:

''اُردو شاعری کی ابتدا دکن سے ہوئی جو نہایت قدیم زمانہ سے فقر و تصوف کا مرکز ہے، اسی لیے ابتدا ہی سے اس میں صوفیانہ خیالات کی آمیزش ہوگئی۔ قطب شاہ کے بعد عالمگیر کے زمانے میں اُردو شاعری نے زیادہ ترقی کی تو مستقل طور پر صوفیانہ لٹریچر کی بنیاد قائم کی گئی۔'' (۱)

برصغیر میں نقشبندی مجددی سلسلہ سے وابستہ صوفیہ نے اُردو زبان کے شعری ادب کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس سلسلہ میں تصوف سے وابستہ مشائخ و معتقدین نے اُردو زبان کے ارتقائی مراحل اور اس زبان کی نشو ونما میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

Marfat.com

ذیل میں اس سلسلہ سے وابستہ چند افراد کی خدمات کا اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ا۔شیخ عبدالاحد (۱۰۵۰۔۱۱۲۶ھ/ ۱۶۴۰۔۱۷۱۴ء):

حضرت شیخ عبدالاحد وحدت فارسی اور ریختہ (اُردو) دونوں زبانوں کے شاعر تھے۔بارہویں صدی ہجری میں لکھے جانے والے شعرا کے اکثر تذکروں میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔فارسی میں آپ کا تخلص وحدت اور ریختہ (اُردو ہندی) میں گل تھا، آپ کے والد گرامی نے آپ کی خندہ روئی اور شگفتگی رخسار کے باعث کم سنی میں آپ کو ''گل'' کہہ کر مخاطب کیا تو عوام وخواص میں آپ اسی عرف سے مشہور ہو گئے۔(۲) مائل دہلوی نے آپ کے بارے میں کہا:

استاد شعر ریختہ گذرے ہیں شاہ گل
ہر اک کی شاعری کا ملا جن سے سلسلہ
گلشن نے ان سے فیض اٹھایا ہے مدتوں
جن کے چراغ سیتی ولی کا دیا جلا
پڑھتا ہوں شاہ گل کا میں ایک ریختہ ولے
دے داد اس سخن کی تو اب اس کی عاقلا (۳)

اس کے بعد آپ کی یہ غزل نقل کی ہے:

ذرا تو سوچ اے غافل کہ کیا دم کا ٹھکانا ہے
نکل ہی جب گیا تن سوں تو پھر اپنا بگانا ہے
مسافر توں ہے اور دنیا سرائے، بھول مت غافل

Marfat.com

سفر ملکِ عدم آخر تجھے درپیش آنا ہے
لگانا ہے عبث دولت پہ کیوں دل کوں کہ اب ناحق
نہ جاوے سنگ کچھ ہرگز، یہاں سے چھوڑ جانا ہے
نہ بھائی بند ہے کوئی، نہ یار و آشنا کوئی
ٹک اک جو غور سے دیکھو تو مطلب کا زمانہ ہے
لگاؤ یاد میں اس کی نجات اپنی اگر چاہے
عبث دنیا کے دھندے میں ہوا گل کیوں دِوانا ہے (۴)

ان اشعار پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر جمیل جالبی نقشبندی صوفیہ کی شاعری کی خصوصیات یوں لکھتے ہیں:

"اس غزل میں جو مزاج کی سنجیدگی نظر آتی ہے وہ نقشبندیہ سلسلے کے شعرا کی ایک خصوصیت رہی ہے۔ یہاں شعر تفنن طبع کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ فکر و احساس کی سچائی کا اظہار ہے۔" (۵)

۲۔ حضرت مظہر جان جاناں (۱۱۱۳۔۱۱۹۵ھ/۱۷۰۱۔۱۷۸۰ء):

مرزا مظہر جان جاناں ہندوستان کے ان پانچ عظیم شعرا میں ہیں، جنہیں ایران کے مسلّم الثبوت اساتذہ کے مقابلے میں پیش کیا جاتا ہے۔ ان پانچوں شاعروں کے نام یہ ہیں: امیر خسرو، فیضی، بیدل، مرزا مظہر اور غالب (۶)

فارسی کی طرح اُردو میں بھی آپ کی امامت و سیادت مسلّمہ حقیقت ہے۔ انہوں نے اپنے شعری عرفان سے اُردو غزل کو جن لسانی، جمالیاتی، تہذیبی اور معنوی

Marfat.com

بنیادوں پر استوار کیا وہ آج بھی اُردو غزل میں موجود ہیں۔اسی لیے مرزا مظہر کو ''نقاشِ اوّل'' کہا گیا ہے۔(۷)

مرزا مظہر جان جاناں نے بہت مختصر کلام یادگار چھوڑا ہے۔(۸) لیکن اس مختصر کلام میں بھی غزل کی دیومالا کا تانا بانا تیار ملتا ہے۔ان کی غزل میں عشق کی سرشاری اور طربناکی کے ساتھ ساتھ مستی کی کیفیات بھی موجود ہیں اور غزل کا مخصوص سوز و گداز بھی۔۔۔حضورِ عشق کی صحبتیں بھی ہیں اور عشق و عاشقی کی ثقافت بھی۔۔۔ اور ان سب مضامین کے اظہار کے لیے غزل کا تہذیبی سرمایہ فارسی کی تشبیہیں، استعارے اور علامتیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ولی کے بعد شمالی ہند کی روایت میں یہ پہلا موقع ہے جب اُردو شاعری مکمل طور پر ایک نئے شعری اسلوب میں نمودار ہوتی ہے اور یہی مستقبل کی اُردو غزل کا اسلوب بن جاتا ہے:

گئی آخر جلا کر گل کے ہاتھوں آشیاں اپنا
نہ چھوڑا ہائے بلبل نے چمن میں کچھ نشاں اپنا
نہ گل اپنا کیا میں نے نہ بلبل باغباں اپنا
چمن میں کس بھروسے باندھتا ہے آشیاں اپنا
یہ حسرت رہ گئی کس کس مزے سے زندگی کرتے
اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغباں اپنا

گرچہ الطاف کے قابل یہ دلِ زار نہ تھا
اس قدر جور و جفا کا بھی سزاوار نہ تھا

Marfat.com

ہم نے کی ہے توبہ اور دھومیں مچاتی ہے بہار
ہائے کچھ چلتا نہیں کیا مفت جاتی ہے بہار

اتنی فرصت دے کہ رخصت ہو لیں اے صیاد ہم
مدتوں اس باغ کے سائے میں تھے آباد ہم

یہ دل کب عشق کے قابل رہا ہے
کہاں ہم کو دماغ و دل رہا ہے
خدا کے واسطے اس کو نہ ٹوکو
یہی اک شہر میں قاتل رہا ہے

مرزا مظہر کے وضع کردہ شعری اسلوب کے بعد اُردو کی انفرادی شناخت کا تعین ہو جاتا ہے۔یہی وہ مقام ہے جب اُردو زبان مقامی لسانی روایت سے بلند اور منفرد ہو کر اپنے انفرادی وجود کا اعلان کرتی ہے اور ادبی تاریخ کے طالب علم کو یہ ہرگز نہ بھولنا چاہیے کہ اس اعلان نامہ کے پیچھے مرزا مظہر جان جاناں کی ادبی شخصیت، جنالیاتی ذوق اور لسانی عرفان برابر موجود رہتا اور یہی مرزا مظہر کی سب سے بڑی ادبی خدمت بھی ہے۔(۹)

سید تبارک علی نقشبندی نے آپ کی اصلاحی کوششوں کی ایک فہرست مرتب کی ہے۔ان کے مطابق آپ کی کوششیں درج ذیل ہیں:

(۱)　ہندی الفاظ پر فارسی الفاظ کو ترجیح دی گئی۔لہٰذا ولی کے زمانہ کے بہت سے

Marfat.com

لفظوں اور بندشوں سے زبان پاک کی گئی۔

(۲) فارسی الفاظ اور محاورات سے زبان اُردو کو مالا مال کیا۔

(۳) حسن وعشق کے معاملات نہایت خوبصورتی سے نئے ڈھنگ سے باندھے گئے۔

(۴) گل وبلبل شمع و پروانہ کے پردے میں حقیقی واقعات اُردو شاعری میں بیان ہونے لگے۔

(۵) صنعت ایہام اور لفاظی کے خارزار سے اُردو شاعری کو پاک کیا گیا۔

(۶) سریلی اور عمدہ بحروں کا رواج اُردو شاعری میں کیا گیا، جن کا استعمال اس سے قبل نہ تھا۔

(۷) نئی نئی تشبیہوں اور استعاروں اور صنعات کا استعمال کیا گیا کہ جس سے زبان کی خوبی میں چار چاند لگ گئے۔

(۸) نئی نئی اصناف سخن کا استعمال شروع کیا گیا واسوخت، مرثیہ، مخمس، ہجو، مربع، مستزاد

(۹) سوقیانہ اور مبتذل خیالات کے اظہار کا دروازہ اُردو شاعری میں بند کیا گیا۔ (۱۰)

آپ کے زیر اثر شاعروں کی ایک ایسی جماعت تیار ہوئی (۱۱)، جس نے اُردو شاعری کو رفعت خیال اور شائستگی کا شعور بخشا۔ یہی وجہ ہے کہ سید تبارک علی نقشبندی نے آپ کو فصحائے زمان و بلغائے عصر، مصلح اعظم، مجدد شاعری، اُردو اور دبستان دلّی کے امام جیسے القابات سے نوازا ہے۔ (۱۲)

آپ کے شاگرد دردمندان الفاظ میں آپ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:

Marfat.com

خدیو سخن مرزا جان جاناں
کہ حکم اس کا ہے ناطقہ پر رواں
لقب اس کا ہے ذوالجلال سخن
کہ بندے ہیں اس کے سب ارباب فن
سب ارباب فن اس سے ہیں مستفید
کہ علم و ادب اس کے دونوں مرید (۱۳)

تصوف کی چاشنی سے لبریز آپ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

آزاد ہو رہا ہوں دو عالم کی قید سیں
مینا لگا ہے جب سیتی مجھ بے نوا کے ہاتھ

لوگ کہتے ہیں مر گیا مظہر
فی الحقیقت میں گھر گیا مظہر

بہار آئی کھل آئے باغ بلبل پھول کر بیٹھی
دِوانوں کو کہو اس وقت کر لیویں علاج اپنا

الٰہی مت کسو کے پیش رنج و انتظار آوے
ہمارا دیکھیے کیا حال ہو جب تک بہار آوے

Marfat.com

یہ دل کب عشق کے قابل رہا ہے
کہاں ہم کو دماغ و دل رہا ہے

تجلی کو گر تری پست و بلند ان کو نہ دکھلاتی
فلک یوں چرخ کیوں کھاتا زمیں کیوں فرش ہو جاتی

اگر ملیے تو خفت ہے وگر دوری قیامت ہے
غرض نازک دماغوں کو محبت سخت آفت ہے

کوئی لیوے دل اپنے کی خبر یا دلبر اپنے کی
کسی کا یار جب عاشق کہیں ہو کیا قیامت ہے (۱۴)

۳۔ انعام اللہ خاں یقین (م ۱۱۶۹ھ/ ۵۶۔۱۷۵۵ء):

آپ شیخ عبدالاحد وحدت گل کے پوتے ہیں۔ بقول جالبی:

''یقین نے اعلیٰ خاندان میں جنم لیا۔ امارت میں آنکھ کھولی، مرزا مظہر کی تربیت نے ان کے جوہر کو نکھارا، مجدد الف ثانی کے روحانی فیض نے انہیں اُبھارا اور شروع ہی سے ایسی شاعری کی، جو اس دور کے باطنی تقاضوں کی خوشبو سے لبریز تھی۔'' (۱۵)

یقین کی غزل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یقین کی غزل میں لطافت و شائستگی کے ساتھ ایک شگفتگی و

Marfat.com

شیرینی کا احساس ہوتا ہے۔ یہ شاعری وصف وحسنِ محبوب تک محدود نہیں بلکہ عشق کے تجربات کو بیان کر رہی ہے۔ یقین کی غزل میں فارسی غزل کی طرح اہتمام کے ساتھ بات کو سجا کر بیان کرنے کی کوشش کا پتا چلتا ہے۔ الفاظ احساس وخیال کے ساتھ مربوط وہم آہنگ ہیں۔ یہاں ایسی بحریں اور زمینیں ملتی ہیں جو نہ صرف منتخب ہیں بلکہ اس سے پہلے اُردو میں استعمال نہیں ہوئیں۔ زبان میں فارسیت بڑھنے کے باوجود عام بول چال کی زبان سے اس کا گہرا تعلق قائم ہے۔ مثلاً یقین کی یہ غزل دیکھیے:

خدا کی بندگی کہیے اسے یا عشق معشوق
یہ نسبت ایک ہے سو سو طرح تعبیر کرتے ہیں

روداد محبت کی مت پوچھو یقیں مجھ سے
کچھ خوب نہیں سننا افسوں ہے یہ افسانہ

بدلا ترے ستم کا کوئی تجھ سے کیا کرے
اپنا ہی تو فریفتہ ہووے خدا کرے

قیامت آپ پہ اس قد سے لا چکے ہم تو
کہاں تلک کوئی محشر کا انتظار کرے

Marfat.com

گریباں چاک کرنے سے ہمارے تجھ کو کیا ناصح
ہمارا ہاتھ جانے اور ہمارا پیرہن جانے

گذر جا وصل سے گر ہجر میں دیکھے رضا اس کی
محبت میں یقیں لیتا ہے نامِ مدعا کوئی

یقیں کے واقعے کی سن خبر وہ بدگماں بولا
یہ دیوانہ تو کچھ ایسا نہ تھا بیمار، کیا کہیے

یقین کے اشعار میں لطف ضرور ہے مگر جب ہم میر و درد کے ساتھ آج ان کا کلام پڑھتے ہیں تو ہمیں کوئی ایسا لطف نہیں ملتا جو ایک خاص نظر اور خاص عالمِ تخیل کا پتا دے۔ ان کے ہاں تخلیقی آگ اس طرح روشن نہیں ہوتی جس طرح میر کے ہاں دکھائی دیتی ہے۔ ان کے دیوان میں کوئی احساساتی یا فکری تجربہ ایسا نہیں ملتا جسے آج ہم یقین سے مخصوص کرسکیں۔ انہوں نے جو کچھ کیا وہ تاریخ میں یقیناً بہت اہمیت رکھتا ہے۔ میر نے یقین کے اسی ادھورے پن کو نہ صرف مکمل کردیا بلکہ اس چشمے کو اپنے دریا میں جذب کر کے اپنا پاٹ بڑا کرلیا۔ اسی لیے میر کے شعر وردِ زبان ہوگئے اور یقین کا کوئی شعر زبان پر نہ چڑھ سکا۔ آج ہم ''دیوان یقین'' کو دیکھتے ہیں تو سوچتے ہیں کہ آخر اس میں ایسی کون سی خصوصیت تھی کہ یقین کی شاعری کی سارے عالم میں دھوم مچ گئی تھی لیکن تاریخی تناظر میں دیکھنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ یقین نئی شاعری کی روایت کے ابراہیم علیہ السلام اور میر اس روایت کے آخری پیغمبر ہیں۔ تاریخ

Marfat.com

ادب میں ان کی یہی اوّلیت اور یہی اہمیت ہے۔

حق کو یقیں کے یاروں برباد مت دو آخر
تم نے سخن کی طرزیں اس سے اڑائیاں ہیں

مرنے کی طرح میں نے جو یہ اختیار کی
دیکھا تو زندگی میں مزا کچھ رہا نہ تھا

دل میں زاہد کے جو جنت کی ہوا کی ہے ہوس
کوچۂ یار میں کیا سایۂ دیوار نہ تھا

خفیف مجھ سے الجھ کر عبث ہوا واعظ
کہ میں تو مست تھا کیا اس کو بھی شعور نہ تھا (۱۶)

یقین کے اُردو شاعری میں لافانی کارناموں کے حوالہ سے، ڈاکٹر انور صابر کا یہ تبصرہ بجا طور پر صحیح ہے ''انعام اللہ یقین نے مرزا مظہر کی تحریک پر نئی شاعری کے رُجحانات کو اُردو غزل میں اس طرح سمو دیا کہ معاصر شعرا کو بھی اپنی تخلیقی کاوشوں کا مستقبل اسی رنگ سخن میں نظر آیا۔'' (۱۷)

۴۔ میر محمد باقر حزیں وظہور (م ۱۱۶۵ھ/ ۱۷۵۲ء):

یہ بھی مظہر جان جاناں کے تلامذہ سے ہیں۔ گویا یہ بھی نئی شاعری کی اسی

Marfat.com

تحریک کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں زبان و بیان اور جذبہ و احساس کی وہی خصوصیات ملتی ہیں جو ہمیں یقین اور تاباں کے ہاں نظر آتی ہیں۔ لیکن اس میں فرق یہ ہے کہ یقین و تاباں اس رُجحان کو آگے بڑھاتے ہیں اور حزیں اس کی تکرار کرتے، پھیلاتے اور عظیم آباد و مرشد آباد میں مقبول بناتے ہیں۔

حزیں کی شاعری، ردّعمل کی تحریک کے زیرِ اثر، ایہام سے پاک ہے۔ اس میں تاباں کی طرح زبان میں سادگی اور بیان میں چاشنی ہے۔ عشق اور کیفیاتِ عشق کا اظہار حزیں کی شاعری کا مرکزی رجحان ہے:

نہ ہوتا اس قدر خوباں میں گر وہ تند خو نازک
تو کب ہوتی ہماری شاعری کی گفتگو نازک

پاؤں تلک بھی ہائے مجھے دسترس نہیں

بے طرح دیوانگی پر عشق میں آیا ہے دل
دیکھیے اب زندگی کا کیا مرے اسلوب ہو

عاشقوں کے دل میں کب ہے صبر کی طاقت حزیں
نوحہ کرنے میں نہیں ان بے قراروں کا گناہ

Marfat.com

میں چاہتا ہوں عشق کو چھپاؤں پہ کیا کروں
رسوا کرے ہے خلق میں یہ چشم تر مجھے

کچھ کٹے وصل میں کچھ ہجر میں گریاں گذرے
کیا مری امت کے اوقات پریشاں گذرے

ان اشعار کی زبان میں اُردو معلیٰ کا لہجہ رنگ گھول رہا ہے۔ لفظوں کے استعمال میں احتیاط برتی جا رہی ہے اور جذبہ واحساس کو شعر کا جامہ پہنایا جا رہا ہے جو ردّعمل کی تحریک کا اثر ہے۔ یقین کے کلام کی طرح حزیں کے اشعار پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ آبرو کا دور بہت زمانے کی بات ہے۔ حزیں کے زبان و بیان، میر و سودا کے دور میں بھی اپنا رنگ شامل کر رہے ہیں۔ بحیثیت مجموعی وہ دوسرے درجے کے شاعر ہیں۔ ان کا رنگ سخن یقین و تاباں سے ملتا جلتا ضرور ہے لیکن وہ نہ یقین سے آگے نکلتے ہیں اور نہ تاباں سے اوپر اٹھتے ہیں۔ وہ اس روایت کی تکرار کرتے ہیں۔ (۱۸)

۵۔ محمد فقیر دردمند (م ۱۱۷۹ھ/ ۶۶۔۱۷۶۵ء):

آپ بھی حضرت مظہر کی توجہ سے مجموعۂ کمالات ہوئے۔ دردمند اپنے پیر و مرشد کے بارے میں کہتے ہیں:

زہے پیر و مرشد زہے پیشوا
کوئی کیا کرے اس کی مدح و ثنا

دردمند کی اوّلیت یہ ہے کہ انہوں نے اُردو زبان میں پہلا ساقی نامہ لکھا،

Marfat.com

جس کے اشعار کی تعداد باختلاف روایات ۹۱، ۱۲۵، ۱۹۰ تک لکھی گئی ہے۔ حضرت مظہر اسے بہت سنتے تھے۔ وہ ساقی نامہ میں اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ سب حضرت مظہر کے فیضان کا نتیجہ ہے۔

کہاں تھا مجھے ریختہ کا خیال
ہوا جب سے اس امر کا امتثال
محبت نے مجھ کوں کیا لاجواب
وگر نہ میں اور ریختہ کا حساب

دردمندی کے ساقی نامہ پر جمیل جالبی نے نہایت ہی جامع تبصرہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:
''دردمند کا ساقی نامہ اس دور میں مربوط شاعری کا ایک قابل ذکر نمونہ ہے، جس میں جذبات و کیفیات نے ایک ایسا رنگ بھرا ہے جو آج بھی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ اس ساقی نامے پر فارسی ساقی ناموں کا اثر بہت واضح ہے۔ اگر اس ساقی نامے کا امیر خسرو، جامی، عرفی، ملک قمی اور مولانا ظہوری کے ساقی ناموں سے مقابلہ کیا جائے تو اسلوب وموضوع دونوں پر ان کی جھنکار سنائی دیتی ہے۔ اس ساقی نامے کی پُر کیف دردمندی، بیانیہ انداز میں چھپی ہوئی جذبات و کیفیات کی لہریں، زبان کی صفائی اور بیان کی برجستگی فارسی اثرات ہی سے اُردو میں اس طور پر آئی ہے۔ دردمند کے ساقی نامے میں قوت اظہار ایک نئی شان دکھاتی ہے اور اسے بہت آگے لے جاتی ہے جو ادب کی نئی روایت کو توانائی دے کر اس دور کے تخلیقی ذہنوں کو متاثر کرتی ہے۔ غزل کے اس دور میں دردمند کا ''ساقی نامہ'' اسی لیے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ یہ نیا رنگ سخن فغاں کے ہاں بھی اپنے انداز میں اُبھرا ہے۔ (۱۹)

Marfat.com

ساقی نامہ کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

اس آتش سے میرا نہ کر دل کباب
نہ کر میری طاقت کے زہرہ کو آب
کہ میں جاں بلب ہوں پیالے کی طرح
لگی ہے مجھے آگ لالے کی طرح
ارے مجھ سے کیا جرم واقع ہوا
کہ دل تیرا مجھ سے جو یوں پھر گیا
نہ تو مجھ کو دیتا ہے جامِ شراب
نہ فریاد کا میری دیتا جواب
مرے عیش کا دفتر ابتر نہ کر
قیامت کو مجھ پر مکرّر نہ کر(۲۰)

باقر حزیں اور فقیر دردمند کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے جمیل جالبی نے لکھا ہے "دہلی کی شاعری کی وہ روایت جسے ہم نے "ردِّعمل کی تحریک" کے نام سے موسوم کیا ہے، مرزا مظہر کے دو شاگردوں محمد باقر حزیں اور محمد فقیہ دردمند کے ذریعے عظیم آباد و بنگالہ پہنچی جہاں ان شعراء نے نئے مذاقِ سخن کا بیج ڈال کر نئی روایت شاعری کو پروان چڑھایا۔(۲۱)

۶۔خواجہ میر درد (۱۱۳۳۔۱۱۹۹ھ):

آپ کے والد خواجہ محمد ناصر عندلیب (م:۱۱۷۲ھ) خواجہ محمد زبیر نقشبندی

Marfat.com

کے حلقۂ ادارت میں داخل تھے۔انہوں نے مسالک تصوف میں ''سلسلہ محمدیہ'' کی بنیاد رکھی اسی وجہ سے خواجہ میر درد کو اوّل المحمدین کہا جاتا ہے۔(۲۲)

آپ نجیب الطرفین سید تھے۔والد کی طرف سے سلسلۂ نسب حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند سے اور والدہ کی طرف سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے ملتا ہے۔(۲۳)

درد کے صوفیانہ افکار کا تذکرہ گراہم بیلی نے ان الفاظ میں کیا:

''Dard, Mir Dard (1719-1785), one of the four pillars of Urdu, and one of the greatest of Urdu Poets, was a sufi who wrote only religious lyrics and other poems of that type. He never wrote odes, romances of satires, and he avoided all praise of man, for his life was one of the absorption in the duties of religion.''(24)

ڈاکٹر ساجد امجد کی رائے ہے کہ درد ہی وہ شاعر تھے، جن کے ہاں تصوف اپنی آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ان کے بقول: یوں تو تصوف اور شاعری کا رشتہ اتنا شدید ہے کہ شاید دنیا کی کوئی زبان، جو تصوف سے کسی طرح بھی واقف ہے اس نشہ تیز تر سے آزاد نہیں۔شاعری اور تصوف دونوں کا تعلق جذبات اور تخیل کی پیدا کردہ دنیا سے ہے اسی لیے تصوف کا بہترین ذریعہ اظہار شاعری ہے لیکن فارسی شاعری اور ایرانی تہذیب میں تصوف کا جتنا عمل دخل ہے اس کی مثال اُردو کے سوا

Marfat.com

کہیں اور نہیں مل سکتی اور اُردو میں بھی صرف اسی لیے کہ فارسی کی پیروی کی گئی اور ایران و ہند کے سماجی و سیاسی حالات ہم آہنگ رہے۔ اسی لیے اُردو شاعری ابتدا سے اب تک کسی دور میں بھی تصوف سے خالی نہیں رہی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ ''تصوف'' بیشتر ایک رسمی مضمون اور زمانے کے فیشن کے اعتبار سے اختیار کیا گیا فارسی کی طرح اُردو کو ایسے صوفیہ میسر نہیں آئے جو اصلاً شاعر ہوں۔

اُردو شعرا کی طویل فہرست میں خواجہ میر درد ایسے شاعر ضرور ہیں، جنہیں محض صوفی کہتے ہوئے دل دُکھتا ہے۔ ان کے ذہن میں شاعری کا خانہ بڑا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ انہوں نے نگار خانۂ شاعری کو تصوف کی مروّجہ تصویروں سے مزین کیا۔ اس طرح انہوں نے نہ صرف اپنی ذاتی زندگی کو شاعری میں منتقل کیا بلکہ اس عہد کے فکری نظام کو بھی زندگی بخشی۔ (۲۵)

عبدالسلام ندوی نے تو یہ لکھا کہ خواجہ میر درد نے سب سے پہلے اُردو زبان کو صوفیانہ خیالات سے آشنا کیا۔ (۲۶)

خلیل الرحمٰن داوٗدی کے بقول: درد کی شاعری ان کی شخصیت کی آئینہ دار ہے اور ان کی شخصیت پر ان کی جدی روایت، خانگی ماحول، بزرگوں کے افکار و آراء اور اس عہد کے سیاسی حالات اثر انداز ہوئے ہیں۔ درد کا کلام محض تفریح مزاج یا تفنن طبع کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعے انہوں نے اپنے مخصوص مسالک تصوف، اسرار معرفت، زندگی و موت اور دنیا و آخرت کے بارے میں اپنے نظریات سے ہمیں آگاہی بہم پہنچائی ہے۔ (۲۷)

چند اشعار ملاحظہ فرمایئے:

Marfat.com

اگر جمعیت دل ہے تجھے منظور، قانع ہو
کہ اہل حرص کے کب کام خاطر خواہ ہوتے ہیں(۲۸)

سمجھنا فہم گر کچھ ہے طبیعی سے الٰہی کو
شہادت غیب کی خاطر تو حاضر ہے گواہی کو(۲۹)

نہ مطلب ہے گدائی سے، نہ یہ خواہش کہ شاہی ہو
الٰہی ہو وہی، جو کچھ کہ مرضی الٰہی ہو(۳۰)

سطور بالا سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فکر وعمل کی تطہیر کے جس کام کا آغاز اکبر کے عہد حکومت میں کیا تھا وہ کثیر الجہتی تھا۔ سیاسی، مذہبی اور معاشرتی حوالوں سے تو عموماً بحث کی جاتی ہے لیکن اُردو شاعری کی نشو ونما اور اسے مقصدیت ومعنویت سے آشنا کرنے کے پیچھے بھی مجددی تطہیر کا ہاتھ نظر آتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اُردو زبان کے محققین شیخ عبد الاحد اور مظہر جان جاناں شہید کو خراج عقیدت پیش کرتے نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

حواشی

۱۔ عبدالسلام ندوی، مولانا، شعر الہند، مطبع معارف اعظم گڑھ، ۱۹۵۴ء، ص: ۲۲۰

۲۔ اقبال مجددی، محمد، مقدمہ لطائف المدینہ، حوزہ نقشبندیہ لاہور، ۲۰۰۴ء، ص: ۴۰

۳۔ اکرم چغتائی، محمد، مائل دہلوی کا ایک تاریخی قطعہ در سہ ماہی فنون، جلد ۴، شمارہ ۲، دسمبر ۱۹۱۶ء، ص: ۲۴۱

۴۔ ایضاً ص: ۲۴۲

۵۔ جمیل احمد، ڈاکٹر، تاریخ ادب اُردو، مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۸۷ء، جلد ۲، ص: ۱۲۳

۶۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، اُردو ادب کی تاریخ، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۳ء، ص: ۲۷۹

۷۔ ایضاً ص: ۲۷۸

۸۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے سید تبارک نقشبندی نے لکھا ہے ''یہ ہماری اپنی اور اُردو شاعری و ادب اُردو کی بدقسمتی ہے کہ ان کا پورا پورا اُردو کلام محفوظ و مدوّن نہ ہو سکا اسی باعث آپ کا اُردو کلام کم دستیاب ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ آپ کا اُردو کلام بھی فارسی کلام کی طرح سے کسی نے پہلے سے ہی آپ کی حیات میں مدوّن کیا ہوتا لیکن ایسا نہ ہو سکا اور آپ نے اپنی فارسی شاعری کے متعلق ہی اپنی فارسی کے دیوان کے عنوان میں فرما دیا ہے کہ والا ہمتی کی وجہ سے ''اجزائے مسودات و مواد کلیات اکٹھا نہ کیا بہت سا سرمایہ سخن برباد ہو گیا۔'' حضرت والا کی اس بات سے یہاں یہ بات واضح ہے کہ آپ نے اپنے کلام کی تدوین کا خیال اپنی والا ہمتی کے باعث نہ کیا اور بہت سا سرمایۂ سخن برباد ہو گیا۔ درحقیقت حضرت کا یہ فرمان چونکہ فارسی دیوان کے عنوان میں ہے اس لیے واضح ہے کہ یہ خیالات فارسی شاعری کے لیے فرمائے ہیں لیکن غور کا مقام تو یہ ہے کہ کیا حضرت کی والا ہمتی فارسی شاعری تک ہی محدود تھی اور جب اس زمانہ میں فارسی کا زور

Marfat.com

وقدر و اقتدار ہوتے ہوئے فارسی کلام کی تدوین کا اہتمام نہیں کیا تو پھر بھلا اُردو شاعری ہی کا کیا اہتمام فرماتے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بہت سا سرمایۂ سخن برباد ہو گیا یعنی فارسی کا تو جب فارسی جیسی شاعری کا سرمایہ برباد ہوا تو کیا اُردو کا سرمایۂ سخن برباد نہ ہوا ہوگا۔ یقیناً برباد ہوا ہوگا۔آپ کے اُردو کلام کے اس وقت کم پائے جانے کی وجوہات میں خیال کرتا ہوں یہی ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اور حضرات کو اور بھی دیگر کوئی وجوہات مل جائیں۔ جب آپ کے شاگردان شاعری اُردو تک صاحب دیوان ہوئے تو یقیناً آپ کا اُردو کلام اور بھی زیادہ ہونا چاہیے۔ تذکرہ نگاروں نے لکھا بھی ہے کہ ان کی اُردو شاعری کا دیوان بھی مرتب ہو گیا تھا۔ گارساں دتاسی نے بھی آپ کے دیوان ہندوستانی کا تذکرہ کیا ہے۔ شاہ شاہد علی سبز پوش تخلص رئیس گورکھ پوری کا بیان ہے کہ مرزا صاحب کا مکمل دیوان اُردو قلمی کتب خانہ خانقاہ جونپور میں موجود ہے۔ پتہ لگا ہے کہ جونپور کی خانقاہ کے کتب خانہ میں اب دیوان مذکور موجود نہیں ہے۔ خدا جانے کہاں پہنچا۔ ایسی چیز کسی کے ہاتھ پڑ گئی اور اس نے اب انہیں ظاہر کرنا مناسب نہ خیال کیا ہو۔ (تبارک علی نقشبندی، سید، مرزا مظہر جان جاناں ان کا عہد اور اُردو شاعری، اُردو اکادمی دلّی، ۱۹۸۸ء، ص:۱۷۰۔۱۷۱)

۹۔ ایضاً، ص:۲۸۰۔۲۸۱

۱۰۔ مرزا مظہر جان جاناں، ان کا عہد اور اُردو شاعری، ص:۸۲

۱۱۔ آپ کے فیض یافتہ افراد کا تعلق صرف نقشبندی سلسلہ تک محدود نہیں بلکہ دیگر سلاسل میں ارادت رکھنے والے بھی مستفید ہوئے۔ مظہر جان جاناں کے شاگردوں میں احسن اللہ خاں بیان بھی ہیں۔ انہوں نے روحانی تربیت شاہ فخر الدین دہلوی سے حاصل کی۔ (چشتی سلسلہ کے معروف بزرگ، سر سید احمد خاں، آثار الصنادید، مرتب: خلیق انجم، اُردو اکادمی دلّی، ۱۹۹۰ء، ص:۲۶۔۲۸) مرزا صاحب کے بارے میں

Marfat.com

احسن اللہ خاں بیان کا کہنا ہے:

بندے سے ثنا حضرت استاد کی کیا ہو
مظہر ہے خداوند کی وہ شانِ اتم کا

(ارجمند آراء (مرتب)، دیوان بیان، انجمن ترقی اردو، نئی دہلی، ۲۰۰۴ء، ص: ۷۹، غزل: ۱)

جب سے شاگرد ہوا حضرت مظہر کا بیاں
کیا شاگردی کا اقرار سب استادوں نے

(ایضاً، ص: ۱۳۹، غزل: ۱۵۱)

مظہر کی بندگی میں ہے اب بیان بھی حاضر
وہ خوب جانتا ہے جیسے ہیں آپ شاعر
یہ اپنے حق میں صاحب کرتے عبث ہیں ظاہر
حق کو یقین کے یارو برباد مت دو آخر

(ایضاً، ص: ۱۵۴، مخمس برریختۂ انعام اللہ خاں یقین)

۱۲۔ مرزا مظہر جان جاناں، ان کا عہد اور اردو شاعری، ص: ۱۸۱

۱۳۔ ایضاً، ص: ۱۷۳

۱۴۔ ایضاً، ص: ۱۸۰

۱۵۔ تاریخ ادب اردو، جلد ۲، ص: ۳۷۷۔۳۷۸

۱۶۔ ایضاً، ص: ۳۷۹۔۳۸۱

۱۷۔ انور صابر، ڈاکٹر، پاکستان میں اردو غزل کا ارتقاء، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور، ۲۰۰۲ء، ص: ۶۱

۱۸۔ تاریخ ادب اردو، جلد ۲، ص: ۳۹۰۔۳۹۱

Marfat.com

۱۹۔ ایضاً، ص: ۳۹۸

۲۰۔ ایضاً، ص: ۳۹۶

۲۱۔ ایضاً، ص: ۹۲۰

۲۲۔ داؤدی، خلیل الرحمٰن (مرتب)، دیوان درد، مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۸۸ء، ص: ۳۲

۲۳۔ ایضاً، ص: ۱۷

۲۴۔ یزدانی، ڈاکٹر خواجہ حمید، خواجہ میر درد کی فارسی شاعری، مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی لاہور، ۱۹۹۳ء، ص: ۵۲

۲۵۔ ساجد امجد، ڈاکٹر، اُردو شاعری پر برصغیر کے تہذیبی اثرات، الوقار پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۳ء، ص: ۲۷۹

۲۶۔ شعر الہند، ص: ۲۲۰

۲۷۔ ساجد امجد، ڈاکٹر، اُردو شاعری پر برصغیر کے تہذیبی اثرات، الوقار پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۳ء، ص: ۱۱۱-۱۱۲

۲۸۔ ایضاً، ص: ۱۶۳

۲۹۔ ایضاً، ص: ۱۸۵

۳۰۔ ایضاً، ص: ۱۸۷

Marfat.com

تفسیر رؤفی میں منظوم تفسیر کا رجحان

قرآن مجید کے پیغام کو عامۃ الناس تک پہنچانے کے لیے ہر دور میں اہل علم نے زمانے کے تقاضوں اور ضرورتوں کے مطابق ترجمہ، تفسیر، تسہیل اور تشریح کا فریضہ انجام دیا، یہ کاوشیں عربی زبان سمیت دنیا کی تمام زبانوں میں تا حال جاری ہیں اور تا قیامت جاری رہیں گی۔ اس کی یقیناً وجہ یہی ہے کہ روئے زمین پر بسنے والے آخری انسان کے لیے بھی رہنمائی اور قلبی تسکین کا سہارا قرآن کریم ہی ہے۔ اسی لیے قرآن کریم کے پیغام کو لوگوں کے دل و دماغ میں راسخ کرنے کے لیے نثر کے ساتھ ساتھ نظم کا سہارا بھی لیا گیا۔ شعر کے ساتھ چونکہ لوگوں کو ہمیشہ وابستگی رہی، عرب میں اشعار کو یاد کرنے کا رواج تھا اور آج بھی کئی لوگوں کو شعری دواوین یاد ہیں۔ اس سلسلہ میں امام ابو محمد عبدالعزیز بن احمد دیرینی (وفات: ۶۹۴ھ) نے قرآن کریم کا عربی میں پہلا منظوم عربی ترجمہ کیا۔ محمد امین (وفات: ۱۱۰۹ھ) نے سورۃ یوسف کا پہلا منظوم ترجمہ گجراتی اُردو میں کیا۔ (۱) بعدازاں پنجابی میں تفسیر محمدی اور تفسیر نبوی لکھی گئیں۔

اُردو تفاسیر میں مفاہیم کو ذہنوں میں راسخ کرنے کے لیے اشعار کا سہارا لینے کی مکمل اور مطبوع کاوش حضرت شاہ رؤف احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ شاہ عبدالرؤف رافت نے اپنا شجرہ نسب یوں بیان کیا ہے:

رؤف بن احمد بن شعور احمد بن محمد شرف بن رضی الدین بن زین العابدین

Marfat.com

بن محمد یحییٰ بن مجدد الف ثانی (۲)

شاہ عبدالرؤف رافت کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی منظوم تالیفات یہ ہیں: دیوان رافت، کلیات رافت، مثنوی زلیخائے ہندی، رسالہ مولود، فقہ ہندی، معروب القلوب فی معراج المحبوب۔ ان کی تفسیر ممبئی سے ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء میں شائع ہوئی۔ یہ تفسیر متقدمین کی تفسیری آراء کا مجموعہ ہے۔ سورتوں میں باہم ربط کے لیے مولانا اصلاحی سے بہت پہلے انہوں نے ''نظم'' کا لفظ استعمال کیا۔ قدیم املاء میں یہ تفسیر آج بھی تفسیری ادب میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔ الحقائق فاؤنڈیشن لاہور پاکستان، سے ممبئی ایڈیشن کا عکس ۲۰۱۲ء میں سامنے آیا۔ (۳)

تفسیر رؤفی نثر میں لکھی گئی ہے مگر بہت سے مقامات پر مطالب کی تفہیم کے لیے شعر کا سہارا لیا ہے۔ منظوم کا مقصد یاداشت میں آسانی ہے۔ زکوٰۃ کے مصارف کو انہوں نے نظم میں بیان کیا اور لکھا: ''سوان کو نظم میں کہہ کر لکھتا ہوں تاکہ ہر ایک یاد بآسانی کرلے۔'' (۴)

جتنے شعر کہے وہ ان کے اپنے ہیں اسی لیے تفسیر کے آغاز میں لکھتے ہیں:

''اور جس مقام پر کلام نظم لانا وہ اپنی ہی طبع ناقص سے موزوں بنانا ہوگا کوئی شعر ہندی کسی شاعر کا کہیں نہ لایا جاوے گا۔'' (۵)

یہ اشعار قدیم املاء میں ہیں اس دور کی اُردو کا خاکہ سامنے لانے کی خاطر اشعار نقل کرتے وقت املاء کو نہیں بدلا جائے گا۔

شاہ عبدالرؤف رافت رحمۃ اللہ علیہ نے اشعار کو نقل کرنے سے پہلے نظم، بیت، مصرعہ، فرد، قطعہ، نظم، مثنوی، کے الفاظ لکھے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک لکھ کر وہ

Marfat.com

اشعار لکھتے ہیں۔ عموماً قرآن کریم کے ان مقامات کو انہوں نے شعر کا قالب دیا ہے جن میں حمد (۶)، نعت (۷)، تصوف، حب دنیا کی مذمت، اصلاح معاشرہ اور بعض مقامات پر فقہی مسائل بیان ہوئے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک موضوع کو لے کر اچھے خاصے اشعار جمع کیے جا سکتے ہیں۔ غالباً سب سے زیادہ اشعار قصہ یوسف میں ہیں جہاں ایک مقام پر پورا صفحہ اشعار سے بھرا ہوا ہے۔ (۸)

تفسیر کا آغاز حمد سے کرتے ہیں۔ آخری اشعار یہ ہیں:

بنایا دن کو مہر اور رات کو ماہ
عجب اللہ ہی اللہ اللہ
ہوا پھر فرض شکر اس کا کریں ہم
جبین اُس کی رضا میں اور مریں ہم (۹)

نعت کا آغاز ان اشعار سے کرتے ہیں:

محمد شمعِ ایوانِ نبوت
محمد مشعلِ بزمِ فتوت
محمد آفتابِ مشرقِ نور
محمد ماہتابِ مطلعِ سور (۱۰)

منظوم تفسیر کا اسلوب درج ذیل مثالوں سے سمجھا جا سکتا ہے۔

(۱) صراط مستقیم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فضل سے اپنے ہمیں رب کریم
کر تو ہدایت بره مستقیم

Marfat.com

راہ وہ جس راہ پر گئے ہیں نبی
صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم (۱۱)

(۲) رحمت الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے رحمان اور رحیم کی وضاحت میں یہ شعر لکھا:

لطف فرما جو وہ رحمت سے نہ اس دم ہوتے
حشر کے خوف سے ہم زندہ ہی بے دم ہوتے (۱۲)

(۳) لفظ غیب کی وضاحت کرتے ہوئے صوفیہ کے مختلف افکار کا ذکر کرنے کے بعد بیت، شعر اور نظم کے عنوان سے بالترتیب درج ذیل اشعار تحریر کرتے ہیں:

بیت:

اسے کس طرح دیکھے رافت بیچارہ حیران ہی
تصور میں جس کے دیدۂ نظارہ حیران ہی

شعر:

پردہ اٹھا اٹھا کے جسے جھانکتی ہی خلق
ہم دیکھ آئین ہیں اسے وہ یار ہی نہیں

نظم:

تادوست بچشم سر نہ بینم ہر دم
در راہ طلب کجا نشینم ہر دم
گویند خدا بچشم سر نتوان دید
آن ایشا نند و من چنینم ہر دم (۱۳)

اس نظم سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام اشعار اُردو میں نہیں بلکہ فارسی زبان میں؟

Marfat.com

بھی شعر کہے ہیں۔

(۴)　سورۃ آل عمران میں لفظ ''ربانیین'' کی وضاحت ان اشعار میں کی:

یاد اس کے میں اپنا جی گما بیٹھے ہیں
سب کچھ جز دوست کے بھلا بیٹھے ہیں
جس نے کہ قدم رہ محبت میں رکھا رافت
دو جہان سے ہاتھ اٹھا بیٹھے ہیں(۱۴)

(۵)　سورۃ آل عمران کی آیت (۱۰۳) ''وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا'' میں ''حبل اللّٰہ'' سے مراد ''قرآن شریف ہے یا موافقت پیغمبر خدا ﷺ'' پھر اس دوسرے قول کی تشریح قطعہ کی صورت میں یوں ہے:

سمجھے گا یہاں نہ حضرت معبود کو کوئی
وہاں پائے گا نہ جنت موعود کو کوئی
سچ ہی کہ بے متابعت سید رسل
پہنچے کبھی نہ منزل مقصود کو کوئی(۱۵)

(۶)　''وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ'' (آل عمران:۱۳۴) کی تفسیر اس بیت میں بیان کی ہے:

صف شکنی سے نہیں کچھ پہلوان
خود شکنی چاہیے رافت یہاں(۱۶)

(۷)　''اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا'' (النساء:۴۳) کی تفسیر بایں الفاظ کا بیان ہے:

Marfat.com

وہ بخشے ایکدم کے ہی ندم سے جرم صد سالہ
جو غفران ہو تو ایسا ہو جو رحمت ہو تو ایسی ہو(۱۷)

(۸)　''کَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ''(الانعام:۱۲) کی تفسیر کے بعد دو اشعار لکھے جن میں انتہائی خوبصورتی سے اپنا تخلص بھی لے آئے:

ہم عدم میں مستحق رافت تھے کب
سر بسر ہے محض ہی الطاف رب
جان دے کر ہم کو بینا کر دیا
زندہ و دانا توانا کر دیا(۱۸)

(۹)　سورۃ یوسف کی تفسیر کا اختتام اس شعر پر کیا:

عجب مطالب عجب مآرب عجب حکایات نادر ہیں
نہ کیونکہ احسن قصص کا کہیے اس میں آیات مظاہرہ ہیں(۱۹)

(۱۰)　واقعہ معراج کا ذکر کرتے ہوئے عطائے صلوٰۃ خمسہ کو یوں بیان کیا:

واہ کیا لطف ایزدی ہی ئیے
پانچ میں دے پچاس کے درجے(۲۰)

تفسیر روفی میں قرآن کریم کے لفظ یا آیت کے بعض حصہ کو شعر میں خوبصورتی سے استعمال کرنے کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔

(۱)　گیارہ اشعار پر مشتمل نظم میں آیت قرآنی کو اس طرح نظم کیا گیا:

لـن تـنـالـوا الـبر حتـى تـنـفـقـوا
سن کے اے رافت عمل کر اس پہ تو

Marfat.com

اس نظم میں اپنے تخلص کو دو مرتبہ استعمال کیا ہے: نواں شعر ملاحظہ ہو:

آرزو و خواہش اپنی سب بھلا
تجھ سے خوش ہووے گا رافت تب خدا (۲۱)

(۲) ''قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' (الانعام:۱۶۲) کی تشریح کرتے ہوئے قرآن کریم کے الفاظ کو اس طرح استعمال کیا:

صلوٰۃ ونسک اور حیات و ممات
خدا کے لیے سب ہی ای نیک ذات (۲۲)

بعض اوقات آیت کے الفاظ کو ہی حسن خوبی سے شعر میں ڈھال دیتے ہیں:

(۱) آیت کو شعر میں استعمال کرنے کی ایک خوبصورت مثال یہ ہے:

ثانی اثنین اذ ہما فی الغار
یعنے صدیق فکر صحب کبار (۲۳)

(۲) ایک مثال یہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

جلوۂ حق سے ہم میں رہے کیا
ان الباطل کان زہوقا (۲۴)

(۳) ''وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ'' (آل عمران:۱۴) کی تفسیر ملاحظہ ہو:

گیارہ اشعار پر مشتمل نظم میں آیت قرآنی کو اس طرح نظم کیا گیا:

کس لیے پھرتا ہے جابجا تو بصد اضطراب ہی
پاس اس کے جا کہ عندہ حسن المآب ہی (۲۵)

Marfat.com

(۴)　سورۃ الحج کی آخری آیت کے آخری حصہ ''هُوَ مَوْلٰكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ''(الحج:۷۸) کی وضاحت کے لیے اسلوب رافت ملاحظہ فرمائیں:

اس ہے یہی جو چاہے چاہ ای غم اسیر
وہی نعم المولٰی اور نعم النصیر (۲۶)

(۵)　''اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ''(الکوثر:۳) کے تحت لکھتے ہیں:

گلِ مراد رہے کیوں نہ تیرا تازہ و تر
کہ شان میں عدد کے تیرے ہوا الابتر (۲۷)

دوسرے شعراء کے مصرعہ کو اپنے شعروں میں استعمال کرنے کی روایت بھی رافت کے ہاں ملتی ہے۔ لبید کے جس قول کو رسول کریم ﷺ نے سچا فرمایا، اس کو شاہ عبدالرؤف نے سورۃ الحج کی آیت ۶۲ ''وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ '' میں یوں استعمال کیا۔

سب وہی ہی اور کو مت دیکھ تو
کل شئ ما خلا اللّٰہ باطل
ماسوا فانی وہ ہی باقی قدیم
کل شئ ھالک الا الرحیم (۲۸)

ان مثالوں کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ تفسیر رؤفی کے ذریعہ مخلوط طور پر منظوم اور منثور تفسیر نگاری کی روایت کا آغاز ہوا۔ بعد کے ادوار میں یہ روایت نظم اور نثر کی صورت میں علیحدہ علیحدہ منظر عام پر آئی۔ مگر مفسر کے اشعار ہی سے مزین منظوم اور

Marfat.com

منثور اسلوب کو مولانا عبدالقدیر حسرت نے باقی رکھا اور یہ اسلوب ان کی تفسیر صدیقی میں نمایاں طور پر نظر آ رہا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ تفسیر سے تمام اشعار کو مرتب کر کے ایک مجموعہ مرتب کیا جائے اور اُردو کے دیگر شعراء کی طرح رافت کے شعری ذوق کا اندازہ لگایا جائے۔

تفسیر کے اختتام پر ایک مثنوی اور مصنف کے تین قطعاتِ تاریخ ہیں۔ پہلا قطعہ ملاحظہ ہو:

کری ختم رافت نے تفسیر جس دم
کہ جس میں سلامت مطلب بیان ہے
کلام الٰہی کا اُردو زبان میں
کھلا ترجمہ صاف آئینہ ساں ہی
بتاریخ آئی ندا غیب سے یوں
کہ تفسیر قرآن ہندی زبان ہی(۲۹)

Marfat.com

حواشی

۱۔　سیارہ ڈائجسٹ، قرآن نمبر، ۲/۱۷۰

۲۔　تفسیر رؤفی، الحقائق فاؤنڈیشن، لاہور، ۲۰۱۲ء، ۱/۴

۳۔　ڈاکٹر سلیم حامد رضوی نے شاہ رؤف کو اُردو کے مشاہیر شعراء میں شمار کیا ہے۔ (اُردو ادب کی ترقی میں بھوپال کا حصہ، ص: ۱۱۸) عبدالغفور نساخ کے بقول: ''حضرت شاہ عبدالرؤف احمد مرحوم خلف شاہ شعور احمد مغفور سرہندی شاگرد جرأت، حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد میں تھے اور بڑے زبردست عالم تھے عروض وقوافی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔'' (سخن شعراء، ص: ۱۱۸) آپ کی شعری خوبیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر سلیم حامد رضوی نے لکھا: ''رافت کے یہاں شکوہ لفظی، بندش کی چستی اور روزمرہ کے ساتھ صنعتوں کا بھی فنکارانہ استعمال ہے مگر خشکی نہیں ہے۔ جہاں خیال آفرینی اور صنعت کاری ہے وہاں جذبات کی گہرائی اور تصوف کی لطیف چاشنی بھی موجود ہے۔ دوسری چیز جو رافت کے یہاں ہم کو ملتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کا کلام ناہمواری سے بڑی حد تک پاک ہے۔'' (اُردو ادب کی ترقی میں بھوپال کا حصہ، ص: ۱۹۹) شاہ عبدالرؤف رافت کے احوال وکوائف کے لیے مزید ملاحظہ فرمائیں:

(i)　راقم کا مضمون ''شاہ عبدالرؤف رافت کی اُردو شاعری''، مطبوعہ: راوی، جی سی یونیورسٹی، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص: ۸۱۔۸۳

(ii)　دانشنامہ ادب فارسی تہران، جلد۴، ص: ۱۲۳۶

(iii)　تذکرہ گلشن بے خار، ص: ۲۰۷

(iv)　فارسی گوشعرای اُردو، ص: ۱۴۱

(v)　سخن شعراء، ص: ۱۷۸

(vi)　اُردو ادب کی ترقی میں بھوپال کا حصہ، ص: ۱۱۷

Marfat.com

۴۔ تفسیر رؤفی، جلد ا، ص: ۴۹۵

۵۔ تفسیر رؤفی، جلد ا، ص: ۴

۶۔ تفسیر رؤفی، جلد ا، ص: ۴۹۹

۷۔ تفسیر رؤفی، جلد ا، ص: ۳۹۰، ۴۵۷

۸۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۴۳

۹۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۲

۱۰۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۳

۱۱۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۱۱

۱۲۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۱۶

۱۳۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۴۵

۱۴۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۲۹۳

۱۵۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۲۹۹

۱۶۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۳۰۶

۱۷۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۳۲۸

۱۸۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۳۹۵

۱۹۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۴۷

۲۰۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۱۲۷

۲۱۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۲۹۶

۲۲۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۴۲۷

۲۳۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۴۹۱

۲۴۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص:

Marfat.com

۲۵۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۴۷۵

۲۶۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۵۱

۲۷۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۴۴۲

۲۸۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۴۹

۲۹۔ تفسیر رؤفی، جلد دوم، ص: ۴۵۲

Marfat.com

دیوان رافت: تعارف و جائزہ

مجددی صوفیہ نے اُردو ادب کے ارتقاء اور فروغ کے لیے ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں۔(۱) اس کی وجہ حضرت خواجہ باقی باللہ اور حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات واثرات ہیں۔(۲) حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے بیٹے شاہ محمد یحیٰ (م ۲۷ر جمادی الاخری ۱۰۹۴ھ) کی اولاد میں شاہ رؤف احمد رافت (م ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۳ء) کا شمار بھی اُردو زبان کے نمایاں شعراء میں ہوتا ہے۔

جواہر علویہ میں اپنے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

"میں مصطفیٰ آباد عرف رامپور میں ۱۴ محرم ۱۲۰۱ھ کو پیدا ہوا۔

میرے جد بزرگوار نے میرا تاریخی نام رحمٰن بخش رکھا۔"(۳)

خاندان قادری میں محبوب الٰہی حضرت شاہ درگاہی رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض کیا۔ شاہ غلام علی دہلوی کی درگاہ میں آئے تو خواہش سے زیادہ پایا اور ان ہی کے حکم پر بھوپال تشریف لے گئے۔ انتقال سفر حج کے دوران ہوا اور یلملم کے قریب دفن ہوئے۔

شاہ رؤف کی علمی و ادبی خدمات پر زیادہ نہیں لکھا گیا مگر جو کچھ محفوظ ہوا وہ اُردو زبان و ادب میں ان کی خدمات عالیہ کا مظہر ہے۔ رافت (۴) تخلص ہے اور اشعار میں بعض جگہ رافتا (۵) بھی استعمال کیا ہے جس کی دو وجہیں ہیں پہلی وجہ

Marfat.com

ضرورت شعری ہے کہ جس میں ارکان بحر کی مطابقت کی رعایت رکھی گئی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ رافت کے آگے الف کا لگانا خطاب و ندا کی علامت ہے یہ دوسری وجہ ہی زیادہ معتبر ہے۔ ان کے شاگرد عبدالغفور نساخ (م ۴ شوال ۱۳۰۴ھ/ ۱۴ جون ۱۸۸۹ء) نے سخن شعراء میں ان کے ایک فارسی اور چھ اُردو دواوین کا ذکر کیا ہے۔ ان کی شاعری پر نساخ نے ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے:

> ''بڑے زبردست عالم تھے۔ عروض و قوافی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ فارسی میں ایک دیوان اور ریختہ میں چھ دیوان اور ہر فن میں ان سے ایک دو رسالے یادگار ہیں۔ جمیع اصناف سخن پر قادر تھے۔''(۶)

اُردو میں دیوان ''عقد پروین المعروف بہ دیوان رافت'' ہے۔ دیوان کا آغاز ان جملوں سے ہوتا ہے:

> ''الحمد للّٰه العلی العظیم القادر الرؤف الکریم والصلواۃ والسلام علی حبیبه الاحمد ﷺ الرؤف الرحیم اعنی علی امته الاثیم وعلی آله وصحبه الف الف تحیة وصلوٰۃ وتسلیم، ''بعد حمد ونعت کے صاحبان رافت وخبرت پر روشن ہو کہ موقع سپاس بی قیاس رب الناس ہی کہ یہ دیوان رفیع نبیان جناب غفران مآب محب باصفا شیخ ابراہیم موسیٰ نے جمع کیا ہے نام دیوان عقد پروین ہی یہ نسخہ ایک ایسے بزرگوار عالی مقدار کی تصنیفات سے ہی کہ جس کی بزرگی

Marfat.com

اور ولایت میں مسلمانان باخبر اور دین داران نیکو سیر کو کسی طرح کا شک وشبہ نہیں الحق مردان خدا خدا نہ باشد، لیکن ز خدا جدا نہ باشد، قیامت ان کی وفات خوش آیات کے وقت سب کے سب رفقاء پر روشن ہوئی اس دیوان کے غزلوں کا پڑھنا جو کہ سراسر جناب رسالت مآب علیہ الف الف تحیۃ الی یوم الحساب کی مدح اور توصیف سے مملو ہیں۔ دین و دنیا کی مُرادوں کی تحصیل کا موجب ہی بلکہ اس دیوان کی ایک ایک جلد اپنے مکان میں رکھنا موجب برکت و آبادیٔ مکان ہی آپ کی تصنیفات سے مولود روفی جس میں حضرت ﷺ کی ولادت کا احوال خوش مآل ہی اور تفسیر اُردو کثیر الحجم زبان تصوف میں آپ نے لکھی جس کی سیر سے آپ کے علم و کمال کا حال روشن ہوتا ہے دوسرا حضرت کا معراج نامہ اعجاز ختامہ مشہور و معروف ہے۔ اسم مبارک آپ کا مولانا روف احمد اور تخلص رافت ہے۔ جناب تجارت مآب سوداگر خلیق و حلیم قاضی عبدالکریم صاحب ابن جناب مرحوم و مغفور قاضی فتح محمد صاحب کی بہت بڑی خوش نصیبی ہے کہ ان کتابوں کو وہ چھپواتے ہیں اجر عظیم پاتے ہیں اور کاتب کی بھی سعادت ہے کہ ایسے بزرگ کے کلام تحریر کرے، دامن مراد گلہائے مقاصد سے بھرے اب جناب باری اس راقم کا اور ان سب کا خاتمہ بخیر کرے زندگی بعزت بیر کرے۔ آمین اللہم آمین

Marfat.com

بحق سید المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین۔'' (۷)

سید امیر الدین نزہت نے اس دیوان کی تاریخ تالیف یوں نکالی ہے:

سر اوصاف سے تاریخ تالیف
ہوئی ہی خوب نو طرز مرصع (۹)

۱۲۸۱

اس دیوان کا آغاز حمدیہ اشعار سے ہوتا ہے۔ پہلا شعر ملاحظہ فرمائیں:

لکھوں ثنا اس کی کیا کہ جس نے کیا ہے ارض و سماء پیدا
صدف سے موتی شکم سے انسان کیا بیک قطرہ ماء پیدا (۹)

اہل فن سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ درمیان شعر ہمزیہ قوافی کو برتنا ہر کس و مہہ کی بات نہیں۔

آخر شعر میں ہمزیہ قوافی کی مثالیں تو کلام عرب میں مل سکتی ہیں مگر ادب اُردو میں اس کا امکان معدوم و نایاب نظر آتا ہے۔ متاخرین میں سے کسی نے اس پر طبع آزمائی کی ہو تو کچھ کہہ نہیں سکتے تاہم متقدمین میں اس کا التزام نہیں ملتا، چہ جائیکہ کسی نے درمیان شعر ہمزیہ قوافی کو نباہا ہو۔

اس کے بعد نعت ہے۔ آخری شعر یہ ہیں:

کرم سے ان کے یقین ہے شیطان بہ نزع کچھ شک نہ لا سکے گا
کرے گا گر یک سوال آ کر تو ہوں گے لاکھوں جواب پیدا
گناہ ہیں بے حساب رافت اگرچہ اپنے یہ شکر ہی پر
کہ کر دیے ہیں خدا نے ایسے شفیع روز حساب پیدا (۱۰)

Marfat.com

دیوان رافت کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو علم بیان کے اصول اربعہ تشبیہ، استعارہ، مجاز اور کنایہ کے ساتھ ساتھ ان اصولوں کے وہ تمام اجزائے فروعیہ کہ جوان کے ذیل میں نمو پذیر ہوتے ہیں، دیوان رافت میں جا بجا ملتے ہیں۔ اسی طرح علم معانی و بدیع کی اقسام وصناعات کا وجود بھی دیوان رافت کے جہان فصاحت میں کثیر مقامات پر نظر آتا ہے۔ دیوان رافت کا حصہ اول تو ایک مستقل غزلیہ تسلسل ہے جس کو ایک ہی بحر میں صرف قافیہ کی تبدیلی کے ساتھ نباہا گیا ہے۔ حصہ اول میں ۳۳ کلام ہیں جن میں اشعار کی تعداد ۲۵۸ ہے جو ایک ہی وزن ''بحر متقارب مقبوض اثلم فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن'' میں نظم کیے گئے ہیں۔ ان تمام اشعار کی ردیف ایک ہی ہے بس قافیہ مختلف ہے۔ ہر کلام کے مقطع میں قافیہ کی تبدیلی کا اشارہ کیا جاتا ہے اور بعد ازاں حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق الف سے یا تک بڑی ماہرانہ دسترس کے ساتھ اس تسلسل کو پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا ہے۔ اسی طرح حصہ دوم جو کہ ایک الگ مکمل دیوان ہے جس میں ۳۴ کلام نظم کیے گئے ہیں جن میں اشعار کی تعداد ۲۷۰ ہے جو ایک ہی وزن بحر رمل مثمن مزاحف مخبوں مقطوع محذوف مسکن مذال فاعلاتن فعلاتن فعلن فعلان میں ہیں۔ یہاں فرق صرف اتنا ہے کہ ہر کلام اپنی ذات میں ایک مستقل کلام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیوان رافت میں شعر اول سے شعر آخر تک قاری کا ذوق انتشار کا شکار نہیں ہوتا اور وجدان قاری کے تاروں کو قافیہ کی تبدیلی ایک نئی ضرب اور ہر ضرب ایک نئی کیفیت اور ہر کیفیت ایک نئے لطف سے آشنا کرتی ہے۔ نئے نئے تجربات اور لفظوں کو حقیقی و مجازی معنی میں استعمال کرنے کا جو عمل دیوان رافت میں ہے وہ دوسروں کے دواوین میں مفقود نہیں تو بہت کم نظر آتا

Marfat.com

ہے۔ ایسے ایسے نادر مضامین ہیں کہ جن کو شعر میں باندھتے ہوئے اساتذہ بھی ہچکچاتے ہیں، بڑی سہولت کے ساتھ استعمال کیے گئے ہیں۔

یہاں ایک فنی نکتہ بھی غور طلب ہے کہ اول جو بحر متقارب میں ہے اور حصہ دوم جو کہ بحر رمل میں ہے۔ دونوں حصے الگ الگ نوعیت کے دیوان ہیں۔ پہلا تو متحد النوع ہے کہ ایک ہی نوع کی ردیف ہر کلام کا حصہ ہے جبکہ دوسرا حصہ مختلف النوع ہے کہ ہر کلام کی ردیف الگ ہے جو حروف تہجی کے اعتبار سے ورود پذیر ہوئی ہے، یعنی پہلے حصے میں حروف تہجی کا اعتبار باعتبار قافیہ کیا گیا ہے اور دوسرے حصہ میں حروف تہجی کا اعتبار باعتبار ردیف کیا گیا ہے۔ ان دونوں دواوین کی ہیئت کے مختلف ہونے میں راز یہ ہے کہ پہلا حصہ بحر متقارب میں ہے اور بحر متقارب دائرہ متفقہ کی بحر ہے اور دوسرا حصہ بحر رمل میں ہے اور بحر رمل دائرہ مجتلبہ مسدسہ کی بحر ہے۔ جب بحروں کا دائرہ مختلف ہوا تو دونوں دواوین کی ہیئت بھی مختلف رکھی گئی۔ اب یہ اتفاق فکر ہے یا التزام فکر، کچھ کہا نہیں جا سکتا تاہم یہ توجیہہ قابل التفات ہے۔

اب اگر بلاغت کے نقطہ نظر سے کلام رافت کو دیکھیں تو اس میں تمام فنی خصائص بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ ''عقد پروین المعروف دیوان رافت'' کی غزل کا ایک مقطع جس میں مشبہ اور مشبہ بہ میں قصد مساوات کیا گیا ہے:

غزل بدل قافیہ سنا پھر کہ ہند میں تو ہو ہے رافت
نظامی و جامی اور سعدی سحابی و بدر و چاچ پیدا(۱۱)

اس شعر میں رافت نے اپنے مقام و مرتبہ کا ذکر کیا۔ خود مشبہ بنے اور دیگر بلند مرتبہ اساتذہ سخن کو مشبہ بہ بنایا۔ مشبہ و مشبہ بہ بعض اوقات حسی ہوتے ہیں اور بسا

Marfat.com

اوقات عقلی۔ ان کی مثالیں کلام رافت میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ غزل کا ایک شعر جو قوت باصرہ سے متعلق ہے:

تمہارے قد کا ہو گر تصور بزعم ایغیرت صنوبر
تو خود بخود بعد مرگ ہووے مزار پر کیوں نہ گاچ پیدا (۱۲)

مشبہ اور مشبہ بہ کے حسی ہونے کی ایک خوبصورت مثال:

نہیں ہے روئے عرق فشاں پر کسی کی زلف سیاہ رافت
ہوا ہے یہ اس کے چاٹنے کو خدا کی قدرت کا ناگ پیدا (۱۳)

تشبیہ ملفوف (۱۴) کی قبیل سے رافت کا ایک شعر دیکھیے:

چشم اس کے قد موزوں پہ فلک دیکھ کہیں
نرگس حسن عجب ہی یہ صنوبر کے بیچ (۱۵)

اس شعر میں دو مشبہ اور دو ہی مشبہ بہ ہیں: چشم، قد موزوں اور نرگس حسن عجب، صنوبر جو کہ ترتیب سے ذکر ہوئے ہیں۔ جہاں یہ شعر تشبیہ ملفوف میں ہے تو وہیں صنعت لف و نشر مرتب میں بھی ہے۔

استعارہ کی ایک مثال غزل کا یہ شعر ہے:

قصد جانے کا نہ کر یہاں سے کہ مر جائیں گے ہم
ای صنم مار کے بس چھاتی پہ پتھر بفراق (۱۶)

کنایہ کی مثال ملاحظہ فرمائیں:

مریض غم کی تیرے عیادت کرے کوئی کیا عجب ہے حالت
کہ قوت ضعف لاغری سے ہے آپ پنہاں فراش پیدا (۱۷)

Marfat.com

مریضِ غم ہونا کنایہ ہے عاشق ہونے سے۔اسی طرح ان کا یہ شعر:

سانس ٹھنڈی نہ بھروں کیونکہ میں خالی گھر دیکھ
مجھ کو دم دے کے سدھارا وہ ستمگر افسوس (۱۸)

ٹھنڈی سانسیں بھرنا مبتلائے غم ہونے سے کنایہ ہے۔

قدیم اُردو شعراء کا عربی ذوق بھی اس دیوان میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔دیوان کا آخری کلام عربی میں صلوٰۃ وسلام کا ہدیہ ہے۔اشعار ملاحظہ فرمائیں:

صلِّ علیٰ محمدٍ مِہر سپہر اصطفا
صلِّ علیٰ محمدٍ ماہِ سماء اجتبا
صلِّ علیٰ محمدٍ مفخرِ جملہ انبیا
صلِّ علیٰ محمدٍ رہبر جُملہ اولیا
صلِّ علیٰ محمدٍ کاشفِ سہل آتیٰ
صلِّ علیٰ محمدٍ واقفِ رازِ انما
صلِّ علیٰ محمدٍ مورد مدحت و ثنا
صلِّ علیٰ محمدٍ او ضح وصفِ والضحیٰ

یہ دیوان جہاں قواعد وفن کا شاہکار ہے وہیں انیسویں صدی کے اسلوب شعری اور املاء کا آئینہ دار بھی ہے۔اس دور میں الفاظ کو جوڑ کر لکھنے اور''ں'' کی بجائے ''ن'' کے مروج ہونے کی مثالیں دیوان رافت میں عام ہیں۔چند مرکب الفاظ اور عصری املائی اسلوب ملاحظہ فرمائیں:

Marfat.com

جانسے	جان سے	ہمکو	ہم کو
اسبات	اس بات	جسمیں	جس میں
تجھکو	تجھ کو	تمنے	تم نے
لگجائے	لگ جائے (۱۹)		

اس کتاب کے آخر پر لگا ہوا اشتہار اس حقیقت کا مظہر ہے کہ اشاعتی اداروں کا مزاج اور ذوق ہمیشہ ایک سا رہا ہے۔ اس اشتہار کو من وعن استفادۂ ناشرین کے لیے نقل کیا جاتا ہے:

''اشتہار واجب الاظہار

جمیع صاحبان اہل مطابع نزدیک و دور و تاجران کتب والا شان ذی شعور کی خدمت میں عرض ہی کتاب ہذا داخل ہی رجسٹر گورنمنٹ ہی اور حقوق تصنیف و تالیف مصنف کی جانب سے مہتمان کے پاس محفوظ ہیں للہذا کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائے عوض نفع قلیل نقصان کثیر کی زحمت نہ اوٹھائی جس قدر نسخے مطلوب ہوں بارسال زر قیمت دکان نمبر ۶۵ واقعہ کولہ محلّہ قریب پاوے ہونی سی طلب فرمائی فقط

المشتہر

قاضی عبدالکریم، قاضی رحمت اللہ تاجران کتب بمبئی''

اس مختصر تعارف سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دیوان رافت موضوعاتی اور فنی اعتبار سے اُردو ادب کا ایک لازوال کارنامہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کوئی صاحب ذوق اس دیوان کی ترتیب و تدوین نو پر توجہ دیں تا کہ عصر حاضر میں فکر رافت جو فکر راست ہے، سے استفادہ کیا جائے۔ یہ دیوان خانقاہوں سے وابستہ افراد کا اردو شاعری میں کردار، کے حوالہ سے مطالعہ کی سمت بھی متعین کرے گا۔

Marfat.com

حواشی

۱۔ شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، اُردو شاعری کے فروغ میں مجددی صوفیہ کا کردار، مشمولہ: خدابخش لائبریری جرنل، پٹنہ،۲۰۰۸ء، جلد ۱۵۳، ص: ۶۷۔۸۶

۲۔ شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، خواجہ باقی باللہ کا شعری ذوق، مشمولہ: خدابخش لائبریری جرنل، پٹنہ، فروری ۲۰۱۲ء

۳۔ رافت، رؤف احمد، جواہر علویہ، ملک فضل الدین، مترجم، لاہور: تاجران کتب قومی، ۱۹۱۹ء، ص: ۲۷۱

۴۔ دیوان رافت میں آپ کا تخلص عموماً یہی ہے۔آخری صفحہ پر ناشر کے یہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

الحمد للہ والشکر للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ واصحابہ الی یوم بعث خلق اللہ بعد حمد وصلوٰۃ کے شائقین دواوین مدح رسول مقبول پر روشن ہو کہ دیوان فصاحت و بلاغت عنوان جناب کرامت وولایت انتساب صدر آرائے محفل شریعت وطریقت سالک مسالک جادہ معرفت وحقیقت سخنور امجد والا مرتبت مولانا رؤف احمد صاحب المتخلص بہ رافت عطر اللہ تربتہ بالمسک کا جس کا نام عقد پروین ہی جناب فیضی مآب قاضی عبدالکریم و قاضی رحمت اللہ صاحب نے اپنے مطبع فتح الکریم میں چھپوا کر نور افزائے چشم خلائق کیا جناب باری اس کے مصنف اور طباع اور کاتب کو اور مصحح کو اس سبز خیمہ کے نیچے باغ باغ رکھے دل بہار منزل ہر ایک بافراغ رکھے بحق رسول اللہ وآل رسول اللہ اللہم آمین۔

۵۔ دیوان کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیں:

Marfat.com

تو رافتؔ شاعر بن ہی غزل بدل قافیے کو پڑھ پھر

نئے نئے ہوں گے لاکھ مضمون جو تو نے کی ہی تلاش پیدا

۶۔ نساخ، عبدالغفور، سخن شعرا، لکھنؤ، اتر پردیش اُردو اکادمی، ۱۹۸۲ء، ص: ۱۷۸

۷۔ عقد پروین، ص: ۲-۳

۸۔ ایضاً

۹۔ ایضاً، ص: ۴

۱۰۔ ایضاً، ص: ۵

۱۱۔ ایضاً، ص: ۷

۱۲۔ ایضاً

۱۳۔ ایضاً، ص: ۱۵

۱۴۔ تشبیہ ملفوف وہ ہے کہ جس کے طرفین (مشبہ اور مشبہ بہ) متعدد ہوں بایں طور کہ پہلے مشبہات کو بطریق عطف ذکر کیا جائے پھر اسی طرح مشبہات بہا کو بالترتیب ذکر کیا جائے۔ قاسم، دکتور محمد احمد، محی الدین دیب، دکتور، علوم البلاغہ، طرابلس، ۲۰۰۳ء، ص: ۱۵۵

۱۵۔ دیوان رافت، ص: ۲۲

۱۶۔ ایضاً، ص: ۲۹

۱۷۔ ایضاً، ص: ۱۱

۱۸۔ ایضاً، ص: ۲۵

۱۹۔ دیوان رافت کے بالترتیب درج ذیل صفحات ملاحظہ فرمائیں: ۲۵ تا ۳۰

Marfat.com

نوٹ: شاہ رؤف رافت کے احوال کے لیے ملاحظہ کریں:

(i) شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، راوی، جی سی یونیورسٹی، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص:۸۱_۸۳

(ii) صبا اسلام، شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، تفسیر رؤفی: مطالعہ و جائزہ، فیصل آباد، شمع بکس، ۲۰۱۵ء

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی کے اسلوبِ دعوت کی عصری معنویت

ڈاکٹر محمد اکرم وِرک، ایسوسی ایٹ پروفیسر

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد نبوت کا دروازہ تو ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے، تاہم قرآن نے دعوت وتبلیغ اور بنی نوعِ انسان کی ہدایت کی ذمہ داری پوری امتِ محمدیہ ﷺ پر ڈال دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر یہ ذمہ داری امت کے علماء پر عائد کی اور ان کے دعوتی کردار کو انبیائے بنی اسرائیل کے مماثل قرار دیا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

> اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا"(1)
>
> "بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اختتام پر اس امت میں ایک ایسا فرد پیدا فرمائے گا جو اس دین کی تجدید کرے گا۔"

اسلام چونکہ ایک ایسا دین ہے جو قیامت تک کے لئے ہے اس لئے ایک مناسب وقفے کے بعد امت کے لئے ایسے افراد کا وجود ناگزیر ہو جاتا ہے جو ایک طرف تو اسلامی احکام کی تشریح وتعبیر عصرِ حاضر کے احوال وظروف میں کرنے کی خداداد صلاحیتوں سے مالا مال ہوں اور دوسری طرف دینِ اسلام میں در آنے والی بدعات پر تنقید کر کے اسلام کی تنظیمِ نو اور تجدید کا فریضہ بھی انجام دیں۔ تاریخِ اسلام پر نظر

Marfat.com

رکھنے والے اہل علم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے مطابق تجدید و احیائے دین کا یہ کام بسا اوقات ایک فرد سے لیا تو کبھی پوری جماعت سے۔ کسی دور میں تجدید و احیائے دین کی تحریک محض کسی خاص علاقے کی ضرورت تھی تو بسا اوقات یہ ضرورت پورے عالمِ اسلام کی تھی۔ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ (۹۷۱-۱۰۳۴ھ / 1563-1624ء) کے دور کا تنقیدی مطالعہ اس حقیقت کو مبرہن کرنے کے لیے کافی ہے کہ اس وقت تجدیدِ دین کی ایک عالمگیر تحریک کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی، اور بجا طور پر شیخ مجددؒ کے تجدیدی کارناموں اور دعوتی کوششوں نے اس ضرورت کو بطریق احسن پورا کیا۔ حضرت مجددؒ کی دعوتی تحریک جن اصولوں پر کھڑی ہوئی اور پھر کامیابی سے ہمکنار ہوئی اس کا تجزیاتی مطالعہ دورِ حاضر کے داعیانِ اسلام اور دعوتی تحریکوں کے لیے بنیادی نصاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل کی سطور میں ہم حضرت مجدد الف ثانیؒ کی دعوتی تحریک کی عصری معنویت واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔

1- مبلغین کی تیاری اور تشکیل کی حکمتِ عملی

کسی بھی تحریک کی کامیابی کے لیے تربیت یافتہ اور مخلص کارکنوں کا وجود از بس ضروری ہے۔ حضرت مجددؒ جیسی عبقری شخصیت اس ضرورت سے غافل نہ تھی، چنانچہ اپنے دعوتی مشن کی تکمیل کے لیے آپؒ نے رجالِ کار کی تیاری اور تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ حضرت مجددؒ کی دعوتی تحریک کے نتیجے میں حق و باطل کے درمیان کشمکش کا آغاز اگرچہ مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے دور میں شروع ہو چکا تھا لیکن آپؒ کی دعوتی کوششوں کا نقطۂ عروج جہانگیر کا دور ہے جب ۱۰۲۷ھ میں آپ کے

Marfat.com

داعی پوری دنیا میں پھیل چکے تھے۔ آپؒ نے اپنے بہت سے خلفاء کو تبلیغ و ہدایت کے لئے مختلف مقامات کی طرف روانہ فرمایا۔ ان میں سے ستر (۷۰) مولانا محمد قاسمؒ کی قیادت میں ترکستان کی طرف روانہ کئے گئے۔ چالیس (۴۰) حضرات مولانا فرخ حسینؒ کی امارت میں عرب، یمن، شام اور روم کی طرف بھیجے گئے، دس (۱۰) تربیت یافتہ حضرات مولانا محمد صادق کابلیؒ کے ماتحت کاشغر کی طرف اور تیس (۳۰) خلفاء مولانا شیخ احمد برکیؒ کی سرداری میں توران، بدخشاں اور خراسان کی طرف گئے۔ اور ان تمام حضرات کو اپنے اپنے مقامات پر زبردست کامیابیاں حاصل ہوئیں۔(2)

حضرت مجدد کے خلیفہ اجل حضرت خواجہ محمد معصومؒ اور سید آدم بنوریؒ اور ان کے مخلص اور باعظمت خلفاء اور جانشینوں کی کوششیں بار آور ہوئیں اور رفتہ رفتہ ہندوستان بارھویں صدی ہجری میں پوری دنیائے اسلام کا روحانی اور علمی مرکز بن گیا۔ مجددی خانقاہیں اور ان کے قائم کردہ مدارس سے ایک عالم نے فیض اُٹھایا جس کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ اگر داعی مدعو کی زبان، ان کی ثقافت اور کلچر سے واقف ہو تو اس کے لئے دعوت کا کام آسان ہو جاتا ہے اور اگر داعی انہی میں سے ایک فرد ہو تو مدعو کے لئے اجنبیت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ حضرت مجددؒ کی دعوتی کوششوں میں بھی یہ حکمت عملی بھی بڑی نمایاں ہے کہ آپؒ نے مختلف علاقوں کی طرف جو مبلغ اور دعاۃ روانہ فرمائے ان میں سے اکثر لوگ یا تو انہیں علاقوں سے تعلق رکھتے تھے یا پھر وہ ان علاقوں کی زبان اور لوگوں کے پس منظر سے پوری طرح واقف تھے جس کی وجہ سے ان کی کوششیں بار آور ثابت ہوئیں۔ بہت سے علماء ومشائخ جو اپنے اپنے علاقوں میں احترام کے حامل تھے آپ نے انہیں بیعت وخلافت کے بعد ان کے اپنے علاقوں کی

Marfat.com

طرف روانہ فرمایا، ان میں شاہ بدخشاں کے معتمد علیہ شیخ طاہر بدخشیؒ، طالقان کے جید شیخ عبدالحق شادمانیؒ، مولانا صالح کولابیؒ، شیخ احمد برکیؒ، مولانا یار محمد، اور مولانا یوسف خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپؒ نے ان میں سے اکثر حضرات کو خلافت و اجازت عطا فرما کر اپنے اپنے علاقوں اور مقامات کو واپس بھیج دیا، اسی طرح آپ نے پورے ہندوستان کے کونے کونے میں اپنے داعی روانہ فرمائے۔(3)

2- مسلم ریاست میں طریق دعوت و تبلیغ

ایک مسلم ریاست میں دعوتِ دین کا محفوظ اور بہترین طریقہ کیا ہے؟ ایک داعی کا ہدف اقتدار ہے یا صاحبِ اقتدار؟ شیخ مجددؒ کی دعوتی زندگی کا یہ پہلو آج کے وارثانِ محراب و منبر، پیرانِ طریقت اور داعیانِ اسلام کے خصوصی توجہ کا متقاضی ہے، جو اقتدار اور جاہ و منصب کے لئے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپتے ہیں۔ شیخ مجددؒ نے انقلاب کی بجائے اصلاح کا اسلوب اختیار فرمایا۔ ایک ایسے دور میں جب آپؒ ہر اعتبار سے درجۂ کمال پر تھے، اور جہانگیر نے آپ کو قید کرلیا۔ اگر آپؒ چاہتے تو جہانگیر کا تختہ الٹ سکتے تھے، لیکن آپ نے اپنے صاحبزادگان اور مریدین کو صبر کی تلقین کی۔ اگرچہ اقتدار کے مصاحبین داعی کو اقتدار کے لئے خطرہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ سازش داعی کی بے لوثی سے بے نقاب ہوجاتی ہے اور اگر صاحبِ اقتدار میں فطری سلامتی کی معمولی رمق بھی ہو تو وہ بہت جلد ایک سچے داعی کے سامنے اپنی گردن کو جھکا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی دعوتی حکمتِ عملی میں یہ بات بڑی واضح تھی کہ آپ ﷺ نے شاہانِ عالم کے نام دعوتی خطوط میں ان کو قبول اسلام کی صورت میں اقتدار کی سلامتی کی ضمانت مرحمت فرمائی۔ حضرت مجددؒ کی دعوتی زندگی میں بھی یہ

Marfat.com

پہلو نکھر کر سامنے آتا ہے۔ آپؒ نے کرسئ اقتدار کو اپنا ہدف بنانے کی بجائے صاحب اقتدار کی اصلاح کو اپنا مطمع نظر بنایا۔ آخرکار جہانگیر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اس نے آپؒ کو پورے وقار کے ساتھ رہا کرنے کا حکم دیا اور بادشاہ جس شخص کو اپنے سامنے جھکانا چاہتا تھا خود اس کے عقیدت مندوں میں شامل ہو گیا۔ حضرت مجددؒ کے اسلوب دعوت سے یہ نمایاں ہے کہ داعیانِ اسلام کا اصل مقصد اور ہدف معاشرے کی اصلاح اور لوگوں کا تزکیہ نفس ہے، اقتدار ان کی دعوت کا نتیجہ تو ہو سکتا ہے ہدف نہیں ہے۔

3- مقتدر طبقہ بطور دعوتی ہدف

شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ نے ''اَلنَّاسُ علی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ'' کے اصول کے مطابق جن سیاسی شخصیات کو خاص طور پر خطوط صادر فرمائے اور ان کی اصلاح کی راہ سے بادشاہ، امراء اور دیگر عمائدین حکومت کی اصلاح کا قصد فرمایا ۔حضرت مجددؒ کے طرزِ عمل سے ہمیں یہ راہنمائی ملتی ہے کہ داعی کا ایک اہم ہدف یہ ہونا چاہیے کہ وہ معاشرے میں صاحبانِ اقتدار میں سے سلیم الفطرت انسانوں کی کھوج میں خصوصی محنت کرے، کیونکہ ایسے لوگوں کو تھوڑی سی محنت سے جادۂ مستقیم پر گامزن کیا جا سکتا ہے، اور پھر ان کی وساطت سے دیگر لوگوں کی اصلاح کچھ مشکل نہیں رہتی۔حضرت مجدد الف ثانیؒ قدس سرہٗ العزیز نے میرزا عبدالرحیم خانخاناںؒ کے نام تیرہ مکتوب ارسال فرمائے۔ میر محمد نعمان بدخشیؒ کے نام حضرت مجددؒ کے اب تک دستیاب ہونے والے مکتوبات کی تعداد تینتیس (۳۳) ہے۔ حضرت مجددؒ نے جن امرائے دربار اور اراکین سلطنت کے نام دعوتی خطوط لکھے ان میں خان اعظم، مرزا عزیز الدین، خان جہان خاں لودھی، خان خاناں مرزا عبدالرحیم، مرزا داراب، قلیج

Marfat.com

خاں، اور سید فرید بخاری وغیرہ تھے۔ حضرت مجددؒ کے خطوط کی بڑی تعداد سید فرید بخاری کے نام ہے، جو اکبری دور اور بعد ازاں جہانگیر کے دور میں دربار میں خاص اثر ورسوخ کے مالک تھے۔

داعی اپنی دعوتی کوششوں کا ہدف ہر طبقے کو بناتا ہے، تاہم عام لوگ سوسائٹی کے سرکردہ افراد کو ہمیشہ رول ماڈل (Role Model) کے طور پر دیکھتے ہیں، اس لئے داعی کو سوسائٹی کے مؤثر افراد پر خصوصی محنت کرنی چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام کی جو خصوصی دعا فرمائی تو اس کا اصل منشا بھی یہی تھا۔ حضرت مجددؒ کے اسلوبِ دعوت میں یہ چیز بڑی نمایاں ہے کہ آپؒ کے لکھے گئے دعوتی خطوط کی بڑی تعداد وہ ہے جن میں آپؒ نے امراء اور معاشرے کے سرکردہ افراد کو اپنا مخاطب بنایا ہے۔ اور ان کے سماجی اثر ورسوخ کی آڑ میں اصلاحِ احوال کی کامیاب کوششیں کی ہیں۔

4- دستیاب وسائل دعوت کا بھرپور استعمال

مجددؒ صاحب کے اسلوبِ دعوت کا ایک اور پہلو جو دعوتی تحریکوں اور ان کے کارکنان کے لئے قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ صرف وہی داعی اپنے مشن میں کامیاب ہوتا ہے جو اپنے دور کے وسائل دعوت کو اپنے مشن کی کامیابی کے لئے احسن انداز میں استعمال کرتا ہے۔ حضرت مجددؒ نے ایک طرف اگر اپنے ذاتی کردار سے خلق خدا کو اپنی دعوت کی طرف متوجہ کیا ہے تو دوسری طرف آپؒ نے دعوتی خطوط کو اپنی تبلیغ کے لئے ایک مؤثر ترین ذریعے کے طور پر اختیار فرمایا، گویا آپؒ نے اپنے دور کی ''میڈیا وار'' میں دعوتی خطوط کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ صرف وہی داعی اپنے مشن میں

Marfat.com

کامیاب ہوتا جو اپنے دور کے مزاج، زبان اور محاورے سے اچھی طرح واقف ہو اور لوگوں کو اس اسلوب میں مخاطب کرے جو ان کے لئے اجنبی نہ ہو۔ حضرت مجددؒ نے اس اسلوب کا خوب لحاظ کیا، آپؒ کے دعوتی مکتوب فارسی اور عربی زبان کے خوبصورت نثر پارے ہیں، جو اس دور کی زندہ زبانیں تھیں، اور آپؒ نے لوگوں کو جس محاورے میں مخاطب کیا ہے، اس دور کا سکہ رائج الوقت وہی تھا۔ دورِ حاضر میں داعیانِ اسلام کے لئے یہ اسلوب خاص طور پر قابلِ توجہ ہے جو نہ صرف اپنے مخاطبین کی زبان اور محاورے سے ناواقف ہیں بلکہ اس فکری پس منظر سے بھی نابلد ہیں جس میں آج کی نئی نسل کی ذہنی تشکیل ہو رہی ہے، اور یہی چیز ان کی دعوت کے غیر موثر ہونے کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ دورِ حاضر میں وارثانِ محراب و منبر پر اصحابِ کہف کی مثال صادق آتی ہے، جن کی زبان اور سکہ دونوں لوگوں کے لئے اجنبی تھے۔

عدمِ تشدد کے ذریعے اپنی بات منوانا دورِ حاضر کا ایک معروف فلسفہ ہے، سابق امریکی صدر بارک حسین اوباما کی کامیابی کے پیچھے کالی نسل کے امریکیوں کی پچاس سالہ عدمِ تشدد پر مبنی تحریک ہی کارفرما رہی ہے۔ عام طور پر مہاتما گاندھی کو ''تحریکِ عدمِ تشدد'' کا بانی کہا جاتا ہے، لیکن شاید یہ کہنا مبالغہ نہ ہو کہ جس طرح حضرت مجددؒ کو ''دوقومی نظریہ'' کا بانی کہا جاتا اسی طرح آپؒ بجا طور پر ''تحریکِ عدمِ تشدد'' کے بھی بانی ہیں۔ آپؒ نے ریاست سے ٹکر لئے بغیر جس طرح اپنے مشن کی تکمیل فرمائی، یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ گاندھی جیسا قوم پرست لیڈر جس کی برصغیر کی تاریخ پر گہری نظر ہو اور جو اکبر کا قدردان بھی ہو، وہ حضرت مجددؒ کی تحریک دعوت اور اس کے اثرات سے آگاہ نہ ہو؟ معلوم یہ ہوتا ہے کہ گاندھی نے عدمِ تشدد کا سبق

Marfat.com

حضرت مجددؒ کی دعوتی تحریک ہی سے اخذ کیا ہے۔

5- عصری فتنوں کا درست ادراک

حضرت مجددؒ نے تجدید و احیائے دین کا عظیم الشان کارنامہ جس دور میں انجام دیا، اگر ہم اس دور کا تنقیدی جائزہ لیں تو یہ افسوس ناک حقیقت سامنے آتی ہے کہ بعض جاہل صوفیہ کے لبادے میں عوامی سطح پر اس غلط فہمی کو پھیلا رہے تھے کہ شریعت اور طریقت دو متوازی دھارے ہیں اور ان دونوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضرت مجددؒ نے اس گمراہ کن نظریہ پر کاری ضرب لگائی اور اس بات کو اپنے دعوتی مشن کا بنیادی نقطہ قرار دیا کہ شریعت اور طریقت ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔ ایک مکتوب میں حضرت میر نعمانؒ کو چند نصیحتیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے اس سلسلے کا دارومدار دو باتوں پر ہے۔ ایک یہ کہ شریعت پر اس حد تک استقامت اختیار کریں کہ اس کے چھوٹے چھوٹے آداب کو بھی ترک نہ کریں اور دوسری بات یہ کہ شیخِ طریقت کی محبت اور اخلاص پر اس طرح راسخ اور ثابت قدم ہو جائیں کہ شیخ پر کسی قسم کا اعتراض نہ کریں بلکہ شیخ کی تمام حرکات و سکنات مرید کی نظر میں محبوب ہوں۔ سنت کے ترک کرنے پر بھی نصیحت فرمائی کہ سنت کی قضا کریں۔ (4) ذکر جہر کے متعلق سوال ہوا کہ آپ ذکرِ جہر سے منع کیوں فرماتے ہیں تو میر نعمانؒ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا عمل دو طرح پر ہے۔ ایک عبادت کے طریقہ پر اور دوسرا عرف اور عادت کے طور پر۔ جو عمل عبادت کے طریق پر ہو، اس کے خلاف کرنا بدعت منکرہ ہے اور جو بات عرف اور عادت کے طور پر ہے، اس کو بدعت نہیں کہتا۔ (5) حضرت مجدد الف ثانیؒ سالک کے لئے نماز کی اہمیت پر

Marfat.com

روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سالکوں کو سب سے زیادہ فائدہ اور حصہ نماز کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔ نمازی جب نماز ادا کرتا ہے تو اس دنیا سے نکل کر عالم آخرت میں داخل ہو جاتا ہے اور فرماتے ہیں کہ اگر نماز کی حقیقت معلوم ہو جائے تو انسان ہرگز سماع ونغمہ کی طرف توجہ نہ کرتا اور نہ ہی وجد کی حالت اس پر طاری ہوتی۔(6) یہی وجہ ہے کہ حضرت مجددؒ کی نظر میں سالک کی ترقی کا معیار شریعت پر عمل اور تعلیم طریقت پر ہے نہ کہ کرامات وخوارق کے ظہور پر۔ میر نعمانؒ کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ کرامات وخوارق ولایت کی شرط نہیں ہیں۔ جس طرح علماء کرامات کے حصول کے مکلف نہیں ہیں، اسی طرح اولیاء بھی کرامات کے مکلف نہیں ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ولایت قربِ الٰہی سے عبارت ہے۔ یہ تمام خوارق وکرامات اللہ تعالیٰ کا انعام ہیں۔ کرامات حرف یقین کی تقویت کے لئے ہیں اور جس آدمی کو خالص یقین دیا گیا ہے اس کو ان کرامات کی حاجت نہیں ہوتی اور یہ تمام کرامات ذکرِ ذات سے کمتر ہیں اور اسی طرح جوہر قلب سے بھی کمتر ہیں۔(7)

6- دستیاب مواقع کا بھرپور استعمال

حضرت شیخ مجدد کی دعوتی زندگی سے ایک اور اسلوب جو ہمارے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ کس طرح ایک داعی بدترین حالات میں بھی دستیاب مواقع سے فائدہ اٹھاتا ہے اور دلوں کی زمین کو دعوت کے بیج کی تخم ریزی کے لئے ہموار کر لیتا ہے۔ بعض غلط فہمیوں کی بنا پر جب جہانگیر نے حضرت مجددؒ کو قید خانے میں ڈال دیا تو ایام اسیری میں حضرت مجددؒ نے حضرت یوسفؑ کی سنت کو اس طرح زندہ کیا کہ سینکڑوں قیدی آپؒ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور ان میں سے بہتوں نے آپ

Marfat.com

کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ڈاکٹر ٹی۔ڈبلیو۔آرنلڈ اپنی کتاب (The Preaching of Islam) میں لکھتے ہیں:

''شہنشاہ جہانگیر (۱۶۰۵۔۱۶۲۸ء) کے عہد میں ایک سنی عالم شیخ احمد مجدد نامی تھے، جو شیعہ عقائد کی تردید میں خاص طور پر مشہور تھے، شیعوں کو اس وقت دربار میں جو رسوخ حاصل تھا، ان لوگوں نے کسی بہانہ سے انہیں قید کرادیا، دو برس وہ قید میں رہے، اور اس مدت میں انہوں نے اپنے رفقائے زنداں میں سے سینکڑوں بت پرستوں کو حلقہ بگوش بنالیا۔''(8)

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس (Encyclopedia of religion and Ethics) میں ہے:

''ہندوستان میں سترھویں صدی عیسوی میں ایک عالم جن کا نام شیخ احمد مجددؒ ہے، جو ناحق قید کردیے گئے تھے، ان کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے قید خانہ کے ساتھیوں میں سے کئی بت پرستوں کو مسلمان بنالیا۔''(9)

قید سے رہائی کے بعد بھی آپؒ نے بڑی دانائی سے دعوت وتبلیغ کے مواقع پیدا فرمائے۔ جہانگیر نے توزک میں لکھا ہے کہ میں نے حضرت کو خلعت اور ہزار روپیہ خرچ عنایت کیا، اور ان کو جانے اور ساتھ رہنے کا اختیار دیا لیکن انہوں نے ہمرکابی کو ترجیح دی۔حضرت مجددؒ نے دعوت و اصلاح کے لئے اس موقع کو غنیمت جانا آپؒ اپنے

Marfat.com

صاحبزادگان کے نام مکتوب میں لکھتے ہیں: اس عرصہ کی ایک ساعت کو دوسری جگہوں کی بہت سی ساعتوں سے بہتر تصور کرتا ہوں۔ (10) آپ شاہی لشکر کے ساتھ تقریباً ساڑھے تین سال تک رہے۔ آپؒ نے اپنی بے لوث دعوت سے شاہی دربار اور پوری لشکرگاہ و خانقاہ میں تبدیل کر دیا۔ جہانگیر پر تو اس کا اثر یہ ہوا کہ نور جہاں، جو نہ صرف سلطنت کی ملکہ تھی بلکہ جہانگیر کے دل کی بھی ملکہ تھی، اپنی تمام تر کفر سامانیوں کے باوجود اسے شیعیت کی طرف مائل نہ کر سکی۔ جہانگیر کے اندر نئے دینی رجحان پیدا ہوئے، اس نے منہدم مساجد کی دوبارہ تعمیر، اور مفتوحہ علاقوں میں دینی مدارس کے قیام میں دلچسپی ظاہر کرنا شروع کی۔ ۱۰۳۱ء میں قلعہ کانگڑا کی فتح کے موقع پر اس نے جس طرح اپنی اسلامیت کا اظہار کیا اور وہاں شعائر اسلام کا اجراء کرایا، اس سے بھی جہانگیر کے اندر آنے والی مذہبی تبدیلی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ (11) مکتوبات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خود جہانگیر نے یہ چاہا کہ دربار میں ہر وقت چار ایسے علماء حاضر رہیں جو مسائل شرعیہ کی وضاحت کریں اور ان سے رہنمائی حاصل کی جاتی رہے۔ (12) شاہی خاندان اور درباری امراء کے ساتھ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور ان کے خاندان کے تعلقات اس قدر خوش گوار ہوئے کہ اس کے اثرات عالمگیرؒ کی وفات تک واضح طور پر محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ اورنگ زیب عالمگیرؒ حضرت مجددؒ کے صاحبزادے خواجہ محمد معصومؒ سے بیعت و ارادت کا تعلق رکھتا تھا، (13) بادشاہ نے متعدد بار حضرت مجددؒ کے صاحبزادے خواجہ محمد معصومؒ سے درخواست کی کہ وہ سفر و حضر میں ان کے ساتھ رہا کریں، لیکن انہوں نے منظور نہ کیا، اور اس کے بجائے اپنے فرزند گرامی خواجہ سیف الدین کو دہلی بھیج دیا۔ مکتوبات معصومیہ میں مکتوب نمبر ۲۲۱ اور مکتوب نمبر ۲۴۷ بادشاہ کے نام ہیں جبکہ مکتوبات سیفیہ میں اٹھارہ مکتوب بادشاہ کے نام ہیں، جن سے بادشاہ کے مجددی خاندان سے قریبی تعلقات کا پتہ چلتا ہے۔

Marfat.com

7-دعوتی کوششوں کی بارآوری کا انتظار

ایک داعی کو عام آدمی کی نسبت زیادہ بردبار اور متحمل مزاج ہونا چاہیے۔ جس طرح فصلوں کے موسم ہوتے ہیں اسی طرح دلوں کے بھی موسم ہوتے ہیں جو بات ایک وقت میں کسی انسان یا سوسائٹی کے لئے اجنبی اور غیر مانوس ہوتی ہے کسی دوسرے وقت میں وہی چیز ان کی نظر میں تریاق سے بڑھ کر ہوتی ہے اس لئے داعی کے لئے مناسب موقع کا انتظار کرنا بڑا ضروری ہے۔ اس پہلو سے شیخ مجدد کی دعوتی زندگی ہماری خصوصی توجہ کی مستحق ہے، آپؒ نے دعوت کے بیج کی تخم ریزی کے لیے بڑے تحمل کے ساتھ مناسب اور موزوں وقت کا انتظار کیا، اگرچہ شیخ مجددؒ اپنی تجدیدی اور دعوتی کوششوں کا آغاز ۹۹۸ھ میں اس وقت کر چکے تھے جب آپؒ عہدِ اکبری میں آگرہ تشریف لائے، اس دور میں ملّا مبارک اور اس کے بیٹوں (ابوالفضل اور فیضی) کا طوطی بولتا تھا، تاہم وہ حضرت مجددؒ کے مقام و مرتبے سے پوری طرح آگاہ تھے۔ (14) بادشاہ اکبر کا انتقال ۱۰۱۴ھ میں ہوا، اس وقت حضرت مجددؒ کی عمر ۴۳ سال تھی اور درباری امراء سید صدر جہاں، خان خاناں اور مرتضیٰ خان وغیرہ کے ذریعے بادشاہ تک آپؒ کے نصیحت آمیز پیغامات پہنچ چکے تھے، تاہم آپؒ نے کسی جلد بازی کا مظاہرہ نہیں فرمایا اور دعوت و تبلیغ میں بڑی حکمت کے ساتھ تدریج کے اصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قدم بقدم آگے بڑھتے رہے، بالآخر حضرت مجددؒ کے زیرِ اثر امراء کا ایک ایسا مضبوط حلقہ قائم ہو گیا، جنہوں نے یہ عہد کیا کہ مستقبل میں اسی شہزادے کی حمایت کریں گے جو ملک میں اسلامی شریعت کی بحالی کا وعدہ کرے گا، چنانچہ جہانگیر نے یہ

Marfat.com

عہد کیا اور ان کی کوششوں سے وہ اکبر کا جانشین ہوا۔ حضرت مجددؒ کے زیر اثر امراء کی وجہ سے ہی شہزادہ خسرو بادشاہ نہ بن سکا۔ بعد کے دور میں دارا شکوہ اور اورنگ زیب عالمگیرؒ کی بظاہر سیاسی کشمکش کو اسی تناظر میں دیکھا جانا چاہیے، یہ دراصل حضرت مجددؒ کی فکر سے اکبری فکر کا فیصلہ کن ٹکراؤ تھا جس میں شیخ مجددؒ کی فکر کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اکبری دور میں شیخ مجددؒ کی دعوتی حکمتِ عملی کو مکی عہدِ نبوت کے مشابہ قرار دیا جا سکتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبر و تحمل کے ساتھ دارِ ارقمؓ اور بعد ازاں شعب ابی طالب میں داعیانِ اسلام کی تربیت میں ہمہ تن مصروف تھے۔ اور ان کو مختلف قبائل عرب کی طرف داعی اور مبلغ بنا کر بھیج رہے تھے، جن کی دعوتی کوششوں کے نتیجہ میں عرب کا کوئی گھرانہ اسلام کی برکات سے محروم نہ رہا۔ شیخ مجددؒ کی اس حکمتِ عملی کے حقیقی اثرات اور ثمرات بھی بعد کے دور میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

8- کارکنانِ دعوت کی دستگیری اور حوصلہ افزائی

داعی کے لئے وہ مرحلہ بڑا صبر آزما ہوتا ہے جب کچھ لوگ بلاوجہ اس پر طعن و تشنیع کے تیروں کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں۔ اس مرحلہ پر صرف وہی مصلح اور داعی جادۂ مستقیم پر گامزن رہتا ہے جس کو یہ مشن اپنی عزت و آبرو اور جان و مال سے بھی زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ دعوت تو حق کی دی جا رہی ہو اور شیطان اس کے مقابل اپنے چیلوں کو کھڑا نہ کرے۔ یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جب داعی کی استقامت سلیم الفطرت انسانوں کے دلوں پر لگے ہوئے قفل کو توڑ کر ان پر حق کو آشکار کر دیتی ہے۔ لہٰذا ایسے مواقع پر مصلح کو صبر سے کام لینا چاہئے۔ ایک ایسے ہی موقع پر جب اہل

Marfat.com

خسر ان نے حضرت میر محمد نعمانؒ کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا اور آپ کو اس کا شدید رنج پہنچا، جس کا ذکر انھوں نے حضرت مجددؒ سے کیا تو حضرت مجددؒ نے ان کی طرف ایک مکتوب صادر فرمایا اور ان کو تسلی دی کہ آپ لوگوں کے طعنوں کو خاطر میں نہ لائیں بلکہ اس مشن پر گامزن رہیں جو آپ کے ذمے لگایا گیا ہے۔ پھر آپؒ حضرت میر نعمانؒ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آپ کے لائق ہے کہ ان کے بدلے اور مکافات کے درپے نہ ہوں۔ دروغ کو کبھی فروغ نہیں ہے ان کی متنافق باتیں ہی ان کے بازار کی رونق کو کم کردیں گی۔ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُوراً فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ (۴۰/۲۴) (جس کے لئے اللہ نے کوئی نور نہیں بنایا اس کے لئے کوئی نور نہیں۔) وہ شغل جو درپیش ہے اس میں کوشش کریں اور اس کے غیر سے آنکھیں بند کرلیں۔''(15)

حضرت مجددؒ کو اپنے دعوتی مشن سے کس قدر تعلقِ خاطر تھا اس کی وضاحت ایک دوسرے مکتوب سے ہوتی ہے، جس کی عبارت سے محسوس ہوتا ہے کہ حضرت میر نعمانؒ اس بات سے پریشان تھے کہ حضرت مجددؒ کو ان کی کسی بات سے دکھ پہنچا ہے اور ان کی دلآزاری ہوئی ہے۔ حضرت مجددؒ نے ان کے ان شکوک و شبہات کو دور کیا اور کہا کہ ان کو ان کی کسی بات سے آزار نہیں پہنچا کیونکہ انسان سے اگر بتقاضائے بشریت کوئی بھول چوک ہو جائے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ لہٰذا آزار کا وہم دل سے دور کر کے طریقت کی تعلیم دینے اور طالبعلموں کی تربیت میں اپنا دھیان دیں۔(16)

داعیانِ اسلام کا فقر و فاقہ میں مبتلا ہونا کوئی نئی بات نہیں بلکہ اس راہ پر چلنے

Marfat.com

والے مصائب و آلام سے کم ہی محفوظ رہ پاتے ہیں۔ جب داعی پر ''الفقر فخری'' کی حقیقت کھل جاتی ہے تو پھر وہ فقر و فاقہ میں بھی ایک طرح کا کیف و سرور محسوس کرتا ہے۔ حضرت مجددؒ کو جب میر نعمانؒ اور ان کے ساتھیوں کی مالی پریشانیوں کی خبر ملی تو ان کی طرف جو مکتوب شریف روانہ فرمایا۔ اس میں لکھا کہ فقر و نامرادی ہی اس گروہِ صوفیہ کا اصل حسن ہے اور اسی میں حضور ﷺ کی حقیقی اقتداء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے رزق کا ذمہ اپنے اوپر لیا ہے اور انسان کو اس فکر و تردد سے فارغ کر دیا ہے۔ لہٰذا ان کو نصیحت کی کہ رزق کا غم رازق کے حوالے کر کے اس کے کام میں مشغول ہو جائیں۔ (17) آپؒ ایک دوسرے مکتوب میں اپنے ذاتی احوال بیان کرتے ہیں کہ کس طرح ان پر اس راہِ طریقت میں سختیاں آئیں اور کن کٹھن حالات میں انہوں نے یہ راہ کاٹی اور وہ درمیان میں پھنس کر رہ گئے، یہاں تک کہ نا امیدی کے دروازے پر دستک دینے لگے اور پھر اس صورتِ حال میں اللہ تعالیٰ نے مجھے عین بلا کے اندر عافیت بخشی اور سختی کی حالت میں مجھ پر احسان فرمایا۔ اور پھر آپؒ نے میر صاحب کو یہی تعلیم دی کہ راستے کی تکلیفوں سے گھبرا جانے والے منزلِ مقصود پر نہیں پہنچتے۔ اس کے لئے صبر اور حوصلے سے کام لینا ضروری ہے۔ (18) حضرت مجددؒ کے ایک دوسرے مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ میر صاحبؒ نے ان سے خلافت کے لئے تحریری اجازت نامہ طلب کیا تھا، یہ چیز چونکہ دعوت کے اس عظیم مشن کے مقابل پر کاہ کی سی حیثیت بھی نہیں رکھتی تھی اس لئے آپؒ نے میر صاحب کو لکھا:

> ''اجازت نامہ کے لکھنے میں آپ جو اس قدر مبالغہ اور کوشش کر رہے ہیں، اس سے آپ کا مقصود کیا ہے؟ طریقہ تعلیم کرنے

Marfat.com

کی آپ کو جو اجازت دی گئی ہے اگر وہ کافی نہیں تو اجازت نامہ کیا کرے گا؟ یہ لازم نہیں کہ جو کچھ دل میں گزرے اسی کے واسطے کوشش کرنے لگ جائیں۔ نفس بڑا ضدی ہے، جس کام کے پیچھے لگ جائے، اس کے پورا کرنے کے پیچھے لگ جاتا ہے۔"(19)

اس ساری گفتگو کا حاصل یہ کہ حضرت مجددؒ کی نظر میں ایک سچے داعی کو ہر طرح کی مصیبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیے۔ ہر دور میں اہل اللہ کا یہی طریقہ رہا ہے۔ اور جو لوگ دعوت کی راہ میں روڑے اٹکائیں ان سے بدلے کی ٹھان لینے کے بجائے مصلح اور مربی کو اپنے مشن پر گامزن رہنا چاہیے۔

9-مدعو کی عزتِ نفس کا لحاظ

دعوتِ دین میں مدعو کے لئے خیر خواہی اور دلسوزی شرطِ اوّل ہے۔ داعی کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ مدعو کے دل پر دستک دے، اور نہ صرف اس کی عزت نفس کا پوری طرح لحاظ رکھے، بلکہ اس کے ہر اچھے عمل پر اس کی حوصلہ افزائی بھی کرے، اور پھر جہاں ضرورت ہو اس کی اخلاقی تربیت سے بھی صرفِ نظر نہ کرے۔ اعلیٰ حکومتی عہدوں پر فائز اربابِ بست وکشاد خاص قسم کے پروٹوکول کے عادی ہوتے ہیں، اور یہ پروٹوکول ان کی نفسیات میں رچ بس کر ان کی عادت سے بڑھ کر فطرت کا حصہ بن جاتا ہے، ایک داعی کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ اپنے مدعو اور مخاطب کی نفسیات اور پس منظر کا پوری طرح لحاظ رکھے۔ حضرت مجددؒ کے خطوط میں ہمیں اس اسلوب کی جھلکیاں جگہ جگہ ملتی ہیں۔ مثلاً آپؒ اپنے خطوط کا آغاز کسی نہ کسی

Marfat.com

دعائیہ جملہ سے فرماتے ہیں، ایک خط میں خان خاناں کو اپنی دعاؤں سے نوازنے کے ساتھ ساتھ ان کے کمالات کا اعتراف ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں ایسی قیل و قال سے نجات دے جو حال سے خالی ہے اور اس علم سے نجات عطا فرمائے جو عمل سے محروم ہے۔۔۔۔۔۔۔اے ظہورِ کمالات کے لائق برادرِ عزیز! اللہ تعالیٰ تمہیں قوت سے فعل کی طرف لائے تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، تو اس شخص پر افسوس جس نے اس میں کچھ نہ بویا اور زمین استعداد کو خالی رکھا اور تخمِ اعمال کو ضائع کر دیا۔''(20)

ایک مکتوب میں حضرت مجددؒ، خان خاناں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایسی کتب کے مطالعہ سے احتراز کرنا چاہیے جو صوفیہ کے مکشوفات و الہامات پر مبنی ہوں، کیونکہ ہر قاری کے لئے اصل حقائق تک آسانی سے رسائی ممکن نہیں۔ اس لئے اربابِ اختیار کو فتوحاتِ مکیہ (ابن عربیؒ) کی بجائے فتوحاتِ مدنیہ (احادیثِ نبویہ) کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ آپ مکتوب الیہ کو دعا دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''فتوحاتِ مکیہ مفتاح فتوحاتِ مدنیہ باد۔ یعنی فتوحاتِ مکیہ فتوحاتِ مدینہ کی کلید ہو۔''(21)

حضرت میر نعمانؒ اگرچہ حضرت مجددؒ کے مرید تھے لیکن حضرت مجددؒ نے ان کی طرف جو مکتوبات صادر فرمائے ان میں آپ کو بڑے احترام کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے۔ حضرت مجددؒ نے میر نعمانؒ کے لئے جو محبت بھرے الفاظ استعمال کئے ہیں وہ نا

Marfat.com

صرف اپنے مریدین سے آپؒ کے تعلق خاطر کو واضح کرتے ہیں بلکہ اس اسلوب تخاطب میں عصر حاضر کے داعیان اسلام کے لئے بھی قابل اتباع نمونہ ہے۔ حضرت مجددؒ کبھی تو ان کو ''اے برادر!'' کے لفظ سے مخاطب کرتے ہیں اور کبھی ان سے محبت کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں ''میرے سعادت مند بھائی یعنی سیادت پناہ میر محمد نعمانؒ کا مکتوب شریف وصول ہوا۔'' (22) اور کبھی ان کو اس انداز میں دعا دیتے ہیں ''میرے سیادت پناہ عزیز بھائی میر محمد نعمانؒ جمعیت سے رہیں۔'' (23) ''سیادت مآب میرے عزیز بھائی میر محمد نعمانؒ خوش رہیں۔'' (24) اور پھر کبھی محبت بھرے انداز میں شکوہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''شاید حضرت میر صاحبؒ نے ہم کو فراموش کر دیا ہے کہ کبھی سلام و پیام سے یاد نہیں فرمایا۔'' (25) تعلیم و تربیت اور اصلاح احوال کے لئے حضرت مجددؒ اپنے مکتوبات میں جس انداز میں اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہیں وہ براہِ راست دل پر دستک دینے والا ہے اور شاید اسی اسلوب کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے دورِ حاضر کے داعیان اسلام کی کوششیں پوری طرح بار آور نہیں ہو پا رہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ داعی کے لیے اصلاحِ احوال اور تربیت کا اوّلین اصول یہ ہے کہ مدعو اور مخاطَب کی عزتِ نفس مجروح نہ ہونے پائے کیونکہ مصلح اور مربی کا کام صرف اسی صورت میں آسان ہو سکتا ہے جب وہ اپنے مخاطَب کے دل میں اپنے لئے جگہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے اور اپنی بات اس دلسوزی، خلوص نیت اور للہیّت سے پیش کرے کہ مخاطَب کے دل کے دروازے خود بخود کھلتے چلے جائیں۔ داعی اعظم ﷺ اور آپ ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ کرامؓ کی دعوتی کوششوں میں اس نفسیاتی اصول کی کارفرمائی کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

10- شیخِ مقتداء کا اصل کردار

حضرت شیخِ مجددؒ میر نعمانؒ کے نام ایک مکتوب میں شیخ مقتداء کا اصل کردار اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر شیخ کسی مرید کو کسی مصلحت کے پیش نظر مقام شیخی کی اجازت دیں تو اس کے احوال پر پوری طرح نظر رکھیں اور اس کی غلطیوں پر فوری مطلع کریں اور اگر اس معاملے میں شیخ سستی کا مظاہرہ کرے گا تو یہ سراسر خیانت ہے۔ (26) ایک مکتوب میں میر صاحبؒ کو نصیحت فرمائی کہ اپنے مریدین پر پوری طرح توجہ اور نظر رکھیں یہ نہ ہو کہ مرید اسباق میں ترقی حاصل کرلیں اور شیخ اپنی جگہ پر رک جائے اور مرید کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے کہ میں کامل ہو گیا اور اب مجھے شیخ کی ضرورت نہیں اور یہی بات مرید کے لئے خطرناک ہے۔ اس لئے ان کے احوال پر پوری نظر رکھیں اور ان کو بھٹکنے سے بچائیں اور ان کے اندر اس بات کی حیا پیدا کریں کہ شیخ ہمیشہ شیخ ہے اور اس کی اتباع اور تابعداری ان پر لازم ہے۔ یہ نہ ہو کہ آپ کی خاموشی الٹا آپ کے لئے ہی باعثِ شرمندگی بن جائے۔ اس کے علاوہ فرمایا کہ طریقہ نقشبندیہ کے علاوہ کسی طالب کو کوئی اور طریقہ نہ سکھائیں تاکہ دو طریقے آپس میں خلط ملط نہ ہو جائیں۔ (27) گویا حضرت مجددؒ کی نظر میں شیخ مقتداء کی ذمہ داری دوہری ہے، ایک طرف تو وہ رجال کار کی تیاری کا خاص اہتمام کرے اور دوسری طرف ان کے احوال پر بھی نظر رکھے اور ان کی تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ انسان خطا کا پتلہ ہے اور اس سے غلطی کا سرزد ہونا ایک فطری امر ہے، اس لیے داعی کا افراد سے اعلیٰ ترین کردار کی توقع کرتے ہوئے ان کا محاسبہ کرنا اور ان

Marfat.com

سے اظہارِ نفرت کرتے ہوئے ان کو بالکل ہی چھوڑ دینا درست نہیں ہے، کیونکہ اس سے دعوت کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔غلطیوں کی اصلاح دعوت وتبلیغ کا لازمی حصہ ہے اور یہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہی کی ایک صورت ہے، اور اس کی بہترین شکل یہ ہے کہ شیخ اپنے مریدین اور شاگردوں کے سامنے اپنے آپ کو ایک مثالی نمونے کے طور پر پیش کرے، تا ہم مصلح اور مربی بھی انسان ہے اور اس سے غلطی کا سرزد ہونا عین انسانی فطرت ہے۔غلطی کا وقوع اس قدر خطرناک نہیں جس قدر غلطی کا عدم شعور ہے اور اس سے بھی زیادہ خطرناک یہ ہے کہ انسان اس کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اس پر ڈٹ جائے۔ یہ رویہ انسان کی روحانی ترقی کے لئے انتہائی تباہ کن ہے۔ایک ایسے موقع پر جب بعض حلقوں میں حضرت مجددؒ کے رسالہ ''مبدء ومعاد'' کی عبارات سے اضطراب پیدا ہوا تو آپؒ نے اپنے ان ملفوظات سے باقاعدہ رجوع کا اعلان فرمایا جن کے مطابق اولوالعزم انبیاء کے ایک دوسرے سے افضل ہونے کے حوالے سے لکھا گیا تھا۔آپؒ نے اپنے ان ملفوظات کے بارے میں فرمایا کہ چونکہ یہ محض کشف والہام پر مبنی تھے۔اس لئے ان کے لکھنے اور فضیلت میں تفرقہ کرنے سے توبہ کرتا ہوں کیونکہ قطعی دلیل کے سوا اس بارے میں گفتگو کرنا جائز نہیں۔(28)

11- حقیقی تبدیلی کے لیے نقطۂ آغاز

سماجی تبدیلی کے لئے دعوت کا مرکزی ہدف طبقہ عوام ہے یا اشرافیہ۔یعنی تبدیلی اوپر سے نیچے کی طرف سفر کرتی ہے یا نیچے سے اوپر کی طرف، یہ سوال جس قدر اہم ہے اسی قدر سنجیدہ تجزیے کا متقاضی بھی ہے۔ دورِ حاضر میں بہت سی اسلامی

Marfat.com

تحریکوں کی تگ ودو اور طرزِ عمل کو اسی تناظر میں دیکھا جانا چاہیے، اور اسی پس منظر میں ان کے اثرات ونتائج کی وسعت کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مجددؒ کی تحریکِ دعوت کو اس پہلو سے دیکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپؒ نے ایک طرف تو طبقۂ عوام کی تعلیم وتربیت اور اصلاحِ احوال کی طرف بھرپور توجہ فرمائی اور دوسری طرف کرسیٔ اقتدار کی بجائے امراء اور اشرافیہ کو اپنی دعوت کا ہدف بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپؒ کی کوششوں کے نتیجے میں معاشرے کے سرکردہ لوگوں نے اپنی دینی دلچسپیوں کا اظہار کیا تو عوام نے اپنے دینی مزاج کی وجہ سے ان کے طرزِ عمل کو نہ صرف قبول کیا بلکہ اس پر اپنی مسرت اور شادمانی کا اظہار بھی کیا۔

سلاطین، امراء اور حکومتی عہدداروں کا احتساب اور ان کو نصیحت کرنا جان جوکھوں کا کام ہے، لیکن یہ کام جس قدر مشکل ہے اسی قدر ضروری بھی ہے اس لئے کہ عوام الناس معاشرے کے سرکردہ افراد اور ان کے طرزِ عمل سے نہ صرف براہِ راست متاثر ہوتے ہیں بلکہ ان کو نمونۂ عمل بھی بنا لیتے ہیں۔ اس لئے ایک داعی کو ہر طرح کے تحفظات سے بلند ہو کر بڑی حکمت کے ساتھ یہ فریضہ انجام دینا چاہیے۔ کیونکہ اعلیٰ منصب پر فائز کسی ایک انسان کی اصلاح کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے بہت سارے انسانوں کی اصلاح کا سامان کر لیا ہے۔ حضرت مجددؒ نے دعوت کے اس اسلوب کو جس حکمت کے ساتھ برتا ہے، وہ داعیانِ اسلام کے لئے خاص طور پر قابلِ توجہ ہے۔

میرزا عبدالرحیم خانِ خاناںؒ صاحبِ ثروت اور سلطنتِ مغلیہ کے رکن رکین ہونے کے باوصف اہل اللہ اور درویشوں کے خدمت گاروں میں تھے مگر ان کے اندازِ تحریر سے تحکم اور تکبر کی بو آتی تھی۔ حضرت مجددؒ ایک مکتوب میں ان کو تواضع اختیار کرنے کی

Marfat.com

تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے فقراء کی بہت خدمت کی ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی فقراء کے آداب کا لحاظ بھی بہت ضروری ہے، تاکہ اس پر ثمرہ اور نتیجہ برآمد ہو۔ اور اس کے بغیر تو خاردار درخت پر ہاتھ پھیرنے والی بات ہے، یعنی کچھ فائدہ نہیں ہے، ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے متقی لوگ تکلف سے بری ہیں اور متکبروں کے ساتھ تکبر کرنا بھی ایک قسم کا صدقہ اور نیکی ہے۔ حضرت خواجہ نقشبندؒ کو ایک شخص نے متکبر کہا تو انھوں نے فرمایا: میرا تکبر خدا کے لئے ہے۔ اس گروہِ فقراء کو ذلیل خیال نہ کریں کیونکہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ''رُبَّ اَشعَثَ مَدْفُوْعٍ بِـالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ'' (بہت سے پراگندہ بال، گردآلود، دروازوں سے دھکیلے جانے والے (باطن میں ایسا بلند مقام رکھتے ہیں) کہ اگر اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی قسم پوری کرتا ہے۔)......... اگرچہ یہ باتیں تلخی نما ہیں۔ لیکن آپ کی خوشامد اور چاپلوسی کرنے والے بہت ہیں، آپ اسی پر اکتفاء کریں۔ فقراء سے آشنائی اور ملاقات سے مقصود یہ ہے کہ انسان اپنے پوشیدہ عیوب اور مخفی کمینی حرکات سے واقف اور مطلع ہو۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اس طرح کی باتوں سے آزار اور تکلیف دینا مقصود نہیں، بلکہ یہ باتیں خیر

Marfat.com

خواہی اور دلسوزی کے طور پر ہیں۔'' (29)

تکبر در اصل ایک روحانی اور اخلاقی مرض ہے جس کا علاج تواضع اور انکساری ہی سے ممکن ہے۔ تواضع، غرباء کا اظہارِ حال اور امراء کے لئے باعثِ کمال ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں:

تواضع زگردن فرازاں نکوست گدا گر تواضع کند خوئے اوست

حضرت مجددؒ کی پرسوز نصیحت کے جو اثرات مکتوب الیہ پر مرتب ہوئے اس کی نشاندہی حضرت مجددؒ کے ایک دوسرے مکتوب سے ہوتی ہے۔ جب خان خاناںؒ نے اس پرخلوص نصیحت کے نتیجے میں تواضع اختیار کرتے ہوئے اپنے رویے کو بالکل تبدیل کرلیا تو حضرت مجددؒ نے اپنے ایک خط میں ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

> ''چونکہ آپ نے فقراء کے آداب کا لحاظ رکھا ہے اور باتوں میں تواضع اختیار کی ہے۔ اس کے مطابق: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ، (جو اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے۔ اللہ اسے بلندی اور رفعت اختیار کرتا ہے۔) امید ہے آپ کا یہ عجز و تواضع آپ کی دینی و دنیوی رفعت کا سبب بنے۔ (30)

12- وحی اور عقل کے حدود

شیطان کے بڑے جالوں میں سے ایک جال یہ ہے کہ وہ امور شرعیہ کے بارے میں انسان کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈال کر اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کبھی تو یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اسلامی احکام خلاف عقل ہیں، عصری

Marfat.com

تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہیں، اور ان پر عمل کرنا ہر انسان کے بس کی بات نہیں ہے ۔حضرت مجددؒ نے خان خاناںؒ کے نام ایک تفصیلی خط اس مضمون کا صادر فرمایا کہ امور شرعیہ میں پوری آسانی اور سہولت کا لحاظ رکھا گیا ہے مقیم و مسافر، مریض و تندرست اور مرد و زن دونوں کے دائرہ کار اور نفسیات کے مطابق تعلیمات دی گئی ہیں۔ اب اس اہتمام کے بعد بھی جو شخص عمل نہ کرے وہ حقیقتِ ایمان سے محروم ہے۔(31)

اس میں کیا شک ہے کہ اسلام دینِ فطرت ہونے کے ساتھ ساتھ دینِ عقل بھی ہے لیکن کون سی عقل معیارِ حق ہوگی؟ یہ ایک اہم سوال ہے، حقیقت یہ ہے کہ عقل ایک ایسا کمزور اور بے بس راہنما ہے جس کو انسانی خواہشات اور جذبات نے ہمیشہ اپنا تابع مہمل بنا کر رکھا ہے، اور عقل نے ہمیشہ انسانی جذبات و خواہشات کے حق میں دلائل تراشے ہیں اور خواہشاتِ نفس اور جذباتی رویوں کو عقلی رویے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ عقل جج نہیں، وکیل ہے۔ جیسا مقدمہ اسے دیا جائے گا اسی کے مطابق وہ وکالت کرے گی۔ یہ ایک ایسی دو دھاری تلوار ہے جو دونوں طرف چلتی ہے اس سے جس طرح دینی حقائق کو ثابت کیا جا سکتا ہے اسی طرح باطل بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ وکیل کی وکالت و ذہانت پر موقوف ہے کہ وہ مقدمہ کے کس پہلو کی تائید یا تردید کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اپنی عقل کا ترازو لے کر آگے بڑھے اور احکام شرعیہ کے حق و باطل ہونے کا فیصلہ کرنے بیٹھ جائے۔ معیارِ حق عقل نہیں بلکہ وحی ہے۔ اس لئے ایک مکتوب میں حضرت مجددؒ، خان خاناں کے نام تحریر فرماتے ہیں:

''جو شخص یہ چاہتا ہے کہ تمام احکام شرعیہ کو عقلی پیمانے پر ناپے اور

Marfat.com

دلائلِ عقلیہ کے مطابق کر دے، وہ شانِ نبوت کا منکر ہے اور اس کے ساتھ کلام کرنا کم عقلی و بے وقوفی ہے۔"(32)

عقل پرستی کا مرض ہر دور میں رہا ہے، مغربی فکر و فلسفے کے زیر اثر یہ دورِ حاضر کا بڑا فتنہ ہے۔ اسلام عقل کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے اور تفکر فی الخلق پر زور دیتا ہے، اسلام کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اگر کسی حکم کی حکمت وقتی طور پر انسان کی سمجھ میں نہ بھی آئے تب بھی وہ اس پر پختہ ایمان اور یقین رکھے۔ ورنہ ایسے شخص کا ایمان اپنی عقل پر ہوگا نہ کہ نبوت و رسالت پر۔ اسی پس منظر میں شیخ مجددؒ نے اسلامی حدود و تعزیرات اور اسلامی احکام کو عقل کے ترازو میں تولنے والے شخص کو شانِ نبوت کا منکر قرار دیا ہے۔ گویا دین یہ ہے کہ: عقل قربان کن پیش مصطفیٰ

13- دعوت و تبلیغ اور خدمت خلق

دورِ حاضر میں داعیانِ اسلام کی دعوت کے غیر مؤثر ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ان کا افرادِ معاشرہ کے ساتھ براہِ راست تعلق نہ ہونے کے برابر ہے، ہمارے ہاں عرفِ عام سے واقفیت اور طبقۂ عوام کے مسائل سے آگاہی حاصل کرنا اور پھر ان کے حل کی عملی کوشش، دعوتِ دین کے دائرہ سے قطعی باہر سمجھی جا رہی ہے۔ یہ طرزِ عمل رسول اللہ ﷺ کے منہاجِ دعوت سے بہت بڑا انحراف ہے۔ سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوقِ خدا سے محبت اور خدمتِ خلق دعوتِ دین کے سب سے کارگر ہتھیار ہیں۔ پہلی وحی کے بعد جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو آپؐ کے اضطراب کو دیکھتے ہوئے حضرت خدیجہؓ نے آپ کو ان الفاظ میں تسلی دی:

"كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ

Marfat.com

وَتَحمِلُ الْکَلَّ وَتُکسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ "(33)

"ہرگز نہیں! اللہ کی قسم، اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، ناداروں کی خبر گیری کرتے ہیں اور مصائب میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔"

حضرت خدیجہؓ کے یہ الفاظ قبل از اعلانِ نبوت رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا بڑا خوبصورت اور جامع بیان ہیں، جس سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ خدمتِ خلق پہلے ہے اور دعوتِ دین بعد میں۔ اس وقت عیسائی مبلغین اور مشنریز پوری دنیا میں خدمتِ خلق کے نام پر اپنے باطل نظریات کے پرچار میں مصروف ہیں۔ غور کیا جائے تو برصغیر میں صوفیہ کرامؒ نے بلا امتیازِ رنگ و نسل اور مذہب، لوگوں کی خدمت کو اپنا شعار بنایا اور لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے میں کامیاب ٹھہرے۔ خانقاہی نظام میں مذہبی رواداری اور لنگر کا تصور اس اسلوبِ دعوت کی خوبصورت مثال ہے۔

حضرت مجددؒ کے دعوتی منہج میں بھی اس اسلوب کو واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ نہ صرف ذاتی حیثیت میں آپ نے مخلوقِ خدا کی خدمت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا بلکہ اصحابِ ثروت کو بھی اس طرف توجہ دلائی۔ ہم ان سطور میں صرف چند مثالیں پیش کرنے پر ہی اکتفاء کریں گے جن سے واضح ہوتا ہے کہ ایک طرف اگر شیخ مجددؒ کی اپنے ارادت مندوں کی روحانی ترقی پر گہری نظر تھی تو دوسری طرف وہ ان کے روزمرہ زندگی کے مسائل سے بھی پوری آگہی رکھتے تھے۔ حضرت مجددؒ، خانِ خاناںؒ کے نام اپنے ایک مکتوب میں ایک ضرورت مند کی سفارش کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

Marfat.com

''سیادت مآب سید ابراہیم آپ کے بلند آستانہ سے قدیمی تعلق و نسبت رکھتا ہے اور آپ کے دعا گوؤں میں شامل ہے۔ آپ کے ذمہ کرم پر لازم ہے کہ اس کی دستگیری فرمائیں۔ تاکہ اس فقر اور بڑھاپے کے وقت اپنے اہل و عیال میں فراغت اور سکون سے اپنا وقت گزاریں اور آپ کے دونوں جہان کی سلامتی کی دعا میں مشغول رہیں۔ (34)

حضرت مجددؒ ایک دوسرے مکتوب میں رقمطراز ہیں:

''میاں شیخ عبدالمومن بزرگ زادہ ہیں اور تحصیل علم سے فارغ ہو کر طریقۂ صوفیہ کا سلوک فرماتے ہیں۔ اور سلوک کے ضمن میں عجیب و غریب احوال مشاہدہ کرتے ہیں۔ ضرورتِ انسانی از قسم اہل و عیال ان کو حیران و بے اختیار ناچار کر دیتی ہے۔ اس فقیر نے ناچارگی اور پریشانی کو دور کرنے کے لئے آپ کی جناب کی طرف ان کی رہنمائی کی ہے۔ ''مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيْمِ انْفَتَحَ'' جس نے کریم کا دروازہ کھٹکھٹایا وہ کشادہ حال ہو گیا۔ (35)

حضرت مجددؒ ایک اور مکتوب میں خان خاناں کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرنے کے بعد ایک حاجت مند کی سفارش بایں الفاظ فرماتے ہیں:

''دو ضروری اور اہم کام بے اختیار آپ کو تکلیف دینے کا باعث بنے ہیں۔ ایک رنج و آزار کا گمان رفع کرنے کا اظہار، بلکہ آپ سے اور اخلاص کا ہونا۔ اور دوسرا ایک محتاج آدمی کی طرف اشارہ جو فضیلت

Marfat.com

اور نیکی سے آراستہ ہے اور معرفت اور شہود سے مزین ہے، جو نسب کے لحاظ سے کریم اور حسب کے اعتبار سے شریف ہے۔" (36)

14-ذاتی مفادات سے بے رغبتی

میرزا عبدالرحیم خانِ خاناںؒ سیاسی اعتبار سے معمولی آدمی نہ تھے نہ صرف اپنی خاندانی خدمات کی وجہ سے بادشاہ پر ان کے گہرے اثرات تھے بلکہ اپنی فطری بہادری، بلند فکری، علماء وصوفیہ سے محبت اور فقراء ومساکین کی دادرسی کی وجہ سے ہر طبقہ میں مقبولیت کی اس سطح پر تھے جس سے زیادہ کا سوچا بھی نہیں جا سکتا، لیکن اس کے باوجود حضرت مجددؒ نے ان کی طرف جو خطوط صادر فرمائے ان میں اس بات کا ادنیٰ سا شائبہ بھی نہیں ہے جس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہو کہ آپؒ خانِ خاناں کی اس حیثیت سے اقتدار یا ذاتی منفعت کے خواہاں ہوں۔ حضرت مجددؒ نے جس انداز میں اپنے ذاتی طرزِ عمل سے اقتدار سے لاتعلقی کا اظہار فرمایا اس نے حکمران طبقے، امراء اور اشرافیہ میں آپ کی دعوت کے نفوذ میں اہم کردار ادا کیا۔ غور کیا جائے تو شیخ مجددؒ کے خطوط کا مرکزی نقطہ مکتوب الیہ کی اصلاح اور پھر ان کی وساطت سے درباری امراء اور دیگر متعلقین کی اصلاح ہی تھی۔ آپؒ نے اس مقصد کے لئے ایسا اسلوب اختیار فرمایا کہ مکتوب الیہ کی نظر میں دنیا کا حقیر ہونا پوری طرح واضح ہو جائے اور اس کی وساطت سے دوسرے امراء کی اصلاح اور ان کے دلوں میں اسلامی احکام کی حرمت و عزت کے تصور کو پختہ کیا جائے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مجددؒ کی اخلاص وللّٰہیت پر مبنی ان کوششوں کے نتیجے

Marfat.com

میں ایک موقع پر میرزا عبدالرحیم خانِ خاناںؒ گورنری کا عہدہ چھوڑنے پر تیار ہوگئے۔ خان خاناںؒ کی شخصی وجاہت، مقام ومرتبہ اور عہدہ و اقتدار کے باوجود حضرت مجددؒ نے احقاقِ حق میں کبھی مداہنت، چشم پوشی یا مصلحت کوشی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ایک موقع پر خان خاناں کو واضح اور دوٹوک انداز میں تحریر فرمایا:

''نجات کا راستہ اہل سنت و جماعت کی متابعت ہے۔ (اللہ تعالیٰ اس گروہ کو اور زیادہ کرے) اقوال میں بھی، افعال میں بھی، اور احوال و فروع میں بھی۔ کیونکہ نجات پانے والا فرقہ صرف یہی ہے۔ باقی تمام فرقے زوال اور ہلاکت کے کنارے کھڑے ہیں۔ آج کسی کے علم میں یہ بات آئے یا نہ آئے لیکن کل (قیامت) کو ہر ایک جان لے گا، مگر اس وقت جاننا بے سود ہوگا۔'' (37)

حضرت مجددؒ نے ہمیشہ یہ کوشش فرمائی کہ خان خاناں کی شخصی حیثیت سے فائدہ اُٹھا کر دربارِ شاہی سے وابستہ دیگر لوگوں کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ حضرت مجددؒ نے اپنے ایک مکتوب میں میرزا عبدالرحیم خانِ خاناںؒ کو اس طرف توجہ دلائی کہ آپ کے ایک فاضل شاعر دوست کے بارے معلوم ہوا ہے کہ انھوں اپنا لقب ''کفری'' اختیار کر رکھا ہے جو کہ کسی مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔ پھر آپؒ نے خانِ خاناں کو تحریر فرمایا کہ اس شاعر کو میری طرف سے پیغام پہنچا دیں کہ اس طرح کا کافرانہ تخلص بدل کر کوئی ایسا اسلامی لقب اختیار کریں جو جامع برکات ہو۔ (38)

Marfat.com

خلاصۂ کلام یہ کہ ایک داعی اپنے مشن میں اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب اس کی کوششیں اخلاص پر مبنی ہوں۔ اور یہ کہ دنیوی فوائد سے بے رغبتی داعی کے پیغام کو طبقۂ امراء میں مقبول بنا دیتی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی دعوتی تحریک تاریخ اسلام کی ایک عظیم الشان تحریک تھی جس نے نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے عالم اسلام کو متاثر کیا۔ حضرت مجددؒ کی دعوتی کوششوں کے نتیجے میں اکبر کے انتقال کے ساتھ ہی ''دینِ الٰہی'' بھی موت کی وادی میں داخل ہو گیا، بدعات کا سیلاب رک گیا، اور لوگوں کا رسالتِ محمدی ﷺ کی ابدیت پر ایمان مستحکم ہوا۔ حضرت مجددؒ نے اسلام کی سربلندی کے لئے ہر طرح کے مصائب و آلام کو برداشت کیا اور نبوی اسلوبِ دعوت کو اپنے عمل سے زندہ کیا۔

حواشی وتعلیقات

(1) ''سنن ابی داود''، کتاب الملاحم، باب ما یذکر فی قرن المائة، ح: ٤٢٩١

(2) خواجہ محمد احسان مجددی سرہندی، ''روضیۃ القیومیۃ''، ص: ۱۴۴۔۱۶۷، (مکتبہ نبویہ، لاہور، ۲۰۰۲ء) مجلدات: ۴

(3) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: ''روضیۃ القیومیۃ''، ص، ۱۲۸۔۱۲۹ ''حضرات القدس''، ص، ۲۹۹۔۳٦۸

(4) ''مکتوباتِ امام ربانی''، دفتر اول، مکتوب نمبر: 228

(5) ایضاً، دفتر اول، مکتوب نمبر: 231

(6) ایضاً، دفتر اول، مکتوب نمبر: 261

(6) ایضاً، دفتر دوم، مکتوب نمبر: 92

Marfat.com

(8) ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ ''دعوتِ اسلام'' ص ۴۱۲

(9) Encyclopedia of religion and Ethics (جلد ۸، ص ۴۸۰ ۔ ۸)

(10) ''مکتوباتِ امام ربانی''، دفتر سوم، مکتوب نمبر: 43

(11) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: توزک جہانگیری، ص ۳۴۰

(12) ''مکتوباتِ امام ربانی''، دفتر اول، مکتوب نمبر: 53 بنام شیخ فرید بخاری، دفتر اول، مکتوب نمبر: 194 بنام صدر جہاں

(13) مکتوب سیفیہ، مکتوب نمبر 83 بنام صوفی سعد اللہ افغانی

(14) علامہ محمد ہاشم کشمی، ''زبدۃ المقامات''، ص: ۱۳۲، (مکتبہ انوار مدینہ، نور آباد، سیالکوٹ، ۱۴۰۷ھ)

(15) ''مکتوباتِ امام ربانی''، دفتر اول، مکتوب نمبر: 204

(16) ایضاً، دفتر اول، مکتوب نمبر: 224

(17) ایضاً، دفتر اول، مکتوب نمبر: 224

(18) ایضاً، دفتر سوم، مکتوب نمبر: 5

(19) ایضاً، دفتر اول، مکتوب نمبر: 228 (یہ خط و کتابت ابتدائی دور کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ بعد میں حضرت مجددؒ نے میر نعمانؒ کو اپنے دستِ اقدس سے عربی زبان میں خلافت وارشاد کا اجازت نامہ لکھ کر عنایت فرمایا۔ (ملاحظہ ہو: ''زبدۃ المقامات''، ص: ۴۵۹)

(20) ایضاً، دفتر اول، حصہ اول، مکتوب نمبر: 23

(21) ایضاً، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر: 198

(22) ایضاً، دفتر اول، مکتوب نمبر: 224

(23) ایضاً، دفتر اول، مکتوب نمبر: 209

Marfat.com

(24) ایضاً، دفتر اوّل، مکتوب نمبر: 92

(25) ایضاً، دفتر اوّل، مکتوب نمبر 120

(26) ایضاً، دفتر اوّل، مکتوب نمبر: 224

(27) ایضاً، دفتر اوّل، مکتوب نمبر: 238

(28) ایضاً، دفتر اوّل، مکتوب نمبر: 209

(29) ایضاً، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر: 68

(30) ایضاً، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر: 69

(31) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: مکتوبات، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر: 191

(32) ایضاً، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر: 114

(33) ''صحیح بخاری، باب بدء الوحی،

(34) ''مکتوبات امام ربانی''، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر: 69

(35) ایضاً، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر: 232

(36) ایضاً، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر: 67

(37) ایضاً، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر: 69

(38) ملاحظہ ہو: ایضاً، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر: 23

Marfat.com

معیار مجددیت اور

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تجدیدی کاوشیں

سید بدر مسعود شاہ گیلانی چوراشریف

مجددیت

جب انسان وحی ونبوت کے فیضان سے مستفیض ہوا تو اس کے اندر اپنے آپ کو جدید بنانے کا جذبہ پیدا ہوا۔ طبیعتِ انسانی نئی سے نئی جہتوں کی تلاش کی خوگر ہو گئی۔ تاریخی طور پر یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہے کہ جن معاشروں اور تہذیبوں میں جدیدیت کا محرک کمزور ہو جاتا ہے ان کو بالآخر زوال سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ زندگی کو ہر دم رواں دواں رکھنے کیلئے جدیدیت کا عنصر باقی رہنا از حد ضروری ہے ورنہ انسانی ذہن وفکر پر جمود طاری ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں انسان میں ترقی کرنے کی صلاحیتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اگر اس کا سلسلہ جاری رہے تو یہ تنزل انسان کو پھر حیوانی سطح پر لا کھڑا کرتا ہے۔ اگر انسانی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو جدیدیت (Modernization) ایک مسلسل عمل محسوس ہوتا ہے جو تہذیب وتمدن سے لے کر دین ومذہب تک پوری انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ چونکہ اس وقت روئے سخن دین کی طرف ہے، اس لئے انسان میں دنیاوی جدیدیت کے رجحانات پر گفتگو کی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا وہ اپنے مقصود کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

تجدید دین

تجدید دین سے مراد وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کسی الہامی مذہب کے عقائد و نظریات میں داخلی یا خارجی ماحول سے داخل ہو جانے والی خرابیوں کو نکال کر دوبارہ اسے اصلی حالت پر استوار کر دینے کا نام ہے۔

مذاہب عالم اور تجدید

عیسائیت

مذاہب وادیان عالم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ دور میں عیسائی مذہب کے وابستگان کی تعداد سب سے زیادہ ہے لیکن عیسائیت بطور دین یا نظام زندگی دنیا کے کسی بھی مقام پر موجود نہیں ہے۔ اس کے اپنے ماننے والے اس کی نظریاتی خامیوں کو ہدف تنقید بنا کر اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خرابیوں کی نشاندہی کرتے رہتے ہیں۔ اس مذہب میں عدم تشدد کے نظریہ کی سب سے زیادہ پامالی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں خارجی ماحول سے در آنے والے عقائد و نظریات کو نکال کر اس کی تجدید کرنے کا کوئی طریقہ کار یا تصور موجود نہیں بلکہ اپنی کتابوں میں تحریف کو باقاعدہ قانونی شکل دے دی جاتی ہے۔

عیسائیت میں سینٹ پال یہودی کی طرف سے داخل کر دیئے جانے والے عقیدہ تثلیث کی آج تک کوئی توجیح پیش نہ کی جا سکی بلکہ یہ عقیدہ اس کے ماننے والوں کے لئے پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے اور اس مذہب کے بڑے بڑے علماء بھی کسی ٹھوس بنیاد پر اس نظریہ کی وضاحت کرنے سے قاصر ہیں۔ کوئی شخص بھی اس لاینحل مسئلہ کو

Marfat.com

سلجھانے کے قابل نہیں ہو سکا کہ تین وجود ایک دوسرے میں مدغم ہو کر ایک وجود بن جائیں لیکن ان کا اپنا اپنا الگ وجود بھی برقرار رہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب عیسائیت کی تمام تبلیغی کوششیں کسی مذہبی عقیدہ ونظریہ کی بنیاد پر نہیں کی جاتیں بلکہ معاشی ابتری کی شکار قوموں میں بے تحاشہ مادی وسائل استعمال کر کے اور رفاہی اداروں کے قیام کے ذریعے عیسائیت کو فروغ دیا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت پس ماندہ افریقی ممالک میں عیسائیت کو قبول کرنے کی شرح سے ملتا ہے۔ جبکہ یورپ اور ترقی یافتہ ممالک میں اس کی مقبولیت روز بروز کم ہو رہی ہے۔

یہودیت

اس مذہب میں عقائد ونظریات یا دیگر معاملات پر سوچنا بھی گناہ ہے۔ یہودیت ایک نسلی مذہب ہے جس کی وجہ سے یہاں سوچ وفکر کے دائرے نہایت محدود ہیں۔ اس مذہب میں رجعت پسندی اتنی گہری ہے کہ کوئی شخص فکر جدید کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا حتی کہ اس مذہب میں تبلیغ ودعوت کا دائرہ بھی نہایت محدود ہے۔

اسلام

عالم اسلام کی موجودہ بدحالی کے باوجود اسلام بطور نظریہ حیات فروغ پذیر ہے۔ جدید سروے کے مطابق یورپ اور دنیا کے دیگر ملکوں میں اسلام سب سے مقبول ترین دین ہے اور اس کو قبول کرنے والوں کی تعداد میں بڑی تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس ترقی پذیری کی دو وجوہات ہیں۔

ایک یہ کہ مسلمانوں کی تبلیغی مساعی علمی اور ٹھوس نظریاتی بنیادوں پر ہو رہی ہیں

Marfat.com

اور اس پر تحقیق کرنے والے یا اس کا مطالعہ کرنے والے عقلی شواہد کی بنیاد پر اسلام کی حقانیت کو تسلیم کر رہے ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اسلام میں ایک خودکار تجدیدی نظام موجود ہے۔ جو ظاہری اور پوشیدہ طور پر ہمہ وقت جاری رہتا ہے۔ اس کے خالص الہامی عقائد و نظریات پر اول تو کوئی خارجی عقیدہ یا نظریہ اثر انداز ہی نہیں ہوسکتا لیکن اگر کوئی عنصر کسی طرح اس میں داخل ہو بھی جائے تو تجدیدی نظام پوری قوت سے اس کو دور کر دیتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ کوئی فرد یا جماعت مستقل طور پر اس کے بنیادی اصولوں میں تبدیلی نہیں لا سکتی۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اپنے اصولوں پر قائم رہنے کی وجہ سے اسلام پر جمود کی کیفیت طاری ہوسکتی ہے بلکہ اسلام وقت گزرنے کے ساتھ اسلامی معاشرے میں پیدا ہونے والے جدید مسائل کو اجتہاد کے ذریعے دین کے اصولوں سے مطابقت دے کر ان کو دین کے دائرے میں لے آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام آج کی جدید دنیا کا دین یا نظام زندگی بننے کی پوری پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

اسلام میں طریقہ تجدید

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانی اقدار کو حرص و ہوس کی گرد اپنے اندر ڈھانپ لیتی ہے حتی کہ اسلامی عقائد و نظریات اور عبادات و اعمال بھی اس کی دست برد سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ لیکن اسلام میں اس صورتحال کو زیادہ عرصہ کیلئے اس حالت پر نہیں رہنے دیا جاتا کیونکہ اسلام ایک آفاقی نظام حیات ہے اور اس نے آخری مسلمان تک قائم رہنا ہے۔ اسی لئے تجدیدی عمل کے تسلسل کی وجہ سے ایک مخصوص

Marfat.com

عرصہ جو بالعموم ایک صدی پر مشتمل ہوتا ہے اسلامی نظام حیات پر زمانے کی پڑی ہوئی گرد کو صاف کر کے صحیح عقائد ونظریات اور اعمال کی ترویج کر دی جاتی ہے۔ یہ طریقہ کار مختلف زمانوں اور ادوار میں مختلف انداز میں جاری رہا ہے۔

تجدید دین بالنبوت

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اس دنیا میں بعثت کے بعد دین اسلام اپنی تکمیلی صورت کو پہنچا اور اس کے ساتھ تجدید دین بالوحی کا سلسلہ بھی اختتام پذیر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خلعت ختم نبوت سے نوازا گیا اور تاقیامت وحی ونبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا۔

اس دور اقدس سے پہلے جب بھی دین اسلام کی تعلیمات میں مرور زمانہ اور حوادثات مختلفہ کے نتیجے میں تحریفات کی دی گئیں یا ان کو کلیتاً مٹا دیا گیا یا اصل اسلامی تعلیمات واصول انسانی خواہشات کی نذر ہو گئے تو اسلامی نظام حیات کو دوبارہ اصل حالت میں لانے کیلئے وقتاً فوقتاً انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا جاتا رہا۔ اس بعثت انبیاء کا بنیادی مقصد دراصل تجدید دین ہی ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ اکثر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیشرو انبیاء کی تحریف شدہ تعلیمات کو دوبارہ اصل صورت میں تازہ کر دیا۔ اس کے علاوہ اس وقت لوگوں میں موجود بڑی بڑی بے اعتدالیوں اور خرابیوں کی اصلاح بھی فرمائی جیسے حضرت شعیب، حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت موسیٰ علیہم السلام نے اپنی اپنی قوموں کی اصلاح فرمائی۔

ان حضرات کو وحی کی تائید حاصل تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست

Marfat.com

حاصل ہونے والی رہنمائی میں اپنے وقت کی ملتوں کی دینی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

تجدید بالخلافت

حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ کی صورت میں دینی اصول و اقدار کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔ ان کی موجودگی میں جب کبھی عقائد و اعمال میں افراط و تفریط ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ خلفائے راشدین نے پوری استقامت اور جرأت ایمانی سے حق و باطل کے درمیان فرق کو واضح کرتے ہوئے ان تحریفات و بدعات کو قرآن و سنت کے مطابق از سرنو استوار کر دیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مبارک دور میں مختلف قبائل کی طرف سے ادائیگی زکوۃ کے انکار سے دین کے ایک بنیادی رکن سے انحراف کرنے کی کوشش کی گئی جن کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمال ایمانی قوت اور مومنانہ فراست سے کچل کر رکھ دیا اور اس سازش کو کامیاب ہونے کا موقع نہ دیا۔

اسی طرح دوسرے خلفائے راشدین کے زمانہ خلافت میں جب کبھی کسی فتنہ نے سر اٹھانے کی کوشش کی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تربیت یافتہ اور روحانی فیض یافتہ ان حضرات نے پوری استقامت کے ساتھ حق نیابت کو نبھایا۔ اس کی ایک اور وجہ بھی تھی کہ دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان حضرات کے شانہ بشانہ کھڑے ہوئے تھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی

Marfat.com

اطاعت کرو) سے بخوبی آگاہ تھے اور وہ جانتے تھے کہ اس آیت کی روشنی میں یہ خلفاء الراشدین رضوان اللہ علیہم رسول اللہ ﷺ کی نیابت کے مرتبہ پر فائز ہیں۔

تجدید بالعلم والروحانیت

خلافت راشدہ کے بعد ملوکیت کا دور شروع ہوا۔ حکمران کہلاتے تو امیر المومنین ہی تھے لیکن درحقیقت بادشاہی نظام قائم کر دیا گیا تھا۔ ان بادشاہوں نے اپنی حکمرانی کو دوام بخشنے کیلئے زر خرید علماء سے فتوے لے کر اپنا جواز ثابت کیا۔ اس کیلئے اسلامی نظام زندگی میں من مانی تاویلات کے ذریعے تحریفات کی گئیں۔

اس کے ساتھ ساتھ یونانی فلسفہ کی کتابوں کے عربی زبان میں تراجم کرائے گئے۔ جس کے نتیجہ میں خالص اسلامی اخلاق وتصوف پر یونانی فلسفہ کا رنگ چڑھا دیا گیا۔ کلامی بحثوں کو اسلامی تصوف کا حصہ بنا کر ایسے ایسے نظریات داخل کر دیے گئے جن کی بناء پر مظاہر کائنات میں اللہ تعالیٰ کے حلول کو حق مان لیا گیا۔ شریعت وطریقت کو ایک دوسرے سے جدا سمجھا جانے لگا۔

اس دور میں تجدیدی کام دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک علمی تجدید کا کام جس کو علمائے حق نے سرانجام دیا۔ جب بھی عقائد ونظریات میں تبدیلیاں کی گئیں یا قرآن و حدیث کے مطالب میں من مانی توجیہات کے ذریعے تحریف کرنے کی کوشش کی گئیں تو اپنے اپنے وقت کی ضرورتوں کے مطابق علمائے کرام رحمہم اللہ اجمعین نے ان پیدا شدہ خرابیوں کو دور کر دیا۔

دوسری طرف تصوف کے میدان میں پیدا شدہ خرابیوں کو صاحبان معرفت وروحانیت

Marfat.com

نے تصوف یعنی طریقت کو شریعت کے تابع کر دیا اور غیر شرعی عقائد و اعمال یعنی بدعات کا قلع قمع کر دیا۔

یہ دونوں گروہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکوٰۃ نبوت کے فیض یافتہ تھے۔ جس کسی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیض علمی سے استفادہ کیا اور قرآن و حدیث کے علم میں تخصص (Specialization) حاصل کیا اس نے علمی میدان میں تجدیدی کام کیا۔ اور جس نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانیت سے فیض حاصل کیا اس نے روحانیت کے میدان کو غیر شرعی امور سے پاک کر دیا۔ اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ علماء کرام تصوف سے بالکل نا آشنا تھے یا صوفیائے کرام علم سے بے بہرہ تھے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ علماء جہت علم میں غلبہ رکھتے تھے اور صوفیاء جہت تصوف میں غلبہ کے حامل تھے جس کی وجہ سے اپنے اپنے میدان میں کام کیا۔

لیکن بعض ہستیاں ایسی بھی گزریں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں کمالات علمی و روحانی کے جامع تھے اور انہوں نے بیک وقت علمی و روحانی دونوں امور میں تجدیدی کارنامے سرانجام دیئے۔ گویا جنہوں نے کسی ایک شعبے میں تجدیدی کام کیا وہ جزوی مجدد تھے اور جنہوں نے تمام امورِ دینی میں تجدید کر کے اصل اسلامی نظام زندگی کو بحال کیا وہ کلی یا جامع مجدد تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مراتب میں بھی وہی فرق ہے جو ایک جزو اور کل کے درمیان ہوتا ہے۔

معیارِ مجددیت

اگر تجدید کا فریضہ کوئی ایسی ہستی سرانجام دے جس کو وحی کی رہنمائی اور معجزہ کی

Marfat.com

تائید حاصل ہو تو اس کو نبی یا رسول کہتے ہیں، جبکہ یہی فریضہ اگر کسی امتی کے ہاتھوں انجام پائے تو اس کو مجدد کہتے ہیں۔ اس کو علم و فضل میں اعلیٰ مقام حاصل ہوتا ہے، علومِ ظاہریہ و باطنیہ میں یکتائے روزگار ہوتا ہے۔ حامیٔ سنت اور قامع بدعت ہوتا ہے گویا وہ ایک نابغہ عصر ہوتا ہے جس کو نورِ فراست میں حصہ وافر ملا ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس کو کرامت کی تائید بھی حاصل ہوتی ہے۔

نبی اور مجدد کے کام کی یکسانیت کے باوجود ان کے مقام و مراتب میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے، نبی کی نبوت منصوص من اللہ ہوتی ہے، نبی وحی کی ہمہ وقت رہنمائی میں کام کرتا ہے۔ نبی اپنی نبوت کا اعلان کرنے کا پابند ہوتا ہے اس سلسلے میں وہ کسی شخص کی تائید و حمایت کا محتاج نہیں ہوتا۔ جبکہ مجدد کو اپنی صداقت کا ثبوت اپنے عزم و استقلال اور کام کی انجام دہی سے دینا ہوتا ہے۔ مجدد کے لئے اپنی مجددیت کا اعلان کرنا لازم نہیں ہوتا بلکہ اس کے ہم عصر علماء و صوفیا اس کے علم و فضل اور تجدیدی کام کو دیکھ کر اس کے مجدد ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے مجددین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی تجدیدی کوششوں کو ان کی زندگی میں معلوم نہ کیا جا سکا بلکہ بعد میں آنے والے علماء نے ان کے مجدد ہونے کی تصدیق کی۔

جب یہ معاملہ پردۂ خفا میں ہے تو اس صورت حال میں بعض لوگوں کے دلوں میں مجدد بننے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور بعض لوگ از خود مجدد ہونے کا دعویٰ کر دیتے ہیں بلکہ ان کی جسارت ان کو دعویٰ نبوت تک لے آتی ہے جیسے مرزا غلام قادیانی نے پہلے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر بتدریج ترقی کرتے کرتے نبوت کا اعلان کر بیٹھا۔

Marfat.com

ایسی کسی بھی کوشش کو روکنے کیلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ مجددیت کا ایک معیار ہو جس کو کسوٹی بنا کر کسی ہستی کے مقام مجددیت پر فائز ہونے کو معلوم کیا جا سکے ورنہ خواہشات نفسانی کا ہر تابع اپنے آپ کو مجدد قرار دلوانے کی کوششیں کرتا رہے گا۔

اس معیار کو حضور رحمت عالمیان خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجدید سے مقرر کیا جا سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ اَخْبَرَنَا بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ شَرَاحِيْلَ بْنِ يَزِيْدَ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا. حدیث 4291 باب ما یذکر فی قرن المائۃ ۔ کتاب الملاحم ۔ سنن ابی داؤد

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سرے پر ایسے بندے (مجدد) بھیجتا رہے گا جو اس کیلئے دین کی تجدید کریں گے۔

اس حدیث کی ابوداؤد کے علاوہ دوسرے ائمہ حدیث نے بھی تخریج کی ہے۔ حاکم نے اپنی مستدرک میں اس کو روایت کیا ہے۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ابوداؤد اور مستدرک حاکم کے علاوہ طبرانی کی معجم اوسط کا بھی ذکر کیا اور اس کی سند و رجال کے متعلق فرمایا و سَنَدُهٗ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ۔ (اس کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں)۔

Marfat.com

امام بیہقی کی کتاب معرفۃ السنن والآثار میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ اس کے علاوہ مولانا عبدالحیٰ فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ نے مجموعۃ الفتاویٰ میں اس حدیث کی تخریج میں حلیہ ابونعیم، مسند بزاز، مسند حسن بن سفیان اور کامل بن عدی کا بھی ذکر کیا۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ الصعود میں لکھا کہ اتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلٰی تَصْحِیْحِهٖ یعنی حفاظ حدیث کا اس کی صحت پر اتفاق ہے۔ اس حدیث مبارک میں مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا کے الفاظ بڑے غور طلب ہیں۔ یہ الفاظ معیار مجددیت کو قائم کرنے کیلئے کافی ہیں۔ ان الفاظ میں دین کی تجدید کا ذکر ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ دین کے مفہوم کو سمجھا جائے۔

دین

دین سے مراد وہ نظام زندگی ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق ہو اور زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہو، عموماً لوگ دین اور مذہب کو ایک ہی مفہوم میں لیتے ہیں۔ حالانکہ مذہب اور دنیا، دین کے دو حصے ہیں۔ مذہب میں وہ عقائد و نظریات اور اعمال آتے ہیں جن کا تعلق بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے جن کو حقوق اللہ کہتے ہیں، جبکہ تہذیب و تمدن، ثقافت اور سیاست کا تعلق دنیاوی معاملات سے ہے جن کا تعلق بندے اور بندے کے درمیان ہوتا ہے۔ جن کو حقوق العباد کہتے ہیں، گویا حقوق اللہ اور حقوق العباد کے مجموعے کو دین کہتے ہیں۔ دین کے معنی کی واضح تشریح حضور سرورِ کونین ﷺ کے مندرجہ ذیل ارشاد مبارک سے ہوتی ہے۔

Marfat.com

حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسیٰ قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلیٰ خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۔ (بخاری شریف حدیث 8 باب الایمان)

اس سے واضح ہوا کہ دینِ اسلام (اسلامی نظامِ زندگی) کے پانچ بنیادی اصول ہیں۔

1. توحید و رسالت کا اقرار 2 قیامِ صلوٰۃ
3. نظامِ زکوٰۃ 4 رمضان کے روزے رکھنا
5. حج

ان اصولوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض کا تعلق حقوق اللہ اور بعض کا حقوق العباد سے ہے۔ ان ہی بنیادی اصولوں پر اسلامی نظام زندگی (دین) کی پوری عمارت قائم ہے۔ جب تک انسانی زندگی ان اصولوں کے مطابق رہتی ہے معاشرہ دین اسلام پر قائم رہتا ہے لیکن جب کبھی خواہشاتِ نفسانی انسان پر غلبہ پا لیتی ہیں تو وہ ان اصولوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے مختلف حیلوں اور بہانوں سے اپنے لئے زیادہ سے زیادہ گنجائش اور سہولت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ گویا وہ آہستہ آہستہ اسلامی نظام زندگی سے فرار اختیار کر لیتا ہے اور اس میں بعض ناجائز تبدیلیاں بھی کر لیتا ہے۔ خواہشاتِ نفسانی کے تحت ان حاصل

Marfat.com

کردہ سہولتوں اور پیدا کی جانے والی تبدیلیوں کو اسلامی شرعی اصطلاح میں بدعت کہتے ہیں۔ وہ تمام نئے پیدا کیے جانے والے امور، جو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ سے مطابقت نہ رکھتے ہوں بدعت کہلاتے ہیں اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام بدعات کو گمراہی قرار دیا ہے۔

ان بدعات کو ختم کر کے دین اسلام اور روشن سنت کو تازہ کر دینے کا نام تجدید ہے اور اس کام کو سرانجام دینے والی ہستی کو مجدد کہتے ہیں جو بالفاظِ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مجدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا جاتا ہے، اس کا مطلب ہے کہ کوئی شخص اپنی ذاتی کوششوں یا اپنی جماعت کے پروپیگنڈے کے زور پر مجدد کے مرتبہ پر فائز نہیں ہو سکتا، خواہ وہ علم و فضل، تفقہ فی الدین اور کشف و کرامت میں اعلیٰ مقام ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔ مجدّد کے فرائض میں سے ہے کہ وہ کتاب و سنت کے مطابق ان اعمال کو زندہ کرے، جو متروک ہو چکے ہوں، افراط و تفریط، تحریفات و تاویلات باطلہ اور بدعات سے دین کو پاک کرے، حق و باطل میں تمیز کرا کے دین کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور کے مطابق بنائے، اس کے ساتھ ساتھ اپنے روحانی فیضان سے لوگوں کو مستفیض کرے۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ تجدید کی شرح کرتے ہوئے مجدد کی صفت بیان کرتے ہیں کہ اَیْ یُبَیِّنُ السُّنَّةَ مِنَ الْبِدْعَةِ وَ یُکْثِرُ الْعِلْمَ وَ یُعِزُّ اَهْلَه ۔ یعنی مجدد، سنت کو بدعت سے ممتاز کرے گا۔ علم کو کثرت سے شائع کرے گا اور اہل علم کی عزت بڑھائے گا۔

مولانا عبدالحئی رحمۃ اللہ علیہ نے مجموعۃ الفتاویٰ میں فرمایا کہ مجدد کی علامات و

Marfat.com

شرائط یہ ہیں کہ وہ علوم ظاہری و باطنی کا عالم ہوگا۔ اس کی تدریس و تالیف اور وعظ و نصیحت سے عام نفع ہوگا۔ وہ سنتوں کو زندہ کرنے اور بدعتوں کے مٹانے میں سرگرم ہوگا۔

جس طرح خلفائے راشدین کو مقام نیابت حاصل تھا اور ان حضرات کو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری و باطنی فیض حاصل تھا اور وہ ان فیوضات کو تقسیم کرنے والے تھے، جنھوں نے اسلامی نظام کے قیام کے ساتھ ساتھ روحانی فیضان سے بھی تشنگانِ حقیقت کو فیض یاب کیا۔ اسی طرح مجدد چونکہ نبی کا ظل ہوتا ہے اور اس کو حسب فرق مراتب اولی الامر کے مرتبہ و مقام کی خصوصیات بھی اس میں پائی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں وہ نظام اسلامی کو قائم کرنے کی کوششیں کرتا ہے اور اس میں پیدا شدہ بگاڑ کو ختم کرنے میں اپنی صلاحیتیں صرف کرتا ہے جو زمانہ گزرنے کے ساتھ اس میں داخل ہو جاتا ہے وہاں وہ باطنی فیض کو بھی تقسیم کرتا ہے اور وقت کے غوث واقطاب واوتاد، ابدال ونجبا اور اولیائے کاملین اس سے روحانی فیض حاصل کرتے ہیں، بلکہ ان اولیاء کو جو مقام ومرتبہ ملتا ہے اس کے وسیلے سے ملتا ہے۔

مجدد چونکہ نظام اسلامی کی اقامت کے لئے کوشاں ہوتا ہے لہٰذا وہ اس راستے میں حائل ہونے والی طاغوتی اور باطل قوتوں کے خلاف نبرد آزما ہوتا ہے۔ وہ ان رکاوٹوں کو خاطر میں لائے بغیر اپنے مقصد کے حصول کیلئے سرگرم عمل ہوتا ہے۔ بالآخر وہ نظام اسلامی کو تمام بدعات وخرافات سے پاک کر کے اصل حالت میں لانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ نبی کا منکر خارج از اسلام ہوتا ہے اور آخرت کے انعامات سے محروم کر دیا جاتا ہے جبکہ مجدد کا منکر اگرچہ خارج از اسلام تو نہیں قرار دیا جا سکتا لیکن مجدد چونکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تبعیت و وراثت کی وجہ سے نیابت کے مقام پر فائز ہ

Marfat.com

ہے جس کی وجہ سے مجدد کے منکر و مخالف سے ظاہری و باطنی علوم کی تاثیر سلب کر لی جاتی ہے اور اس کو قرآن و سنت کے نور سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اسلامی میں مجددین کی فہرست میں حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی سب سے زیادہ نمایاں نظر آتی ہے۔ آپ ہزارہ دوم (دوسرے ہزار سال) کے مجدد ہیں۔ مجدد الف ثانی آپ کے نام کا یوں حصہ بن گیا ہے کہ یہ الفاظ دل و زبان پر آتے ہی ذہن میں آپ کی ہستی کا خیال آتا ہے۔

آپ کے دور کی تاریخ (بالخصوص درباری عالم ملا عبدالقادر بدایوانی کی کتاب منتخب التواریخ) کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جلال الدین اکبر بادشاہ کے عہد میں دین اسلام نہ صرف بطور نظام زندگی مسلمانوں کی اجتماعی زندگیوں کا حصہ نہیں رہا تھا بلکہ اسلام کے بنیادی اصولوں کو تحریفات کے ذریعے انفرادی زندگیوں میں بھی ختم کرنے کی پرزور کوششیں کی گئیں اور ان کاوشوں کو نتیجہ خیز بھی بنایا گیا۔

ان تحریفات و بدعات کا اجمالی جائزہ لیتے ہوئے حدیث رسول ﷺ میں دین اسلام کی بیان کی گئی تعریف کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ عہد اکبری میں اسلام کے بنیادی اصولوں سے کس طرح انحراف کیا گیا اور پھر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے کس طرح تجدیدی کارنامہ سرانجام دیا۔

1. عقیدہ توحید و رسالت

عقیدہ توحید کی نفی آفتاب پرستی سے کی جانے لگی۔ ایک ہندو مصاحب بیربل

Marfat.com

نے اکبر کو آفتاب پرستی پر مائل کیا۔ آفتاب کی اللہ تعالیٰ کی طرح عبادت کی جانے لگی۔ اور اس کو مظہر کامل اور سرچشمۂ سعادت سمجھا جانے لگا۔ دنیا اور اہلِ دنیا کی زندگی اس سے وابستہ سمجھی جانے لگی۔ طلوعِ آفتاب کے وقت اس کی طرف رُخ کر کے عبادت کی جانے لگی، اکبر روزانہ آفتاب کے ایک ہزار ایک ہندی ناموں کا وظیفہ پڑھتا تھا۔ آفتاب پرستی کے ذیل میں آگ، پانی، پتھر، درخت اور تمام مظاہرِ عالم کی پرستش کی جانے لگی۔ گائے، اس کے گوبر، قشقہ اور زنّار کو مقدس قرار دے دیا گیا۔

پارسیوں (آتش پرستوں) کے زیر اثر ایک آتشکدہ تعمیر کیا گیا جہاں ہر وقت آگ جلتی رہتی تھی۔ قابلِ حیرت بات یہ ہے کہ اس آتشکدہ کا انتظام ایک درباری مولوی شیخ ابوالفضل کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس عہد میں عیسائیوں کو بھی اثر ورسوخ حاصل ہو گیا تھا، عیسائی پادریوں کے دربار میں ہونے والے مباحثوں کے نتیجے میں عقیدہ تثلیث کے حق ہونے کی تصدیق کی گئی۔ ان عیسائی پادریوں کی جسارت اس قدر بڑھ گئی تھی کہ انہوں نے دجال ملعون اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف میں مشابہت پیدا کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا نعوذ باللہ۔ چونکہ ان کو اکبر کی مکمل حمایت حاصل تھی اس لئے وہ دین کے ہر معاملہ میں بے باک ہو گئے تھے اور اسلام کو نقصان پہنچانے کا ہر عمل بے دھڑک کر گزرتے تھے۔

سچ تو یہ ہے کہ اکبر کو اس انتہائی درجۂ بغاوت تک لانے میں زر پرست علما و مشائخ نے اہم کردار ادا کیا۔ درباری علماء نے اکبر کو یقین دلا دیا تھا کہ وہ امام الزمان ہے اور اس مرتبے کو اتنا بڑھا چڑھا کر پیش کیا کہ اکبر نے اجمالی اور معنوی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ رہی سہی کسر شیخ مبارک کے تیار کردہ محضر نامہ نے نکال دی۔ اس کی

Marfat.com

بدولت امام عادل (حکمران وقت) کو مجتہد شرعی سے اعلیٰ و برتر قرار دے کر شریعت اسلامی میں کھلم کھلا مداخلت کے دروازے کھول دیئے۔ بادشاہ کو کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینے کے تمام اختیارات حاصل ہو گئے۔ اس محضر نامہ پر مولانا عبداللہ مخدوم الملک۔ شیخ عبدالنبی صدر الصدور۔ جلال الدین ملتانی قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) صدر جہاں مفتی اعظم۔ ملا شیخ مبارک اور غازی خاں بدخشی جامع معقولات نے دستخط کیے۔ اس سلسلے میں نام نہاد صوفیا نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ شیخ تاج الدین نے اکبر کو انسانِ کامل کے درجے پر فائز کر کے مقامِ الوہیت کے نزدیک تر کر دیا۔ اسی کے نتیجے میں بادشاہ کے لئے سجدہ تعظیمی (جس کا نام زمین بوسی رکھا گیا) جائز قرار دے دیا گیا۔

اس صورتِ حال میں اکبر نے بڑی دیدہ دلیری سے عقائد و مسائل میں نئی اختراعات کو شامل کر لیا۔ قرآن مجید کو مخلوق قرار دیا گیا۔ وحی کو امرِ محال کہا گیا۔ نبوت کو مشکوک سمجھا جانے لگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے مبارکہ سے نفرت کا اظہار کیا جانے لگا۔ اور جن درباریوں کے نام محمد یا احمد تھے ان کے نام تک تبدیل کر دیئے گئے۔ جن، ملائکہ اور تمام غیبی امور کا انکار کر دیا گیا۔ مرنے کے بعد عذاب و ثواب کو محال قرار دے کر تناسخ پر منحصر کر دیا گیا۔

2. نظام صلوٰۃ کا خاتمہ

اکبر نے نماز پنجگانہ کو منسوخ کر کے سورج کی پرستش شروع کر دی۔ مسجدیں اور خانقاہیں ہندوؤں کی آرام گاہیں بن گئیں بلکہ بعض مساجد اصطبل کا نقشہ بن گئیں۔

Marfat.com

مساجد میں نماز ادا کرنے کی بجائے فحش اعمال کیے جانے لگے۔

3. ماہ رمضان کی بے حرمتی

اکبر نے روزہ رکھنے پر پابندی لگا دی، وہ رمضان کو بطور مذاق بھوک اور پیاس کا مہینہ کہتا تھا۔ اس نے درباریوں کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں اس کے سامنے کھائیں پئیں ورنہ منہ میں پان ضرور رکھیں۔ بھرے بازار میں روزہ داروں کی توہین کی جاتی اور سرِ عام کھانے پینے والوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی۔

4. حج پر پابندی

مآثر الامراء نامی کتاب کی جلد 2 ص 217 پر جہانگیر بادشاہ کا بیان ہے کہ اکبر نے حج پر پابندی عائد کر دی۔ ملا عبداللہ سلطان پوری مخدوم الملک نے راستہ کی خرابی کو جواز بنا کر فریضہ حج کو ساقط کر دینے کا نہ صرف فتویٰ دیا بلکہ حج کو گناہ قرار دے دیا۔ اس کے علاوہ دیگر قبائح کو رواج دیا گیا جن میں گائے کے ذبیحہ پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی۔ کتے اور سُور کو پاک قرار دے کر لائقِ عبادت سمجھا جانے لگا۔ بادشاہ روزانہ صبح کے وقت ان کی زیارت کرتا تھا۔ شراب کو حلال قرار دیا گیا اور غسل جنابت کی فرضیت کو منسوخ کر کے غسل پر پابندی لگا دی گئی، سود اور جوا حلال قرار دیا گیا۔

قحبہ خانہ قائم کر کے فحاشی کو فروغ دیا گیا اور ان کی باقاعدہ سرکاری سرپرستی کی گئی۔ چچا، ماموں اور دیگر قریبی رشتہ داروں کی بیٹیوں سے نکاح کو حرام کر دیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کے بنیادی اصولوں سے کھلا انحراف کیا گیا بلکہ اسلامی اقدار کو ختم کرنے کی بھرپور کوششیں کی گئیں۔ یہ صورت حال کسی صاحبِ ایمان کے لیے

Marfat.com

ناقابل برداشت تھی اور کسی ایسی جامع شخصیت کی ضرورت تھی جو جوشِ ایمانی کے ساتھ ساتھ ہوش وخرد سے بھی بہرہ مند ہو، جو دین کی مٹادی جانے والی اقدار کو دوبارہ زندہ کرے۔ اس معیار پر پورا اترنے والی ہستی صرف ایک ہی نظر آتی ہے جس کا نام شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ہے اور لوگ آپ کو مجدد الف ثانی کے لقب سے جانتے ہیں۔ آپ نے اپنی بے مثال جدوجہد اور ایمانی جرأت واستقامت سے تاریخ کا رخ موڑ دیا۔ آپ کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں برصغیر میں اسلام کو حیاتِ نو ملی۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آپ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثِ تجدید کے معیار پر پورے اترنے والے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ نے آپ کو مجدد الف ثانی کا خطاب دیا۔ آپ نے دوسرے ہزار سالہ دور کے لئے تجدیدی فریضہ سرانجام دیا۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے شایانِ شان قصیدہ لکھا۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملّت کا نگہباں
اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبردار
کی عرض یہ میں نے کہ عطا فقر ہو مجھ کو

Marfat.com

آنکھیں میری بینا ہیں ولیکن نہیں بیدار
آئی یہ صدا سلسلۂ فقر ہوا بند
ہیں اہلِ نظر کشورِ پنجاب سے بیزار
عارف کا ٹھکانہ نہیں وہ خطہ کہ جس میں
پیدا کلۂ فقر سے ہو طرّہ و دستار
باقی کلہ فقر سے تھا ولولۂ حق
طرّوں نے چڑھایا نشۂ خدمت سرکار

شواہد تجدید

یوں تو حضرت مجدد الف ثانی کے مجدد ہونے کی گواہی بہت سے علماء اور اولیائے کاملین نے دی۔ اس کے علاوہ چند شواہد تجدید کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1. آپ کی ذاتِ عالی کی بدولت عوام الناس کی روحانی واخلاقی اصلاح ہوئی۔

2. آپ نے دین اسلام کے بنیادی اصولوں کو از سرِ نو زندہ کیا۔

3. علمائے سُو اور صوفیائے خام کی قباحتوں کی نشاندہی کر کے ان کی اصلاح فرمائی۔

4. گمراہ کن عقائد اور بدعات کی نشاندہی کر کے مسلمانوں کو صحیح عقائد اختیار کرنے کی طرف رہنمائی کی۔

5. علومِ عقلیہ پر انحصار کرنے والوں اور دین کو عقلِ محض کا تابع سمجھنے والوں

Marfat.com

کی اصلاح کر کے شرعی علومِ نقلیہ کا پابند بنا دیا۔

6. بادشاہِ وقت، امرائے سلطنت اور درباریوں کی اصلاح فرمائی۔

اس سلسلہ میں مکتوبات امام ربانی سے چند عبارات پیش کی جاتی ہیں جن کے تناظر میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تجدیدی کاوشوں کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

عقائد کو درست کرنے کے لئے حضرت شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ کو لکھتے ہیں:

یقینی طور پر تصور فرمائیں کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت کے فساد سے زیادہ ہے اور تمام بدعتی فرقوں میں بدتر اس گروہ کے لوگ ہیں جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے ساتھ بغض رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں ان کا نام کفار رکھتا ہے۔ لیغیظ بھم الکفار۔ قرآن مجید اور شریعت کی تبلیغ اصحاب ہی نے کی ہے اگر ان پر طعن لگائیں تو قرآن اور شریعت پر طعن آتا ہے۔ قرآن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا۔ اگر حضرت عثمان مطعون ہیں تو قرآن مجید بھی مطعون ہے۔ حق تعالیٰ ان زندیقوں کے ایسے برے اعتقاد سے بچائے۔

مکتوب۔ ۵۴ دفتر اول

خان اعظم کو رسومات کفر کو مٹانے کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اسلام کی غربت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ کفار کھلم کھلا اسلام پر طعن اور مسلمانوں کی مذمت کرتے ہیں اور ہر کوچہ و بازار میں نڈر ہو کر کفر کے احکام جاری کرتے ہیں اور اہل کفر کی تعریف کرتے ہیں اور مسلمان اسلام کے احکام جاری کرنے سے رکے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

سبحان اللہ وبحمدہ داناؤں نے کہا ہے الشرع تحت السیف کہ شرع تلوار کے نیچے ہے اور شرع شریف کی رونق بادشاہوں پر منحصر ہے لیکن اب قضیہ برعکس ہو گیا ہے اور معاملہ بدل گیا ہے۔ ہائے افسوس صد افسوس۔

ہم ایسے نازک وقت میں آپ کے وجود مبارک کو غنیمت جانتے ہیں اور اس معرکہ ضعیف اور شکست خوردہ میں آپ کے سوا کسی کو بہادر اور لڑاکا نہیں پہچانتے۔ حق تعالیٰ اپنے نبی اور ان کی آل صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کا مددگار اور ناصر ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ کی مسلمانی کی عزت ہمسروں کی نظروں میں ظاہر ہے تو کوشش فرمائیں اور زیادہ نہ سہی تو اس قدر تو ہو کہ اہل کفر کے وہ احکام جو اہل اسلام میں شائع ہیں معدوم ہو جائیں اور اہل اسلام ان کے بے ہودہ عملوں سے محفوظ رہیں۔

مکتوب ۶۵ دفتر اول

مندرجہ بالا مکتوب شریف کا بغور جائزہ لیں تو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی فراست کا ایک شاہکار نظر آتا ہے کہ آپ نے حضرت خان خانان اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بغاوت پر آمادہ کرنے کی بجائے اصلاح احوال کی حکمت عملی کی ترغیب دے کر معاشرے کو ٹوٹ پھوٹ سے بچا کر حق کے راستے پر گامزن کرنے کا پورا منصوبہ سامنے رکھ دیا۔

جناب لالہ بیگ کو لکھا کہ۔

زادنا اللہ وایاکم حمیۃ الاسلام۔ (حق تعالیٰ ہم میں اور تم میں غیرت اسلامی کو زیادہ کرے)۔ عرصہ ایک صدی سے اسلام پر اس قسم کی غربت چھا رہی ہے کہ کافر مسلمانوں کے شہروں میں صرف کفر کے احکام جاری کرنے پر راضی نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ

Marfat.com

اسلامی احکام بالکل دور ہو جائیں اور اسلام اور اہل اسلام کا کچھ اثر نہ رہے اور اس حد تک نوبت پہنچ چکی ہے کہ اگر کوئی مسلمان شعار اسلامی کو ظاہر کرتا ہے تو قتل کیا جاتا ہے۔ گائے کا ذبح کرنا ہندوستان میں اسلام کا بڑا شعار ہے۔ کفار جزیہ دینے پر شاید راضی ہو جائیں مگر گائے ذبح کرنے پر ہرگز راضی نہ ہوں گے۔ سلطنت کی ابتدا ہی میں اگر مسلمانی نے رواج پالیا اور مسلمانوں نے اعتبار پیدا کر لیا تو بہتر ورنہ نعوذ باللہ۔

مکتوب ۸۱ دفتر اول

حضرت شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ کو اسلامی احکامات کے نفاذ کی ترغیب فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

دونوں جہان کی سعادت فقط سردار دو جہان ﷺ کی تابعداری سے وابستہ ہے اور آنحضرت ﷺ کی متابعت یہ ہے کہ اسلامی احکام بجالائے جائیں اور کفر کی رسمیں مٹا دی جائیں کیونکہ اسلام و کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایک کو ثابت و قائم کرنا دوسرے کے دور ہو جانے کے باعث ہے اور ان دو ضدوں کا جمع ہونا محال ہے۔

مکتوب ۱۶۳ دفتر اول

میرے سیادت پناہ مکرم آج اسلام بہت غریب ہو رہا ہے۔ آج اس کی تقویت میں ایک چیتل کا صرف کرنا کروڑ ہا روپیوں کے بدلے قبول کرتے ہیں، دیکھیں کون سے بہادر کو اس دولتِ عظمیٰ سے مشرف فرماتے ہیں۔ دین کی ترقی اور مذہب کی تقویت ہر وقت خواہ کسی سے وقوع میں آئے بہتر ہے اور زیبا ہے لیکن اس وقت میں کہ اسلام غریب ہوتا ہے اہل بیت کے آپ جیسے جوانمردوں سے نہایت ہی زیبا اور خوب ہے۔ کیونکہ یہ دولت آپ جیسے بزرگوں کے خاندان کی خانہ زاد ہے۔ اس کا

Marfat.com

تعلق آپ سے ذاتی اور دوسروں سے عارضی ہے، حقیقت میں نبی علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی وراثت اسی عظیم القدر امر کے حاصل کرنے میں ہے۔

(مکتوب 193، مکتوب الیہ شیخ فرید)

سلمکم اللہ سبحانہ دعا ناکم! حق تعالیٰ آپ کو سلامت وعافیت سے رکھے! احکام شرعیہ کے جاری ہونے اور مذہبِ مصطفےٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کی خواری کی باتیں سن کر ماتم زدہ مسلمانوں کے دل کو خوشی اور روح کو تازگی حاصل ہوئی۔۔۔۔۔۔آپ کو معلوم ہے کہ زمانہ سابق میں جو فساد پیدا ہوا تھا، وہ علما کی کم بختی سے ظہور میں آیا تھا۔ اس بارے میں اُمید ہے کہ پورا پورا تتبع مدنظر رکھ کر علمائے دیندار کے اِنتخاب کرنے میں پیش دستی کریں گے۔ (مکتوب 194، مکتوب الیہ صدر جہاں)

علماء کرام کو ترغیب

اس دولت کے حاصل کرنے کے لئے آپ کے واسطے عمدہ ذریعہ یہ ہے کہ آپ محبت واخلاص کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دوستوں کے واسطے محض اپنی عنایت سے عطا فرمائی ہے۔ ایسے مقامات میں کہ جہاں کفر متمکن ہو اور بدعتیں جاری ہوں، علومِ شرعیہ کی تعلیم دیں اور احکام فقہیہ کو پھیلائیں۔ (مکتوب 275، مکتوب الیہ ملا احمد برکی)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ مقدسہ کے تفصیلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے عقائد، عبادات، معاملات، آداب غرضیکہ دین اسلام کے تمام شعبوں میں تجدید واحیاء کا فریضہ سرانجام دیا اور حدیثِ تجدید کے صحیح مصداق بنے۔ یوں آپ ایک جامع مجدد کی حیثیت سے دوسرے ہزار سالہ دور (الفِ ثانی) کے لئے مبعوث ہوئے۔

Marfat.com

مکتوباتِ امام ربانی کی جدید محقق اشاعت

(استنبول ۲۰۱۸ء)

(۱)

شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی (۹۷۱-۱۰۳۴ھ/ ۱۵۶۴-۱۶۲۴ء) کے خطوط، جو تصوف کی دنیا میں مکتوبات امام ربانی کے نام سے پہچانے جاتے ہیں، مزید کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ یہ خطوط، زیادہ تر فارسی اور چند ایک عربی زبان میں ہیں اور انہیں حضرت مجدد کے خلفا نے ان کے حین حیات ہی حسب ذیل ترتیب کے ساتھ، تین دفاتر (جلدوں) میں جمع اور مرتب کر دیا تھا:

۱۔ دفتر اول موسوم بہ درّ المعرفت، جامع یار محمد جدید بدخشی طالقانی، بسال ۱۰۲۵ھ، مشتمل بر ۳۱۳ مکتوبات۔

۲۔ دفتر دوم موسوم بہ نور الخلایق، جامع عبدالحی حصاری، بسال ۱۰۲۸ھ، مشتمل بر ۹۹ مکتوبات۔

۳۔ دفتر سوم موسوم بہ معرفۃ الحقایق، جامع محمد ہاشم کشمی، بسال ۱۰۳۱ھ، مشتمل بر ۱۱۴ مکتوبات۔

چیدہ چیدہ مکتوبات کی قلمی نقلیں حضرت مجدد کے زمانے ہی میں ضرورت مندوں تک پہنچنا شروع ہو گئیں تھیں۔ بعد میں جب یہ مکتوبات تین جلدوں میں مرتب ہو گئے تو مکمل متن کی قلمی نقلیں بھی تیار ہونے لگیں جو اب دنیا بھر کے کتب خانوں میں

Marfat.com

دستیاب ہیں۔ جب ہندوستان میں چھپائی (طباعت) کی صنعت آ گئی تو مکتوبات طبع ہو کر عام ہوئے۔ پہلی بار یہ ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء میں مطبع احمدی، دہلی سے باہتمام شیر محمد خان بن غلام محمد خان جھجری مالک مطبع احمدی، تین جلدوں میں شائع ہوئے۔ دوسری اشاعت ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء میں مطبع مرتضوی، دہلی سے حافظ حاجی عزیز الدین احمد مالک مطبع مرتضوی کے اہتمام سے ہوئی۔ منشی نول کشور نے بھی اپنے مطابع لکھنؤ / کان پور سے مکتوبات کی کئی اشاعتیں کیں۔ اس مطبع سے ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء میں مکتوبات تیسری بار شائع ہوئے۔ ۱۳۲۴ھ/ جولائی ۱۹۰۶ء کی اشاعت پر "بارِ ہشتم" لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد بھی دیگر ناشروں کے ہاں سے اشاعت ہوتی رہی۔ چند اشاعتیں ہندوستان سے باہر بھی ہوئی ہیں۔ ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء میں مطبع پورصوف، تاشقند (ازبکستان) سے بہ اہتمام حاجی عبداللہ بن حاجی اسد اللہ اور ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء میں زاہدان (ایران) سے بہ تصحیح و تعلیق محمد ایوب گنجی شائع ہوئے۔

مکتوبات امام ربانی کی مذکورہ ہندوستانی و غیر ہندوستانی اشاعتیں سب روایتی قسم کی اور غیر محقق ہیں۔ اس سے ہٹ کر، آج سے تقریباً ایک صدی قبل، مولانا نور احمد پسروری ثم امرتسری (وفات: ۱۳۴۸ھ/۱۹۳۰ء) نے مکتوبات کی تصحیح و تدوین کا بیڑہ اٹھایا اور ۱۳۲۷ تا ۱۳۳۴ھ/۱۹۰۹ تا ۱۹۱۶ء مطبع مجددی، امرتسر سے ہر دفتر کو متعدد حصوں میں تقسیم کر کے، جہازی سائز میں بتدریج شائع کیا۔ مولانا کی یہ اشاعت بے حد مقبول ہوئی اور اس نے سابقہ تمام اشاعتوں پر خط تنسیخ کھینچ دیا۔ اس اشاعت کا اعتبار اب تک قائم ہے۔ اس میں مولانا نے تحقیق کے تمام اصولوں کو مد نظر رکھا ہے۔ چنانچہ متن کو قدیم نسخے پر استوار کر کے اس کا بقیہ نسخوں سے تقابل کیا اور اختلافات

Marfat.com

حاشیے پر درج کیے؛ آیات واحادیث کی تخریج کی اور حاشیے میں ان کا فارسی ترجمہ بھی لکھا؛ مشکل الفاظ کی فرہنگ لکھی: عربی مکتوبات اور فارسی مکتوبات میں در آئی عربی عبارات کا فارسی ترجمہ کیا؛ اگر مکتوبات کی کسی عبارت سے عقائد کے لحاظ سے غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ تھا تو حاشیے میں اپنی طرف سے وضاحت لکھ کر اس اندیشے کا سدِ باب کیا؛ عربی عبارات پر اعراب لگائے؛ جن افراد کا ذکر مکتوبات میں آیا ہے ان کے مختصر حالات زندگی جستجو کر کے حاشیے میں لکھے۔ غرض یہ کہ مولانا نور احمد نے اپنے زمانے میں دستیاب وسائل اور اپنی مقدرت کے مطابق مکتوبات امام ربانی کا ایک عمدہ ایڈیشن تیار کیا جس کی بعد میں ترکی اور پاکستان سے کئی بار عکسی اشاعتیں ہو چکی ہیں۔ تاہم سو سال پہلے ہونے والی اس اشاعت کا انداز قدیم ہے۔ دستی کتابت، حاشیہ در حاشیہ وضاحتیں اور بین السطور فرہنگِ الفاظ، یہ انداز اب تدوین اور طباعت کے جدید رجحانات سے لگا نہیں کھاتا اور کمپیوٹر اور ڈیجیٹل عہد کا قاری ایک صدی پہلے کے انداز کتابت وطباعت سے قطعاً مانوس نہیں ہے۔ ضرورت تھی کہ مولانا نور احمد کے ایڈیشن کی نئے تقاضوں کے مطابق تجدید اشاعت کی جائے یا مکتوبات امام ربانی پر از سرِ نو کام کیا جائے۔

(۲)

نومبر ۲۰۱۳ء میں استنبول میں عزیز محمود ہدائی وقف کے زیر اہتمام ''بین الاقوامی امام ربانی سمپوزیم'' منعقد ہوا جس میں راقم السطور نے بھی شرکت کی اور ایک مقالہ ''مکتوبات امام ربانی کی جدید تنقیدی اشاعت کی ضرورت'' عنوان کے تحت پیش کیا۔ مقالے میں دی گئی تجویز کو نہ صرف سمپوزیم میں پذیرائی ملی اور اسے اعلامیے میں شامل کیا گیا بلکہ بعد میں عزیز محمود ہدائی وقف استنبول نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے

Marfat.com

کی ذمہ داری بھی مجھی کو سونپ دی!

میں نے فروری ۲۰۱۴ء میں اس منصوبے پر مرحلہ وار کام شروع کیا اور پاکستان کے علاوہ، دیگر ممالک سے مکتوبات امام ربانی کے قدیم نسخوں کے کوائف اور مطلوب نسخوں کے عکسیات حاصل کرنا شروع کیے۔ چنانچہ حسب ذیل نسخے بصورتِ عکس حاصل ہوئے:

۱۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، شمارہ ۱۴۹۵، تاریخ ۱۰۵۶ھ۔ (صرف دفتر دوم)

۲۔ ابوریحان بیرونی انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل سٹڈیز، تاشقند، نسخہ ۱۴۹۹، تاریخ ۱۰۸۰ھ۔ یہ نسخہ ڈاکٹر نجدت طوسون صاحب نے فراہم کیا۔

۳۔ آفتاب کلیکشن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، شمارہ ۱۴/۳ ف تصوف تاریخ ۱۱۳۸ھ۔ یہ نسخہ ڈاکٹر عطا خورشید صاحب نے مہیا کیا۔

الف: متن: پہلے مرحلے میں مکتوبات کا متن کمپیوٹر سے وَرڈ (Word) پروگرام میں کمپوزنگ کیا گیا۔ اس کی بنیاد مولانا نور احمد کا تدوین کردہ متن (اشاعت امرتسر ۱۹۰۹ تا ۱۹۱۶ء) ہے۔ ہم نے مولانا کا صرف متن لیا، ان کے حواشی، تعلیقات اور فرہنگ الفاظ کو شامل نہیں کیا۔ دوسرے مرحلے میں ٹائپ شدہ متن کا مذکورہ بالا مخطوطات سے تقابل کر کے ضروری اختلافات پاورقی میں منتقل کیے گئے۔ تقابل کے عمل میں بعض مقامات پر مولانا نور احمد کے مرتبہ متن میں کہیں کہیں تسامحات بھی نظر آئے جن کی اصلاح کر دی گئی اور متن میں درست لفظ/جُملہ اختیار کیا گیا۔ متن کی اس تیاری میں فنی تدوین کے نقطۂ نظر سے بھی کئی چیزوں کا لحاظ رکھا گیا، جیسے غریب عربی الفاظ اور عربی عبارات پر اعراب لگانا؛ طویل عبارتوں کی اس طرح پیرابندی کرنا کہ

Marfat.com

موضوع کی تفکیک ہو جائے؛ رموز او قاف کا لحاظ رکھنا، وغیرہ۔

ب: اشاریہ سازی: جب ہر لحاظ سے مکتوبات کی تینوں جلدوں کا متن تیار ہو گیا تو اس کے مختلف اشاریے تیار کیے گئے۔ جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ احادیث نبوی اور بعض اقوال مشایخ بزبان عربی، ماخذ کے ذکر کے ساتھ؛

۲۔ عربی اشعار کی تخریج، ماخذ کے ذکر کے ساتھ؛

۳۔ فارسی اشعار کی تخریج، ماخذ کے ذکر کے ساتھ؛

۴۔ دینی، کلامی، فلسفی، عرفانی اور اخلاقی اصطلاحات اور مفاہیم؛

۵۔ دینی، عرفانی، کلامی، معاشرتی طبقات، اقوام، پیشہ ور، مناصب اور روحانی مراتب؛

۶۔ اشخاص اور فرشتے؛

۷۔ مقامات (آبادیاں، دریا، خانقاہیں، قلعے، پہاڑ، مساجد)؛

۸۔ رسائل، کتب، مکتوبات؛

۹۔ مکتوب الیہم کے اسماء بترتیب حروف تہجی؛

۱۰۔ چند مقامی (ہندی یا مہند) الفاظ کی فرہنگ

ان اشاریوں کی خصوصیت یہ ہے کہ صفحات کی بجائے، مکتوبات کے دفتر (جلد) اور مکتوب نمبر پر مبنی ہے۔ اس طرح یہ تمام اشاریے مکتوبات کے کسی بھی قدیم و جدید یا مستقبل کے ایڈیشن کے لیے کارآمد ہو سکتے ہیں۔

ج: مقدمہ اور تعلیقات: مکتوبات کے تیار شدہ متن کو علمی انداز میں پیش کرنے کے لیے علمی مقدمہ اور تعلیقات کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کام کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے حصے میں راقم السطور نے ''پیش گفتار'' تحریر کیا جو مندرجہ ذیل موضوعات کا احاطہ کرتا ہے:

Marfat.com

مکتوبات امام ربانی کے موجودہ ایڈیشن کی تیاری کی روداد؛

مکتوبات امام ربانی کی تدوین کی روداد:

مکتوبات امام ربانی کے مخطوطات اور مآخذ کا جائزہ (مختلف ممالک کے حوالے سے)؛

مکتوبات امام ربانی کی سابقہ اشاعتوں کی تفصیل:

مولانا نور احمد پسروری امرتسری کے حالات زندگی؛

نور احمد امرتسری کی دیگر علمی مساعی؛

نور احمد امرتسری کی مکتوبات امام ربانی کی تدوین کے لیے کاوشیں۔

دوسرے حصے میں پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مبسوط ''مقدمہ'' شامل ہے۔ (اصل میں یہ تحریر اُردو میں لکھی گئی تھی جسے راقم السطور نے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔)

اس مقدمہ کے مندرجات حسب ذیل ہیں:

دسویں اور گیارہویں صدی ہجری میں برصغیر کے سیاسی اور مذہبی حالات؛

امام ربانی شیخ احمد سرہندی کے حالات زندگی؛

مکتوبات امام ربانی کے جامعین کے حالات زندگی۔

مکتوبات امام ربانی کیسے جمع ہوئے؟

مکتوبات امام ربانی کے حوالے سے ہونے والے کام کا جائزہ (تراجم، شروح، حضرات مجددیہ کی تفہیم مکتوبات کے لیے کوششیں، متفرق کتابیں متعلقہ مکتوبات، مکتوبات کی تخریج پر مبنی کتب فہارس اور اشاریے، حضرت مجدّد الف ثانی کے ردّ اور دفاع میں لکھی جانے والی کتب)

Marfat.com

اس کے بعد ''تراجم'' عنوان کے تحت پروفیسر محمد اقبال مجددی کا ایک اور طویل مقالہ ہے جس میں ان لوگوں کے حالات زندگی (بترتیب حروف تہجی) جمع کیے گئے ہیں جنہیں حضرت مجدد نے خطوط لکھے تھے۔ (مجددی صاحب کی یہ تحریر بھی اُردو میں تھی جسے راقم السطور نے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔)

مکتوبات امام ربانی کا جو منصوبہ ۲۰۱۴ء میں شروع ہوا تھا، وہ ۲۰۱۷ء میں ہر لحاظ سے مکمل ہوگیا اور اسے طباعت واشاعت کے لیے عزیز محمود ہدائی وقف، استنبول کے حوالے کر دیا گیا۔ جسے ۲۰۱۸ء کے اواخر میں ارقم پبلی کیشنز (ERKAM YAYINLARI) استنبول نے نہایت نفیس کاغذ پر، خوب صورت پختہ جلد کے ساتھ چار جلدوں میں شائع کر دیا ہے۔ ان جلدوں کی ترتیب اس طرح ہے:

جلد اول: مکتوبات دفتر اول، اس جلد کو ضخامت کے پیش نظر دو حصوں میں چھاپا گیا ہے۔

پہلے حصے میں مکتوبات ۱ تا ۲۰۰/اور دوسرے حصے میں مکتوبات ۲۰۱ تا ۳۱۳، مع عرضداشت ہائے خواجہ محمد صادق وترجمۂ فارسی مکتوباتِ عربی، ۶۰ + ۱۰۰۳ صفحات؛

جلد دوم: مکتوبات دفتر دوم، ۲۱+۴۱۱ صفحات؛

جلد سوم: مکتوبات دفتر سوم، ۲۱+۴۹۸ صفحات؛

جلد چہارم: پیش گفتار، مقدمہ، تراجم، اشاریہ، تصاویر، ۵۶۱ صفحات۔

دو ہزار پانچ سو پچھتر (۲۵۷۵) صفحات پر پھیلا ہوا یہ تمام کام فارسی زبان میں انجام دیا گیا ہے۔ جو خصوصیات مکتوبات امام ربانی استنبول اشاعت ۲۰۱۸ء کو مکتوبات کی سابقہ اشاعتوں سے ممتاز کرتی ہیں وہ یہ ہیں:

صحت متن کا اہتمام، ایسے اقدم مخطوطات کے استعمال کے ذریعے جو اس سے پہلے استعمال میں نہیں آئے تھے؛

Marfat.com

مکتوبات کی چوتھی جلد کے مشمولات اور مباحث تازہ کاری کی مثال ہیں اور پہلی بار علمی دنیا کو پیش کیے گئے ہیں۔ بالخصوص فارسی خوان حلقہ ان سے پہلی بار واقف ہوا ہے۔ اس سے پہلے مکتوبات کے مکتوب الیہم پر کام نہیں ہوا تھا، اس اشاعت میں یہ کام ایک ایسے محقق (محمد اقبال مجدّدی) نے انجام دیا ہے جس کا تخصص رجال مجدّدیہ ہے۔ حضرت مجدّد کے مکتوبات میں جابجا عربی و فارسی اشعار آئے ہیں۔ یہ کلام کس کا ہے اور ان کا ماخذ کیا ہے؟ اس پر پہلے کسی نے توجہ نہیں دی تھی۔ موجودہ اشاعت میں نہ صرف ان اشعار کے شعرا کا سراغ لگایا گیا ہے بلکہ ان شعرا کے دواوین سے اختلاف متن بھی دیا گیا ہے۔

زیر بحث اشاعت کی ظاہری خوب صورتی (کمپوزنگ، سیٹنگ، جلد، کاغذ) پورے کام کو پُرکشش بنائے ہوئے ہے جو اس سے پہلے مکتوبات امام ربانی کی کسی اشاعت کو نصیب نہیں ہوئی۔

"مکتوبات امام ربانی، بہ کوشش عارف نوشاہی" کے پورے منصوبے میں کئی احباب کی معاونت شامل حال رہی۔ مکتوبات کی کمپوزنگ، صفحہ بندی، تخریج احادیث اور بذریعہ کمپیوٹر اشاریہ سازی کا کام اظہار القدوس نوشاہی صاحب نے انجام دیا۔ عربی عبارتیں اور ان کے اعراب ایک شامی دوست ڈاکٹر محمد عبدالمجید نے ملاحظہ کیے۔ محمد اقبال مجددی صاحب کے حصے کے کام کا ذکر ہو ہی چکا۔ اس طرح مکتوبات کی یہ اشاعت اب اہل علم کے استفادہ کے لیے دستیاب ہے۔ ترکی میں ناشر سے اس پتے پر رابطہ کیا جا سکتا ہے:

www.kampanyakitaplari.com,
www.erkamyayinlari.com
فون نمبر: 6710700(212+90) فیکس نمبر:
(212+90)6710748

Marfat.com

Shaikh Ahmad Sirhindi and Mughal Politics*

Taken From: Religion, State, and Society in Medieval India collected works of S.Nurul Hasan Ed. by Satish chandra Oxford Univ Press.2005

Shaikh Ahmad Sirhindi(1) was one of the greatest religious leaders of his times. His followers include some of the principal nobles(2) as well as large number of common Muslims. He may be regarded as the symbol of powerful and tendency that had appeared in the reign of Akbar, the tendency of Muslim reaction which was strengthened in the seventeenth century. He provided the ideological basis of this tendency and took an active part in furthering it. Thus even through the historical records may be lacking in any visible proof of his direct political influence, it would be interesting to study the political attitude of the Shaikh as revealed in his letter to the important political personalities of the period.(3)

---

* Proceedings of indian History Congress, VIII Session, Annamalainagar, 1945, pp. 248-57.

Marfat.com

A few words may be said about the then prevailing tendencies before we actually examine Shaikh Ahmad's ideas and teaching. Akbar's reign marks the culmination of an epoch in which a common Hindu-Muslim culture was growing in different parts of the country. The dominant religious tendencies, both among the Muslims as well as Hindus, gad many common points. These were, as is well-known, the Sufi movement and the Bhakti cult. Politically, the endeavor of Akbar was to make the Mughal state the common concern of Hindus and Muslims.

But the very success of this tendency accentuated opposite tendencies. The Bhakti movement in Maharashtra assumes,. at this period, and anti-Muslim character. The followers of Guru Nanak gradually shed away their catholicity and assumed the nature of a militant sect. Similarly, among the Muslims, there was a feeling of revolt against the existing trends of Sufism with its tolerance and freedom of individual worship. There was a cry 'Islam has become impure', 'Muslims are

Marfat.com

being influenced by Kafirs'. Thus the slogan, 'Back to original Islam', was raised. The beginning of the second millennium had revived the idea of a regenerator. The Mahdavi movement,[4] although professing a different set of beliefs, was the product of a similar trend. The leadership of this tendency was, however, assumed by the Naqshbandi movement.[5] A large number of Muslim nobles who were either dissatisfied with the growing influence of Hindu nobles or subsequently of the Persian nobles, found themselves in complete agreement with this movement and extended to it their full support. It was precisely this group of nobles which turned the scales in favour in Jahangir during the controversy between Salim and Khusro for succession.

Dissatisfaction with Akbar's Reign:

Shaikh Ahmad was extremely dissatisfied with the policy of Akbar. In a letter to Shaikh Farid (Murtaza khan) during Jahangir's reign he writes, You know what sufferings the Musalmans have undergone in the past. The conditions of the Muslims in the past ages had never been worse than this; that

Marfat.com

the Muslims should follow their creed. and the Kafirs should follow their path. In the previous reign the Kafirs became so preponderant that in the land of Islam they promulgated orders of kufr. while the Muslims were unable to give Islamic orders: and if they did so, they were executed.[6]

Shaikh Ahmad was definitely in favour of the accession of Jahangir. He rejoiced in the news of Jahangir's accession, and wrote:

Today when the news of the rise of the Islamic state and the accession of the king of Islam has

* Proceedings of indian History Congress, VIII Session, Annamalainagar, 1945, pp. 248-57.

reached all, the followers of Islam considered it their duty to offer their support and aid to the king and to guide him in the propagation of the faith and the strengthening of the religion-whether this assistance is given with the hands or with the tongue.[7]

Shaikh Ahmad's devoted disciple Murtaza Khan played a leading role in favour of Jahangir in the Council of nobles convened by Khan-i-Azam at

Marfat.com

the time of Akbar's death.[8] And again it was Shaikh Farid who extracted from Jahangir the promise to defend Islam as a price of the support given by the nobles.[9]

The reactions of Shaikh Ahmad on the accession of Jahangir and during the early part of his reign are worth noting. High hopes were raised in his heart that the new regime would propagate the shariat. In his letters he unfolded his political ideas. The main points are summarized below.

Importance of Shariat:

Unlike the Sufic preachers, Shaikh Ahmad laid great stress on the importance of the propagation of the Shariat by the state. In a letter to Khan-i-Azam he says: 'Sages have said that the Shara' is always under the sword, and the triumph of the Shara 'depends on the Kings'.[10] He again emphasized this point in a letter to Jahangir himself when he wrote that the propagation of the Shara depended on him.[11] He makes his argument very clear in the following words: 'The king stands in the same

Marfat.com

relation to the world as the heart stands to the body. If the heart is sound, the body is also well. If, however, the heart is in a bad way, the body also suffers. Thus the welfare of the world depends on the goodness of the king.'[12]

These ideas were somewhat different from the prevalent Sufic notions. The Sufis believed primarily in their individual salvation, and in the moral persuasion of the masses. Shaikh Ahmad, however, holds a contrary view. He considers the scholars of Shara 'who propagate the Shariat as definitely superior to the Sufis.[13] And he holds that propagation of the Shara 'is possible mainly with the backing of the state. To Khan-i-Azam he writes: 'Khwaja Ahrar used to say that his task was to propagate the Shariat. That was why he frequented the company of kings and through them propagated the Shariat.'[14] For this reason Shaikh Ahmad too maintained cordial relations with the nobles of the realm and concentrated on cultivating their friendship.[15]

He kept on pressing the nobles to exercise their influence on the king for the propagation of the

Marfat.com

Shariat. He says: 'In the new regime it is the duty of the nobles and the ulama to restore the glory of Islam. If the king is indifferent. and even his companions keep aloof from the problem. the fate of the Muslims would become pitiable.'[16] He is more explicit in his letter to Khan-i-Azam: 'Your word is effective and your adherence to Islam is respected among your equals. You should therefore make an attempt. At least the laws of kufr which are prevalent among the religion of Muhammad was looked upon with hostility. In the present regime there is no open enmity. If there is any, it is due to ignorance.'[17]

This ignorance, therefore, he sought to combat. The elements mainly responsible for this ignorance on the part of the kings were the 'vicious ulama', 'The company of the worldly ulama is like a deadly poison. Their mischief is contagious... In the past the calamity that befell Islam was due to the machinations of these very people. It is they who have been misleading the kings.'[18] When therefore he heard that the king had decided to appoint four

Marfat.com

prominent ulama at the court to advise on religious questions, he was very pleased. But he cautioned his friends among the nobles that they should allow only such ulama to be appointed as were deeply religious and strict followers of the Shára'. [19]

The main mission of the life of Shaikh Ahmad was to establish the supremacy of the Shara 'in the Muslim state. In almost all his letters addressed to the political personalities, there is the utmost emphasis on following the Shara'. In a letter to Mutaza Khan on the occasion of the appointment of the ulama at the court (referred to above), he says that they should enunciate the law of Islam so that no order is passed in contravention of the Shara'.[20] Again to Khan-i-Khanan he writes that 'in all matters the decisions of the truly religious ulama should be followed.'[21]

The Shariat has to be interpreted by the Sunni ulama on the basis of the book (kitab). the tradition (sunnat) and the consensus of the community (ijma-i-ummat). There should be no attempt to seek

Marfat.com

rational justification of the religious laws, because one who tries to do so 'denies the greatness of the prophet'. In this connection it was imperative, according to Shaikh Ahmad, the first of all the beliefs be corrected according to the Sunni faith, and heretical tendencies be combated. In a long letter to khan-i-Jahan,[22] he urges him to conform strictly to the Sunni faith, enunciates its main tenets and beliefs, asks him to keep aloof from the other sects and requests him to speak from time to time to the king about it.[23] Almost the same advice is repeated to Murtaza Khan, Mirza Badiuz Zaman, Darab Khan, Hakim Fathullah, Khizri Khan Lodi, Fath Khan Afghan, and Khan-i-Khanan.[24]

Whenever action was taken to enforce the Shariat, he expresses satisfaction and appreciation. For example, he thanks and praises Qulich Khan for having promulgated a number of orders in accordance with the Shara' and congratulates him that during his tenure of office at Lahore, 'religion has been strengthened'.[25] He pleads for the

Marfat.com

appointment of Qazis so that the Shariat may be properly enforced.[26] On the other hand he unequivocally condemns all state institutions in contravention of the Shara'. His abhorrence of such activities was so great that he even refused to visit Delhi during the season of Navroz.[27]

Opposition to Heretical Tendencies:

The establishment of the supremacy of the Shara' involved, according to Shaikh Ahmad, a crusade against the heretics and the infidels. Let us first examine his ideas towards the heretics. In a long letter to Hakim Fathullah he violently attacks the non-Sunni sects, especially the Shias.[28] To Murtaza Khan his advice is to avoid the company of heretics altogether, as that was 'even worse than the company of infidels'.[29] The Shaikh also wrote a pamphlet refuting the beliefs of Shiism, entitled 'Radd-i-Rawafiz'. Presumably this sustained campaign against Shiism was mainly directed towards the Shiite Persian nobles. The Shaikh was keen that heresy be put down, and for this reason

Marfat.com

wanted to enlist the sympathies of the nobles. In a letter to Khan-i-Khanan he writes: 'The followers of this (Naqshbandi) Order have become helpless in this land. and many people have fallen a victim to Shiite heresy. Your aid is solicited in this connection.'[30] The execution of Qazi Nurullah Shustari. the Shia Qazi of Akbar's reign. was presumably at the instance of the Shaikh.[30]

Much more violent however was his tirade against the non-Muslims (kafirs). According to the Shaikh, Muslims should have no truck with the non-Muslims, not even social contacts. He emphasizes this point in a number of letters. For example, to Khan-i-Khanan he writes: 'Muslims have been instructed to regard kafirs as enemies.'[32] He expands his ideas in a letter to Murtaza Khan as follows:

One who respects the kafirs, dishonours the Muslims. Respecting them does not merely mean honouring them, but giving them a place in one's company and talking to them. Like dogs they should

Marfat.com

be kept away and if there is any worldly business which cannot be attained without them, then without taking them into confidence, only minimum contact should be established. The height of Islamic sentiment is to forego worldly profits and have no relationship at all with them.[33]

Shaikh Ahmad wanted to translate his religious hatred of the non-Muslims into the realm of politics. He considers the state ruled over by a Muslim as an Islamic state. Such a conception was fundamentally different from the theory of the Mughal state. The Mughal theory, at its best under Akbar, strove that the state should not remain the monopoly of any one religion, or race or group. Different religions and racial groups had been associated with administration, and the affairs of the state were being run more and more in harmony with the sentiments of the different elements of society. An administration which was tending to assume the character of a non-sectarian common concern was strongly disapproved by the Shaikh. He could not

Marfat.com

tolerate 'infidels' issuing orders of 'kufr' in the 'land of Islam', and considered such a state to be one of helplessness and degradation for the Muslims.

He, therefore, urged an uncompromising policy. The non-Muslim should have no place in the administration; they should be reduced to a state of degradation and humiliation. Utmost harshness should be shown to them-this was, in short, his recommendation for the treatment of non-Muslims.[34] A few extracts from his letters will clearly reveal his main ideas on the subjects. In a letter to Murtaza Khan he writes. 'Obedience to the Prophet lies in the fact that the Islamic law be followed and the traditions of infidelity be obliterated. Islam and kufr are the negation of each other.... God has ordered, 'O Prophet launch a crusade against the kafirs and disbelievers and suppress them'.[35] Again, he repeats, his ideas as follows. "Launching a crusade against the kafirs and treating them with harshness is one of the essential needs of religion'.[36] His bitterness reaches a climax

Marfat.com

when he writes. "Every man has got some desire in his heart. The uppermost desire in the heart of this faqir is that the enemies of God and the Prophet be dealt with severely.... (This writer) has repeatedly invited you to perform this function and considers it to be one of the most important duties... Every open and hidden effort should be made for their destruction."[37]

Views on Jizya:

As has already been noticed, he was very keen that the infidels be kept in a state of degradation and humiliation. He looks upon jizya not as a monetary contribution for defence in lieu of personal service, as some jurists and writers have argued. He wanted the imposition of the jizya as an emblem of the subjugation of the non-Muslims. He elaborates this point in a letter to Murtaza Khan: 'The main reason for taking jizya is to degrade and humiliate them, so much so that because of its fear they may not be able to dress well and live in grandeur... It does not behove the kings to stop jizya. God has instituted it

Marfat.com

to dishonour them. It is intended to bring them into contempt and to establish the honour and might of Islam.'[38]

Appreciation of Measures Against Non-Muslims:

Any blow at the non-Muslims was deeply appreciated by the Shaikh. His letter to Khan-i-Azam is characteristic of this sentiment. He writes, 'May God help you in upholding the law of Islam and give you victory over its enemies... At such a critical juncture, we find in you a welcome personality...the verbal crusade that you are waging is the greatest of crusades (Jihad-i-Akbar), and consider it to be higher than the crusade of bloodshed'.[39] Similarly to Sadr-i-Jahan he writes, 'The promulgation of Islamic orders and the news of the dishonouring of the enemies of Faith has gladdened hearts of Muslims'.[40] He congratulated Murtaza Khan for having dishonoured the Hindus and destroyed their idols during the Kangra campaign. Perhaps his ideas emerge most sharply when he expresses his pleasure

Marfat.com

at the execution of Guru Arjan. He says that whatever may have been the motives of execution, it was a matter for satisfaction. Since it involved the degradation of the infidels and the glory of Islam.[41]

Growth of Shaikh Ahmad's Influence and His Imprisonment:

Such in brief were the ideas of Shaikh Ahmad on politics. As observed before, he sought to extend his influence among the nobles and in the army. The Sunni nobles found these ideas in consonance with their political ambition. The supremacy of the Shariat and the subordination of the temporal authorities to the dictates of the ulama could act as a check on the autocracy of the king, something which must have been very welcome to most of the nobles. The tirade which Shaikh Ahmad launched against those ulama who justified Akbar's absolutism on the basis of the legal theory which had grown during the Abbasid period, could have undermined the religious sanction of royal autocracy. And as has already been mentioned, the attacks on Hindus and Shias could

Marfat.com

have helped in ousting the Persian and Hindu nobles from the much coveted higher posts. Whatever might have been the reasons, Shaikh Ahmad did begin to exercise an influence over an important section of the nobles.

In the army and in the administrative Staff too, he carried on his propaganda. He appointed Shaikh Badruddin as his chief Khalifa in the army. In almost all his letters to the important nobles we find that he is making a recommendation for the appointment to some post for one of his followers. Such concentrated efforts at a time when the minds of the people were only too well prepared to receive such ideas, produced effective results. His influence grew so much that even the king was alarmed, and decided to bring the situation under control.(42) In 1619, he was summoned to the court on the charge of claiming superiority over the first caliph, Abu Bakr. It is obvious that this was a trumped up charge. In a long letter to Hakim Fathullah, the Shaikh denied the charge and as a proof, referred to

Marfat.com

the letter which he had written to the Hakim a few years before, stating that Abu Bakr was superior to everyone else including Ali.[43]

There is a another proof which points that the authorities knew it fully well that the Shaikh did not really consider himself superior to Abu Bakr. Shaikh Mirak, who was Prince Khurram's tutor, once went to Sirhind and questioned Shaikh Ahmad. Shaikh Ahmad denied the change and produced the letter in question. Shaikh Mirak, returned quite satisfied on the score.[44] Moreover, considering the religious policy of Jahangir, it may be presumed that the Shaikh would not have been persecuted only because of his religious pretensions, even if the charges against him were true. The Naqshbandi records also state that Jahangir jailed him for refusing to perform sijdah. Probably it was to this incident that Beni Prasad refers in his book.[45] Jahangir however makes no reference to this incident in his Memoirs.[46] It is quite possible that it may not have occurred because he had already abolished sijdah for the Qazis and the, ulama.

Marfat.com

The Shaikh was however sent to Gwalior prison. But even during his confinement he urged his followers not to do anything against the state, probably because the Shaikh believed that the success of his programme depended on the cooperation of the King who was after all much more amenable to the influence of the ulama than his father. The statement of some of the followers of Shaikh Ahmad that he actually dissuaded Mahabat Khan from revolting on this issue is not supported by facts.(47) However, the way Jahangir mentions the occasion of the release of the Shaikh two years later ('It was reported that the Shaikh had repented') also shows that he was not dissatisfied with his conduct.

The Naqshbandi writers go on to say that the king apologized to the Shaikh and promised to carry out the following programme outlined by the Shaikh: abolition of the sijdah, reconstruction of the mosques that were destroyed, permission for cow slaughter, appointment of Qazis and censors to enforce the Shara', introduction of jizya, and suppression of

Marfat.com

heresy and innovation.[48] There is no contemporary evidence to show that either the king expressed regret for his conduct or that he gave the pledge demanded by the Shaikh. On the other hand, Jahangir writes that the Shaikh expressed regret. It is also known that no action was taken in accordance with the demands of the Shaikh as enunciated above. It would not be incorrect to say that both the imprisonment as well as the release of the Shaikh were due to political causes. The dissatisfaction against the Nurjahan junta had been increasing and this dissatisfaction had assumed a religious anti Shiite colour. The dissatisfied nobles included Prince Khurram and Mahabat Khan. The latter was closely associated with the Naqshbandi order. (It may be recalled that there was trouble over the marriage of Mahabat Khan's daughter with the son of Khwaja Umar Naqshbandi.) Close affinity between these dissatisfied nobles and Shaikh Ahmad is not inconceivable. The imprisonment of the Shaikh was undoubtedly done under the influence of the

Marfat.com

Nurjahan junta, and his release was one of the measures taken to assuage the agitated Sunni opinion during these troubled times. This incident is sufficient in itself to prove the influential position which Shaikh Ahmad had come to acquire as the spiritual leader of the pan-Islamic tendency.

Notes and References

1. Born in 1563 and died in 1624, he has been called 'Mujaddid Alf-i-Sani' or the Regenerator of the Second Millennium. He was the virtual founder of the Naqshbandi order in India.
2. E.g., Murtaza Khan, Islam Khan, Mahabat Khan, Mirza Badi-uz-Zaman, Darab Khan, etc.
3. Maktoobat-i-Imam-i-Rabbani, Nawal Kishore Press, Cawnpore, 1906, 3 Vols.
4. Maulana Abdul Kalam Azad's evaluation of the Mahdavi movement would be found of interest, see Tazkira.
5. Mirza Hakim, Akbar's younger brother, had organized his rebellion in 1581 on the slogan of 'the defence of religion'. Incidentally he was also a

Marfat.com

follower of the Naqshbandi order.

6. Maktoobat, Vol. I, letter no. 47. Also see letter no. 81 addressed to Lala Beg.

7. Ibid.

8. Asad Beg, Waqaya. B.M. III, 979b.

9. Accordingly, the leading nobles (Murtaza Khan), having been sent by the others as their representative, came to the Prince and promised, in all their names to place the kingdom in his hands provided that he would swear to defend the law of Mahomet. Ibid. In this context, see S. A. A. Rizvi, ed., Muslim Revivalist Movements in North India, Agra, 1965, pp. 216-21.

10. Maktoobat, Vol. I, letter no. 65.

11. Ibid., Vol. I, letter no. 47.

12. Ibid., Vol. I, letter no. 47.

13. Ibid., letter to Murtaza Khan, Vol. I, no. 48.

14. Ibid., Vol. I, letter no. 65.

15. E.g., he regards Murtaza Khan as a patron; he is anxious to regain the favour of Hakim Fathullah when the latter is annoyed; he humours and Hatters,

Marfat.com

and at times admonishes Khan-i-Khanan and Khan-i-Azam to maintain his influence over them.

16. Ibid., letter to Sadr-i-Jahan, Vol. I, no. 195.

17. Ibid., Vol. I, letter no. 65. Similarly to Murtaza Khan he writes: 'It is expected from your gentle self that since God has given you complete nearness to the king, you will make every overt and covert effort to propagate the shariat of Muhammad.' Letter no. 47.

18. Ibid., Vol. I, letter no. 47.

19. Ibid., letter to Murtaza Khan (No. 53) to Sadr-i-Jahan (No. 194).

20. Ibid., letter no. 53.

21. Ibid., letter no. 70.

22. Ibid., letter to Khan-i-Khanan, no. 214.

23. Ibid., Vol. II, letter no. 67.

24. Ibid., Vol. I, letters nos. 69, 71, 75, 80, 94, 193, 213; Vol. II, letter no. 87.

25. Ibid., Vol. I, letter no. 76. See also letter to Sadr-i-Jahan, no. 194.

26. Ibid., letters no. 103 and 195.

Marfat.com

27. Ibid., letter no. 44. In a subsequent letter he repeats his arguments: 'Today when the king of Islam is no longer as kind to the infidels, the custom of kufr cannot be looked upon with equanimity by the Muslims', letter no. 194.

28. Ibid., letter no. 80.

29. Ibid., letter no. 54.

30. Ibid., Vol. 11, letter no. 62. This letter confirms the view taken by the author of Maasir-i-Umara that Khan-i-Khanan had genuinely discarded Shiism. The Khan-i-Khanan however remained unorthodox all his life, and Shaikh Ahmad admonished him frequently. Cf. Vol. I, letters nos 23, 68, 214, Vol. II, Nos 8, 62 and 66.

31. Jahangir-i-Mujaddidia, p. 43.

32. Maktoobat, letter no. 23.

33. Ibid., letter no. 163.

34. The scope of the present paper prevents an examination of the factors which led to rise of this tendency, or its evaluation, or a comparison with the corresponding non-Muslim movements. The writer

Marfat.com

hopes to undertake an exhaustive examination of these points in the book he is contemplating to write on 'Some Popular Muslim Religious Movements in Medieval India'.

35. Ibid, letter no. 163.

36. Ibid, letter no. 193.

37. Ibid, letter no. 269, cf. letter no. 165.

38. Ibid, letter no. 163, cf no. 193.

39. Ibid, letter no. 65.

40. Ibid, letter no. 194

41. Ibid, letters nos. 193 and 269.

42. Khwaja Kamaluddin's work Ruzat-ul-Qaiyyaumia gives a detailed account of the life of Shaikh Ahmad. This account, though full of inaccuracies, is substantially the same as appears in other contemporary or later works.

43. Maktoubat, Vol. I, letter no. 202. The letter referred to is no. 80.

44. Dara Shikoh, Safinatul Auliya (Nawal Kishore Press), pp. 197-8.

45. Beni Prasad, History of Jahangir, OUP, 1922, Appendix B, p. 450.

Marfat.com

46. Tuzuk-i-Jahangiri, edited by Md. Hadi.

47. B. A. Faruqi also makes the same statement (p. 25). The students of history need no proof of the fact that Shaikh Ahmad was released much before Mahabat Khan's coup de main.

48. Rauzat ul-Qaiyumiya, ff. 77a-78b.

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ارمغانِ امام ربانی

مشتمل بر مقالات و نوادرات سلسلۂ نقشبندیہ

جلد دہم حصہ دوم

مقالات و مقدمات

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

فہرست مندرجات حصہ دوم

مقالات

۱۔ لجنۃ لاحیاء المخطوطات الاسلامیہ کا قیام
۲۔ حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری
۳۔ حضرت شیخ محترم لاہوری
۴۔ حضرت شیخ محمد حسین جامی لاہوری و مولانا عبدالنبی جامی
۵۔ شیخ محمد مراد قزانی (مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کے عربی مترجم)

نوادرات سلسلۂ نقشبندیہ

۱۔ رسالہ اذ کار یومی ولیلی تالیف حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی
۲۔ وثیقۃ الاکابر (مشیخہ شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری)
۳۔ رسالہ عقائد ضروریہ تالیف حضرت شاہ محمد غوث قادری لاہوری
۴۔ سلسلۃ الاولیاء تالیف مولانا محمد صالح کنجاہی
۵۔ زبدۃ الفرائض تالیف خواجہ غلام محی الدین قصوری
۶۔ رسالۂ نظامیہ (مبحث وحدت الوجود) تصنیف خواجہ غلام محی الدین قصوری
۷۔ ثمرات الحیات (ملفوظات شیخ برہان الدین راز الٰہی برہانپوری) طبع قدیم

Marfat.com

لجنہ لاحیاء المخطوطات الاسلامیۃ

کا قیام

محمد اقبال مجددی

۱۹۸۶ء کے اپنے پہلے علمی سفر انگلستان کے دوران میں لندن سے فرینکفورٹ صرف عربی زبان وادب کے بین الاقوامی شہرت کے مالک استاد ڈاکٹر فواد سزگین سے ملاقات کے لئے گیا تھا کیوں کہ میں ان کی شہرۂ آفاق جرمن کتاب ''تاریخ التراث العربی'' کی جرمنی زبان میں پہلی نو جلدیں نہ صرف دیکھ چکا تھا بلکہ ایم اے او کالج، لاہور کی لائبریری کے لئے اس کا ایک سیٹ مع کتابیات بروکلمان خرید چکا تھا، اور ان کے علمی کام سے بہت متاثر تھا، میں نے ان کے فرینکفورٹ میں موجود ادارہ:

Institute for Gorehichte der Arabisch-Islamichan Urissenchaften

کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا، ایک میز پر ان کی مطبوعات سجا کر رکھی ہوئی تھیں، جن میں میرے لئے جاذب توجہ وہ نادر الوجود اور منحصر بفرد قلمی نسخوں کی عکسی اشاعت تھی، جنہیں بڑے اہتمام سے بالکل مخطوطہ جیسا کاغذ بنوا کر اس کی عکسی اشاعت عمل میں لائی گئی تھی۔

میں نے بھی فیصلہ کر لیا کہ اپنے ملک پاکستان جا کر میں بھی ایک اسی نوعیت کا ادارہ بنا کر اپنے ملک میں موجود ایسے قلمی نسخے عکسی صورت میں شائع کروں گا۔

تصحیح اور حواشی کے ساتھ تو چند مخطوطات شائع کئے ہی تھے جیسے ''مقاماتِ معصومی''، ''حسنات الحرمین''، ''زاد المعاد'' اور ''احوالِ مشائخ کبار'' لیکن سب سے بڑی رکاوٹ یہاں اس قسم کی مطبوعات کی مارکیٹ کے نقطۂ نظر سے کوئی اہمیت نہ ہونا تھی اور ذاتی طور پر

Marfat.com

سرمایہ کا فقدان پہلے ہی تھا۔

تاہم اللہ پاک کا نام لے کر ۲۰۰۴ء کو اس کا آغاز کر دیا، میرے ہاں ایک صاحبِ ذوق بزرگ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مرحوم تشریف لایا کرتے تھے، ان کی خدمت میں اس منصوبہ کے متعلق عرض کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس مقصد کے لئے اہم ایک ادارہ بنائیں گے چونکہ ان کا تعلق سلسلۂ نقشبندیہ سے تھا، اس لئے میں نے ''حوزۂ نقشبندیہ'' ادارہ کا نام تجویز کیا، تو فوراً منظور کرتے ہوئے ایک نادر عربی مخطوطہ ''لطائف المدینۃ'' (احوال حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی (ف ۱۰۷۱ھ/۱۶۶۱ء) تالیف شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی کا عکس طبع کروایا، جس پر مجھ عاجز کا مفصل مقدمہ اور ملخص اُردو ترجمہ بھی شامل ہے۔

اس کے بعد حضرت میاں صاحب کی علالت کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ان کے ہاں بھی وسائل کی بہت کمی ہو گئی تو یہ سلسلۂ اشاعت التوا کا شکار ہو گیا۔

اس کے بعد امام ربانی پبلی کیشنز، لاہور کے مالک جناب محمد ناظم بشیر میرے ہاں آنے جانے لگے تو میں نے ان کے سامنے سارے معاملات رکھے، انہوں نے ۲۰۱۶ء کو میرے ہاں کچھ نادرالوجود خطی نسخے دیکھے تو ان میں سے ''خلاصۃ المعارف'' تالیف شیخ آدم بنوڑی (ف ۱۰۵۳ھ/۱۶۴۳ء) خلیفۂ حضرت مجدد الف ثانی کی عکسی اشاعت کا وعدہ کر لیا اور اسی سال امام ربانی کانفرنس کے موقع پر اس کی اشاعت عمل میں آئی۔

اگلے سال ۲۰۱۷ء کو انہیں کچھ دوستوں سے مالی امداد ملی تو تین نادر مخطوطات کے عکس شائع کیے، یعنی:

۱۔ رسائل خواجہ محمد ہاشم کشمی (ف حدود ۱۰۴۳ھ/۱۶۳۳ء)

۲۔ بہجۃ النظار فی براۃ الابرار (دفاع حضرت مجدد الف ثانی)

تالیف مخدوم محمد معین ٹھٹھوی (ف ۱۱۶۱ھ/ ۱۷۴۸ء)

Marfat.com

۳۔ فضائل الباری فی مناقب حاجی دوست محمد قندھاری (ف ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء)
خلیفۂ حضرت شاہ احمد سعید مجددی (ف ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء)

۲۰۱۸ء کو محمد ناظم بشیر صاحب نے مزید ہمت کی اور چار بہت ہی کمیاب مخطوطات کے عکسیات شائع کیے، ان میں:

۱۔ مناقب مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی تالیف مخدوم عبداللطیف بن مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی۔

۲۔ مناقب مخدومین (احوال مخدوم شاہ صفی اللہ معصومی و مخدوم محمد ابراہیم ٹھٹھوی) تالیف میاں محمد امین چھوڑائی۔

۳۔ قران السعدین (احوال حاجی محمد سعید لاہوری ف ۱۱۴۵ھ/ ۱۷۳۲ء و شیخ محمد مسعود دوابی خرقی) تالیف میاں محمد رفیع عباسی۔

۴۔ رسائل در انساب اولاد حضرت مجدد الف ثانی۔

(اس میں دو رسائل ہیں: اول رسالۂ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، دوم انساب الطاہرین تالیف شیخ محمد عمر مجددی)

اب اس سال ۲۰۱۹ء کو رب کریم نے انہیں مزید توفیق عنایت فرمائی ہے تو انہوں نے مندرجہ ذیل مخطوطات کے عکس شائع کر دیے ہیں:

۱۔ رسائل حافظ محمد صدیق لاہوری (خطیب مسجد وزیر خان، لاہور)

۲۔ رسائل حافظ غلام محمد عرف امام گاموں (خطیب مسجد وزیر خان، لاہور)

۳۔ دستاویزات متعلقہ مسجد وزیر خان، لاہور و خانوادۂ ائمہ مسجد مذکور

۴۔ مبلغ الرجال (تذکرہ ملاحدہ) مولف خواجہ کلاں بن خواجہ باقی باللہ (تحقیق و تعلیق محمد اقبال مجددی) بہ تعاون پروگریسو بکس، لاہور

۵۔ رسائل خواجہ خرد بن حضرت خواجہ باقی باللہ

Marfat.com

۶۔ روضۃ القیومیہ (احوال خانوادۂ حضرت مجدد الف ثانی)

تالیف خواجہ کمال الدین محمد احسان (جلد سوم و چہارم)

ان بڑے مخطوطات کی اشاعت کے ساتھ ہی انہوں نے ایک اور اہم قدم یہ اُٹھایا کہ ارمغانِ امام ربانی کی آٹھویں، نویں اور دسویں جلدوں میں مقالات کے ساتھ کم حجم کے بہت ہی نایات مخطوطات کی عکسی اشاعت کا آغاز بھی کر دیا، جس کی تفصیل یہ ہے:

ارمغان امام ربانی جلد ہشتم

۱۔ رسالہ در وحدت الوجود تالیف مولانا عبداللہ لبیب بن علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی

۲۔ کمالات مظہریہ (احوال حضرت میرزا مظہر جانِ جانان شہید) تالیف شاہ غلام علی دہلوی

۳۔ مجمع التواریخ (قطعاتِ تاریخِ وفات اعیان و اولیاء) تصنیف حافظ غلام محی الدین کنجاہی

ارمغانِ امام ربانی جلد نہم

۱۔ رسالہ ردِ شبہات مخالفین بر کلام حضرت مجدد الفِ ثانی

تالیف شاہ محمد یحییٰ بن حضرت مجدد الف ثانی

۲۔ معدن الجواہر (حالات شیخ صبغۃ اللہ بن حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی)

تالیف میر صفر احمد معصومی (مولف مقاماتِ معصومی)

۳۔ مکتوبات خواجہ غلام محی الدین قصوری (بخط مکتوب نگار) خلیفۂ حضرت شاہ غلام علی دہلوی

۴۔ ملفوظات عثمانی (خواجہ محمد عثمان دامانی)

۵۔ رشحات عنبریہ (احوال حضرت شاہ احمد سعید مجددی) تالیف شاہ محمد عمر مجددی مدنی

Marfat.com

ان مخطوطات کے علاوہ چند بہت ہی کمیاب اور قدیم مطبوعات بھی اس جلد میں عکسی طور پر شاملِ اشاعت ہوئی ہیں، جن میں:

۱۔ بستانِ معرفت (احوال صاحبزادہ عبدالرسول قصوری) تالیف سید محمد قصوری (فارسی)

۲۔ تذکرہ مصنفین دہلی تالیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی

۳۔ جواہر ہاشمیہ (احوال خواجہ محمد ہاشم کشمی خلیفۂ حضرت مجدد الف ثانی) تالیف اختر محمد خان رام پوری

۴۔ عقد اللآلی یعنی مناقب شاہ ابوالمعالی انبیٹھوی

اسی طرح ارمغانِ امام ربانی جلد دہم میں مندرجہ ذیل چھوٹے قلمی رسائل کے عکس شائع کئے گئے ہیں:

۱۔ وثیقۃ الاکابر (مشیخۃ شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری)

۲۔ رسالہ عقائد ضروریہ تالیف شاہ محمد غوث قادری لاہوری

۳۔ سلسلۃ الاولیاء تالیف مولانا محمد صالح کنجاہی

۴۔ ثمرات الحیات (ملفوظات شیخ برہان الدین برہانپوری) طبع قدیم

راقم احقر کو رب کریم کی توفیق اور عطا سے ان سب مخطوطات کی عکسی اشاعت کے دوران کسی پر مفصل اور بعض پر مجمل تعارفی مقدمات لکھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

تکمیل

۲۱ر رمضان/ ۲۷ر مئی ۲۰۱۹ء

لاہور

Marfat.com

حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری

محمد اقبال مجددی

حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے نامور خلیفہ، مکتوب الیہ اور آپ کے فرزندوں کے استاد تھے۔

حضرت شیخ محمد طاہر کا سال و مقام ولادت کسی تذکرہ نویس نے نہیں لکھا؟ آپ کے معاصر سوانح نگار شیخ بدرالدین سرہندی نے آپ کا سالِ وصال ۱۰۴۰ھ اور عمر ۵۶ سال تحریر کی ہے[۱] اس اعتبار سے آپ کا سال ولادت ۹۸۴ھ (۱۰۴۰ھ-۵۶=۹۸۴ھ) قیاس کیا جا سکتا ہے۔

غالب گمان ہے کہ شیخ محمد طاہر، لاہور کے ہی باشندہ ہوں گے اور آپ کی ولادت بھی مذکورہ سنہ میں یہیں ہوئی ہوگی، شیخ بدرالدین سرہندی جو آپ کے معاصر بھی ہیں آپ کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ لاہور کے مشہور مشائخ میں سے تھے۔[۲]

آپ کے ایک اور معاصر خواجہ محمد صادق ہمدانی کشمیری نے لکھا ہے کہ شیخ محمد طاہر نے لاہور کے مشہور عالم مُلا جمال تلوی کی خدمت میں تحصیل کی [۳] جو اس امر کا ثبوت ہے کہ آپ لاہور ہی کے باشندے تھے۔

۱۔ حضرات القدس ۲/۳۲۶ ۲۔ ایضاً ۲/۳۱۹

۳۔ طبقاتِ شاہ جہانی ۲/۲۶۴ مولانا جمال تلوی، لاہور کے اکابر علماء و مدرسین میں سے تھے، لاہور کے مضافات میں ایک بڑا محلّہ تلہ تھا، آپ کا مسکن و مدرسہ وہیں پر تھا، آپ حضرت خواجہ باقی باللہ (ف ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ھ) سے بہت عقیدت رکھتے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

آپ کے والد کا نام کاتب کی غلطی سے محمد لکھا گیا ہے یعنی لطائف غیبیہ مطبوعہ ص ۱۵ میں محمد بن طاہر لکھا گیا ہے، جب ہم نے قلمی نسخہ کی طرف رجوع کیا تو وہاں محمدن الطاہر درج تھا یعنی کاتب نے کم علمی کے باعث ن کو بن لکھ دیا، یعنی اب تک شیخ محمد طاہر کے والد کا اسم گرامی معلوم نہیں ہے۔

تکمیل کے بعد آپ نے لاہوری میں ہی درس و تدریس کا آغاز کر دیا، آپ بہت جلد شہرت کی بلندیوں پر فائز ہوئے، آپ کو حضرت مجدد الف ثانی نے جو خلافت نامہ دیا تھا، اس میں آپ کے لئے ''عالم العامل الفاضل الکامل'' کے الفاظ لکھے ہیں [۱] حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے فرزندوں شیخ محمد صادق، خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم کی تعلیم و تربیت آپ ہی کے سپرد کر دی تھی [۲] شیخ بدرالدین سرہندی کے الفاظ ہیں:

''آن عزیز (شیخ محمد طاہر) درآں بلدۂ (لاہور) بافادۂ طلبہ مشغول گشت [۳]

آپ نے صاحبزادگان کی تعلیم و تفہیم کے لئے بہت کوشش و خدمت کی، مخدوم زادگان اکثر اس کا اعتراف ان الفاظ میں کیا کرتے تھے:

(بقیہ گذشتہ صفحہ) تھے (طبقات شاہ جہانی ۲/۲۱۲)، حضرت مجدد الف ثانی کا شیخ کے وصال سے ذرا پہلے لاہوری قیام تھا، تو اس دوران یہاں جو اکابر علماء آپ سے ملنے آئے ان میں مولانا جمال کا ذکر خصوصی طور پر ملتا ہے، (زبدۃ المقامات ۱۵۷) مولانا جمال نے فیضی کی تفسیر سواطع الالہام کے اکثر مقامات کی اصلاح کر کے اُسے مربوط بنایا تھا (منتخب التواریخ ۳/۷۲) مولانا تلوی کا انتقال ۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ھ کو ہوا (طبقاتِ شاہ جہانی ۲/۲۱۳) تاریخ محمدی (۲/۵/۹۴) میں ۱۰۱۶ھ درج ہے۔

۱۔ حضرت القدس ۲/۳۲۰ ۲۔ ایضاً ۲/۲۲۳ ۳۔ (ایضاً ۲/۳۲۱)

Marfat.com

حقوق حضرت شیخ طاہر بر مایان نہ آں قدر ست کہ از عہدہ شکر آں توانیم برون آمد ۱

لیکن صاحبزادہ اصغر حضرت شاہ محمد یحییٰ کی تعلیم و تربیت آپ کے سپرد نہ کی جا سکی حضرت مجدد الف ثانی فرمایا کرتے تھے:

''محمد یحییٰ راہم می خواہم بشیخ طاہر بسپارم کہ چو برادرانش از میمنت انفاس شیخ عالم شود، امّا الحال شیخ طاہر را آں دماغ کے ماندہ؟ ۲

شیخ محمد طاہر باقاعدہ حافظ قرآن بھی تھے۔ ۳

درس و تدریس

حضرت شیخ محمد طاہر کا لاہور میں کہاں قیام تھا، کس مدرسہ سے وابستہ تھے؟ کسی معاصر نے اس کے بارے میں کچھ نہیں لکھا۔

آپ کے معاصر خواجہ محمد ہاشم کشمی نے شہادت دی ہے:

شیخ در بلدۂ لاہور تا امروز (۱۰۳۷ھ) بافادۂ طلبہ علوم دینی وافاضہ سالکان براہ یقین مشتغل ست ۴

شیخ بدر الدین سرہندی کی رائے نقل کی جا چکی ہے کہ:

آں عزیز درآں بلدہ بافادہ طلبہ مشغول گشت ۵

ایک تیسرے معاصر خواجہ محمد صادق ہمدانی کشمیری نے لکھا ہے:

۱۔ زبدۃ المقامات ۳۴۰ ۲۔ ایضاً ۳۴۰

۳۔ حضرات القدس ۳۲۰/۲، زبدۃ المقامات ۳۴۰ ۴۔ زبدہ ۳۴۶

۵۔ حضرات ۳۲۱/۲

Marfat.com

از علمائے متعین لاہور بود ۱

مولوی احمد علی فتح پوری نے کسی غلط فہمی سے شیخ محمد طاہر کو مسجد وزیر خان، لاہور کا مدرس لکھ دیا ہے۔ ۲ حالانکہ یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ نواب وزیر خان نے یہ مسجد ۱۰۴۴ھ کو تعمیر کروائی تھی ۳ گویا اس سے چار سال قبل ہی شیخ محمد طاہر کا ۱۰۴۰ھ کو وصال ہو گیا تھا۔

شیخ محمد طاہر لاہور میں محلہ شیخ اسحٰق میں رہتے تھے، جو اب موتی بازار اور چونہ منڈی کہلاتی ہے، گمان ہے کہ وہاں آپ نے درس و تدریس کے لئے ایک مدرسہ بھی بنایا ہوگا، جو آپ کی وفات ۱۰۴۰ھ تک جاری رہا ہوگا، جو شہر لاہور کے حصار کے اندر تھا، ۴ اس کے قریب ہی اکبر بادشاہ کے عہد کا ایک محلہ میانی تھا، جہاں زیادہ تر علماء ہی رہتے تھے، پنجابی میں میاں مولوی اور ملا کو کہتے ہیں، اس لئے اس محلہ کا نام ہی میانی مشہور ہو گیا، محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں یہاں سے علماء اختلافات کے سبب چلے گئے تو یہ علاقہ ویران ہو کر لاہور کا قبرستان بن کر رہ گیا، جب حضرت شیخ محمد طاہر فوت ہوئے تو انہیں بھی اسی قبرستان میں دفن کر دیا گیا ۵ اب اس قبرستان میں سب مشہور مزار انہی حضرت کا ہے۔

۱۔ طبقات شاہ جہانی ۲/۲۶۴، اس سے ڈاکٹر محمد سلیم اختر نے قیاس کیا ہے کہ شیخ محمد طاہر کو شاہ جہان بادشاہ نے لاہور میں مدرس مقرر کیا، مقالہ مشمولہ:

Jaurnal of Pakistan Historical Society, Karachi july 1977

اس کا ڈاکٹر اختر نے کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا، یہ محض تخمینہ ہے۔

۲۔ قصر عارفان مرتبہ محمد باقر، مشمولہ اورنٹیل کالج میگزین، لاہور مئی ۱۹۶۵ء ص ۴۹۷

۳۔ مسجد وزیر خان، مولفہ عبداللہ چغتائی، کتبۂ تعمیر کا عکس

۴۔ تحقیقات چشتی ۱۶۸　　۵۔ ایضاً ۱۶۷، تاریخ لاہور از کنہیا لال ص ۲۹۵

Marfat.com

تالیفات

شیخ محمد طاہر لاہوری بادشاہوں اور امراء کے ہاں نہ خود جاتے تھے اور نہ آنے والے منصب داروں سے ملتے تھے، نذر و نیاز بھی قبول نہیں کرتے تھے، بلکہ تفسیر و حدیث مثل بیضادی، مشکوۃ کے معرا نسخے بازار سے خرید کر انہیں حواشی سے مزین کرتے اور دیگر نسخوں سے تقابل کے بعد انہیں فروخت کر دیتے، اس طرح جو کچھ حاصل ہوتا اسی سے اپنی گذر اوقات کرتے تھے۔ ۱

اب یہاں اس امر کی وضاحت نہیں کی گئی کہ آپ یہ حواشی خود تحریر فرماتے تھے یا پہلے سے محشی کتب کی نقل و تقابل کر کے ہی فروخت کرتے تھے، غالب گمان ہے کہ آپ چونکہ خود اجل عالم تھے اس لئے یہ حواشی خود آپ کی تصنیف و تالیف کئے ہوئے ہوں گے۔

لیکن چونکہ آپ یہ محشی کتب فروخت کرتے تھے اس لئے ان پر اپنا نام بحیثیت محشی تحریر نہیں کرتے تھے، راقم کو درسی کتب کے بہت سے مخطوطات دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے لیکن کسی میں بھی ان کا نام درج کیا ہوا نہیں دیکھا۔

منشی محمد الدین فوق کشمیری نے کسی غلط فہمی کے باعث ایک کتاب تذکرہ مجددیہ کو آپ کی تصنیف لکھ دیا ہے کہ اس میں آپ نے وہ عرلضیے جمع کر دیئے ہیں، جو آپ نے لاہور سے سرہند اپنے شیخ حضرت مجدد الف ثانی کی خدمت میں لکھے تھے۔ ۲

۱۔ حضرات القدس ۲/۳۲۲، نتائج الحرمین ۳/۱۸۶۔ الف

۲۔ فوق، محمد الدین: تذکرۃ العلماء والمشائخ (تذکرہ علمائے لاہور) ص ۱۵

اگرچہ منشی فوق نے کشمیر کی تاریخ و شخصیات پر کئی کتب لکھی ہیں اور تذکرہ علمائے لاہور بھی تالیف کی ہے، لیکن مجھ عاجز کا مشاہدہ یہ ہے کہ موصوف فن تاریخ نویسی اور تذکرہ نگاری سے کماحقہ واقف ہی نہیں تھے، محض حاطب اللیل کی طرح رطب و یابس جمع (بقیہ اگلے حاشیہ میں)

Marfat.com

بظاہر فوق کی یہ معلومات تحقیقات چشتی سے ماخوذ معلوم ہوتی ہیں لیکن وہاں تو اس کتاب کو آپ کی تالیف لکھا ہی نہیں گیا، اگر فوق مفتی غلام سرور لاہوری کی کتاب خزینۃ الاصفیاء دیکھتے تو ان سے یہ غلطی سرزد نہ ہوتی ، مفتی صاحب نے وضاحت کی ہے: صاحب تذکرہ مجددیہ کی تاریخ وفات از لفظ "غم" و "آہ معرفت مُرد" اخذ کردہ است [۱]

یعنی تذکرہ مجددیہ کے مولف نے شیخ محمد طاہر کا سال وفات لفظ غم اور آہ معرفت مُرد سے اخذ کیا ہے، گویا اس کے مولف شیخ محمد طاہر کے کوئی عقیدت مند تھے، ہاں یہ عریضے بحضور حضرت مجدد الف ثانی زبدۃ المقامات، حضرات القدس اور نتائج الحرمین میں بھی نقل ہوئے ہیں۔

(بقیہ حصہ گذشتہ حاشیہ) کر کے کتابیں بنا کر خود ہی چھاپ دی تھیں، تذکرہ مجددیہ کے متعلق بظاہر ان کی معلومات تحقیقات چشتی (ص ۱۶۴) سے ماخوذ معلوم ہوتی ہیں، لیکن چشتی نے تو یہ نہیں لکھا کہ یہ تذکرہ خود شیخ محمد طاہر کی تصنیف ہے، یہ فوق کی غلط فہمی ہے، ہمیں تعجب ہے کہ ڈاکٹر ظہور الدین احمد نے اپنی کتاب پاکستان میں فارسی ادب ۳/ ۳۹۸ میں فوق کے اس بیان پر بلا تحقیق اعتماد کر کے شیخ محمد طاہر لاہوری کو اس کا مصنف بنا دیا۔

اسی طرح پروفیسر خورشید حسین بخاری مرحوم نے بغیر حوالہ کے شرح قصیدہ غوثیہ بخط شیخ محمد طاہر لاہوری کے کتب خانہ مجلس شوریٰ ملی، تہران، ایران میں موجودگی کا بغیر حوالہ کے دعویٰ کیا ہے، جواب بے بنیاد ثابت ہو چکا ہے، حال ہی میں ایک ایرانی فاضل مصطفیٰ درایتی نے فہرستوارہ بارہ جلدوں میں مرتب کی ہے، جو پورے ایران کے مخطوطات کی نشاندہی کرتی ہے، اُن کی آخری دو جلدیں تو اشاریے ہیں جن میں حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری کا کہیں نام تک نہیں آیا، کاتبوں کا اشاریہ بھی ہم نے دیکھ لیا ہے، اسی طرح ان کا یہ لکھنا کہ شیخ نے قصیدہ غوثیہ کی شرح بھی لکھی ہے، محض بے بنیاد ہے۔

۱۔ خزینۃ الاصفیاء

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی کے حضور

حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری ذی علم بزرگ تھے اور شرع شریف کے پابند بھی، اس لئے کوئی ایسا ہی شیخ چاہتے تھے، جو ان صفات کا حامل ہو، جب آپ نے حضرت مجدد الف ثانی کے بارے میں سُنا تو آپ کی زیارت کے لئے جانے کا ارادہ کرلیا۔

روضۃ القیومیہ کے ایک اندراج کے مطابق جس سال (۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء) حضرت خواجہ باقی باللہ کا وصال ہو، اس سے چند ماہ پہلے حضرت مجدد الف ثانی لاہور میں تشریف رکھتے تھے، جہاں اکابر علماء وصوفیہ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے، ان میں مولانا شیخ محمد طاہر لاہوری، حاجی محمد، مولانا میر صفر احمد بن میر محمد رمضان رومی، ان کے بھائی خواجہ میر فرخ حسین اور مولانا جمال تلوی بھی شامل ہیں [۱]۔ اس کے بعد شیخ محمد طاہر لاہور سے باقاعدہ سرہند حاضر ہوکر حضرت مجدد الف ثانی کے حضور رہ کر سلوک کی مشق میں مصروف ہوئے اور بہت ہی افتقار کے ساتھ وہاں قیام کیا، معاصر تذکرہ نویس خواجہ محمد ہاشم کشمی نے لکھا ہے:

خدمت شیخ سالہا بانکسار روذلت وافتقار تمام درعتبہ علیہ گذرانید [۲]

دوسرے معاصر شیخ بدرالدین سرہندی کے الفاظ بھی ایسے ہی ہیں:

ناچار خود را بآستان عرش نشان رسانید وسالہا بخاک ساری و جان سپاری و افتقار وانکسار درعتبہ علیہ گذرانید لاجرم از دولت ایں تعظیم وتکریم وادب وہیبت بہ یمن نظر کیمیا اثر حضرت ایشاں بمرتبہ کمال وتکمیل رسید [۳]

۱۔ روضۃ القیومیہ ۱/۱۱۶-۱۱۹ ۲۔ زبدۃ المقامات ۳۴۰

۳۔ حضرات القدس ۲/۳۲۰

Marfat.com

جب آپ نے سلوک کی تعلیم مکمل کر لی تو آپ کو سلسلہ نقشبندیہ، قادریہ اور چشتیہ میں طالبوں کی تربیت کے لئے لاہور روانہ کرتے ہوئے خلافت نامہ بھی لکھ کر دیا، ١ شیخ محمد طاہر لاہوری ہر سال یا ہر دوسرے سال کے بعد حضرت مجدد الف ثانی کے حضور سرہند حاضر ہوتے رہتے تھے اور فیض یاب ہو کر دوبارہ واپس لاہور چلے جاتے تھے۔ ٢

شقاوت کا ظہور

ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی حلقہ ذکر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ شیخ محمد طاہر لاہوری کی پیشانی پر لفظ ''شقی'' لکھا ہوا ہے، آپ نے ان کا نام لیے بغیر فرمایا کہ ہمارے اس حلقہ میں ایک عالم کے ماتھے پر شقی لکھا ہوا نظر آ رہا ہے، جس پر وہاں موجود علماء یہ سن کر پریشان ہو گئے اور ان پر ہیبت طاری ہو گئی، پھر آپ نے فرمایا کہ وہ صاحب شیخ طاہر ہیں، جس پر انہوں نے خوف زدہ ہو کر عرض کی کہ آپ دعا فرمائیے کہ اس بلیہ سے نجات ملے، جس پر آپ نے توجہ کی تو معلوم ہوا کہ یہ تو قضائے مبرم ہے جو بدلی نہیں جا سکتی، آپ کو یاد آیا حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر نے اپنے کسی رسالہ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں دعا کروں تو یہ قضائے مبرم بھی بدل سکتی ہے، آپ نے رب کریم سے دعا کی اگر حضرت غوث اعظم کو یہ شرف حاصل ہوا ہے تو مجھے بھی عطا ہو، جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی یہ شرف بخشا اور شیخ طاہر لاہوری کو اس شقاوت سے نجات ملی۔ ٣

آپ نے حضرت شیخ طاہر کو جو اجازت نامہ خلافت دیا ہے اس میں بھی اس کا ذکر

١۔ ایضاً ٣٢٠-٣٢١، شیخ محمد طاہر اور حضرت مجدد الف ثانی کے ساتھ روابط کے بعض امور اسی مقالہ میں مختلف عنوانات کے تحت بیان کئے جا چکے ہیں۔

٢۔ حضرات القدس ٢/٣٢٢ نتائج الحرمین ٣/١٨٧) ٣۔ زبدۃ المقامات ٣٤١

Marfat.com

موجود ہے[۱] آپ نے اپنے ایک مکتوب میں بھی تقدیر معلق اور تقدیر مبرم کی وضاحت کی ہے[۲] لیکن وہاں آپ نے حضرت شیخ محمد طاہر کا نام نہیں لکھا بلکہ ایک دوست تحریر فرمایا ہے۔

شیخ محمد طاہر لاہوری اور شیخ آدم بنوڑی

حضرت مجدد الف ثانی کے سب سے نامور خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوڑی (ف۱۰۵۳ھ/۱۶۴۳ء) تھے انہوں نے پہلے تو حضرت مجدد الف ثانی سے سلسلہ نقشبندیہ میں اجازت لی اور پھر انہیں رخصت کرتے وقت آپ نے سلسلہ قادریہ میں بھی اجازت دی[۳] انہیں اس سلسلہ میں بہت درک حاصل ہو گیا اور جب ان کی شہرت حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری تک پہنچی تو آپ نے بنور سے لاہور آکر سلسلہ قادریہ کا فیض شیخ محمد طاہر کی خدمت میں رہ کر حاصل کیا، حضرت شیخ بنوری فرمایا کرتے تھے کہ میں ہندوستان کے بہت سے مشائخ سے ملا ہوں لیکن جو روحانی مرتبہ شیخ محمد طاہر کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں ہے۔[۴]

عبداللہ خویشگی قصوری تذکرہ اخبار الاولیاء (تالیف سال ۱۰۷۷ھ/۱۶۶۶ء) میں جو آپ کا قریب العہد تذکرہ ہے اس میں دو اشارات اہم ہیں اول یہ کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر علماء اور عوام کے طعنوں کا خطرہ نہ ہوتو میں مشہور پنجابی شاعر شاہ حسین لاہوری کے مزار پر جا کر ان کی روح سے استمداد کروں۔

۱۔ حضرات القدس ۲/۳۲۱ ۲۔ مکتوبات امام ربانی ۱/۲۱۷ ۳۔ زبدۃ المقامات ۳۴۲

۴۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین ۳/ شیخ آدم بنوری نے خود محمد طاہر لاہوری کا اپنی کتاب خلاصۃ المعارف میں ذکر کیا ہے (خلاصۃ المعارف، مقدمہ)

Marfat.com

دوسرا واقعہ یہ درج ہے کہ جب آپ عوام وخواص کی ملاقات سے گھبرا جاتے تو کچھ عرصہ کے لئے لاہور کے ایک مضافاتی موضع جیا موسیٰ چلے جایا کرتے تھے، آپ کے خدام لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ شیخ ان دنوں ہجوم سے تنگ آ کر آرام کے لئے جیا موسیٰ گئے ہیں، جس سے آپ کو قدرے سکون میسر آ جایا کرتا تھا۔ ۱

سالِ وصال

معاصر تذکرہ نویس شیخ بدرالدین سرہندی نے محمد طاہر لاہوری کا وصال پنجشبنہ وقت چاشت ۲۰ محرم ۱۰۴۰ھ درج کیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ میانی میں دفن ہیں اور ''آہ مرد معرفت'' اور لفظ ''غم'' کے عدد جمع کرنے سے آپ کا سال وفات برآمد ہوتا ہے، ۲ آپ کے ایک دوسرے معاصر شیخ محمد امین بدخشی مکی نے بھی یہی ماہ و سال وفات درج کیا ہے ۳ زبدۃ المقامات کی تالیف (۱۰۳۷ھ) کے دوران آپ بقید حیات تھے، آپ کے نام کے ساتھ مولف نے ''سلمہ اللہ تعالیٰ'' کا دعائیہ جملہ لکھا ہے۔ ۴

مولف تاریخ محمدی نے بھی آپ کا سال وفات ۱۰۴۰ھ میں لکھا ہے۔ ۵

لیکن آپ کے ایک اور معاصر خواجہ محمد صادق ہمدانی نے سال وفات ۱۰۳۸ھ دیا ہے ۶ جو چنداں قابل اعتماد نہیں ہے، متاخرین کا اختلاف لائق اعتنا نہیں ہے۔

۱۔ اخبار الاولیاء قلمی ورق ۱۵۷۔الف　ہم نے ایک مقالہ میں اخبار الاولیاء کی فارسی عبارتیں نقل کر کے ان پر بحث کرتے ہوئے کچھ نتائج اخذ کیے ہیں یہ مقالہ اب تذکرہ علما و مشائخ پاکستان و ہند کی جلد دوم میں شامل ہے۔

۲۔ حضرات القدس ۲/ ۳۳۶　　۳۔ نتائج الحرمین ۳/ ۱۸۸۔الف　　۴۔ زبدۃ ۳۴۰

۵۔ تاریخ محمدی ۲/ ۵/ ۲۰۰　　۶۔ طبقات شاہ جہانی ۲/ ۵/ ۲۰۰

Marfat.com

اولاد

حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری نے عمر کا بڑا حصہ مجردانہ گزارا، آخری عمر میں سنت مبارکہ پر عمل کرنے کے لئے نکاح کیا، ۱ آپ کی دو ازواج تھیں، ایک ماہ خانم بنت مرزا امان اللہ اور دوسری عصمت النساء بنت سید عبداللہ۔ ۲

لاہور کے مقامی تذکرہ نویسوں کی تحریرات پڑھ کر میں نے بھی یہی قیاس کرلیا تھا کہ حضرت شیخ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی، لیکن ذخیرۂ آذر (مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) کے ایک مخطوطہ ''مخزنِ ہدایت ومرأت المعرفت'' تالیف شاہ محمد قریشی بن شیخ کرم الدین کا ایک روز مطالعہ کر رہا تھا، جس میں مولف نے اپنے شیخ الٰہی شاہ کے ملفوظات جمع کئے ہیں، یہ کتاب ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۴ء کو تالیف ہوئی ہے، اس میں بزرگوں کی کرامات مولف نے اپنے مذکور شیخ کی زبانی جمع کی ہیں، اس میں شیخ محمد طاہر لاہوری کی ایک کرامت درج ہے کہ آپ نے حج کا ارادہ کیا تو آپ کی ایک زوجہ محترمہ نے کہا کہ میں آپ کے بغیر اس فقر وفاقہ کے ساتھ یہاں زندگی نہیں گذار سکتی اور یہ کہ ہماری بیٹی بھی اب بالغ ہوگئی ہے، پہلے اس کا فرض پورا کریں۔ ۳

آپ کے پاس اس مقصد کے لئے وسائل نہیں تھے، پھر کراماتی طور پر کچھ رقم جمع ہوئی تو آپ نے ان کا نکاح کیا، اس بیٹی کا عقد کن سے ہوا؟ ہمیں تاحال علم نہیں ہے، آپ کی کسی نرینہ اولاد کا بھی ہم حال نہیں جانتے۔

۱۔ حضرات القدس ۲/۳۲۲ ۲۔ تحقیقاتِ چشتی ۱۶۶

۳۔ مخزنِ ہدایت، قلمی ذخیرۂ آذر (شمارہ 62/A No.8231) ورق ۵۰۔۵۱

Marfat.com

مریدین وخلفاء

حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری کو حضرت مجدد الف ثانی سے سلسلہ نقشبندیہ، قادریہ اور چشتیہ میں اجازت وخلافت ملی تھی، خلافت نامہ حضرات القدس اور لطائف غیبیہ میں درج ہے، آپ نے اپنے ایک عریضہ بنام حضرت مجدد الف ثانی میں اپنے مخلصین کا ذکر کیا ہے کہ یہاں یعنی لاہور کے فقراء روحانی اشغال میں مصروف اور آپ کی توجہات کے خواہش مند ہیں، ان میں سے بعض اجازت کے بھی قابل ہو گئے ہیں ان میں سے ایک حافظ یعقوب عالم، عامل اور قاری ہیں، دوسرے حافظ محمود طالب علم، قاری وعامل ہیں۔

پرگنہ پُرسرور (پسرور) سے ایک جواں آئے ان پر توجہ کی تو ان کے چاروں لطائف جاری ہو گئے ہیں، چونکہ وہ طالب علم، حافظ وقاری ہیں اس لئے میں نے اجازت بھی دے دی ہے، ان کے علاوہ فضائل مآب مولانا حامد، جو میرے طالب علم بھی ہیں، سلوک مشق میں مصروف ہیں، اسی طرح میاں فرخ حسین بھی مصروف کار ہیں۔ [۱] (یہ وہی فرخ حسین ہیں جو ۱۰۱۲ھ کو لاہور میں حضرت مجدد الف ثانی سے ملے بھی تھے)

ان کے علاوہ شیخ آدم بنوری نے بنور سے لاہور حاضر ہو کر آپ سے نسبت باطنی حاصل کی تھی [۲] خاندانی ماخذ روضۃ القیومیہ میں ہے کہ شیخ آدم بنوری حضرت مجدد الف ثانی کے وصال (۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) کے بعد شیخ طاہر سے ملے اور قادریہ سلسلہ کی نسبت حاصل کی تھی، [۳] کیوں کہ جب آپ کو لاہور کے لئے رخصت کیا گیا تو حضرت مجدد الف ثانی نے سلسلہ قادریہ کی بھی خلافت عنایت کی تھی۔ [۴]

۱۔ حضرات القدس ۲/ ۳۲۵، نتائج الحرمین ۳/ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ الف ۲۔ نتائج ۳/ ۱۸۵۔ ب

۳۔ (روضۃ القیومیہ ۱/ ۳۲۷۔ ۳۲۸)،

۴۔ زبدہ ۳۴۲، حضرات ۲/ ۳۲۰

Marfat.com

کتاب تحقیقات چشتی میں حضرت شیخ محمد طاہر سے وابستہ حسب ذیل افراد کا ذکر کیا گیا ہے: [۱]

۱- شیخ ابومحمد قادری لاہوری (وفات دس سال بعد حضرت شیخ طاہر یعنی ۱۰۵۰ھ) مدفون نزد مزار حضرت شیخ طاہر۔

۲- سید خیر شاہ چشتی۔

۳- سید صوفی (مدفون دہلی)۔

۴- گھلن شاہ مست (مدفون موری دروازہ، لاہور)۔

۵- شیخ ابوالقاسم (مدفون جدہ)۔

شیخ محمد طاہر کے خلفاء میں سے شیخ ابومحمد قادری کی سلسلہ قادریہ کی خوب ترویج ہوئی، ان کے فرزند شیخ محمد افضل کلانوری تھے، جن کے خلیفہ شیخ فاضل الدین قادری بٹالوی (۱۰۷۰-۱۱۵۱ھ/ ۱۶۶۰- ۱۷۳۸ء) سے سلسلہ قادریہ کی ایک شاخ بٹالہ ضلع گرداس پور، مشرقی پنجاب (ہندوستان) کا آغاز ہوا، اس خانوادہ کے احوال پر ایک اہم تذکرہ شرائف غوثیہ کے نام سے شیخ محمد بن غلام غوث بٹالوی نے بٹالہ میں ۱۲۰۵ھ/ ۱۷۹۱ء کو لکھا تھا، جو تا حال شائع نہیں ہوا، اس کا قلمی نسخہ نیشنل میوزیم آف پاکستان، کراچی میں محفوظ ہے۔[۲]

شیخ فاضل الدین بٹالوی نے شرح قصیدہ غوثیہ کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی، جس کا اردو ترجمہ ملتان سے ۲۰۰۳ء کو طبع ہوا، انہوں نے اس قصیدہ کی شرح فارسی میں بیان الدسرا کے نام سے لکھی تھی، جس کا متن اور اردو ترجمہ مرکز خانقاہ قادریہ فاضلیہ، لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

۱۔ تحقیقات چشتی ص ۱۶۶

۲۔ نوشاھی، عارف: فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان ص ۸۴۷

Marfat.com

مقام بندگی

صوفیہ کے نزدیک بندگی مقام تسلیم ورضا کا نام ہے، جس پر ایک سالک فائز ہوکر ماسوااللہ کے سب کچھ بھول جاتا ہے، خواجہ عبداللہ انصاری نے لکھا ہے کہ صوفیہ کے مقامات میں یہ مقام بہت گراں اور دشوار گذار ہے (تفسیر خواجہ انصاری بحوالہ فرہنگ معارف اسلامی ۱/۴۴۰-۴۴۱ مولفہ سید جعفر سجادی)۔

صوفیہ میں حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری اس قدر ریاضت ومجاہدہ کرتے تھے کہ اس کی مثال ملنا دشوار ہے، معاصر مولف شیخ بدرالدین سرہندی کا مشاہدہ ہے:

"شیخ ریاضات ومجاہدات شاقہ می کشید واز غایت ریاضات خشک شدہ بود و پوست واستخوان ماندہ [۱]

دوسرے معاصر شیخ محمد امین بدخشی نے لکھا ہے کہ آپ کثرت ریاضت ومجاہدہ کی وجہ سے ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گئے تھے۔ [۲]

اس لئے بجاطور پر لاہور کے مقامی تذکرہ نویسوں نے آپ کو سراپا ریاضت ومجاہدہ کی وجہ سے مقام بندگی پر فائز بتایا ہے، یہ مقام آپ کے نام کے ساتھ اتنا مشہور ہوا کہ مقامی عقیدت مند بھی آپ کو شیخ محمد طاہر بندگی لاہوری ہی لکھتے اور کہتے ہیں گویا یہ آپ کا لقب بن کررہ گیا ہے۔

میں عرصہ دراز سے آپ کے نام کے اس لقب کا اندراج کسی معاصر یا قریب العہد ماخذ کی تلاش میں تھا، آپ کے معاصر تذکرہ نویسوں خواجہ محمد ہاشم کشمی، شیخ بدرالدین سرہندی اور شیخ محمد امین بدخشی نے یہ لقب یا مقام آپ کے نام کے ساتھ نہیں لکھا۔

۱۔ حضرات القدس ۲/۳۲۲ ۲۔ نتائج الحرمین ۳/۱۸۶۔ الف

Marfat.com

اس باب میں سب سے زیادہ افراط وتفریط کا شکار پروفیسر خورشید حسین بخاری ہوئے جنہوں نے خود بغیر حوالہ کے یہ لکھ دیا ہے کہ آپ کو بندگی کا لقب حضرت شاہ کمال کیتھلی نے عطا فرمایا۔[۱]

موصوف اس سے پہلے خود ہی زبدۃ المقامات میں مندرج شاہ کمال کیتھلی کا سال وفات ۹۸۱ھ کو تحقیق سے صحیح ثابت کر چکے ہیں [۲] پروفیسر بخاری نے مزید تحقیق فرماتے ہوئے شیخ محمد طاہر بندگی لاہوری کا سالِ ولادت ۹۸۴ھ متعین کیا ہے۔[۳]

گویا ان کی اپنی تحقیق کے مطابق شاہ کمال کیتھلی شیخ محمد طاہر کی ولادت سے تین سال بعد تولد ہوئے، بھلا آپ کیسے شیخ محمد طاہر کو بندگی کا لقب عطا کر سکتے تھے؟

چونکہ مجھے آپ کے لقب بندگی کے سلسلہ میں کسی معاصر شہادت کی تلاش تھی اس لئے جب میں نے ڈاکٹر معین نظامی صاحب کے نتائج الحرمین کی جلد سوم کا اردو ترجمہ مناقب الحضرات کے نام سے دیکھا تو اس میں آپ کا لقب جلی عنوان سے حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری لکھا ہوا دیکھا [۴] تو بہت خوش ہوئی کہ مجھے اس سلسلہ میں ایک معاصر ماخذ مل گیا ہے، لیکن میں نے اپنی احتیاط پسند افتادِ طبع کے تحت ڈاکٹر صاحب نے اس کے جس قلمی نسخہ (انڈیا آفس لائبریری، لندن) کی بنیاد پر ترجمہ کیا ہے، رجوع کیا تو اصل فارسی میں ان کا

۱۔ بخاری، خورشید حسین: سوانح حیات شیخ طاہر بندگی لاہوری ص ۳۷

۲۔ بخاری: الکمال ۸۰-۸۲

۳۔ حضرات القدس کے اندراج کے مطابق شیخ محمد طاہر نے ۱۰۴۰ھ کو ۵۶ سال کی عمر میں انتقال کیا، اس کی بنیاد پر بخاری صاحب نے سال ولادت ۹۸۴ھ لکھا ہے (سوانح حیات شیخ طاہر بندگی ص ۳۶)

۴۔ مناقب الحضرات ۱۴۴

Marfat.com

نام صرف شیخ طاہر لاہوری ہی ملا، یعنی لقب بندگی اس کے فاضل مترجم نے مقامی شہرت کی بنیاد پر از خود لکھ دیا تھا۔

اب ہم نے لقب بندگی کے سلسلہ میں متاخر تذکروں کی طرف رجوع کیا تو عبداللہ خویشگی قصوری کا تذکرہ اخبار الاولیاء (تالیف ۱۰۷۷ھ/۱۶۶۶ء) دیکھا تو اس میں انہوں نے شیخ محمد طاہر کی روایت بیان کرتے ہوئے ان کا ذکر کیا ہے [۱] لیکن ان کے نام کے ساتھ ان کا لقب بندگی نہیں لکھا۔

اس کے بعد حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی کے حالات پر آپ کے نواسے میر صفر احمد معصومی کی کتاب مقامات معصومی (تالیف بسال ۱۱۳۴ھ/۱۷۲۲ء) دیکھی تو اس میں بھی شیخ محمد طاہر لاہوری ہی لکھا ہوا [۲] ملا، یعنی ان کا لقب بندگی درج نہیں ہے۔

اس خانوادہ کا ایک تذکرہ کمال الدین محمد احسان نے روضۃ القیومیہ کے نام سے حدود ۱۱۶۴ھ/ ۱۷۶۱ء کو تالیف کیا تو اس میں بھی حضرت مجدد الف ثانی کے خلفاء کے احوال کے ضمن میں شیخ محمد طاہر کا ذکر کیا ہے [۳] لیکن ان کے نام کے ساتھ ان کی نسبت بندگی نہیں لکھی، شیخ محمد غلام غوث بٹالوی نے ۱۲۰۵ھ/۱۷۹۱ء کو بزرگان بٹالہ کا تذکرہ شرائف غوثیہ کے نام سے لکھا تو اس میں حضرت شیخ محمد طاہر کے ذکر میں لکھا ہے کہ

''الان بہ بندگی صاحب مشہور است''

گویا سلسلہ فاضلیہ کے افراد نے آپ کو بندگی کے لقب سے لکھنا شروع کیا، (ورق ۱۴۵-الف)

۱۔ اخبار الاولیاء، قلمی نسخہ مملوکہ مولانا سید طیب شاہ ہمدانی مرحوم قصور، ورق ۱۵۶۔ب

۲۔ مقامات معصومی ۳/ ۵۸

۳۔ روضۃ القیومیہ ۱/ ۳۲۶

Marfat.com

اس کے بعد شیخ محمد طاہر کے نام کے ساتھ لفظ بندگی کا اضافہ لاہور کے مقامی تذکرہ نویسوں نے کیا ہے، ان میں تحقیقاتِ چشتی (ص۱۶۳) کنھیا لال کی تاریخ لاہور (ص۲۹۴)، سید محمد لطیف کی انگریزی کتاب ''لاہور'' (ص۶۲) اور محمد الدین فوق کے ''تذکرہ علمائے لاہور'' (ص۱۴۔۱۵) میں یہ نسبت بہت واضح الفاظ میں درج ہے۔

Marfat.com

مزار حضرت شیخ محمد طاہر بندگی لاہوری خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی،
قبرستان میانی، لاہور

Marfat.com

حضرت شیخ محترم نقشبندی لاہوری

محمد اقبال مجددی

شیخ محترم نقشبندی لاہوری، گیارہویں صدی/سترہویں صدی کے اکابر علماء و مشائخ میں سے تھے، آپ کے روحانی بزرگوں کا تعلق قصبہ دھبید ۱ (مضافاتِ سمرقند) سے تھا، آپ کا شجرۂ طریقت نقشبندیہ حضرت خواجہ مولانا احمد کاسانی خواجگی دھبیدی (ف ۹۴۹ھ/۱۵۴۲ء) سے اس طرح واصل ہوتا ہے:

سید میر محترم اللہ خلیفۂ خواجہ محمد مسکین خلیفۂ خواجہ محمد ہاشم خلیفۂ والد ماجد خود خواجہ کلاں خلیفۂ والد خود مولانا خواجگی شیخ احمد کاسانی خلیفۂ مولانا محمد قاضی خلیفہ خواجہ عبید اللہ احرار۔ ۲

۱۔ قصبۂ دھبید، سمرقند کے دریا کے کنارے ایک پُر فضا مقام ہے، حضرت خواجگی شیخ احمد کاسانی اپنے شیخ مولانا محمد قاضی کی وفات کے بعد وہاں چلے گئے۔ یہاں دریا کے کنارے بید کے درخت کثرت سے تھے، اسی مناسبت سے وہ دہ بید کہلایا۔ (نسمات القدس قلمی نسخہ ذخیرۂ عارف حکمت، مدینہ منورہ ورق ۱۱۴ ب)

۲۔ یہ شجرۂ طریقت تکملہ سیر الاولیاء تالیف گل محمد احمد پوری، مطبوعہ دہلی ۱۳۱۲ھ ص ۸۶ سے منقول ہے، جبکہ کتاب ''مناقب المحبوبین'' (مطبوعہ مطبع محمدی، لاہور ۱۳۱۳ھ ص ۹) میں یہ شجرہ غلط طور پر اس طرح درج ہے:

امیر محترم من خواجہ محمد املکنگی من خواجہ ہاشم دھبیدی من خواجہ کلاں من خواجگی احمد املکنگی۔

یعنی اس کے مولف نے سہواً شیخ محترم لاہوری کو براہ راست خواجہ محمد ملقب بہ خواجہ کلاں سے نہیں ملایا بلکہ خواجہ محمد املکنگی سے مراد یہی خواجہ محمد مسکین مذکور ہیں، ان سے لفظ مسکین درج کرنے سے رہ گیا ہے۔

Marfat.com

سید محترم لاہوری کے شیخ خواجہ محمد مسکین کے حالات مروجہ تذکروں میں نہیں ملتے، یقیناً وہ بھی دہ بید کے ہی ہوں گے، ان کے شیخ خواجہ محمد ہاشم دھبیدی ماوراء النہر کے بزرگ مشائخ میں سے تھے، وہاں کے عوام انہیں مقتدیٰ مانتے تھے، ان کے چھوٹے بھائی خواجہ محمد صالح سمرقند کے اکابر مشائخ میں سے تھے، خواجہ محمد ہاشم کا وصال ۵/ربیع الاول ۱۰۴۶ھ کو ہوا، ان کا مرقد دھبید میں ہے، جنہیں اپنے والد خواجہ کلاں سے خلافت حاصل تھی، ۱؎ ان کا انتقال ۱۰۰۶ھ/ ۱۵۹۷ء کو ہوا اور اپنے والد مولانا خواجگی احمد کاسانی کے پہلو میں دھبید میں دفن ہیں۔ ۲؎

خواجہ کلاں کا اصل نام خواجہ محمد تھا، جو مولانا خواجگی کاسانی کی دوسری زوجۂ محترمہ کے بطن سے تھے، ۳؎ ان کے والد مولانا خواجگی کاسانی ثم دھبیدی ملقب بہ مخدوم اعظم (ف ۹۴۹ھ/۱۵۴۲ء) اپنے عہد کے اکابر علماء و مشائخ میں سے تھے، ان گنت اصحاب نے اُن سے باطنی فیض پایا، ان کے دقیق علمی رسائل کا ایک ضخیم مجموعہ کتابخانہ گنج بخش، اسلام آباد میں ہے، ۴؎ مخدوم اعظم کے احوال پر کئی مستقل تذکرے لکھے گئے تھے، جن میں سے ''جامع المقامات'' مولفہ ابوالبقا کاسانی اور سلسلۃ الصدیقین کے قلمی نسخے پاکستان میں پائے جاتے ہیں۔ ۵؎

۱۔ تکملہ سیر الاولیاء ۸۶

۲۔ محمد ہاشم کشمی: نسمات القدس، خطی نسخہ مدینہ منورہ ورق ۱۱۹ ب

۳۔ دوست محمد آختگی، سلسلۃ الصدیقین، قلمی، مملوکہ جناب خلیل الرحمٰن داؤدی، لاہور ورق ۴۳ب

۴۔ فہرست مشترک ۱۲۱۱/۳۔۱۲۱۳

۵۔ ایضاً ۱۵۵۲/۳

Marfat.com

مخدوم اعظم معروف عالم مولانا قاضی سمرقندی (ف ۹۲۱ھ/۱۵۱۵ء) کے خلیفہ تھے، جو حضرت خواجہ عبید اللہ احرار (ف ۸۹۶ھ/۱۴۹۱ء) کے اکابر خلفاء میں سے تھے۔

شیخ محترم لاہوری سے سلسلۂ چشتیہ کے مشہور شیخ طریقت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی (۱۰۶۰-۱۱۴۲ھ/۱۶۵۰-۱۷۲۹ء) [1] نے نقشبندی سلسلہ میں بیعت کی تھی، اگر شاہ صاحب کی عمر اس وقت بیس سال فرض کی جائے تو لاہور میں آپ حدود ۱۰۸۰ء کو بیعت ہوئے ہوں گے۔

اسی مناسبت سے حضرت شاہ فخر الدین فخر جہاں (ف ۱۱۹۹ھ/۱۷۸۴ء) جب دہلی سے پاک پتن زیارت کے لئے جاتے ہوئے لاہور سے گزرے تو شیخ محترم اللہ نقشبندی کے مزار کی زیارت کے لئے بھی گئے، معاصر سوانح نگار نواب غازی الدین خان نظام مناقب فخریہ میں لکھتا ہے:

''درلاہور بزیارت میر محترم اللہ نقشبندی کہ سلسلۂ نقشبندیہ از ایشاں بحضرت شیخنا شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی میرسد...... [2]

شیخ محترم لاہوری، کہاں سے اور کب لاہور تشریف لائے، ان کا شجرۂ طریقت دھبید (مضافاتِ سمرقند) کے خواجگانِ نقشبندیہ سے ملتا ہے، ممکن ہے کہ آپ بھی دھبید یا سمرقند کے کسی علاقے میں رہتے ہوں اور انہیں خواجہ محمد مسکین دھبیدی نے خلافت دے کر دعوت و ارشاد کے لئے لاہور بھیجا ہو، آپ کا سالِ ولادت بھی معلوم نہیں ہے۔

۱۔ شاہ کلیم اللہ کے یہ سنین ولادت و وفات خلیق احمد نظامی کی تاریخ مشائخ چشت (۵/۸۸، ۱۴۴) سے ماخوذ ہیں۔

۲۔ نظام، غازی الدین: مناقب فخریہ، دہلی مطبع احمدی ۱۳۱۵ھ ص ۱۲، میر نذر علی درد کاکوروی کا یہاں مناقب فخریہ ص ۲۱۹ کا ترجمہ غلط ہے۔

Marfat.com

ایک متاخر تذکرہ نویس میاں گل احمد یوڑی (ف ۱۲۴۳ھ/ ۱۸۲۷ء) نے شیخ محترم لاہوری کے متعلق یہ چند سطور لکھی ہیں:

''سید السادات سید المتوکلین سند العارفین المکرم من اللہ حضرت شیخ میر محترم اللہ المتوکل علی اللہ رسیدہ وحضرت پیر محترم اللہ تمام مرد مرتاض و مشغول بودند و سرمایۂ ایشاں محض توکل بود و صاحبِ توجہ واثر بودند کہ باندک مدت مریدان ایشاں را بتوجہ ایشاں جذب واز خود ربودگی حاصل می شد، مرقد مبارک ایشاں در لاہور زیارت گاہ خلق است[1]

شیخ محترم لاہوری کی تعلیم وتربیت وسطی ایشیاء جیسے علمی وادبی مرکز میں ہوئی تھی، اس لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ کئی اہم کتابوں کے مولف نہ ہوں، چونکہ ان کا وطن مولود ادباء، شعراء کا مرجع تھا اس لئے وہ خود بھی شاعر تھے، ان کے دیوان کے دو قلمی نسخے ہمیں اپنے سفرِ ہندوستان کے دوران خدا بخش اورینٹل لائبریری، پٹنہ، بہار (ہندوستان) میں دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔

ایک دیوان میں انہوں نے اپنے ایک فرزند کے تولد کا قطعۂ تاریخ بھی لکھا ہے، جس سے سالِ ولادت ۱۰۹۱ھ برآمد ہوتا ہے۔

حق بہ محترم محتشمی داد   تاریخ تولد ازاں شد ''رمضان''[2]

''رمضان'' کے عدد جمع کئے جائیں تو ۱۰۹۱ھ ہی بنیں گے، عین ممکن ہے کہ آپ کے اس فرزند کا نام ہی رمضان ہو۔

آپ کے روضہ کے گنبد کے اندر تین قبور ''تحقیقاتِ چشتی'' کی تالیف (۱۸۶۴ء)

۱۔ تکملہ سیر الاولیاء ۸۶

۲۔ نور الحسن انصاری: فارسی ادب بعہد اورنگ زیب ۲۹۹

Marfat.com

تک موجود تھیں، ۱؎ کنھیالال نے ''تاریخِ لاہور ۱۸۸۲ء کو تالیف کی تو یہ تینوں قبور وہیں پر تھیں، اس نے لکھا ہے کہ ان میں سے ایک قبر تو شیخ محترم کی ہے باقی دو قبور شاید ان کے فرزندوں کی ہوں گی۔ ۲؎

اب ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ ان تینوں میں سے درمیانی قبر تو خود شیخ محترم کی ہے اور دائیں جانب آپ کی زوجۂ محترمہ کی ہوگی اور تیسری قبر آپ کے مذکورہ فرزند شیخ رمضان کی ہوگی۔

نو احمد چشتی نے شیخ محترم لاہوری کا سالِ وصال ۱۱۰۲ھ/ ۱۶۹۰ء تحریر کیا ہے اور قطعۂ تاریخِ وفات جو آپ کے گنبد شمالی محراب کے اوپر یہ مادۂ تاریخِ وصال کندہ ہے:

پنج بر چیں ز نخل وفق بگو ''قدس اللہ سرہ الاشرف''

یعنی مادۂ تاریخ ''قدس اللہ سرہ الاشرف'' کے عدد جمع کیے جائیں تو اس سے ۱۱۰۷ھ کا سنہ بر آمد ہوتا ہے، اس کے پہلے مصرعہ کے مطابق اگر اس میں سے پانچ عدد خارج کر دیے جائیں تو سالِ وفات ۱۱۰۲ھ رہ جائے گا ۳؎ اور یہی شیخ محترم کا سالِ وصال ہے۔

مشہور تذکرہ نویس مفتی غلام سرور لاہوری نے نور احمد چشتی کو شیخ محترم کی وفات کا ایک قطعۂ تاریخ لکھ کر بھیجا تھا جو انہوں نے ''تحقیقاتِ چشتی'' میں نقل کیا ہے، ۴؎ لیکن اس کے عدد جمع کرنے سے سالِ وفات بہت مختلف نوعیت کا بر آمد ہوتا ہے ممکن ہے کتاب

۱۔ تحقیقاتِ چشتی ۳۶۸ ۲۔ تاریخِ لاہور ۲۵۹۔۲۶۰

۳۔ تحقیقاتِ چشتی ۳۶۹

۴۔ مفتی غلام سرور لاہوری نے اپنے تذکروں ''خزینۃ الاصفیاء، حدیقۃ الاولیاء اور گنجینۂ سروری'' میں شیخ محترم کے احوال اور تاریخِ وفات نہیں لکھی، سلسلۂ چشتیہ کے محولہ تذکروں تکملہ سیر الاولیاء اور مناقب مخدومین و مناقب فخریہ میں شیخ کا نام میر محترم اللہ درج ہے، جب کہ لاہور کے مقامی تذکرہ نویسوں نے آپ کو شیخ محترم لاہوری ہی لکھا ہے۔

Marfat.com

کے مولف سے یہ قطعہ نقل کرنے میں غلطی ہوئی ہو، تاہم ہم نے آپ کے گنبد کے محراب کے اوپر درج قطعہ کو ترجیح دی ہے۔

جیسا کہ ہم نے لکھا ہے کہ ہمیں اپنے ایک سفر ہندوستان کے دوران خدا بخش لائبریری، پٹنہ، بہار میں شیخ محترم لاہوری کے دیوان کے دو قلمی نسخے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا، یہ مخطوطات ڈاکٹر نور الحسن انصاری نے بھی ملاحظہ کئے اور اس میں سے کچھ نقل و اقتباس بھی کیا ہے جس کا خلاصہ یہاں درج کیا جا رہا ہے:

شیخ محترم سلسلۂ نقشبندیہ سے تعلق رکھتے تھے، اپنے ان دو شعروں میں آپ نے حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری اور حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کی شان میں لکھا ہے:

محترم نقش بہاء الدین گرفت شد فرید عبد را عبد فرید
صفت شاہ نقشبند ایں بس کہ شدش بندۂ خواجہ احرار

شاہ جہاں بادشاہ کی شان میں مندرجہ ذیل اشعار قابلِ توجہ ہیں:

خسروی صاحبقران خاقان ملک شرع دین دور نبود گر نوازد از کرم درویش را
رفت ایام غم و شادی رسید کام محنت بادۂ رات چشید
گفت تمجید شہ عالم پناہ بندۂ شاہ جہان عبدالحمید
می کنم از جان دعا آمین بگو بادشاہا! عمر و دولت بر مزید

گویا شیخ محترم لاہوری شاہجہان بادشاہ کے زمانہ (۱۰۳۷-۱۰۶۸ھ/ ۱۶۲۸-۱۶۵۸ء) میں ہندوستان میں موجود تھے۔ آپ نے اورنگ زیب کا عہد (۱۰۶۸-۱۱۱۸ھ/ ۱۶۵۸-۱۷۰۷ء) بھی دیکھا تھا، لکھتے ہیں:

ہمیشہ بر سریر سلطنت حق محترم دارد بفضل خود دہد نصرت شہ اورنگزیبم را

خلفاء راشدین کی منقبت میں بھی اشعار پائے جاتے ہیں، دیوان محترم میں غزلوں

Marfat.com

کے علاوہ چند قصیدے، قطعے اور مسمط بھی ہیں، شیخ کی شاعری کا اصل رنگ غزلوں میں نظر آتا ہے، ایک مقام پر اپنی شاعری کی تحسین کرتے ہوئے پوری ایک غزل در مدح خود لکھی ہے۔

شیخ محترم لاہوری شاعری میں خواجہ حافظ شیرازی اور خواجہ کمال الدین مسعود خجندی کے پیروکار معلوم ہوتے ہیں، ایک مقام پر اس طرح اعتراف کیا ہے:

شد ایں غزل سرای در عشق محترم را ‏ ‏ از لطف شاہِ شیراز و ز خواجہ خجندی

شیخ محترم کی غزل گوئی میں جو سادگی اور سلاست ہے وہ آپ کے اس فن میں مہارت کا بین ثبوت ہے، شیخ کی غزلوں کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ ان میں ایک اکائی ہے، جو ہم آہنگ جذبات واحساسات کے تسلسل سے وجود میں آتی ہے۔

ہم نے اپنے پٹنہ کے قیام کے دوران لائبریری میں شیخ محترم کے یہ دونوں دیوان دیکھے ہیں، ہمیں تو ان میں یکسانیت معلوم ہوئی ہے، اس لئے ڈاکٹر نورالحسن انصاری کا یہ لکھنا کہ ''دوسرے دیوان کی شاعری بے جان اور محض روایاتی سی ہے''[1] درست معلوم نہیں ہوتا۔

۱۔ انصاری: فارسی ادب بعہد اورنگ زیب ۲۹۹

Marfat.com

شیخ محترم کا روضہ

۱۸۶۴ء کو جب نور احمد چشتی نے لاہور کے آثار پر ''تحقیقات چشتی'' کے نام سے کتاب تالیف کی تو شیخ محترم کا روضہ موجود تھا، لکھتے ہیں:

''یہ روضہ بدھو کے آوے کے غرب رویہ گوشۂ شمالی میں واقع ہے، صورت مقبرہ مربع ہے، متصل لب بام گرونہ چشتی چونہ گچ خط کشیدہ اوپر چاروں گوشوں پر چار برجہاں چار پہلو، سر برجی کے چار در محرابی اور اوپر خورد گنبدی، درمیان گنبد عالی شان چونہ گچ اب برنگ سیاہ کھڑا ہے، ... اندر تین قبریں، دو سالم اور ایک جو شرق کی طرف ہے بوسیدہ ہے، ... در جنوبی کے اوپر زیر محراب چند اشعار تحریر تھے، مگر اب اس قدر پڑھا جاتا ہے ...'' [1]

چشتی نے اس وقت تک مقبرہ کے درودیوار پر جتنے کلمات پڑھے جاتے تھے سب نقل کر دیئے ہیں۔

کنھیا لال نے بھی چشتی سے ہی تمام کلمات نقل کئے ہیں، اس کے زمانہ ۱۸۸۲ء میں یہ مقبرہ بسبب لاوارث ہونے کے سرکاری نزول کے رجسٹر میں درج تھا، پھر ایک انگریز کی درخواست پر نیلام ہو گیا ہے اور انگریز مذکور نے خرید کر چاروں طرف برانڈہ بنا کر کوٹھی کی صورت بنالی ہے، قبریں گرادی ہیں۔ [2] سید محمد لطیف کے زمانہ (۱۸۹۲ء) میں یہ مقبرہ ریلوے کے لئے سوڈا واٹر کی فیکٹری بن چکا تھا۔ [3]

آج سے تیس سال پہلے میں نے خود اسے شاز و لیبارٹری کے اندر جا کر دیکھا تھا، اس

۱۔ تحقیقات چشتی (طبع اول) ۳۶۸۔۳۶۹

۲۔ تاریخ لاہور (طبع اول) ۲۵۹۔۲۶۰

۳۔ سید محمد لطیف: تاریخ لاہور، (انگریزی، طبع اول) ۱۳۲۔۱۳۳

Marfat.com

وقت یہ قدیم گنبد اپنی اصل حالت میں تھا، اندر قبریں نہیں تھیں اور نماز کے لئے صفیں پڑی ہوئی تھیں۔

ہمارے معاصر مشہور ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی کا مشاہدہ ہے:

''یہ ایک قدیم شلغمی شکل کا کلس دار گنبد ہے...... یہ گنبد بناوٹ میں دہرا ہے اور چاروں طرف چہار برجیاں ہیں اور آج (۱۹۸۱ء) بھی اعلیٰ گل کاری کے نشان اندرون گنبد موجود ہیں اور فنی اعتبار سے یہ عمارت عہد اورنگ زیب کی معلوم ہوتی ہے...... گنبد کی بناوٹ مقرنسی ہے اور دیواروں پر ذیل کے اشعار پڑھے جاتے ہیں...... یہ روضہ ایک مکمل نمونہ خشتی معماری کا ہے۔''[۱]

اب شاز ولیبارٹری بھی ختم ہو چکی ہے، انہوں نے یہ زمین نیلام کر دی ہے اور اس کی جگہ ایک رہائشی کالونی بن چکی ہے اور یہ گنبد مسمار کر دیا گیا ہے۔

تکمیل

۱۹/رمضان/۲۴/جولائی ۲۰۱۹ء

لاہور

۱۔ چغتائی، عبداللہ: تاریخ اماکن لاہور ۲۱۸۔۲۱۹

Marfat.com

مسمار شدہ مرقد شیخ محمد نقشبندی لاہوری کا
تصویر بشکریہ جناب عالم افتخار ، لاہور

Marfat.com

مولانا جامی لاہوری

محمد اقبال مجددی

مولانا جامی لاہوری نام کی دو شخصیتوں کا تعلق لاہور سے تھا، اول شیخ حسین جامی تھے، جو اکبر بادشاہ اور نورالدین جہانگیر کے زمانہ میں لاہور کے علماء و مشائخ میں سے تھے جن کا تعلق شیراز کے مشائخ سے تھا، ۱ انہوں نے جہانگیر کو اس کی تخت نشینی سے چھ ماہ پہلے ہی لاہور سے خط لکھ کر آگاہ کیا تھا کہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری نے مجھے عالم رویا میں آکر خوشخبری دی ہے کہ عنقریب شہزادہ سلیم (نورالدین جہانگیر) تاج و تخت کا مالک بنے گا، ۲ امید ہے کہ اس وقت خواجہ زکریا احراری کی خطا بھی معاف کر دی جائے گی۔ ۳

۱۶۰۶ء کو جہانگیر نے مولانا حسین جامی کو ان کی خانقاہ کے فقراء کے لئے پانچ ہزار روپے بھیجے، ۴ جب جہانگیر کو شیخ حسین جامی کے خواب صحیح نظر آنے لگے تو اس نے ۳۵ سے چالیس ہزار روپے ان کے اپنے اور خانقاہ کے مصارف کے لئے ارسال کئے۔ ۵

۱۔ توزک جہانگیری کے متن میں مولانا جامی کے مشائخ شیراز کے ساتھ تعلق کا ذکر نہیں ہے، بیورج نے اپنے حواشی میں ایک قلمی نسخہ کی بنیاد پر یہ انگریزی ترجمہ کیا ہے (ترجمہ ۱/۳۰)

۲۔ جہانگیر نامہ ۱۸

۳۔ جہانگیر نامہ ۴۵۸، کامگار حسینی: مآثر جہانگیری ۴۶

۴۔ توزک جہانگیری ترجمہ و حواشی روجرز و بیورج ۴۶، ترجمہ ٹھیکسٹن ۴۴

۵۔ روجرز و بیورج ۷۱-۷۲، ٹھیکسٹن ۵۹

Marfat.com

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ حسین جامی جہانگیر کے ابتدائی سالوں میں ہی انتقال کر گئے، کیوں کہ اس کے بعد اس کی توزک میں ان پر نوازشات کا ذکر نہیں ملتا۔

خواجہ زکریا احراری کی رہائی کا ذکر توزک (مطبوعہ ومروجہ) میں نہیں ملتا، البتہ ڈاکٹر اطہر علی نے توزک جہانگیری کے نقش اول قلمی مخزونہ برٹش لائبریری، لندن کی بنیاد پر یہ لکھا ہے کہ خواجہ زکریا بن خواجہ بخشی کو ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء کو پانصدی کا منصب دیا تھا، ۱؎ گویا مولانا جامی کی استدعا پر جہانگیر نے انہیں رہا کر دیا تھا، اس کے بعد ان کی عہد بعہد ترقی کا ذکر کتب تاریخ میں نہیں ملتا، ممکن ہے وہ رہائی کے بعد فوت ہو گئے ہوں یا اکبری قید و بندگی صعوبتوں سے دلبرداشتہ ہو کر واپس ماوراء النہر چلے گئے ہوں۔

مولانا محمد حسین جامی کی قبر اس وقت لاہور کے مشہور قبرستان میانی میں ہے، حضرت شیخ محمد طاہر بندگی لاہوری کے مزار کے عقب کا دروازہ کھولیں تو چند قدم کے فاصلہ پر ایک قبر پر شیخ حسین جامی لکھا ہوا ہے، لاہور کے مورخ نور احمد چشتی نے لکھا ہے:

> "گوشۂ شمالی و مشرقی چاردیواری حضرت شیخ طاہر میں ایک نشان دیوار محراب دار مسجد کھڑا ہے، اس کے آگے زمین دوز خشتی قبر مولوی جامی لاہوری کی ہے، اس کے گوشۂ شمالی و مشرقی میں چبوترہ مع دیوار مسجد کا اور چاہ چرخی دار قدیمی ہے، یہ حضرت (جامی) بعہد جہانگیر بادشاہ بڑے مولوی کامل اور مدرس تھے اب تک نام ان کا مشہور ہے۔" ۲؎

گویا مولانا جامی لاہوری کی میانی میں یہ مسجد، چبوترہ اور قبر حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری (ف ۱۰۴۰ھ ۱۶۳۰ء) سے پہلے کی ہے۔

1- Athar Ali: Apparatus of Empire. p.45

۲۔ تحقیقات چشتی ۱۷۵

Marfat.com

توزک جہانگیری کے اس اندراج سے چشتی کے اس بیان کی تصدیق ہو جاتی ہے:

''یہ قبرستان میانی پنج ڈیرا کہلاتا ہے، وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اول بعہد اکبر بادشاہ یہاں ایک گاؤں تھا، اور یہاں تمام عالم لوگ رہتے تھے، چونکہ بزبان پنجابی علماء کو میاں کہتے ہیں، اس واسطے یہ گاؤں مسمّی بہ میانی تھا...''[1]

۱۔ ایضاً ۱۶۷

Marfat.com

اب دوسرے مولانا جامی کی طرف آیئے، ان کے حالات زندگی سے تو تذکرے یکسر خالی ہیں، انہوں نے اپنی کتابوں میں اپنا نام یوں لکھا ہے:

عبدالنبی ولد شیخ گرامی مولانا عبدالرحمن المشہور بہ ملا جامی ۱؎

انہوں نے اپنی مشہور و مطبوعہ کتاب ''نجات المسلمین'' میں کئی مقامات پر اپنے احوال کی طرف اشارات کیے ہیں لیکن اپنے مولد و مسکن کا نام نہیں لکھا، لیکن اپنی دوسری کتاب ''درر الفرائض'' میں اپنے مستقر کا نام سوق تحریر کیا ہے، ۲؎ آپ کے فرزند مولانا گل محمد نے 'ہفت سلک' کے نام سے ایک منظوم فقہی کتاب تالیف کی تو اس میں اپنا مولد سوق احمد لکھا، ۳؎ جو گجرات (پنجاب) کے مضافات میں ہے۔

انہوں نے یہ کتاب ۱۱۳۵ھ/۱۷۲۲ء کو تالیف کی تھی گویا مولانا جامی کا خانوادہ مذکورہ سنہ تک سوق احمد (مضافاتِ گجرات) میں ہی تھا، ہاں یہ قیاس ہے کہ مولانا جامی اپنے تبحر علمی اور مہارت تدریس کے باعث لاہور کے کسی بڑے مدرسہ میں مدرس ہوں یا جیسا کہ انہوں نے اورنگ زیب عالمگیر کے ساتھ اپنی والہانہ عقیدت کا اظہار کیا ہے، اس کے امر پر یا اس کی مالی امداد سے لاہور میں بھی اپنا ایک مدرسہ بنالیا ہو، لیکن ابھی تک قیاس کے اثبات میں ہمارے پاس کوئی دلائل نہیں ہیں۔

۱۔ جامع الخیرات، قلمی نسخہ ذخیرۂ مجددی (شمارہ MS. 167) آغاز

۲۔ فہرست مشترک ۷/۱/۹۰۸

۳۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی آرشیو ملی پاکستان مرتبہ عارف نوشاہی (گنجینہ مفتی فضل عظیم بھیروی ۴۱۲)

Marfat.com

مولانا عبدالنبی جامی اور اورنگ زیب عالمگیر

یقیناً مولانا جامی کی ولادت شاہ جہاں کے عہد (۱۰۳۷ـ۱۰۶۸ھ/ ۱۶۲۸ـ۱۶۵۸ء) میں ہوئی ہوگی لیکن اس کے ساتھ مولانا جامی کے مراسم کا ہمیں علم نہیں ہے، اورنگ زیب عالمگیر (۱۰۶۸ـ۱۱۱۸ھ/ ۱۶۵۸ـ۱۷۰۷ء) چونکہ ایک ذی علم، علم پرور اور دین دار بادشاہ تھا اس لئے مولانا جامی نے اپنی کتابوں میں اس کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار بھی کیا ہے۔

مولانا جامی نے عمومی فقہی مسائل پر فارسی نظم میں ایک کتاب ''نجات المسلمین'' کے نام سے لکھی تھی، اسے اورنگ زیب عالمگیر کے نام معنون کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ایں رسالہ دلپذیر وا تمام اودر عہد خلافت سلطان السلاطین حضرت اورنگزیب بہادر بادشاہ عالمگیر

چوں بہ دور شاہ عالمگیر بشگفت ایں چمن باد یارب ہر بحر نزہتہ گاہِ شاہ جہان
شد تمام اندر زمان عدل عالم گیر شاہ آنکہ اوہست ازکمال دیں شاہ دین پروران
بوالمظفر خسرو غازی شہ اورنگ زیب بانی شرعِ محمد ثانی صاحب قران

یقیناً مولانا جامی کو اورنگ زیب عالمگیر کی طرف سے مدد معاش کے طور پر آراضی وغیرہ بھی دی گئی ہوگی، جس کی تفصیلات کتب تاریخ میں نہیں ملتیں۔

تالیفات

مولانا عبدالنبی جامی یقیناً بہت سی کتابوں کے مولف ہوں گے، جو امتدادِ زمانہ سے ضائع ہوگئیں، ہمیں اب تک آپ کی صرف مندرجہ ذیل چار کتب کے وجود کا علم ہو سکا ہے:

Marfat.com

نجات المسلمین (فارسی منظوم)

مولانا جامی کی یہ کتاب بہت ہی متداول رہی ہے، پاکستان کے مختلف کتب خانوں میں اس کے کئی خطی نسخے پائے جاتے ہیں، [1] متعدد مرتبہ طبع بھی ہو چکی ہے، [2] ہمارے پیش نظر مطبع نولکشور، لاہور کی ۱۳۲۳ھ کی طباعت ہے، اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد صانعی کہ اوہام مخلوقات　در ادراک مصنوعات او قاصر
حمد حق گو بہر آغاز کتاب اے نکتہ دان　تا شود آں نامۂ نامی گرامی در جہان

مولف نے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے والد مولانا عبدالرحمٰن کی ایک فقہی کتاب کی تنظیم کی ہے۔

بندہ عبدالنبی جامی کہ بیمانیگی　لقمہ جو آمد ز خوان نعمت صاحب دلاں
چند بیتی یافتم در فقہ تصنیف پدر　کز رہ شفقت نبود از بہر حفظ کودکان
در حق مسلم چو از ہر بیت او دیدم نجات　زاں نجات المسلمین نامش نہادم در جہان
چوں بہ دور شاہ عالمگیر بشگفت ایں چمن　باد یارب ہر بجز نزہتہ گاہ شاہ جہان
گفت تاریخش خرد چوں خواندہ را برو دو بار　راقمش عبدالنبی جامی جلال الدین بداں
شد تمام اندر زمان عدل عالمگیر شاہ　آنکہ او ہست از کمال دیں شاہ دین پروران
بوالمظفر خسرو غازی شہ اورنگ زیب　بانی شرع محمد صاحب قرآن

---

[1] فہرست مشترک ۷/۹۰۲-۹۰۶

[2] کتابشناسی آثار فارسی چاپ شدہ در شبہ قارہ ۱/۵۷۰

Marfat.com

ان اشعار سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

۱۔ مولانا جامی نے اس کتاب کی بنیاد اپنے والد مولانا عبدالرحمٰن جامی کے ہم دست ہونے والے چند ابیات پر رکھی اور ایک نئی کتاب نظم کر دی۔

۲۔ یہ کتاب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد (۱۰۵۸۔۱۱۱۸ھ/ ۱۶۵۸۔۱۷۰۷ء) میں تالیف کی گئی۔

۳۔ اس کے ساتویں شعر سے اس کی تاریخ تالیف برآمد ہوتی ہے۔

۴۔ یہ کتاب مولف نے اورنگ زیب کے نام معنون کی ہے، اس وقت انتساب کا یہی طریقہ رائج تھا۔

درر الفرائض (فارسی منظوم)

یہ رسالہ بھی مولانا جامی نے علم فقہ کے موضوع پر نظم کیا ہے، اس کا سالِ تالیف ۱۰۸۱ھ/۱۶۷۰ء ہے، اس کا قلمی نسخہ ڈاکٹر قریشی احمد حسین احمد (گجرات، پاکستان) کے کتب خانہ میں ہے۔ [۱]

جامع الخیرات (فارسی نثر)

یہ کتاب بھی مولانا جامی نے اورنگ زیب عالمگیر کے نام معنون کرتے ہوئے لکھا کہ اس وقت ملک میں شریعت کی عمل داری ہے اور عوام بھی خیرات وصدقات دینے میں فراخ دل نظر آتے ہیں لیکن وہ ان فقہی احکام سے کما حقہ واقف نہیں ہیں، اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں اس موضوع پر ایک جامع کتاب لکھوں تو میں نے مستند کتبِ فقہ اور فتاویٰ کی روشنی میں ایک کتاب مرتب کر دی ہے، آغاز کے الفاظ سے اس کا پورا مفہوم واضح

۱۔ فہرست مشترک ۹۰۸/۷

Marfat.com

ہوجاتا ہے:

الحمد لله رب العالمين و الصلوة و السلام علىٰ خير الخلائق و افضل الانام سيد المرسلين ...... مثنوی ...... قطعه......

امابعد می گوید بندۂ ضعیف نحیف تراب الاقدام درویشان فقیر حقیر عبدالنبی ولد شیخ گرامی مولانا عبدالرحمن المشهور به ملاجامی غفرالله ولوالدیه ..... چون دیدم که دریں ایام فرجام...... درخلافت...... حضرت بادشاه عالم و عالمیان...... مثنوی ..... اکثر از عوام علی دین ملوکهم در کار خیرات و میراث و رغبتی تمام دارند، ایں رساله را جامع الخیرات نام نهادم تا از مطالعۂ آں آثارِ خیرو برکت و انوار پر هدایت در عالمیان پدید آید و بعد ..... مثنوی...... مهیا گشت خوان نعمت آباد...... بتاریخ هزار و هشت و هشتاد

آخری جملے سے اس کتاب کا سال تصنیف ۱۰۸۸ھ برآمد ہوتا ہے، اس کتاب کا ایک خطی نسخہ ہمارے ذخیرہ کی زینت ہے۔[۱]

محبوب الفقہ (فارسی نثر)

مولانا جامی نے فقہ حنفی کے مطابق ابواب وفصول بنا کر فرائض وآداب تحریر کئے ہیں، اس کا سالِ تالیف ۱۰۹۹ھ/۱۶۸۷ء ہے۔

یہ کتاب شیخ الٰہی بخش وجلال الدین ناشر کتب، لاہور کی طرف سے شائع ہوئی تھی، اس میں تقریباً ایک سو عنوانات ہیں۔

۱۔ ذخیرۂ مجددی (مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) شمارہ MS.167

Marfat.com

اولاد

مولانا جامی کی اولاد کے متعلق زیادہ معلومات نہیں ہیں، صرف ایک فرزند مولانا گل محمد کا علم ہو سکا ہے، جو اپنے مستقر سوق احمد (مضافات گجرات، پنجاب) میں رہتے تھے اور انہوں نے یکم محرم ۱۱۳۵ھ/۱۷۲۲ء کو فقہ کی ایک منظوم کتاب 'ہفت سلک' فارسی میں لکھی تھی، جو انہوں نے سن کہولت میں تصنیف کی تھی، اس نظم کا وزن مثنویٔ مولانا روم کا ہے،

آغاز:

بعد حمد ایزد و نعت رسول آں بی او عرش را نبود قبول
گوہر سلک ز بحر مثنویست و ایں ہمہ از فیض روح مولویست

کتاب کے خاتمہ میں لکھتے ہیں:

پیر بودم یادگاری ماندہ ام تا ہی برجای خود بنشاندہ ام
بر ہزار و صد فزودہ سی و پنج شد مرتبت ایں رسالہ ہفت گنج
از محرم اولین روز خمیس ختم شد بادا باہل دل انیس

اس خاتمہ کے بعد مخطوطہ میں اسی رسم الخط اور اسی وزن میں مولف نے اپنے اور اپنے والد کے متعلق اہم معلومات دی ہیں، جن میں سے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

سوک احمد مولد وماوای من ......
والد و استاد من ای مرد ہوش گر ندانی سوی من بگشای گوش
قبلہ گاہ مقبلان عبدالنبی ست پیشوای رہروان عبدالنبی ست
بود در علم شریعت پیشوا اہل عالم مقتدی، او مقتدا
بود در مصر بلاغت رودِ نیل در رہ علم و ریاضت بے عدیل
طالبان را راہ نمای راستین باغبان روضۂ علم الیقین

Marfat.com

جامع الخیرات و محبوب و دگر کردہ اندر نظم و نثر آں نامور
کرد پر از گوہر و در ثمین نسخۂ زیبا نجات المسلمین
سایۂ او تا برفت از سر مرا (کذا) تار و پود عیش شد ابتر مرا

یہ خطی نسخہ سات سلک (ابواب) پر مشتمل ہے اول معنی آمنت باللہ، دوم معنی ملائکہ و سوم ا

ا۔ نوشاہی، عارف: فہرست نسخہ ہای خطی فارسی آرشیو ملی پاکستان، گنجینۂ مفتی فضل عظیم مجیبروی، تہران ۴۱۱۔۴۱۳

Marfat.com

وصال

مولانا عبدالنبی جامی کا سالِ ولادت و وفات ہمیں اب تک کسی ذریعہ سے بھی معلوم نہیں ہو سکا، اگر مولانا جامی کا تعلق سوق احمد (گجرات) کے بعد لاہور سے تھا تو لاہور کے قبرستان میانی میں جس مولانا جامی کی قبر ہے وہ کون ہیں؟ یہاں کے تذکرہ نویسوں نے ان کا نام تک نہیں لکھا۔

تحقیقاتِ چشتی (۱۸۶۴ء) کے مولف نے صرف حال قبر مولوی جامی لاہوری کا عنوان بنا کر انہیں عہد جہانگیر بادشاہ کے بڑے مولوی اور مدرس لکھا دیا ہے، ان کا نام نہیں لکھا ہے، [۱] ظاہر ہے اس سے مراد مولانا محمد حسین جامی نقشبندی لاہوری ہیں، لالہ کنھیالال نے تاریخ لاہور (۱۸۸۲ء) میں بھی میانی میں مدفون قبر مولوی جامی کی قدیم زمانہ کی بنی ہوئی ہے... عہد جہانگیری و شاہ جہانی میں ہر بزرگ لاہور میں بڑا عالم و فاضل تھا، اس کے فتویٰ کو سب اہل اسلام قبول کرتے تھے، بادشاہ کے دربار میں بھی اس کا دخل تھا، [۲] لکھ کر ٹال دیا ہے، جب کہ ہماری تحقیقات کے مطابق وہ جہانگیر کے ابتدائی سنینِ حکومت تک ہی بقید حیات نظر آتے ہیں۔

اسی طرح لاہور کے دوسرے مورخ سید محمد لطیف نے اپنی انگریزی کتاب (۱۸۹۲ء) میں بھی ملا جامی لاہوری لکھ کر ان سے جو فارسی اشعار منسوب کئے ہیں وہ مولانا عبدالنبی جامی کے ہیں، [۳] مولانا محمد حسین جامی سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، بظاہر انہوں نے اپنا کوئی ماخذ نہیں بتایا لیکن ان کے پیش نظر دو ہی کتابیں تھیں، اول تحقیقاتِ چشتی اور دوم

۱۔ تحقیقاتِ چشتی ۱۷۵

۲۔ تاریخ لاہور ۲۹۷

3- M. Latif: Lahore, Its History...... pp.60-61

Marfat.com

کنھیا لال کی تاریخ لاہور، سید محمد لطیف کی معلومات موخرالذکر کتاب سے ماخوذ معلوم ہوتی ہیں۔

منشی محمد الدین فوق نے تو تاریخ اور تذکرہ نویسی کی ساری حدود پھلانگ کر مولوی جامی لاہوری کا عنوان دے کر مولانا محمد حسین جامی اور مولانا عبدالنبی جامی کو ایک ہی بنا دیا ہے، ان کی معلومات سید محمد لطیف کی انگریزی کتاب سے بغیر حوالہ منقول ہیں، لکھتے ہیں:

''جہانگیر و شاہ جہان کے زمانہ میں ان کے علم و فضل کا لاہور میں چرچا تھا.....
شاہ جہاں کی نظر بندی کے بعد عالمگیر بادشاہ کا زمانہ آیا تو اس نے بھی ان کی عزت کو برقرار رکھا، ۱۰۷۲ھ میں بعہد اورنگ زیب عالمگیر انتقال کر گئے''۔[۱]

پھر ان کے وہی اشعار نقل کیے ہیں جو سید محمد لطیف نے بھی دیئے ہیں، جبکہ ہمارے مولف مولانا عبدالنبی جامی تو ۱۰۹۹ھ تک بقید حیات اور تصنیف و تالیف میں مصروف نظر آتے ہیں۔

۲ر رمضان ۱۴۴۰ھ

۸ر مئی ۲۰۱۹ء

۱۔ فوق، محمد الدین: تذکرۃ العلماء والمشائخ (تذکرہ علمائے لاہور) ۱۸

ان کے بعد آنے والے تذکرہ نویس تو بے چارے نقل کرنے کی قابلیت بھی نہیں رکھتے تھے۔

Marfat.com

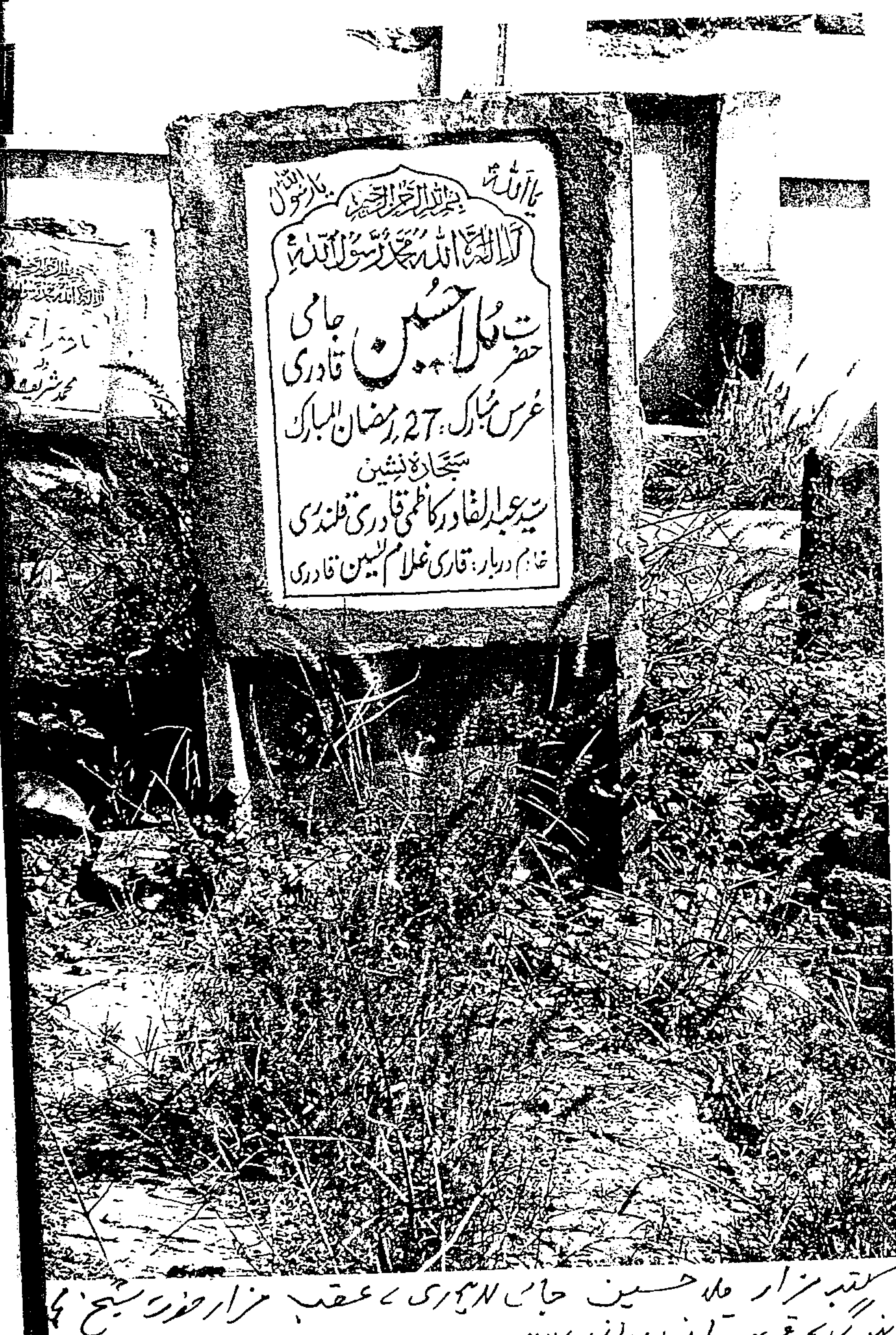

گنبد مزار ملا حسین جامی لاہوری کے عقب مزار حضرت شیخ محمد
بندگی کے قبرستان میانی، لاہور

Marfat.com

شیخ محمد مراد قزانی

مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کے عربی مترجم

محمد اقبال مجددی

شیخ محمد مراد بن عبداللہ سہ شنبہ نصف ربیع الثانی ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۴ء کو قریہ الُمَتُ (من مضافات قصبہ منزلہ ولایت اونا ملک قزان[۱] بلغار) میں تولد ہوئے، آپ نے صرف چھ سال کی عمر سے ہی تحصیل کا آغاز کر دیا، قرآن مجید اپنے والد گرامی اور پھر اپنے خالو شیخ ملا حسن الدین (جو اپنے وطن کے مشہور عالم ملا اسماعیل قشقاری کے اکبر تلامذہ میں سے تھے) اور پھر نو سال کی عمر میں ہی صرف پڑھنی شروع کر دی، عوامل الجرجانی گیارہ سال کی عمر میں ہی پڑھ لی، پھر اپنے خالو مذکور سے باقاعدہ وابستہ ہو کر اٹھارہ سال کی عمر میں ہی اس وقت کے مروجہ علوم نحو، منطق، اخلاق اور فقہ شرح العقائد النسفیہ مولفہ تفتازانی تک تحصیل کر لی، اور انہیں اس میں ملکہ پیدا ہو گیا۔

اس کے بعد آپ نے قزان کا سفر اختیار کیا اور یکم ربیع الاول ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء کو وہاں کے مدرسۂ علامہ شہاب الدین قزانی مرجانی مولف ناظورۃ میں داخل ہو گئے، لیکن انہیں وہاں کے قیام میں موافقت نہ ہو سکی تو آپ وہاں سے بخارا اور وسطی ایشیاء کے سفر کے لئے روانہ ہو گئے، راستہ میں بلدہ طرویسکی میں دو سال تک قیام کیا اور وہاں کے مدرسہ مرحوم ملا شرف الدین و ملا محمد جان میں جا کر ان حضرات سے شرح العقائد اور سلم العلوم (علم منطق) مع حواشی وغیرہ پڑھے، مسائل فلسفہ میں سے قاضی مبارک گوپاموی ہندی کا حاشیہ بھی، اسی کے ساتھ حاشیہ ملا حسن نقل کیا اور حفظ بھی کر لیا، اور لمحہ بھر کے لئے فارغ نہ رہا۔

۱۔ علاقہ قزان کی تاریخ کے لئے ملاحظہ ہو: قزانی، محمد مراد: تلفیق الاخبار ۲/ ۲۰۵ و ما بعد

Marfat.com

پھر براستہ تاشکند بخارا جانے کے لئے روانہ ہوا تو تقریباً دو ماہ تک تاشکند میں قیام کیا، جہاں شرح العقائد اور شرح حکمۃ العین وہاں کے بعض علماء کی خدمت میں پڑھیں۔

۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء کو بخارا پہنچا تو وہاں شرح علامہ دوانی علی تہذیب المنطق للعلامۃ التفتازانی کے درس میں شریک ہوئے، ان مدرسین میں ملا عبداللہ مفتی سرطاوی قزانی اور ملا عبدالشکور ترکمانی کے نام قابل ذکر ہیں، وہاں چھ ماہ تک چار حواشی پڑھانے کی وہاں کے علماء کی عادت تھی، یہاں تک یہ حالت چار سال تک اسی طرح رہی تو میں نے تکمیل کے بغیر ہی اس سلسلۂ درس کو ترک کر دیا۔

اب اس زمانہ میں وہاں کے مدرسین کی درس کی عادات طلبہ کے وقت کا ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں رہ گیا تھا، اب بخارا علم وحکمت کا منبع نہیں رہا تھا، جیسا کہ اس کی شہرت پہلے ہوتی تھی۔

میں بخارا سے ربیع الاول کو نکلا اور دوسری مرتبہ تاشکند اور اس کے نواحی علاقوں میں گیا، وہاں دو سال تک قیام رہا اور وہاں کے علماء کے دروس میں بھی حاضر ہوتا رہا، اس کے نواحی علاقوں کی ایک رباط میں ٹھہرا، جہاں میں نے کچھ عرصہ درس بھی دیا، وہاں مجھے کثیر تعداد میں کتب تصوف (عربی وفارسی) اور کتب سیر کے مطالعہ کا موقع ملا، جن سے مجھے روحانی لذت محسوس ہوتی رہی، سیرت طیبہ کی کتابوں کے مطالعہ کے دوران خواب میں مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی، اسی خطہ کی بعض مشائخ کی ''انابت'' بھی میسر آئی۔

میں پھر دوسری مرتبہ بخارا گیا تو وہاں کے بعض احباب نے حجاز مقدس حاضر ہونے کا شوق دلایا، واپس تاشکند جا کر ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء کو بعض دوستوں کی رفاقت میں حجاز کے لئے روانہ ہوا تو براستہ سمرقند، قرشی، عذار، بلخ، کابل، جلال آباد، پشاور، لاہور اور امرتسر میں ٹھہرتا رہا، اس کے بعد میں دوبارہ لاہور گیا اور براستہ ملتان، حیدر آباد (سندھ)، کراچی اور

Marfat.com

بمبئی آکر مقیم ہوگیا، رمضان یہیں گذار کر عید کے بعد جہاز پر سوار ہوا اور جدہ پہنچ گیا، مجھے اس سفر میں اٹھارہ دن لگے۔

شوال کے اواخر میں مکہ مکرمہ پہنچا اور مذکورہ سنہ میں حج کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوا، پہلے مدرسہ امین آغا میں داخل ہوا، پھر ایک ماہ کے بعد مدرسۃ الشفاء میں گیا، جہاں سے آٹھ ماہ کے بعد مدرسۃ المحمودیہ میں داخل ہوکر امتحان دیا اور طلبہ میں مقبولیت ہوئی۔

میں اسی مدرسہ کے دروسِ دینیہ فقہ، حدیث اور تفسیر میں بھی وہاں کے کبار علماء کی خدمت میں حاضر ہوا، علوم عربیہ خصوصاً تین فنون اور عروض کا علم حاصل کیا، وہاں میں نے اکثر ''احیاء العلوم'' اور دیگر کتب تصوف کا بھی مطالعہ کیا۔

وہیں میں نے کتاب توضیح فی الاصول مع حاشیہ التلویح بھی وہاں کے ایک عالم کی خدمت میں پڑھی اور مذکورہ سال میں روضہ اقدس پر حاضر رہ کر اسی سال قرآن مجید حفظ کیا، مدینہ منورہ کے علمائے کبار سے اجازات حاصل کیں، ان کے دروس میں باقاعدہ حاضر رہ کر تکمیل کی۔

تحصیل کے بعد میں سلسلۂ نقشبندیہ کے قطبِ وقت مولانا شیخ محمد مظہر مجددی [1] کی

۱۔ حضرت شیخ محمد مظہر مجددی مدنی (۱۲۴۸۔۱۳۰۱ھ/ ۱۸۳۲۔۱۸۸۳ء) بن حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی (ف ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء) حافظ، عالم، قوی الجذبہ اور کثیر الارشاد تھے، آپ سے سلسلۂ نقشبندیہ کو عالم اسلام میں رواج ہوا، سمرقند، بخارا، قزان، ترکی، افغانستان، ایران، جزیرۂ عرب، شام، افریقہ مغرب اور چین تک آپ کے معتقدین وخلفاء نے دعوت وارشاد کے فرائض انجام دیئے، مسجد نبوی شریف سے باہر ایک سہ منزلہ رباط مظہر ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء کو بنائی تھی، جہاں آپ کے چچا بزرگوار حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مجددی محدث مدنی نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا تو عالم اسلام کے علماء نے حاضر ہوکر آپ سے سندیں لیں اور مسند وقت کے لقب سے ملقب ہونے۔ (ذکر السعیدین ۳۸۔۴۱)

Marfat.com

خدمت میں بیعت ہوا، آپ نے میرے حق میں ''عنایۃ تامہ، التفات خاص'' اور میری روحانیت کی اپنے خاص اصحاب کی موجودگی میں تعریف کی۔

شیخ محمد مظہر کے وصال (۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء) کے بعد آپ کے خلیفہ سید محمد صالح زواوی (ف ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء) مدرس حرم مکی [1] سے بھی منسلک رہے، شیخ قزانی اس دوران شدید علیل ہو گئے تو اپنے وطن جانے کی اجازت لے کر قزان چلے گئے، پھر اگلے سال حج کے لئے حجاز مقدس آئے تو مکہ مکرمہ میں مقیم ہو گئے، مدینہ منورہ حاضر نہ ہو سکے، مکہ شریف میں مولانا شیخ علامہ عبدالحمید آفندی داغستانی [2] کی صحبت اختیار کر لی۔

پھر دوسری مرتبہ اپنے وطن چلا گیا، اس کے بعد وہاں سے دوبارہ حجاز مقدس آیا اور پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوا، جہاں میں اٹھارہ دن تک مقیم رہ کر مکہ مکرمہ آیا، حج کے بعد حضرت مولانا عبدالحمید داغستانی کی صحبت اختیار کی اور رمضان میں ان کے سنن ابی داؤد کے درس میں شریک ہوا اور اسی دوران مجھے حضرت شیخ محمد مظہر مجددی کے وصال ۱۳۰۱ھ کی اطلاع ملی تو میں نے شیخ داغستانی کی صحبت کا پھر سے التزام کر لیا، شیخ کے وصال سے مجھے شدید صدمہ پہنچا تھا، میں وہاں سے ہندوستان کے مشائخ سے روحانی فیوض حاصل کرنے کے لئے ہندوستان کا سفر کرنے کا ارادہ کر لیا لیکن مولانا سید زواوی کی صحبت کی بدولت اس قلق میں قدرے کمی ہوئی تو سفر ملتوی کر دیا۔

اس دوران میں نے رشحات کا عربی ترجمہ شروع کر دیا تاکہ میرے غم کا مداوا ہو سکے،

۱۔ حالات کے لئے ملاحظہ ہو نشر النور والزہر ۲۱۷، ذکر السعیدین ۲۵۲

۲۔ شیخ عبدالحمید شروانی داغستانی (ف ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء) علماء و محدثین میں سے تھے، فہرست الفہارس ۱/۱۳۲، ۳۵۶، معجم المعاجم ۲/۳۴۱ و بہ بعد، ذیل رشحات ۱۳۱، مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ۳۳۲۔۳۳۳

Marfat.com

میں سید مذکور کے قافلہ کے ساتھ مدینہ منورہ آیا تو انہوں نے مجھے اپنے مکان میں رہنے کا اجازت نامہ ''رقۃ الاجازۃ والاستخلاف'' لکھ کر دے دیا، اس کے بعد انہوں نے مجھے دوسرے سال مکہ مکرمہ میں طلب کیا اور اجازت طریقہ وخرقہ خلافت احباب کے مجمع عام میں دی، یہ اجازت زبانی اور تحریری دونوں طرح کی تھی۔

مولانا شیخ زواوی اپنے استاد شیخ ابراہیم کورانی (ف ۱۱۰۲ھ/۱۶۹۰ء) کے اسناد کے مجموعہ ''الامم لایقاظ الہمم'' میں مذکور تمام اسناد کی اجازت بھی عنایت کی۔[1] مدینہ منورہ پہنچ کر جب میں نے اپنے شیخ کی خدمت رشحات کا عربی ترجمہ پیش کیا تو اسے پسند کرتے ہوئے کلماتِ تحسین فرمائے اور پھر مکتوبات امام ربانی کے عربی ترجمہ کا بھی امر فرمایا تو میں نے اس کے مطالب کے مشکل ہونے کا عذر کیا، جس پر فرمایا کہ رب کریم مشائخ کے صدقے اس میں آسانیاں پیدا کر دے گا، جس پر میں نے یہ ترجمہ کر ہی لیا، جو صرف آپ کے حکم کی تعمیل کے طور پر کیا گیا ہے، آپ نے اس کی بہت تعریف کی جو حوصلہ افزائی کا حق ہے ادا کیا اور اس پر بہت ہی مسرور ہوئے اور پھر رشحات کی طباعت کے بعد مکتوبات کا یہ ترجمہ بھی طبع کروانے کا عزم کر لیا۔

رشحات کا ترجمہ مع ذیل ۱۱ رمضان ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء کو مطبع المیریہ، مکہ سے طبع ہوا،[2] جس پر شیخ زواوی نے تقریظ بھی لکھی ہے۔ اس کے بعد مکتوبات امام ربانی کا عربی ترجمہ بھی ۱۳۱۷ھ کو تین حصوں میں مطبع المیریہ سے شائع ہوا۔

۱۔ الامم لایقاظ الہمم، دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدر آباد (دکن)، ۱۳۲۸ھ کو طبع ہوئی تھی۔

۲۔ اس سے پہلے بھی رشحات کا ایک عربی ترجمہ ہوا تھا، جو مصر کے مشہور مطبع بلاق سے ۱۲۵۶ھ کو طبع ہوا تھا، (اکتفاء القنوع ۵۰۰) دراصل فہرست ساز فندک کو غلط فہمی ہوئی ہے، صفی اللہ رشحات کے کسی مترجم معرب کا نام نہیں بلکہ یہ رشحات کے مولف فخر الدین علی کا عرف تھا۔ (مقدمہ متن)

Marfat.com

اس کے بعد زواوی نے مجھے تیسری مرتبہ اجازت دی اور شیخ محمد عابد سندھی کی اجازات کے مجموعہ ''حصر الشارد من اسانید الشیخ عابد'' [۱] میں شامل تمام اجازات کی اجازت سے بھی نوازا، مولانا قزانی نے اپنا اجازت نامہ بھی نقل کیا ہے، انہوں نے لکھا ہے کہ یہ رشحات کا یہ عربی ترجمہ شیخ زواوی نے اپنی جیب خاص سے طبع کروایا تھا۔

رشحات کے مولف پر یہ اعتراض ہے کہ انہوں نے حضرت خواجہ احرار کے کئی خلفاء کا ذکر ہی نہیں کیا، جیسا کہ شیخ درویش محمد سمرقندی والد مولانا خواجگی امکنگی اور مولانا محمد زاہد کے خلافت یاب ہونے کا ذکر ہی نہیں کیا، لہٰذا یہ شجرہ مشکوک ہے۔ [۲]

اس اعتراض کے جواب میں کئی کتابیں لکھی گئیں، جن میں ایک جواب مولانا خواجہ محمد ہاشم کشمی (خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی) کا ہے جو نسمات القدس کے نام سے ہے، اس کے بعد بھی کئی اصحاب نے اس کا جواب دیا، غالباً آخری جواب مولانا قزانی کا ہے جو ذیل رشحات کے طور پر اس عربی ترجمہ کے حاشیہ پر طبع ہوا تھا۔ [۳]

مولانا قزانی کے علمی کارناموں میں سے اہم کام مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کے مکتوبات کی تینوں جلدوں کا عربی ترجمہ ہے، جو آپ نے اپنے شیخ زواوی کے امر پر کیا، اس کی تینوں جلدوں کے حواشی پر قیمتی رسائل ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ حصر الشارد خلیل بن عثمان جبور سبیعی کی تصحیح سے مکتبۃ الرشد، ریاض سے ۱۴۲۴ھ کو دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

۲۔ مکتوبات امام ربانی ۱/۱۸۰/۲۹۳

۳۔ رشحات کا ایک تکملہ مولفہ شیخ خلیل احمد سرہندی نے بھی لکھا تھا، شیخ الاسلام عارف حکمت کے ذخیرۂ مدینہ منورہ کا روٹوگراف ہمارے ذخیرہ (مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور (شمارہ R.135) محفوظ ہے۔

Marfat.com

جلداول احوال امام ربانی مولفہ مولانا قزانی ص ۱۔۱۸۳

(رسالہ ثانی) الرحۃ الھابطۃ فی ذکر اسم الذات الرابطہ للشیخ حسین الدوسی ص۱۸۴۔۳۸۴

جلد ثانی: عربی ترجمہ رسالۃ المبداء والمعاد لامام الربانی عربی ترجمۂ مولانا قزانی ص۲ تا ۱۶۲

جلد ثالث: عطیۃ الوہاب الفاصلہ بین الخطاء والصواب (دفاع حضرت مجدد الف ثانی) للشیخ محمد بک اوزبکی (محمد بیگ برہانپوری

عربی ترجمہ کی یہ تینوں جلدیں مطبعۃ المیریہ، مکہ مکرمہ سے ۱۳۱۷ھ کو طبع ہوئیں۔[۱] اس ترجمہ کی طباعت کے چودہ سال بعد مولانا نور احمد امرتسری (ف ۱۹۳۰ء) نے عمر کا ایک بڑا حصہ صرف کر کے مکتوبات امام ربانی کی کئی خطی نسخوں سے تقابل کے بعد اس کا فارسی متن تیار کیا، جو آپ نے امرتسر سے ۱۳۳۱ھ کو طبع کروانا شروع کیا اور ۱۳۳۴ھ کو تین جلدوں میں اس کی تکمیل ہوئی، یہ حواشی اپنی مثال آپ ہیں، گویا مولانا قزانی کا عربی ترجمہ اس متن پر مبنی نہیں ہے بلکہ وہ تو طبع دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء و بہ بعد کی کسی طباعت کی بنیاد پر ترجمہ ہوا ہے۔

یقیناً مولانا قزانی اگر مولانا امرتسری کے تصحیح شدہ نسخے کے بعد ترجمہ کرتے تو نتائج اس سے بہتر ہوتے، مولانا قزانی نے طویل سفر کئے تھے، اپنی ہندوستان آمد کا مقصد مشائخ سے

۱۔ مولانا قزانی کا یہ ترجمہ طبع مکہ مکرمہ ترکی سے کئی بار عکسی صورت میں شائع ہوا اور پھر دار الکتب العلمیہ، بیروت نے ۲۰۰۴ء کو یہی ترجمہ جدید کمپوزنگ سے عمدہ کاغذ پر شائع کر دیا، اس پر مصطفیٰ حسنین عبدالہادی کا نام بحیثیت مصحح لکھا گیا ہے لیکن افسوس کہ انہوں نے اس کا حق ادا نہیں کیا اور اس میں بے شمار اغلاط راہ پا گئے، انہوں نے اس کے حواشی پر مندرج بیش بہا رسائل بھی شامل نہیں کئے۔

Marfat.com

استفادہ بتاتے ہیں لیکن کسی کا ذکر نہیں کیا، مولانا امرتسر بھی گئے تھے، قیاس ہے کہ موصوف وہاں مکتوبات کے مصحح مولانا امرتسری کی خدمت میں ملاقات کے لئے ضرور گئے ہوں گے جیسا کہ مولانا قزانی نے مکتوبات کے عربی ترجمہ کے دوران ہی اپنے وطن مولود قزان کی عربی زبان کی تاریخ لکھنا شروع کر دی تھی لیکن وہ اسے اس ترجمہ کے دوران مکمل نہ کر سکے،[1] اس کام کو روک کر انہوں نے پہلے ترجمہ مکمل کیا۔

پھر ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء کو مولانا قزانی نے یہ تاریخ مندرجہ ذیل عنوان:

"تلفیین الاخبار و تلقیح الآثار فی وقائع قزان و بلغار و ملوک التتار"

کے نام سے اورنبورغ نے عربی ٹائپ میں طبع کروایا۔

اس کے بعد ۲۰۰۲ء کو مذکورہ ناشر نے اسے نئے خوبصورت ٹائپ میں کمپوز کروا کر دو جلدوں میں حواشی اور اشاریوں کے ساتھ شائع کیا، اس پر ابراہیم شمس الدین کا نام بہ حیثیت مقدمہ نگار و مصحح درج ہے، انہوں نے لکھا ہے کہ اس کے مولف کے حالات سے مصادر و مراجع خالی ہیں، حالانکہ مولانا قزانی نے مکتوبات کے عربی ترجمہ کے آخر میں اپنے مفصل حالات خود لکھے ہیں۔

مولانا قزانی عربی میں شعر بھی کہتے تھے، ان کا تخلص رمزی تھا، جو ان کی موخر الذکر کتاب کے سرورق پر درج ہے۔

ان کتابوں کے علاوہ مولانا قزانی نے حسب ذیل کتب بھی تالیف کیں:

۱۔ تنزیۃ الکشاف عما فیہ من الاعتزال والانکشاف (تفسیر القرآن)

۲۔ مشایعۃ حزب الرحمٰن

۱۔ مولانا قزانی کے یہ تمام تر حالات ان کے خودنوشت ہیں، جو انہوں نے مکتوبات کے عربی ترجمہ کی تیسری جلد کے خاتمہ کے طور پر لکھے تھے۔

Marfat.com

۳۔مولدالنبی

۴۔(رسالہ)انصاف

۵۔(رسالہ)صرف

۶۔(رسالہ)نحو

۷۔(رسالہ)عروض

۸۔قرآن مجید(ترکی ترجمہ)

۹۔تلفیق الاخبار(مذکورہ)کا ترکی زبان میں ملخص

مولانا قزانی کی تالیفات میں سے مندرجہ ذیل دو نام ہم سے پڑھے نہیں گئے ہیں:

10- Hurriyet Kasideri

11- Turtu gazete ve dergilerde barilmis pek cok makale ve risaleler

مولانا قزانی نے اپنی کتاب تلفیق الاخبار کا مواد جمع کرنے کے لئے قزان، ترکستان اور استنبول وغیرہ کے سفر بھی کئے، جو۱۹۰۲، ۱۹۰۴، ۱۹۰۷،، ۱۹۰۷،۱۹۱۴ء کے مابین ہوئے، اس کے بعد قزانی اپنے مولد قزان میں ۱۹۱۵ء تا ۱۹۱۷ء مقیم رہے، جب پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو مولانا قزانی اپنے خانوادہ سمیت ایسٹرن ترکستان (چین) جا کر مقیم ہو گئے اور اس کے علاقہ چوگچک (Cogecek) میں رہائش اختیار کر لی، جہاں وہ مقامی مسجد کے خطیب اور مدرس مقرر ہوئے، جہاں وہ ۱۹۱۹ تا ۱۹۳۴ء مصروف کار رہ کر ۲ر فروری ۱۹۳۴ء کو ۸۱ اسی سال کی عمر میں انتقال کیا، وہیں دفن ہوئے۔

قزان تاتارستان میں ہے جو روس کی سابقہ ریاست تھی، اس کا صدر مقام قزان ہے، یہاں کا وزیر اعظم بھی مسلمان ہے، ۲۲ر اپریل ۱۹۹۹ء کو پاکستان کے وزیر اعظم نے وہاں کا

Marfat.com

دورہ کیا تھا۔ (مطابق خبرنامہ، ٹیلی ویژن، پاکستان)

مولانا قزانی کی کثیر اولاد تھی، ان کے نو فرزندوں میں سے چار کم عمری میں فوت ہو گئے، ان میں سے فہمی مراد نے برلن (جرمنی) میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کی اور مکہ مکرمہ میں بحیثیت ڈاکٹر خدمات انجام دیتے رہے، ان کے والد کی بہت سی یادداشتیں ان کے پاس تھیں، جو انہوں نے پروفیسر ڈاکٹر احمد تمیر کو دیں، جن کی بنیاد پر انہوں نے ترکی کے ایک رسالہ ترک تاریخ کوسومی بولٹین، جلد ۵۰ شمارہ ۱۹۷ (۱۹۸۶ء) میں مولانا قزانی کے بارے میں ترکی زبان میں ایک مقالہ لکھا، جس کا انگریزی میں ملخص ترجمہ استنبول کے معروف محقق ڈاکٹر نجدت طوسون نے ارسال فرمایا، جس کی بنیاد پر یہ مولانا کے خودنوشت احوال کا ذیل بن سکا۔ [۱]

مولانا قزانی نے اپنا شجرۂ نسب اپنی کتابوں میں اس طرح لکھا ہے:

خان الفقیر مراد اللہ بن بہادر شاہ عبداللہ بن عادل شاہ بن اسحٰق بن توکال بای بن بانی بن اورص بن مرزا قل بن باغلای بن مردانش بن مج بن مرقہ بن عبداللہ بک بن بیلیجو راخان۔

مولانا کے فرزندوں کے اسماء یہ ہیں:

(۱) محمد صالح (۱۸۹۷۔۱۹۰۲ء) (۲) محمد حسن فہمی (فہمی مراد) (۱۸۹۹۔بعد ۱۹۶۵ء) (۳) فاطمہ زہرہ (۱۹۰۰ء) (۴) محمد حسین (۱۹۰۲۔۱۹۰۶ء) (۵) محمد معصوم (۱۹۰۶۔۱۹۰۷ء) (۶) محمد منیر (۱۹۰۹ء) (۷) صدیقہ (۱۹۱۱ء) (۸) محمد انور (۱۹۱۳۔۱۹۳۷ء) (۹) محمد اظہر (۱۹۱۳۔۱۹۱۵ء)

۱۔ راقم اپنے ترکی کے تینوں اسفار ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳، ۲۰۱۶ء کے دوران مولانا قزانی کے احوال کی جستجو کرتا رہا، یہ چند سطور انہی اسفار کا نتیجہ ہیں، تفصیل کے لئے راقم کے اسفار کا مجموعہ ''وہ کتابیں اپنے آباء کی'' ملاحظہ کریں۔

Marfat.com

مولانا قزانی کے فرزند ڈاکٹر فہمی مراد نے ۲رفروری ۱۹۳۴ء لکھا ہے [۱] لیکن تراجم کی عربی کتب میں ان کا سالِ وفات ۱۹۳۳ء درج ہے، [۲] ہم نے اول الذکر کو ترجیح دی ہے۔

مولانا قزانی، ایک راسخ العقیدہ مسلمان عالم تھے، وہ روس کے کمیونسٹ انقلاب کے خلاف تھے، انہوں نے جدید فکر کے ایک ترجمان عالم موسیٰ جاراللہ [۳] (۱۲۹۵۔۱۳۶۹ھ/ ۱۸۷۸۔۱۹۴۹ء) کے رد میں عربی میں ایک کتاب "مشايعة حزب الرحمن" کے نام سے لکھی تھی۔ [۴]

مولانا قزانی نے اپنے علاقے کی تاریخ تلفیق الاخبار میں سلسلۂ نقشبندیہ کے وابستہ حسب ذیل قریب العہد اور معاصر علماء وصوفیہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

١. سيف الدين بن ابى بكر الشنكارى...... (ف ١٢٤٠ھ)

صحب الشيخ فيض خان الكابلى و استفاده منه الطريقة النقشبندية المجددية ٢/ ٣٥١

٢. حميد بن اسلام اليورطش النقشبندى المجددى..... انتسب فى الطريقة الى الشيخ وليد القار غالى.....صار مجازاً و ماذوناً..... ٢/ ٣٥٤

٣. آحمزه المنجم بن .....

۱۔ دیکھئے ترکی کا محولہ بالا مقالہ

۲۔ زرکلی، خیر الدین: الاعلام ۷/ ۹۵ کحالہ، عمر رضا ۱۲/ ۱۱

مرعشلی، یوسف: نثر الجواہر والدرر ۲/ ۱۴۷۹

۳۔ موسیٰ جاراللہ کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

مرعشلی، یوسف: نثر الجواہر والدرر ۲/ ۱۶۳۱۔۱۶۳۲

۴۔ ایضاً ۲/ ۱۴۷۹، الاعلام ۷/ ۹۵

Marfat.com

صحب الشیخ فیض خان الکابلی...... ۲/۳۵۴

۴. زین العابدین بن عبدالله الیولقی (ف۱۲۴۷ھ)

سافر الی بخاریٰ و کابل اخذ الطریقة النقشبندیة المجددیة عن الشیخ فیض خان الکابلی...... ۲/۳۵۶

۵. معاذ بن بیک محمد انقرامالی

العمری النقشبندی المجددی...... اخذ الطریقة عن الشیخ ولید بن محمد امین القار غالی و صار ماذوناً ثم رحل الی بخاری...... کابل و صحب هناک الشیخ فیض خان الکابلی و صار مجازاً منه...... ۲/۳۵۶

۶. دولت شاه بن عادل شاه بن عبدالله

النقشبندی المجددی اصله من قریة بغدان...... رحل الی بخاریٰ و استفاده الطریقه النقشبندیة المجددیة من الشیخ الخلیفه نیاز قلی الترکمانی و رجع الی وطنه ماذوناً منه ۲/۳۵۷

۷. عبدالرحیم عثمان الاوترایمانی (ف ۱۲۵۱ھ)

وقد سمعت مولانا الشیخ فخرالدین النورلالی انه کان مریداً للشیخ، فیض خان الکابلی ۲/۳۶۱

۸. مصطفی بن موسیٰ القزانی

سافر الی کابل و صحب الشیخ فیض خان الکابلی ثم صار مدرساً...... ۲/۳۶۱

۹. محمد شریف بن ابراهیم البیرکوی

نقشبندی مجددی...... اخذ الطریقه عن الخلیفه نیاز قلی الترکمانی ۲/۳۶۴

Marfat.com

۱۰. عبدالخالق بن ابراهیم القور

اخذالطریقة عن الخلیفة نیاز قلی الترکمانی (۲/۳۶۶)

۱۱. هبة الله بن دین محمد الصلاوچی

اخذ الطریقة عن الشیخ فیض خان الکابلی ۲/۳۶۶

۱۲. نعمة الله بیکتمر الاسترلی

انتظم فی سلک اصحاب الخلیفه نیاز قلی الترکمانی...... ۲/۳۴۸

۱۳. محمد رحیم ابن امیر بن جعفر التارشناوی

کان مجازاً من الشیخ نیاز قلی الترکمانی البخاری ۲/۳۷۰

۱۴. شاه احمد بن یوسف بن قطلغ محمد التوکیلی النقشبندی

انتسب الی الشیخ ولید القارغای النقشبندی فی الطریقه ۲/۳۷۱

۱۵. شرف الدین بن زیدالدین رسترلی

رحل الی بخاری اخذ الطریقة عن الخلیفة نیاز قلی ترکمانی و صار ماذوناً ۲/۳۷۳

۱۶. میاں فیض بخش بن عبدالقدوس المجددی ۲/۳۷۳

۱۷. ذوالقرنین بن خلیل القاقتماتی

اخذ الطریقة النقشبندیة عن الشیخ نجم الدین النسفی المجاور بالمدینة المنورة عن الشیخ فیض خان الکابلی ۲/۳۷۳

۱۸. عبدالجبار بن عبدالرحمن الطایصوغانی

تلقن الطریقة النقشبندیة عن الشیخ ولید بن محمد الامین القارغالی ۲/۳۷۴

Marfat.com

۱۹ . نعمة الله بن عبدالرحيم الاورنبورغى

استفاده العلم و الطريقة من الشيخ دولت شاه...... ۳۷۴/۲

۲۰ . سيد بن نور محمد (ف ۱۲۶۴ھ)

لــه خــلافة مــن شيخــنــا الشيــخ، مــحــمــد مــظهر الدهلوى المدنى المجددى...... ۳۷۵/۲

۲۱ . عبداللطيف بن سبحان قلى

رحــل الــى بــخــارى و اخــذ الــطريقه النقشبندية عن الشيخ، نياز قلى ۳۷۵/۲

۲۲ . عبدالصالح بن عبدالله بن يوسف

مجازاً فى الطريقة عن الشيخنا الشيخ محمد مظهر الدهلوى المدنى الــمــجــددى...... الــقــائم الآن مقامه ولده المخدوم عارف الله المجاز عن الشيخ ابراهيم الغزنوى خليفة الشيخنا المذكور...... ۳۷۷/۲

۲۳ . فتح الله بن صفر على المناوزى

صــار مــجــازاً عــن الشيــخ عبدالله الارزنجانى عن مكى فى الطريقة، النقشبندية الخالدية ۳۷۷/۲

۲۴ . محمد طيب بن زائد الاورالى

صــحــب هــنــاک مــولانــا شيــخ ابى سعيد المجددى الدهلوى حين قدومه الى الحرمين المحترمين للحج و الزيارة...... ۳۸۰/۲

۲۵ . عبدالستار بن عبدالله الطيمازى

شيخه الشيخ نياز قلى التركمانى بخارى و صار ماذوناً ۳۸۰/۲

Marfat.com

۲۶. احمد ضیاء الدین الطرخانی

......صدیقنا و حمیمنا...... فاناب علی ید شیخنا الشیخ محمد مظهر المجددی ۳۸۹/۲

۲۷. صلاح الدین بن ملا اسحٰق القزانی (ف ۱۲۹۲ھ)

حج ۱۲۷۸ھ...... محدث عصره...... الشیخ، عبدالغنی ابن مولانا الشیخ ابی سعید المجددی الدهلوی ثم المدنی و لعله استفاده منهم......

۳۹۷/۲ رفع سبابہ کی بحث......

۲۸. احمد صفا افندی......

اخذ الطریقة النقشبندیة المجددیة عن الشیخ المرحوم الشیخ محمد مظهر المجددی و صار مجازاً ۳۹۸/۲

۲۹. هبة الله بن سیوبطال القارغالی

اخذ الطریقة النقشبندیة عن الشیخ دولت شاه ۳۹۹/۲

اخذ الطریقة النقشبندیة المجددیة عن الشیخ المرزا رحیم بیگ الشهیر به محمد درویش العظیم آبادی ثم الشهرسبزی...... ۳۹۹/۲

۳۰. محمود بن محمد الداغستانی (ف ۱۲۹۴ھ)

نقشبندی المجددی ...... اخذ الطریقة النقشبندیة المجددیة عن الشیخ یونس عن الشیخ عبدالله مکی عن مولانا خالد...... ۴۰۰/۲

۳۱. حسن بن حمید القورصاوی

صحبة الشیخ عبدالخالق القوصاوی ذکره و تلقن منه الطریقة النقشبندیة ۴۰۱/۲

Marfat.com

۳۲. علی بن سیف الله التونتاری (ف ۱۲۹۱ھ)

رحل الی بخاری...... اخذ طریقة عن المیان فضل عبدالقادر المجددی ...... انه سافر الی کابل و قندهار و پشاور و لاهور و دهلی و سائر البلاد الهند و صحبة وخدمة مراراً کثرة وعاد الی وطنه...... ۲۰۲/۲

۳۳. احمد بن خالد (ف ۱۸۷۲ء)

۳۴. الشیخ شهاب الدین الاسنی (ف ۱۳۱۹ھ)

اخذ الطریقة النقشبندیة عن الشیخ عارف القرشی ثم رجع الی وطنه ۲۱۰/۲

۳۵. جمال الدین بن سبحان قلی

وقد شارکه فی الامامة اخوه الشفیق الشیخ محمد شریف آفندی الذی هو خلیفه مولانا الشیخ محمد مظهر...... ۲۱۲/۲

۳۶. زین الله بن حبیب الله الشریفی النقشبندی المجددی الخالدی......

فاخذ الطریقة النقشبندیة المجددیة اولاً عن الشیخ عبدالحکیم الچارداقلی...... و تتصل نسبته الی مولانا الشیخ محمد معصوم ابن الامام الربانی...... بستة وسائط ا ثم لما تشرف بالحج عام ۱۲۸۷ اخذها عن الشیخ احمد ضیاء الدین المکشخانوی الاستنبولی الخالدی...... ان صاحب الترجمة مدظله یشبه الامام مولانی ومولانا خالد قدس سرهما فی شهرة و انتشار صیت کمالاته فی کافة الاقطار......

یکم رمضان/ ۷رمئی ۲۰۱۹ء محمد اقبال مجددی

لاہور

Marfat.com

﴿ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم ﴾

معرب المكتوبات الشريفة المرسوم بالدرر المكنونات النفيسة للفقير المحتاج الى لطف رب العباد محمد مراد المنزاوى تولدا المكى توطنا راجيا بها رجاء ان ينتفع بها الاخوان طريقتنا الذين لا معرفة لهم باللغة الفارسية التى هى أصلها والتركية التى هى ترجمتها وأسأل الله سبحانه ان يجعل خالصا لوجهه الكريم وان يجيرنى به من العذاب الأليم انه رؤف رحيم حليم

للمؤلف المعرب اللاشى

أموت ويبلى اعظمى فى المقابر ❋ وسوف أرى ماقدحوته دفاترى

فرمت ادخارا بعد موتى من الدعا ❋ فأبقيت تذكارا نتاج خواطرى

❋ وبهامشه ترجمة احوال الامام الربانى للمعرب المذكور ويليه كتاب الرحمة الهابطة فى تحقيق الرابطة للشيخ حسين الدوسرى رحمه الله وبعض التحشية من المعرب يفصل بينهما بالخط ❋

ENVER BAYTAN KİTABEVİ
CAĞALOĞLU YEREBATAN CAD. NO: 45/A - İSTANBUL
Telefon: 26 46 99

KIRAL MATBAASI - İSTANBUL - TEL 27 36 69

مکتوبات کا عربی ترجمہ از مولانا قزانی (طبع عکسی، استنبول)

Marfat.com

٢

المكتوبات الربانية

للإمام الرباني أحمد بن عبد الأحد
السرهندي الفاروقي النقشبندي

المتوفى ١٠٣٤ هـ

جمعها

يار محمد الجديد البدخشي الطالقاني

علق عليها ووضع حواشيها

مصطفى حسنين عبد الهادي

الجزء الأول

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

مکتوبات کے عربی ترجمہ مولانا قزانی کی طباعت نو، بیروت

Marfat.com

هذا كتاب ترجمة رشحات عين الحياة الأصل

للشيخ العارف بالله على بن حسين الواعظ

الكاشفي الهروى والمترجمة

للعالم الفاضل الشيخ محمد

مراد بن عبدالله

القزاني نفع الله

بهما

آمين

وبهامشه ذيل الكتاب المذكور للشيخ محمد مراد المذكور سلمه الله

هذا الكتاب المستطاب هو للامام الفاضل والعالم العامل الكامل حضرة الشيخ محمد مراد بن عبدالله القزاني المنزلوى ترجم فيه كتاب رشحات عين الحياة المؤلف باللغة الفارسية فى مناقب مشائخ السادة النقشبندية ورسوم طريقتهم ضمنها الى اللغة العربية ومؤلف الاصل العارف الربانى والعالم الصمدانى مولانا الشيخ فخر الدين على المشتهر بالمولى الصفى بن مولانا حسين الواعظ الكاشفى الهروى صاحب التفسير الفارسى المشهور بالحسينى من علماء القرن العاشر قال ولما تشرفت بصحبة الشيخ ناصر الدين خواجه عبيدالله فى سنة ٨٨٩ مرة واخرى فى سنة ٨٩٣ ثمنمائة وثلاث وتسعين وكتبت ما استفدته من مجالسه الشريف جعلته فى ضمن بيان مناقبهم العلية فوافق اتمامه سنة ٩٠٩ تسع وتسعمائة فصار اسم الكتاب يعنى لفظ رشحات تاريخا لتأليفه ورتبه على مقالة وثلاثة مقاصد وخاتمة وترجمه بالتركية المولى محمد المعروف بابن محمد الشريف العباسى الطربزونى المتوفى سنة ١٠٠٢ الف واثنين ترجمه حين كان قاضيا بازمير باسم حضرة السلطان مراد خان ابن حضرة السلطان سليم خان مع الحاقات كاشفة وله تكملة الرشحات أيضا كان ذكر فيه كتب فيها من بعده من الطائفة المشار اليه. لكنها لم تشتهر انتهى ملخصا من كشف الظنون بايضاح وقد طبعت ترجمته التركية غير مرة وانتشرت فى البلاد وعم نفعها العباد جزاهم الله خيرا وأجرى لهم أجرا انتهى من رشحات جياد يراع مولانا السيد عبد الله الزواوى سلمه مولاه

رشحات كا عربی ترجمه از مولانا قزانی (طبع اول)

Marfat.com

تلفيق الأخبار وتلقيح الآثار
في وقائع قزان وبلغار
وملوك التتار

أثر الفقير

م . م . الرمزي

الطبعة الأولى

المجلد الثاني   vol. II

Orenburg 1325

طبع بالمطبعة الكريمية والحسينية ببلدة « اورنبورغ »
على مصارف ملتزمه

كافة حقوقه محفوظة لمؤلفه واولاده

تلفيق الاخبار مؤلفه مولانا ... طبع اول (اورنبورغ) ۱۳۲۵

Marfat.com

تلفيق الأخبار وتلقيح الآثار

في

وقائع قزان وبلغار

وملوك التتار

تأليف

م. م. الرمزي

قدم له وعلق عليه ووضع فهارسه

إبراهيم شمس الدين

الجزء الأول

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

تلفیق الاخبار مؤلفہ مولانا قزانی کا جدید ایڈیشن مطبوعہ بیروت

Marfat.com

Murad Remzi oğulları ile. Arkada solda Fehim Murad, sağda Münir, solda oturan Enver
Çöçek, Doğu Türkistan 1927

مولانا قرزانی کا ایک "گروپ فوٹو"، ماخوذ از رسالہ ترکی، جلد ۵۰، شمارہ ۱۹۲ (۱۹۸۶ء)

Marfat.com

نوادراتِ سلسلۂ نقشبندیہ

عکسیات مبنی بر نسخہ ہای خطی ذخیرۂ محمد اقبال مجددی

مخزونہ کتابخانۂ مرکزی دانشگاہ پنجاب، لاہور

بمقدمات

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ دراذ کار یومی ولیلی

تالیف

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی (ف ۱۰۷۹ھ/۱۶۶۸ء)

جامع

حاجی محمد عاشور بخاری (ف ۱۱۰۲ھ/۹۲-۱۷ء)

بمقدمۂ مفصل

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

رسالہ دراذ کار یومی ولیلی

اذ کار ومعمولات کے موضوع پر حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے دو رسائل تالیف کئے تھے، ایک کلاں اور دوسرا خرد، زیر نظر یعنی رسالہ کلاں میں اذ کار یومی ولیلی، فضیلت درود اور ہر دعا کی فضیلت کے سلسلے میں وارد ہونے والی احادیث مع فارسی ترجمہ اس میں شامل کیں یہ رسالہ آپ مخلصین کی استدعا پر ارسال فرماتے رہے، آپ کے وصال ۱۰۷۹ھ کے بعد آپ کے نامور خلیفہ اور مکتوبات معصومیہ کی جلد ثالث کے جامع حاجی محمد عاشور بخاری نے اس رسالے کو مرتب کر کے اس پر ایک مختصر خطبے کا اضافہ کیا، اس خطبے میں حضرت خواجہ کے نام کے ساتھ دعائیہ الفاظ ''رضی اللہ عنہ'' لکھے ہیں، جو متوفی حضرات کے لئے ہی استعمال کئے جاتے ہیں لہٰذا یہ رسالہ حضرت خواجہ کے وصال کے بعد مرتب ہوا، خطبے کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

الحمد لله رب العالمين و صلى الله على حبيبه محمدٍ و آله و صحبه و اتباعه اجمعين امابعد می گوید احقر مخلوقات حاجی محمد عاشور بخاری حسینی کہ رسالۂ ایست سلطان الاولیاء برہان الاتقیاء شیخنا وامامنا الشیخ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ از کتب معتبرۂ احادیث دراذ کار یومی ولیلی وغیرہ و فضیلت درود جمع نمودہ بودند وفضیلت ہر دعا را کہ در حدیث وارد شدہ است بلسان فارسی دریں رسالہ ترجمہ کردہ اند تا ترغیب خواندہا گردد مشتمل است بر چند فصل، فصل اول در اذ کار وادعیہ روز (و) شب در حدیث آمدہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ ہر کسی کہ بگوید ہر روز سہ بار......

Marfat.com

ہماری محدود معلومات کے مطابق یہ رسالہ تا حال طبع نہیں ہوا، ہمارے پاس اس کے ایک ایسے خطی نسخے کی نقل ہے جس کی کتابت حاجی ف مرید [۱] حضرت خواجہ سیف الدین نے ۱۰۹۳ھ میں کی ہے، اسی قدیم نسخے کی بناء پر ہم نے اس کا متن اشاعت کے لئے تیار کیا ہے۔

حضرت خواجہ نے رسالہ خرد کے دیباچے میں اس کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

''مجموعہٴ دیگر کہ ازیں رسالہٴ (خرد) منفصل و مطول ست، فضائل اعمال و اذکار را بہ تفصیل نوشتہ، اگر شوق باشد باں رجوع نمایند۔ [۲]

حضرت خواجہ نے مخلصین کی استدعا پر یہ رسالہ انہیں ارسال فرمایا تھا، اپنے مکتوبات میں کئی مقامات پر اس کا تذکرہ کیا ہے، لکھتے ہیں:

ایں فقیر رسالہٴ اذکار و ادعیہ ماثورہ موقتہ و غیر موقتہ باذکر فضائل بعضی ازاں کتب احادیث معتبر نوشتہ است نقل آں را فرستادہ مطالعہ خواہند فرمود......

رسالہ کلانی است بزبان فارسی متضمن فوائد کثیر است اگر تمام رسالہ را مطالعہ فرمایند بہتر باشد...... [۳] فضائل ایں اذکر موقتہ بجہت اختصار دیں رسالہ (خرد) ذکر نیافتہ است رسالہ دیگر کہ بہ تفصیل فضائل اذکار موقتہ و غیر موقتہ دریں رسالہ مذکور است...... [۴] فقیر ہم ایں دعاہا در رسالہ از کتب احادیث جمع کردہ است اگر ازاں جا یادبگیرند گنجائش دارد...... [۵]

۱۔ حاجی ف مرید خواجہ سیف الدین سے مراد حاجی عبدالروف (امام مسجد فتح پوری، دہلی) ہیں۔ (مقامات معصومی ۴/۲۴۳)

۲۔ اذکار معصومیہ ۱　　۳۔ مکتوبات معصومیہ ۲/۱۰۱/۱۵۹

۴۔ ایضاً ۲/۱۰۴/۱۶۳۔۱۶۴　　۵۔ ایضاً ۲/۱۵۴/۲۵۲

Marfat.com

اذکارِ معصومیہ

اذکار کے موضوع پر حضرت خواجہ کا یہ دوسرا رسالہ ہے، اس کے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں:

اما بعد ایں رسالہ مشتمل بر مقدمہ و شش فصل است...... بدانکہ احادیثی کہ دریں رسالہ آوردہ است بعد تتبع بلیغ از کتب معتبرہ احادیث برآوردہ است مثل جامع الاصول و مشکوٰۃ و حصن حصین و غایۃ العمال و ترغیب و ترہیب و جمع الجوامع دریں احادیث سخن نہ کردہ اند......

حضرت خواجہ نے مکتوبات میں اس رسالے کا بھی کئی بار ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں:

بعضی ازیں قسم وظائف و اوراد و اعمال را ایں فقیر جمع نمودہ است......[۱] فقیر از کتب معتبرۂ احادیث تتبع بلیغ نمودہ اوراد و وظائف پیغمبر را علیہ ﷺ جمع نمودہ است لیکن ہنوز مسودات بہ بیاض نہ رسیدہ است سالہا ست کہ مسودہ افتادہ است توفیق بہ بیاض آں نمی یابد اگر میسر پارۂ از آں نوشتہ فرستد......[۲]

لیکن مکتوبات کی جلد دوم میں حضرت خواجہ نے مرزا خان کے نام مکتوب میں انہیں یہ رسالہ ارسال کر کے اس کے مطابق عمل کرنے کی تاکید کی ہے:

رسالہ فرستادہ است از اول تا آخر توانند مطالعہ فرمایند و مواعظ و نصائح آں را نیک تامل نمایند...... [۳]

ان اقتباسات سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ مکتوبات معصومیہ کی جلد اول کی تدوین ۱۰۶۳ھ تک یہ رسالہ مسودہ کی شکل میں تھا، مرتب نہیں کیا گیا تھا لیکن جلد دوم

۱۔ مکتوبات معصومیہ ۱/۱۴/۷۹

۲۔ ایضاً ۱/۱۸۲/۲۵۵

۳۔ ایضاً ۲/۱۰۴/۱۶۳

Marfat.com

کی ترتیب ۱۰۷۲ھ سے پہلے اسے ترتیب دیا جا چکا تھا، لہٰذا یہ رسالہ ۱۰۶۳ھ تا ۱۰۷۲ھ کسی سال میں مدون ہوا۔

جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے مکتوبات معصومیہ کے مقدمے میں [1] جلد اول کے منقولہ بالا اقتباس [2] سے سہواً اس رسالے کو حضرت خواجہ کے معروف خلیفہ مولانا محمد حنیف کا جمع کردہ رسالہ سمجھ لیا ہے حالانکہ حضرت خواجہ کا بیان بہت واضح ہے۔

اس رسالے کا متن اذکار معصومیہ کے نام سے حکیم عبدالمجید سیفی نے لاہور سے ۱۳۸۴ھ میں شائع کر دیا تھا اور رسالے کا اردو ترجمہ مولانا زوار حسین کی کتاب انوارِ معصومیہ میں شامل ہے۔ [3]

مولفِ مقاماتِ معصومی کا یہ بیان غیر واضح ہے کہ

دو رسالہ در فن حدیث نیز حضرت ایشاں جمع نمودہ اند [4]

لیکن ہمارے نزدیک مولف کی ان دو رسائل سے مراد یہی اذکار و ادعیہ پر مشتمل دو رسائل ہیں، جن میں احادیث کی بنیاد پر اذکار جمع کئے گئے ہیں، اس کا ایک مکمل اردو ترجمہ مولانا نور الحسن تنویر چشتی نے کیا، جو تنظیم الاسلام پبلی کیشنز، گوجرانوالہ سے ۲۰۱۳ء کو شائع ہوا۔

۱۔ مکتوباتِ معصومیہ، مقدمہ ۱۵

۲۔ ایضاً ۱/۱۴/۷۹

۳۔ ۱۸۱۔۲۲۶

۴۔ مقاماتِ معصومی ۱۸/۵۰، نیز انہوں نے ایک مقام پر رسالہ در ادعیۂ ماثورہ موقتہ و غیر موقتہ لکھا ہے ۱۴۰، مولف روضۃ القیومیہ نے وظائف معصومی کے نام سے جس رسالے کا ذکر کیا ہے وہ ان دونوں رسائل اذکار میں سے ایک رسالہ مراد ہے۔ (۱۵۵/۲)

Marfat.com

حاجی محمد عاشور بخاری

رسالہ دراز کاریوی ولیلی کے جامع حاجی محمد عاشور بخاری تھے، آپ کے بارے میں میر صفر احمد معصومی نے مقاماتِ معصومی میں لکھا ہے:

حاجی محمد عاشور بخاری قدس سرہ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ قبلۂ ابرار (حضرت خواجہ) کے راز دار تھے، انہوں نے حضرت خواجہ کے حضور آپ کے حکم اقدس کے بموجب طالبوں کو توجہ بھی دی، انہوں نے مکتوبات شریفہ (حضرت خواجہ کی جلد ثالث) مخدوم زادۂ ثانی حضرت حجۃ اللہ قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس کے حسب ایما جمع (ومرتب) کی، طویل عمر پا کر ۱۰۷اھ کو رحمت حق میں پیوست ہوئے اور دارالخلافہ شاہ جہان آباد میں مدفون ہیں، رحمۃ اللہ سبحانہ رحمۃً واسعۃً ا

مقاماتِ معصومی میں ہے:

......جلد ثالث از مکتوباتِ شریفۂ (حضرت خواجہ محمد معصوم) راحسب الایمائی مخدوم زادۂ ثانی حضرت حجۃ اللہ قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس جمع فرمودہ......

مکتوباتِ معصومیہ کی جلد ثالث کے جامع حاجی محمد عاشور بخاری اس امر کی خود وضاحت اس طرح کرتے ہیں:

بحسب اشارۂ صاحب وصاحبزادۂ جہاں منبع بحر العرفان......مخدوم ومخدومزادۂ ارجمند حضرت خواجہ محمد نقشبند......متصدی جمع آں گردید......(۵/۳)

حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی حجۃ اللہ بن حضرت خواجہ محمد معصوم اور حاجی محمد عاشور بخاری میں بڑی موانست تھی، حضرت حجۃ اللہ نے حاجی عبداللہ کے نام اپنے مکاتیب میں حاجی محمد عاشور کا ذکر کیا ہے، ایک مکتوب میں اپنے مریدین افغانستان کو سلام لکھتے ہوئے

ا۔ مقاماتِ معصومی ۲/۷۳۶

Marfat.com

ملا عاشور کا نام بھی لکھا ہے (وسیلۃ القبول ۲/۱۳/۳۰) دوسرا خط حضرت حجۃ اللہ کے آخری سفرِ حج سے متعلق ہے جس میں سفر کے حدود و تاریخ سے حاجی عبداللہ، ملا سکندر اور ملا عاشور کو آگاہ کیا ہے۔ (ایضاً ۲/۶۳/۱۰۴۔۱۰۵)

حاجی محمد عاشور بخاری کے نام حضرت خواجہ کے مندرجہ ذیل چار مکاتیب موجود ہیں:

اول: در آنکہ کلمہ طیبہ توحید متضمن خلاصۂ تمام سلوک است......(۱/۱۴۵/۲۹۶/۲۹۷)

دوم: در بعضی اسرار غامضہ (۲/۳۴/۵۸)

سوم: در بیان طریق اہل اللہ و خلاصۂ سیر و سلوک ایشاں و بیان فنائی لطائف عالم امر و بقا آنہا (۳/۴/۱۵۔۱۷)

چہارم: در بیان طریق توجہ (۳/۲۵۱/۲۹۲)

حضرت خواجہ کے حینِ حیات حاجی محمد عاشور بخاری ماوراء النہر خصوصاً بخارا ہی میں متعین اور تربیت طُلاب میں مصروف تھے، حضرت خواجہ نے اپنے مکاتیب بنام تیمور بیگ کولابی میں انہیں حاجی محمد عاشور کی خدمت میں رہ کر تعلیم سلوک کی تکمیل کا حکم دیا ہے:

عددی کہ اخوی حاجی محمد عاشور بہ شما نوشتہ اند بر طبق آں عمل نمایند واز جانبِ مابطریقِ سفارت بآنہا طریقہ بگویند......(۳/۸۲/۱۲۶،۱۸۶/۲۳۶)

مکتوبات معصومیہ کی جلد اول میں حاجی محمد عاشور بخاری کے نام مکتوب (۱/۱۴۵) میں ان کے نام کے ساتھ لفظ ''حاجی'' نہیں لکھا گیا، یہ جلد ۱۰۶۳ھ میں مکمل ہوئی لیکن دوسری جلد میں ان کے نام کے ساتھ جامع نے ''حاجی'' لکھا ہے (۲/۳۴،۱۳۲) اور تیسری جلد کے منقولہ بالا اقتباس میں تو حضرت خواجہ نے خود ان کے نام کے ساتھ لفظ ''حاجی'' بھی تحریر کیا ہے، دوسری جلد ۱۰۷۲ھ میں اور تیسری ۱۰۷۳ھ میں تکمیل کو پہنچیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ حاجی محمد عاشور نے پہلی جلد کی تکمیل ۱۰۶۳ھ کے بعد اور دوسری جلد کی تدوین ۱۰۷۲ھ

Marfat.com

سے پہلے حج کیا، عین ممکن ہے حضرت خواجہ کے ہمراہ ۱۰۶۸ھ میں یہ سعادت نصیب ہوئی ہو۔

حاجی محمد عاشور بخاری حسینی سید تھے، انہوں نے اپنا پورا نام اس طرح لکھا ہے:

''اضعف عباد اللہ الباری حاجی محمد عاشور بن حاجی مرزا محمد البخاری الحسینی (۲/۳)

دوسری جلد کے جامع جو خود حسینی سید تھے یعنی میر شرف الدین حسینی ہروی نے بھی ان کا نام:

سیادت پناہ جامع جلد ثالث حاجی محمد عاشور بخاری (۵۸/۳۴۲)

لکھا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ دوسری جلد کی ترتیب ۱۰۷۲ھ کے دوران ہی حاجی محمد عاشور نے مکتوبات معصومیہ کی تیسری جلد کی تدوین کا آغاز کر دیا تھا، اور اس سے اگلے سال ۱۰۷۳ھ میں یہ جلد مکمل ہوگئی، ''مکاتبات قطبِ زماں'' سے اس کا سالِ تدوین برآمد ہوتا ہے۔ (۵/۳)

حاجی محمد عاشور بخاری شاعر بھی تھے، ان کی نثر و نظم دونوں کا نمونہ ان کی مرتبہ ''مکتوباتِ معصومیہ'' کی جلد سوم کا دیباچہ ہے، جس میں نثر کے علاوہ دس اشعار کی ایک نظم، تین قطعات اور ایک رباعی بھی ہے لیکن انہوں نے اس میں یہ وضاحت نہیں کی کہ یہ اشعار خود ان کی تصنیف ہیں، غالب گمان ہے کہ یہ اشعار انہیں کے ہیں۔

حضرت خواجہ سیف الدین نے حضرت خواجہ محمد معصوم کی خدمت میں اورنگ زیب کی صحبت میں رہتے ہوئے جو عریضے ارسال کئے تھے ان میں لکھا ہے کہ حاجی عاشور بھی آپ کی ''عنایاتِ خاص'' کے امیدوار ہیں۔ (مکتوباتِ سیفیہ ۱۳/۴)

جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ حاجی محمد عاشور کو سلوک کی مشق کے لئے حضرت خواجہ سیف الدین کی خدمت میں بھیج دیا گیا تھا، نیز حضرت خواجہ سیف الدین نے ان کے

Marfat.com

نام کے ساتھ بخاری کی بجائے "بلخی" لکھا ہے، ہوسکتا ہے وہ اصلاً بخارا کے ہوں اور بلخ میں مقیم رہے ہوں۔

درسال ہزار وصد وہفت بہ رحمت حق پیوستہ در دارالخلافہ شاہ جہان آباد آسودہ است (۴۹۸/۳ مقاماتِ معصومی)

گویا حاجی محمد عاشور بخاری ۱۱۰۷ھ میں دہلی میں فوت ہوئے اور وہیں دفن بھی، ہمیں کسی ذریعے سے بھی معلوم نہ ہوسکا کہ وہ دہلی میں آکر کب اور کیوں مقیم ہوئے تھے، ممکن ہے اورنگ زیب کی مصاحبت میں رہتے ہوں، مندرجہ بالا اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ محمد معصوم نے انہیں کولاب میں متعین کیا تھا [کولاب یکی از پرگنات بدخشان است (تذکرہ ہمایوں واکبر ۱۰۴)]

کولاب کے قدیم محل وقوع ومباحث کے لئے دیکھئے:

۱۔ بارٹولڈ: گزیدۂ مقالات بامداد اشاریہ

۲۔ تعلیقاتِ عرشی بر تاریخ اکبری ۲۸۷

۳۔ تعلیقات مینورسکی بر حدود العالم ۴۲، ۲۰۵

۴۔ تاریخ بدخشاں بامداد اشاریہ

حضرت خواجہ سیف الدین کے مکتوب مذکورہ بالا سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بخارا میں حاجی عبداللہ کے ہم نشین تھے، گویا حاجی محمد عاشور بخارا، بلخ اور کولاب میں مقیم رہے اور حضرت حجۃ اللہ کے تیسرے سفر حج کے بعد دہلی آئے ہوں گے، ممکن ہے ان کے ہمراہ آئے ہوں۔

حاجی محمد عاشور بخاری خطاط بھی تھے، ان کا خط نہایت پختہ اور پاکیزہ تھا، مولانا محمد سالم بن حضرت شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی کے کتب خانہ (کوئٹہ، پاکستان) میں فصل الخطاب

Marfat.com

کا ایک قدیم قلمی نسخہ ہے، حضرات مجددیہ کو یہ نسخہ ناقص الآخر حالت میں دستیاب ہوا تھا، حضرات نے حاجی محمد عاشور بخاری سے اس کی تکمیل کے لئے کہا تو انہوں نے اس امر پر عمل کیا، نسخہ کے آخر میں انہوں نے اس کی وضاحت بھی کی ہے۔

خانقاہ مجددیہ قلعہ جواد، کابل مین مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کا جو متبرک نسخۂ حضرت خواجہ محمد معصوم ہے (جس کے بعض اوراق کا عکس شامل کتاب مقاماتِ معصومی ہے) اس پر تحریرِ تملیک انہیں حاجی محمد عاشور بخاری کی ہے، اسی طرح خانقاہِ نقشبندیہ سراجیہ کندیاں (پاکستان) میں ''انیس الطالبین'' کے خطی نسخہ پر بھی ان کے دستخط ہیں، فصل الخطاب کے نسخۂ مذکورہ کے آخری اوراق کا خط اور انیس الطالبین کا خط ایک جیسا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ انیس الطالبین کا مکمل نسخہ انہیں حاجی محمد عاشور کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

مکتوباتِ معصومیہ کی جلد ثالث کے علاوہ حاجی محمد عاشور بخاری نے حضرت خواجہ کے رسالہ ''احادیث دراز کاریومی ولیلی'' کی بھی تدوین کی تھی اور اس پر ایک دیباچ کا اضافہ کیا تھا، یہ غیر مطبوعہ دیباچہ ہم نے کتاب مقاماتِ معصومی کے مقدمے میں بعنوان ''تالیفات حضرت خواجہ'' کے تحت نقل کر دیا ہے۔

یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ لازم ہے کہ ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی نے کتابخانہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک کتاب مقاماتِ شیخ خواجہ محمد معصوم تالیف حاجی محمد عاشور بخاری کتابت ۱۳۲۱ھ کاتب نور محمد موسیٰ خیلی کی نشاندہی کی ہے (کتابخانہ ہای پاکستان ۱/۱۷۲) ڈاکٹر تسبیحی صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے، یہ نسخہ احقر نے خود مذکورہ کتاب خانے میں جا کر دیکھا ہے، یہ دراصل مکتوباتِ معصومیہ کی جلد ثالث ہے، جس کے دیباچ میں حاجی محمد عاشور کے نام سے انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ مخطوطہ شاید حضرت خواجہ کے مقامات پر ہے، اس جلد کا سالِ کتابت واسمِ کاتب بالکل یہی ہے، جو مقامات کا بتایا گیا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی حبیبه محمد و آله و صحبه اجمعین

اما بعد میگوید احقر مخلوقات [illegible] محمد [illegible] الحسینی

[illegible] سلطان الاولیا و برهان الاتقیا و شیخنا و امامنا

الشیخ محمد [illegible] رضی الله تعالی عنه از کتب معتبره احادیث

در اذکار [illegible] و فضیلت درود جمع نموده بودند

و فضیلت هر دعا را که در حدیث وارد شده بود بلسان فارسی

[illegible] رساله ترجمه کرده اند تا ترغیب خواننده گردد و مشتمل است

بر [illegible] فصل فصل اول در اذکار و ادعیه روز شنبه در حدیث

آمده که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرموده هر کسی که بگوید روز شنبه [illegible]

صلی الله علی آدم [illegible] بار [illegible] خدای تعالی گناه او را اگر چه از کف دریا

زیاده باشد ببخشد و در بهشت رفیق حضرت آدم باشد و هم در حدیث است

هر که بگوید روز شنبه اللهم اغفر للمؤمنین و المؤمنات [illegible]

او را بر روی ... سوم در حدیث است که هر که هر روز صد بار بگوید سبحان
القائم الدائم ، سبحان الحی القیوم ، سبحان الحی الذی
لا یموت ، سبحان الله العظیم و بحمده سبوح قدوس
رب الملائکة و الروح ، سبحان العلی الاعلی ، سبحانه
و تعالی نمیرد تا جای خود در بهشت ببیند سیم در حدیث است که هر که
هر روزی صد بار لا اله الا الله الملک الحق المبین ، بخواند او را
از فقر و از انس و از وحشت گور و بگشاید بر وی در توانگری ...
... در بهشت ... چهارم در حدیث است که ... تسبیح ...
... پنجم در حدیث است که
... فرشته را ...
... ششم در حدیث است که هر که بگوید
استغفار کند هفتم در حدیث است ... مؤمنین و مؤمنات ... هر روز
بیست و هفت بار یا بیست و پنج بار ... از ... مستجاب
استجابت کرده شود و ... روزی داده شود اهل زمین
را به آن هشتم در حدیث است که هر که بگوید لا اله الا الله و الله اکبر
و لا اله الا الله وحده لا اله الا الله و لا شریک له لا اله الا الله له
الملک و له الحمد لا اله الا الله و لا حول و لا قوة الا بالله
در روز یا در شب ... بمیرد در آن روز یا در آن شب
یا در آن ... بخشیده شود گناهان او را نهم در حدیث است که هر که

Marfat.com

در شب ده آیه یا چهار آیه از اول سوره البقره و آیة الکرسی با دو آیه
که متصل است و سه آیه از آخر سوره بقره و قل هو الله احد و هم در حدیث
است که حق تعالی جبرئیل را پیشتر از روز و بعد جبرئیل فرشتها را نازل نمود
بر کرسی از نور و بر سر هر یک [illegible] است از نور تسبیح میکنند گردان
[illegible] سبحان ذی الملک والملکوت • سبحان ذی
العزة والجبروت • سبحان الملک الحی الذی لا یموت
سبوح قدوس رب الملائکة والروح پس هر کس بخواند [illegible] را
در روز یکبار یا در ماه یکبار یا در سال یکبار یا در عمر خود یکبار بیامرزد
حق تعالی [illegible] و [illegible] اگرچه باشند مانند کف دریا [illegible]
[illegible] کفاره [illegible] و هم در حدیث است که هر که بخواند الم [illegible]
[illegible] مصحف [illegible] قرآن [illegible] و هر که بخواند این سوره
را [illegible] سوره [illegible]
[illegible] است که هر که بخواند الحشر و [illegible]
[illegible] استغفار کنند [illegible] فرشتها [illegible]
[illegible] و هم در حدیث است که هر که بخواند اذا
وقعت الواقعة [illegible] فاقه [illegible]
[illegible] و هم در حدیث است که بخواند در شب لا اقسم بیوم القیامة
ملاقات حق تعالی در روز قیامت [illegible]
[illegible] و هم در حدیث است که بگوید و بخواند الم سجده

در سجده

Marfat.com

و سورهٔ تبارک نیز شفیع خواننده است تا نجات شب باشد از عذاب گور و هم در حدیث
است کسی که بخواند در شب اذا زلزلت الارض زلزالها باشد
مر او را ثواب برابر نصف قرآن و کسی که بخواند قل یا ایها الکافرون
باشد مر او را ثواب ربع قرآن و کسی که بخواند قل هو الله احد
باشد مر او را ثواب برابر ثلث قرآن و هم در حدیث است آیا نمی‌تواند
هر یکی از شما که بخواند هزار آیه در هر روز یاران گفتند یا رسول الله
کیست که طاقت دارد فرمود علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام
نمی‌تواند هر یکی از شما که بخواند الهٰکم التکاثر هر روز
کسی که بخواند در شب هزار آیه ملاقات کند خدای تعالی را و حال آنکه
وی خندان باشد در روی او گفتند یا رسول الله کیست که هزار
هزار آیه است پس بخواند علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام الهٰکم
التکاثر بعد از آن فرمود و سوگند به آن کسی که جان من بدست اوست
به درستی که این سوره معادل هزار آیه است و هم در حدیث است
چه عاجز است یکی از شما که بخواند قل هو الله احد در شبی
سه بار به درستی که آن برابر خواندن تمام قرآن است و نیز در حدیث است
که قل هو الله احد و معوذتین بخواند در شام و صبح سه سه
بس باشد ترا از هر چیزی و بعد از نماز [illegible]
چون سلام نماز دهد سه بار بگوید استغفر الله و بگوید اللهم
انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام [illegible]

Marfat.com

نبی صلی الله تعالی علیه وعلی آله وسلم فرموده هرکه آیة الکرسی پس
هر نماز فرض بخواند در زینهار حق تعالی بود تا نماز دیگر و در حدیث دیگر وارد است
که متولی قبض روح او هیچ کس نبود مگر خدای تعالی و بجز هیچ کسی بود که
قتال کرده است از جانب پیغمبران و رسولان او تعالی تا شهید
کشته است و هم در حدیث آمده که هر که بخواند آیة الکرسی عقب
هر نماز مانع نیست او را از در آمدن بهشت مگر موت و در روایتی
آمده است هرکه آیة الکرسی و قل هو الله احد پس هر نماز فرض بخواند
منع نکند او را از دخول بهشت مگر مرگ و در روایتی آیة الکرسی
پس هر نماز ذکر بخواند حق تعالی متولی قبض روح او شود و همچنان است
که پیغمبر را کسی شهید کند قتال کرده است و هم در حدیث آمده
که هرکه تسبیح گوید خدای تعالی را سی و سه بار و حمد گوید سی و سه بار
و تکبیر گوید سی و سه بار و این نود و نه است و بگوید تمام
صد لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد
وهو علی کل شیء قدیر آمرزیده شود گناهان او اگرچه باشند مانند
کف دریا و هم در حدیث است با دلالت که مر ترا بچیزی که اگر
بگیری از او در یابی کسانی را که سبقت کرده اند بر تو و در نیابد ترا
کسی که بعد تو باشد مگر کسی که بکند مثل آنچه کردی این عمل را تکبیر گوید هر نماز
سی و چهار تکبیر و تسبیح گوید و سی و سه بار تسبیح و تحمید بگوید سی و سه
تحمید و هم در حدیث است کسی که خوش کند او را این که ...

دیدار قیامت

Marfat.com

دعاها در روز قیامت لیس باید کرد بعد وقت فارغ شدن از نماز

سبحان ربک رب العزة عما یصفون و سلام علی المرسلین
والحمد لله رب العالمین ۞ و هم در حدیث است کسی که بعد هر نماز
که فارغ شود از نماز سبحان الله العظیم و بحمده ولا حول ولا قوة
الا بالله [illegible] آمرزیده شود [illegible] نیز آنکه رسول خدا
صلی الله علیه وآله وسلم فرمود ای معاذ بخدا که من ترا دوست
میدارم و وصیت میکنم ترا که ترک مکن بعد هر نماز این کلمه
اللهم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک و هم در حدیث است
کسی که [illegible] بعد هر نماز [illegible]
[illegible] مغفرت [illegible] و هم در حدیث است هر که
استغفار کند بعد هر نماز [illegible] استغفر الله الذی لا اله الا هو
الحی القیوم واتوب الیه آمرزیده شود گناهان او هرچند که بسیار باشد
از جمله [illegible] در حدیث است هر [illegible] نماز [illegible]
[illegible] استغفار کند [illegible] از جای خود [illegible]
[illegible] گناهان او اگرچه باشند مثل ریگ عالج [illegible] در حدیث
است هر که استغفار کند [illegible] آمرزیده شود [illegible] گناهان
که کسب کرده است [illegible] از دنیا [illegible]
و [illegible] از حوض کوثر [illegible] در بهشت [illegible]
[illegible] ذات [illegible] قل هو الله احد ده بار [illegible]

Marfat.com

[illegible]

رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود هست هر که بگوید بعد

از نماز ... گردد و بگرداند پای خود را از نماز صبح لا اله الا الله

وحده لا شریک له له الملک و له الحمد یحیی و یمیت بیده الخیر و هو علی

کل شیء قدیر ده بار نوشته شود او را ده حسنه و محو کرده شود

از وی ده سیئه و برداشته شود ... ده درجه و باشد پناه از

هر مکروهی و پناه از شیطان رجیم ... هیچ گناهی بجز شرک

و بهترین مردم ... عمل کسی که بگوید زیاده از آنچه گفته

... در حدیث است کسی که نماز ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] در حدیث است کسی که بگوید بعد نماز بامداد

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له الها واحدا احدا صمدا لم یتخذ صاحبة

و لا ولدا و لم یکن له کفوا احد ... [illegible]

... در حدیث است کسی که بگوید بعد از نماز صبح ... لا اله الا الله

سبحان الله ... [illegible] ... در حدیث است کسی که بگوید

... [illegible] ... استغفر الله الذی لا اله الا

هو الحی القیوم و اتوب الیه ... [illegible]

[illegible] ... در حدیث است کسی که ... [illegible]

در معیشت خود [illegible] که نماز صبح را ادا کند در وقت

[illegible]

دوم در حدیث است [illegible] که ادا کند نماز صبح را پس بگوید پیش از آنکه سخن

کند با هیچ کس از مردم اللهم اجرنی من النار هفت بار پس اگر بمیرد

در آن روز بنویسد خدای تعالی برای او رستگاری از آتش دوزخ و چون

ادا کند نماز مغرب را و بگوید پیش از آنکه سخن کند اللهم اجرنی

من النار هفت بار پس اگر بمیرد در آن شب بنویسد حق تعالی برای او رستگاری

از آتش دوزخ سوم در حدیث است کسی که ادا کند [illegible]

[illegible]

[illegible] در حدیث است که

[illegible] قل هو الله احد [illegible]

[illegible] پنجم در حدیث

است کسی که ادا کند نماز فجر را و بنشیند در جای خود [illegible] چیزی

[illegible] ادا کند [illegible]

از گناهان خود [illegible] ششم در حدیث

است کسی که [illegible] ادا کند [illegible]

سبحان الله [illegible] الحمد لله [illegible]

و لا اله الا الله [illegible] بهتر است مر او را از آنکه جمع

کرده شود هر چیزی که میان مشرق و مغرب است که انفاق کرده شود

زنستهای ... تا بنویسند ثواب آن را شمار نتوانند کرد و چیزهای
که نقصان است. و هم در حدیث است که هر که بعد از ده ... بعد
کار ناچار بباید ... شمار ... این کلمات ... جزاء
دهد پنج کلمه برای دنیا است و پنج کلمه برای آخرت است
حسبی الله لدینی حسبی الله لما اهمنی حسبی الله لمن بغی علی حسبی الله
لمن حسدنی حسبی الله لمن کادنی بسوء حسبی الله عند الموت
حسبی الله عند المسألة فی القبر حسبی الله عند المیزان
حسبی الله عند الصراط حسبی الله لا اله الا هو علیه توکلت
والیه انیب. و هم در حدیث است هر کسی که بعد از نماز بامداد
جمعه ... ده بار ... که بخواند تمام ... الرحیم
... تعالی ... و ... در
حدیث است ... چون ادای نماز صبح ... سه
بار سبحان الله العظیم وبحمده عافیت داده شوی از ... های
... که ... نماز صبح ... بار
سبحان الله العظیم وبحمده ولا حول ولا قوة الا بالله سه بار
... الرحیم ... و هم در حدیث
است که بعد از نماز صبح بگوید اللهم انی اسألك رزقا طیبا وعملا
متقبلا و هم در حدیث است که بعد نماز ... سلام
دهد بگوید سه مرتبه سبحان الملک القدوس و در مرتبه سیوم

بعد از آن در [illegible] بگوید و در روایتی رب الملائکة والروح نیز
آمده است و بعد از آن گوید اللهم انی اعوذ بک برضاک من سخطک و
بمعافاتک من عقوبتک و اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت
کما اثنیت علی نفسک و سه بار [illegible]
سه بار و بعد از آن [illegible] گوید استغفر الله العظیم الذی لا اله
الا هو الحی القیوم و اتوب الیه مغفرت کرده شود [illegible]
[illegible]
روایت کرده [illegible] رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم [illegible]
[illegible]
[illegible] اللهم اسلمت نفسی الیک و وجهت وجهی
الیک و فوضت امری الیک رغبة و رهبة الیک لا ملجأ و لا منجا منک
الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت و بنبیک الذی ارسلت پس اگر
بمیرد در آن شب بمیرد بر فطرت یعنی بر اسلام و این کلمات آخر کلام
خود گرداند و مرویست از علی کرم الله وجهه که [illegible]
[illegible] فاطمه دختر رسول خدا صلی الله علیه
و آله و سلم [illegible]
[illegible] السلام [illegible] رضی الله
[illegible] فاطمه رضی الله عنها [illegible]
[illegible]

بحدی که تاثیر کرده بود در گردن مبارک او و جاروب بسیار
کرده بود که جامهای او گرد آلوده شده بود و رسول خدا صلی الله
تعالی علیه وعلی آله وسلم سبب شغل بود من گفتم ای فاطمه مصلحت
که پیش پدر خود روی و خادمی برای خود درخواست کنی فاطمه آمد پیش آنحضرت
علیه وعلی آله الصلوة والسلام جمعی دید و حاجت خود با گفتن شرم کرد
روز دوم آنحضرت علیه وعلی آله الصلوة والسلام خود نزد فاطمه
بیامد و پرسید چه حاجت بود فاطمه رضی الله تعالی عنها خاموش
ماند علی کرم الله وجهه گفت یا رسول الله من حاجت او را بگویم
این است که سنگ آسیا کشیده بحدی که در دست مبارک او تاثیر کرده
بود و مشک آب برداشته بود که در گردن مبارک او نشان
تاثیر کرده بود چون شنید که پیش شما آمده بود من گفتم
که پیش پدر برو و خادمی برای خود خواه تا شریک محنت او گردد
رسول خدا صلی الله علیه وعلی آله وسلم فرمود ای فاطمه از خدا بترس
و فرائض پروردگار خود را ادا کن و کار اهل خانه خود بکن
و هنگامی که خواب کنی سی و سه بار تسبیح بگو و سی و سه بار
حمد بگو و سی و چهار بار تکبیر بگو مجموع این صد است و این
بهتر است ترا از خادم فاطمه رضی الله عنها گفت راضی شدم
از خدا تعالی و از رسول او و او را خادم نداد و بهتر است
که رسول خدا صلی الله تعالی علیه وعلی آله وسلم او را ...

کرد تا با ایشان

قل یا ایها الکافرون بخواند بعد از آن برخاستن [illegible]
کدام سوره برائت است و از شرک المکرو [illegible]
که رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم فرمود هر که یکی [illegible]
بخواند در وی آیه لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک
وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر ولا حول ولا قوة الا بالله العلی
والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر [illegible]
او را [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بر بستر [illegible] بخواند فاتحة الکتاب قل هو الله احد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قل هو الله احد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] لا اله الا هو الحی القیوم [illegible]
[illegible]

Marfat.com

[illegible] باشد و هر چند لبها را با هم [illegible] فرمود [illegible] که

حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم [illegible] الله [illegible]

[illegible] اللهم فاطر السموات والارض عالم

الغیب والشهادة انت رب کل شیء [illegible] اشهد ان لا اله الا انت

اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکه وان اقترف

علی نفسی سوءا او اجره الی مسلم [illegible]

[illegible] الحمد لله الذی علا فقهر والحمد لله الذی [illegible]

[illegible] وهو علی کل شیء قدیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس

[illegible]

[illegible] آیة الکرسی

[illegible] اللهم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة

رب کل شیء وملیکه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بک من

شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکه [illegible] استغفر الله الذی لا اله

الا هو الحی القیوم واتوب الیه [illegible]

[illegible] باسمک ربی وضعت جنبی [illegible]

[illegible] ان امسکت نفسی فارحمها وان ارسلتها فاحفظها

Marfat.com

یا مقلب القلوب بعبادتک الصالحین آمین اللهم توفنا علی
[illegible] روایت است کہ [illegible]
کہ ابدا مرتبہ عاقل را در زمان رسول خدا صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم [illegible] میکرد [illegible] آخر سورہ
البقرہ لله ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی
انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء
ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر آمن الرسول
تا آخر [illegible]
[illegible] اعوذ بکلمات اللہ التامات من
غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن همزات الشیاطین وان
یحضرون [illegible] روایت کہ عبداللہ بن عمرو [illegible]
[illegible]
[illegible]
اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزهن بر ولا فاجر
من شر ما ینزل من السماء ومن شر ما یعرج فیها ومن شر ما
ذرأ فی الارض ومن شر ما یخرج منها ومن شر فتن اللیل والنهار ومن
شر طوارق اللیل الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن [illegible]
اللهم [illegible]
[illegible]

Marfat.com

١٥

[illegible]

اضطجع ... از خواب در حدیث است ... بیدار شود در

پس بگوید لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو

علی کل شیء قدیر الحمد لله و سبحان الله و لا اله الا الله و الله

اکبر و لا حول و لا قوة الا بالله بعد از آن بگوید اللهم اغفر لی

یا دعای دیگر کند اجابت کرده شود پس اگر وضو کند و نماز بخواند قبول

شود نماز او و هم در حدیث است کسی که بگوید هنگامی که

جنبد بسم الله ده بار سبحان الله ده بار آمنت بالله

و کفرت بالطاغوت ده بار نگاه داشته شود از

که هر چه از آن بترسد و هم در حدیث است چون بیدار شود

از خواب بگوید الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیه النشور

و اشهد ان الله یحیی الموتی و هو علی کل شیء قدیر ـ و اشهد

لا اله الا الله الواحد القهار رب السموات و الارض و ما

بینهما العزیز الغفار و فضل ... تسبیح و تهلیل و تحمید و تکبیر و قوله

استغفار رسول خدا صلی الله علیه و علی آله وسلم فرمود که در شب

معراج به ابراهیم خلیل الله ملاقات کردم ابراهیم گفت یا محمد امت

خود را از من سلام برسان و بگو که بهشت خاکی پاکیزه و آب شیرین

دارد و زمینی است هموار و نهالهای درخت و نهال آن سبحان الله

و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر است و در روایتی لا حول

و لا قوة الا بالله و نیز در حدیث است که الله اکبر چند مرتبه بهتر است

[illegible]

مرة الرحمه به خلقه و مغفرته و بکلمه تحمید الحمد لله صد درجه
مرتبه است مرتبه الرحمه طلب با ایمان و درها و فضیلتها بر ایشان باز
کند و بکلمه سبحان الله صد درجه مرتبه است مرتبه الرحمه [illegible]
فرزندان اسمعیل با فرزندان ابراهیم خلیل و فضیلتهای که بکلمه لا اله الا الله
رسد تطهیر گناهان و مسبب نجات شود از دوزخ و [illegible] بهشت
کرده است و بکلمه تکبیر که کلام [illegible] است [illegible] سبحان الله
والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر [illegible]
[illegible] است این کلمه [illegible]
الا بالله [illegible] از قرآن [illegible]
[illegible] الله [illegible]
[illegible] فرشته [illegible] کلمه را [illegible]
[illegible] جمیع فرشتگان [illegible]
[illegible] این کلمه را [illegible]
و هم [illegible] است [illegible] از کلام [illegible]
والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر [illegible] سبحان الله [illegible]
[illegible]
[illegible] لا اله الا الله [illegible]
[illegible] الحمد لله رب العالمین [illegible]
[illegible] گناه [illegible]

Marfat.com

دو کلمه از کسی که آنها بر زبان سبک اند و در میزان گران اند و دوست ترند
سوی رحمان از روی ... سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم و هم در حدیث
است که هر که بگوید ... درختی در بهشت ... درختی مگر خصوصیت
تسبیح و هم در حدیث است که احب کلام نزد حق تعالی آنست که برای
فرشتگان خود برگزیده است سبحان الله وبحمده و هم در حدیث است
که سبحان الله نصف میزان است والحمد لله پر میکند آن را
والله اکبر پر میکند آنچه درمیان آسمان و زمین است و لا اله الا الله
را پرده و حجابی نیست تا آنکه خالص ... میرسد ... کار خود ...
و هم در حدیث است ... که حق تعالی ... میان ...
... که ... الحمد لله ...
... که ... در آفاق بالخصوص ...
و ... که ... و از جا ... پس بسیار بگوید
سبحان الله والحمد لله و لا اله الا الله والله اکبر را بدرستی که
این کلمات ... اند ... یعنی ... یعنی
... بالقیات صالحات ... که ... سبحان الله والحمد لله
و لا اله الا الله والله اکبر ... که از ...
... و ... این کلمات ... اکبر ...
... این کلمات ... این کلمات

باقیات الصالحات و این کلمات از گنج‌های بهشت‌اند و هم در حدیث شریف
آمده است آیا طاقت ندارد یکی از شما که کسب نماید هر روزی هزار حسنه گفتند اصحاب
علیهم الرضوان یا رسول الله که را طاقت نیست فرمود صلی الله علیه و سلم
و علی آله الصلوات والسلام هر کس طاقت دارد اسم سبحان الله
اعظم است از احد والحمد لله اعظم است از احد ولا اله الا الله
اعظم است از احد والله اکبر اعظم است از جبل احد و هم در حدیث
آمده است که از وصیت نوح پیغمبر به پسر خود است و در قربت
مرتبه چهار کلمه است که این تمام است از گنج‌های بهشت و این کلمات
از درون دخول در حق تعالی است از ره و از خرج آن دو
سبحان الله و الحمد لله گفته شود و این کلمات علی العرش و الصحیح است
کلمات عمل کی آی کلمات عظیم است از آن که باقیات الصالحات کلمات
و این سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر است که هر کسی که
از آن قبض از صبر و الوحشت که آسمان را زمین را و آنچه در میان هاست
پر کرده شود و التسبیح است این کلمات و هم در حدیث است کسی که
بگوید سبحان الله و بحمده و را یکصد بار هزار درخت در بهشت
کاشته شود از آن الذی بود و هشتاد از هزار در آن
بحمد الله و هم از آن که در بهشت برای آن جمیع ازلی بیشتر
بگوید یکصد از آن بیش‌تر از آن در حدیث است که هر کس یکبار تسبیح
بگوید یا تحمید یکبار یا تهلیل یکبار یا تکبیر یکبار درختی در بهشت نهال کند

Marfat.com

اورا بآن درختی در بهشت که تنه آن یاقوت سرخ بود که مرصع است
بمروارید و شاخهای آن [illegible] هزار [illegible] ده هزار
مسکین و هفتم در حدیث است که کسی که بگوید لا اله الا الله بنویسد حق تعالی
اورا این کلمه [illegible] و کسی که بگوید سبحان الله و بحمده بنویسد
اورا صد هزار [illegible] درجه حسنه و نهم در حدیث است بسیار گوید
لا حول ولا قوة الا بالله که از گنجهای بهشت است و هر که اینرا بسیار
گوید نظر کند بسوی او حق تعالی و هر که نظر کند حق تعالی بسوی او [illegible]
بخیر دنیا و آخرت [illegible] دهم در حدیث است که کسی که بگوید هر روز [illegible]
[illegible] لا حول ولا قوة الا بالله لا اله الا الله والله اکبر [illegible]
[illegible] کفارت گردد [illegible] [illegible]
در حدیث است که لا حول ولا قوة الا بالله [illegible]
[illegible] از غم [illegible] در حدیث است که [illegible]
[illegible] لا حول ولا قوة الا
بالله [illegible] در حدیث است [illegible] لا حول ولا قوة الا
[illegible]
[illegible]
[illegible] در حدیث است که [illegible]
[illegible] در حدیث است هر که استغفار بسیار کند [illegible]
حق تعالی اورا از هر [illegible] [illegible] روزی دهد اورا از

کرده باشد و در حدیث آمده که دلها را زنگ است که زنگ
آن را جلا استغفار است و هم در حدیث آمده است
که مسلمانی که گناه کند تا سه ساعت فرشته که موکل است
کتابت اعمال است ننویسد اگر آن مسلمان در این ساعت استغفار
کرد آن فرشته را اطلاع [illegible] و روز قیامت
عذاب نکند و هم در حدیث آمده است که چون [illegible]
[illegible] استغفار [illegible]
و هم در حدیث است اگر [illegible] استغفار [illegible]
[illegible] استغفار
و هم در حدیث است [illegible] استغفار [illegible]
و هم در حدیث است کسی که استغفار کند [illegible]
[illegible] و هم در حدیث آمده
[illegible]
[illegible] و هم در حدیث
[illegible] و هم در حدیث آمده [illegible]
[illegible] استغفار [illegible] و هم در حدیث آمده [illegible]
[illegible] استغفار [illegible] استغفار [illegible]
[illegible] استغفار [illegible] و هم در حدیث است چون گوید

استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه

Marfat.com

[illegible]

و در [illegible] بار بخشیده شود هر چند که [illegible] باشد از [illegible]

و هم در حدیث است هر که استغفار کند پیش از آفتاب برآمدن بخشیده شود گناه

او هر چند که بسیار [illegible] گناه او [illegible]

[illegible] الله تعالی [illegible] گناه نکند و هم در حدیث است که در [illegible]

استغفار بسیار باید [illegible] را در [illegible] از آن

از آتش دوزخ [illegible] مراد [illegible] که [illegible] روز

[illegible] و هم در حدیث است کسی که بگوید استغفار

استغفر الله العظیم الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه

سه بار بخشیده شود گناهان او هر چند [illegible] باشد [illegible]

[illegible] آسمان باشد و هم در حدیث است

[illegible] رسول خدا صلی الله تعالی علیه وآله وسلم

در یک مجلس صد بار رب اغفر لی و تب علی انک انت التواب

الرحیم و در حدیث است که [illegible] سبحان الله و بحمده [illegible]

استغفر الله [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول خدا صلی الله

[illegible]

Marfat.com

تعالی علیه و علی آله و سلم [illegible] این کلمات [illegible]

بگو این کلمات [illegible] حق تعالی [illegible]

بگو لا اله الا الله الحلیم الکریم لا اله الا الله العلی العظیم

لا اله الا الله سبحان الله رب السموات السبع و رب العرش

العظیم الحمد لله رب العالمین [illegible]

او بر [illegible] مثل ذرات [illegible]

که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آن کلمات [illegible]

در [illegible] سبحان الله [illegible]

[illegible]

که [illegible] یا رسول الله [illegible]

[illegible] رسول [illegible] صلی الله علیه و آله و سلم

[illegible]

[illegible] لا اله الا الله

[illegible] لا اله الا الله عدد [illegible] لا اله الا الله [illegible]

Marfat.com

لا اله الا الله عدد ما ارضیه لا اله الا الله ملء ما بینهما [illegible]

[illegible] هر که این [illegible] بخواند [illegible]

الحمد لله عدد ما خلق والحمد لله ملء ما خلق والحمد لله عدد

ما فی السموات والارض والحمد لله عدد ما احصی کتابه و

والحمد لله عدد کل شیء والحمد لله ملء کل شیء

سبحان الله عدد ما خلق وسبحان الله ملء ما خلق وسبحان

الله عدد ما فی السموات والارض وسبحان الله عدد ما

احصی کتابه وسبحان الله عدد کل شیء وسبحان الله

ملء کل شیء بیاموز این کلمات را بیاموز [illegible]

[illegible] حضرت رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم

[illegible]

[illegible] صلی الله علیه وآله وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] سبحان الله عدد ما خلق [illegible]

[illegible] بالله [illegible] الاسلام [illegible]

صلی الله تعالی علیه وعلی آله وسلم [illegible]

[illegible]

والارض عالم الغیب والشهادة انی اعهد الیک

فی هذه الحیوة الدنیا انی اشهد ان لا اله الا انت

وحده

Marfat.com

محمدا عبده و رسوله فانک ان
تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر و تباعدنی من الخیر
و انی لا اثق الا برحمتک فاجعل لی عندک عهدا توفینیه
یوم القیمه انک لا تخلف المیعاد هر که این دعا را [illegible]
فرشتگان [illegible] بنویسند [illegible]
[illegible]
[illegible] بسم الله الرحمن الرحیم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بگوید اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له [illegible]

Marfat.com

واسئلک الجنة برحمتک ... ولا ... الا ملک ...
کفی الحمد ۵ قبول شود نزد خدا تعالی او را اجر هزار حسنه
وهم در حدیث آمده است هر که بگوید فرشته ها ... یک ...
یا ارحم الراحمین پس کسی که سه بار این کلمه بگوید هر بار
تحقیق ... اقبال کرده است ... وهم در حدیث است ...
هر که ... کند ... ثواب عبادت کند ... بار روزی
ثواب عبادت ... اللهم لک الحمد حمدا دائما مع دوامک
ولک الحمد حمدا لا منتهی له دون مشیتک ولک الحمد
حمدا لا یرید قائله الا رضاک ولک الحمد حمدا ...
... طرفة عین وتنفس کل نفس وهم در حدیث است
که ... اللهم ... الی ... هر که این ...
... اللهم اغفر لی ... حق تعالی ... بتحقیق ...
... هر ... حق تعالی
... وهم در حدیث آمده است هر که ...
... لا اله الا الله
... الا الله وحده لا شریک له له الملک
وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر لا اله الا الله
ولا حول ولا قوة الا بالله وهم در حدیث است هر که سه بار بگوید
لا اله الا الله الحلیم الکریم سبحان الله رب

السموات

Marfat.com

السموات السبع ورب العرش العظیم [illegible] ثواب

[illegible] و هر که بخواند [illegible] که بگوید لا اله الا انت سبحانک

عملت سوءا وظلمت نفسی فاغفر لی انک خیر الغافرین

آمرزیده شود گناهان او هر چند [illegible] و در روایتی آنک

انت التواب الرحیم [illegible] شود و حاجت او [illegible] کرده شود

و هر که [illegible] است کسی که بگوید اللهم انی اشهدک واشهد

ملائکتک وحملة عرشک واشهد من فی السموات ومن

فی الارض انک انت الله لا اله الا انت وحدک لا شریک

لک [illegible]

[illegible]

تمام [illegible] است کسی که بگوید الحمد لله الذی تواضع کل شیء

لعظمته والحمد لله الذی استسلم کل شیء لقدرته [illegible]

[illegible]

[illegible] هزار [illegible] فرشته را

[illegible]

[illegible] است کسی که بگوید لا اله الا الله

وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی

کل شیء قدیر [illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] منقول

[illegible] دوم در حدیث است [illegible]

لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی

کل شیء قدیر [illegible]

[illegible] لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد

بیده الخیر وهو علی کل شیء قدیر ده هزار بار [illegible]

[illegible]

[illegible] اللهم صل علی محمد ما شاء [illegible]

[illegible] دوم در حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible] سبحانک لا اله الا انت یا [illegible]

[illegible] دوم در حدیث [illegible]

[illegible] سبحان الله

[illegible]

[illegible] دوم در حدیث [illegible]

[illegible] یا حی یا قیوم برحمتک استغیث [illegible]

[illegible] الی نفسی طرفة عین واصلح لی شأنی کله [illegible]

[illegible] رسول خدا صلی الله علیه [illegible]

[illegible] ذکر میکرد

Marfat.com

[illegible] صلی الله علیه و آله وسلم [illegible] تراجم [illegible]
[illegible] سبحان الله عدد ما خلق فی السماء
و سبحان الله عدد ما خلق فی الارض و سبحان الله عدد ما
ما بین ذلک سبحان الله عدد ما هو خالق و الله اکبر
مثل ذلک و الحمد لله مثل ذلک و لا اله الا الله مثل ذلک
و لا حول و لا قوة الا بالله مثل ذلک [illegible]
و صلی الله تعالی علی محمد و علی آله و سائر [illegible]
ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة
و قنا عذاب النار [illegible]
[illegible]
اللهم بعلمک الغیب و قدرتک علی الخلق
احینی ما علمت الحیوة خیرا لی و توفنی اذا علمت
الوفاة خیرا لی و اسألک خشیتک فی الغیب و الشهادة
و کلمة الحکمة فی الغضب و الرضا و القصد فی الفقر
و الغنی و اسألک نعیما لا ینفد و قرة عین لا تنقطع
و برد العیش بعد الموت و اسألک النظر الی وجهک و الشوق
الی لقائک فی غیر ضراء مضرة و لا فتنة مضلة اللهم
زیّنا بزینة الایمان و اجعلنا هداة مهتدین [illegible]
[illegible] این کلمات را [illegible]

Marfat.com

احسن عاقبتنا فی الامور کلها واجرنا من خزی الدنیا
وعذاب الآخرة گفته اند که این حدیث بهشت بزرگ است باید که بسیار
خواند که مجربست و هم در حدیث آمده است [illegible] بسیار
[illegible] در [illegible] این دعا اللهم اعنا علی ذکرک وشکرک
وحسن عبادتک و هم در حدیث آمده است [illegible]
[illegible] از صبح [illegible] بعد از نماز سبحان الله العظیم وبحمده
ولا حول ولا قوة الا بالله [illegible] داشته است [illegible]
[illegible] و [illegible] برای آخرت [illegible] اللهم اغننا
[illegible] فضلک وانت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] و هم در حدیث [illegible]
[illegible] اللهم
انا نسألک من خیر ما سألک منه نبیک محمد ونعوذ بک
من شر ما استعاذک منه نبیک محمد وانت المستعان
وعلیک البلاغ ولا حول ولا قوة الا بالله و هم در حدیث
[illegible]
[illegible] اللهم [illegible]
[illegible] الی المنبر [illegible]

الاسلام

Marfat.com

الا الله منتهى رضا الله والى [illegible] بقضائه
ذلك فاعترف واني تبت فاهدني وهم در حديث
گر بگويد اللهم ألهمني رشدي وأعذني من شر نفسي
وهم در حديث است بگويد اللهم استر عوراتنا وآمن
روعاتنا وهم در حديث است بگويد اللهم رب السموات
السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيء فالق الحب
والنوى أعوذ بك من شر كل شيء أنت آخذ بناصيته
أنت الأول فليس قبلك شيء وأنت الآخر فليس بعدك
شيء وأنت الظاهر فليس فوقك شيء وأنت الباطن فليس
دونك شيء اقض عني الدين وأغنني من الفقر
وهم در حديث است اگر بگويد اللهم فاطر السموات والأرض
عالم الغيب والشهادة رب كل شيء ومليكه أعوذ بك
من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه وأن أقترف على نفسي
سوءا أو أجره إلى مسلم اللهم اغفر لي ولوالدي كما
ربياني صغيرا اللهم اغفر لجميع المؤمنين والمؤمنات
اللهم اغفر لي ولوالدي ولأستاذي ولأخواتي ولجميع
المؤمنين والمؤمنات اللهم إنا نسألك العفو والعافية
في الدنيا والآخرة اللهم أجرنا من النار وأدخلنا الجنة
اكنون ابتدا ميكنم [illegible]

للمؤمنین اللهم استر عوراتنا وآمن روعاتنا و
نیز سنت بگو اللهم انی استغفرك لما تبت منه من ذنبی فیما
یعنی من عملی و هم در حدیث آمده است بگو اللهم اغفر لی
وارحمنی وعافنی وارزقنی پس بدرستی که این کلمات جمع
کند دنیا ترا و آخرة ترا و هم در حدیث آمده است که بگو اللهم
ظلمت نفسی ظلما کثیرا و انه لا یغفر الذنوب
الا انت فاغفر لی مغفرة من عندك وارحمنی انك انت
الغفور الرحیم و هم در حدیث آمده است بدرستی که هر
که استغفار کند بر وجهی که بگوید اللهم انت ربی
وانا عبدك ظلمت نفسی واعترفت بذنبی لا یغفر
الذنوب الا انت ای رب فاغفر لی و هم در حدیث آمده است
که رسول الله ... تعلیم داد دعا که در حمد الله فرمود
که اللهم رب النبی محمد اغفر لی ذنبی واذهب
غیظ قلبی واجرنی من مضلات الفتن و هم در حدیث
آمده است ... که تعلیم کرده که در ان صلاح دین و
دنیاست بگو اللهم اغفر لی ذنبی ووسع لی خلقی وطیب لی
کسبی وقنعنی بما رزقتنی ولا تذهب طلبی الی
شیء صرفته عنی و هم در حدیث آمده است که هر که خواهد که
دنیا ببرستی کسب کند ... آنها را حق تعالی اللهم

Marfat.com

اني اسألك باسمائك الاعظم ورضوانك الاكبر

وهم در حصن حصين است بروايت انس [illegible] آنكه

سوال كنى بان كلمات از حق تعالى ورغبت نمايى بسوى

[illegible] كلمات و دعا كنى بان كلمات ساعات شب و روز كه اللهم

اني اسألك صحة في ايمان وايمانا في حسن خلق ونجاحا

يتبعه فلاح ورحمة منك وعافية ومغفرة منك ورضوانا

وهم در حصن حصين است با اسناد [illegible]

اللهم اغفر لي خطاياي وعمدي وهزلي وجدي ولا تحرمني

بركة ما اعطيتني ولا تفتني فيما احرمتني وهم در حصن

[illegible] اللهم اني اعوذ بك

من الشر كله عاجله وآجله ما علمت منه وما لم

اعلم اللهم اني اسألك الجنة وما قرب اليها من قول

او عمل اللهم اني اسألك مما سألك منه رسولك واعوذ

مما استعاذ منه رسولك اللهم ما قضيت لي من امر

فاجعل عاقبته رشدا وهم در حصن است بسند [illegible] امير

[illegible] اللهم اغفر لي وارحمني وادخلني

الجنة وهم در حصن حصين است [illegible]

[illegible] اللهم ارزقني طيبا واستعملني

صالحا وهم در حصن حصين است [illegible]

Marfat.com

که هیچ کس نکند طلا دنیا را بسیار بگو تو این کلمات را اللهم
انی اسالک الثبات فی الامر واسالک شکر
نعمتک واسالک حسن عبادتک واسالک لسانا
صادقا واسالک قلبا سلیما ولسانا صادقا واسالک من خیر ما تعلم
انک واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم انک
علام الغیوب ترجمه در حدیث است فاذا انا بربی فی احسن
صورة الحدیث ترجمه در حدیث است که فرمود پیغمبر را
صلی الله تعالی علیه وعلی آله وسلم سوال کن بگو اللهم
انی اسالک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین
وان تغفر لی وترحمنی واذا اردت فتنة فی قوم فتوفنی
غیر مفتون واسالک حبک وحب من یحبک وحب عمل یقربنی
الی حبک ترجمه در حدیث شریف است که جبرئیل علیه السلام پیش من آمد
در نیکوترین صورتی که مثل آن ندیده بودم خندان و مستبشر
پس گفت السلام علیک یا محمد گفتم وعلیک السلام یا جبرئیل گفت
حق تعالی مرا فرستاده بسوی تو بهدیه گفتم چه هدیه است گفت
کلماتیست از گنجهای زیر عرش که حق تعالی گرامی داشت ترا بآن
گفتم کدام است آن کلمات این دعا را خواند گفت بگو یا محمد این کلمات
است یا من اظهر الجمیل وستر القبیح یا من لا یؤاخذ
بالجریرة ولا یهتک الستر یا عظیم العفو یا

حسن التجاوز یا واسع المغفرة یا باسط الیدین یا
صاحب کل نجوی یا منتهی کل شکوی یا کریم الصفح یا
یا عظیم المن یا مبتدئ النعم قبل استحقاقها یا
یا ربنا یا سیدنا یا مولانا یا غایة رغبتنا اسألک یا الله
ان لا تشوی خلقی بالنار انتهی استغفار ماثور حضرت امیر

که مرویست از رسول خدا صلی الله تعالی علیه و آله و سلم فرمود هر
استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم
و اتوب الیه رب اغفر لی [illegible]
[illegible]
پس باید مواظبت کردن برین استغفار [illegible]
خود را تحقیق [illegible] عزیزان [illegible]
شاگردان خود را و پیران خود را و خادمان خود را و مصاحبان
خود را ترغیب می نمودند ایشان را بر مواظبت این استغفار
این استغفار را از برای ... ایشان در نفع عظیم برکت [illegible]
... مرویست که مردی نزدیک رسول خدا صلی الله علیه
و آله و سلم شد و گفت یا رسول الله حمد ... [illegible]
[illegible]
... این خود را جمع کرده در آن [illegible]
این کلمات جمع ... [illegible]

و در حدیث وضو فضیلت ... از رسول صلی الله علیه و آله و سلم

روز و هر که یاد کند خدا را نشسته ... وضو پاک شود تمام جسد او و هر که یاد نکند حق تعالی

را پاک نشود مگر جای که آب رسیده است و هم در حدیث است نماز نیست مر او را

که وضو نیست و وضو نیست مر کسی را که یاد نکند خدا را ابتدا ... و نماز نیست مر کسی

که درود بر من نفرستد و نماز نیست مر کسی را که دوست ندارد انصار را

و هم در حدیث است هر کسی را که وضو کند پس نیکو وضو کند بعد از آن چشم

خود بسوی آسمان بردارد پس بگوید اشهد ان لا اله الا الله وحده

لا شریک له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله گشاده شود

مر او را هشت در از درهای بهشت در آید از هر کدام که خواهد

و هم در حدیث است هر که وضو کند پس تمام کند وضو را بعد از آن بگوید

[illegible] سبحانک اللهم و بحمدک اشهد ان لا

اله الا انت استغفرک و اتوب الیک مهر کرده شود بر او [illegible]

[illegible] شکسته نشود تا روز قیامت و هم در حدیث است

هر که وضو کند [illegible] بعد از آن بگوید اشهد ان لا اله الا الله

و اشهد ان محمدا عبده و رسوله پیش از آن که سخن

گوید بخشیده شود او را ما بین دو وضو و هم در حدیث است هر کسی بگوید [illegible]

[illegible] اشهد ان لا اله الا انت [illegible]

تا [illegible] گناهان او را [illegible]

[illegible] الله [illegible] اشهد ان لا اله الا الله

Marfat.com

و سجده [illegible] اشهد ان محمدا عبده و رسوله
بعد از آن چون فارغ شود بگوید اللهم اجعلنی من التوابین
واجعلنی من المتطهرین که آن کسانیکه [illegible] بر او در بهشت [illegible]
بهشت در آید از هر کدام که خواهد پس اگر برخیزد و دو رکعت نماز گزارد
بخواند در آن هر چه [illegible] بیامرزد [illegible] گناه [illegible] تحویل روز
گزارش که مادر [illegible] است بعد از آن [illegible]
وهم در حدیث است هر که بخواند [illegible] انا انزلناه فی
لیلة القدر یکبار [illegible]
[illegible]
[illegible] و هم در حدیث است
چون [illegible] بچشمان [illegible] خود [illegible]
از [illegible] بچشمان خود با آب
با آخر قطره آب و چون [illegible] دستهای خود [illegible]
[illegible] دستهای خود با آب یا با آخر قطره آب پس چون [illegible]
پاهای خود را [illegible] یا با آب یا با آخر قطره آب
[illegible] و هم در حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

ازرا مادر او و هم در حدیث است که اگر پیغمبر می‌کنند بنده و عفو ... بخشیده
گردان با تقدیم و با تأخیر او ابوبکر مروزی گفته رجال اسناد او
ثقات‌اند الحمد لله رب العالمین و هم در حدیث است
فضیلت نمازی که بسواک است بر نمازی که بی‌سواک است هفتاد
مضاعف است فضیلت درود و الفاظ آن رسول خدا صلی الله
تعالی علیه وعلی آله وسلم فرمود واقف شد مرا جبرئیل گفت ای محمد راضی
نمی‌کند ترا اینکه پروردگار تو می‌فرماید درود نمی‌فرستد بر تو هیچ
یکی از امت تو یکبار درود مگر آنکه درود می‌فرستم بر او ده درود
و درود و سلام نمی‌فرستد بر تو هیچ یکی از امت تو یک سلام مگر آنکه سلام
می‌فرستم بر وی ده سلام گفتم بلی ای پروردگار من و هم در حدیث است
که هر که درود فرستد بر من نزد قبر من می‌شنوم من آنرا و هر که درود فرستد
بر من از دور موکل می‌کنند بخدا آن فرشته را که می‌رساند او کفایت می‌کند کار
دنیا و آخرت او را و باشم من او را گواه و شفیع و هم در حدیث است هر که
درود فرستد بر من یک درود فرستد خدا و فرشتگان او بر آن هفتاد درود
پس اندک درود فرستد یا بسیار و هم در حدیث صحیح آمده است اداکنید
بر من ... گران بزرگ است ... هفتاد ... در راه خدا ...
... که درود بر من برابر است ... و هم در حدیث است
جبرئیل ... پس گفت ای محمد ... رب العالمین
... ذکر تو شود پیش او درود نفرستد بر تو درآید در آتش

از شیخ [illegible] در حدیث است که هر که درود بفرستد بر من [illegible]
[illegible] در حدیث [illegible]
در امر [illegible] رسول خدا صلی الله علیه وعلی آله وسلم و [illegible]
[illegible] علی الصلوة والسلام یا [illegible]
[illegible] جبرائیل [illegible]
گفت یا محمد [illegible] پروردگار [illegible] فرستاده است [illegible]
میفرماید کسی نیست از امت تو که درود [illegible]
[illegible] درود [illegible] مثل آن [illegible]
[illegible]
[illegible]
درود بفرستد [illegible] فرستاده [illegible]
[illegible]
[illegible] بسیار گوید درود [illegible]
کسی که درود بفرستد بر من در کتاب همواره فرشتگان [illegible] استغفار
کنند [illegible] تا نام من در آن کتاب بود [illegible] در حدیث [illegible]
[illegible] نزدیک ترین مردم [illegible] در روز قیامت کسی که زیاده تر [illegible]
از روی درود فرستادن بر من [illegible] در حدیث [illegible]
[illegible] تا درود فرستاده نشود بر محمد صلی الله
علیه وعلی آله وسلم [illegible] در حدیث [illegible] کسی که درود بفرستد بر من [illegible]

[illegible]

Marfat.com

وثیقۃ الاکابر

اعنی

معجم الشیوخ شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری

تالیف

شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری

(۱۱۰۰۔۱۱۹۵ھ/۱۶۸۸۔۱۷۸۱ء)

عکس مبنی بر نسخۂ خطی مملوکہ حضرت پروفیسر نثار احمد جان سرہندی

(میرپورخاص، سندھ)

بمقدمۂ مختصر

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

Marfat.com

عکسی اشاعت کی تحریک

اپریل ۱۹۷۴ء کو پنجاب پبلک سروس کمیشن، لاہور سے علم تاریخ کا لکچرر منتخب ہونے کے بعد دسمبر میں موسم سرما کی تعطیلات کے دوران علمی تحقیقات کے لئے پشاور گیا تو پشاور یونیورسٹی کے اسلامیہ کالج کی لائبریری میں حضرت شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری کی معجم الشیوخ یعنی ''وثیقۃ الاکابر'' کا قلمی نسخہ دیکھ کر بہت خوش ہوا، اس کی فوٹو کاپی کی درخواست کی تو صاف انکار کر دیا، مایوسی کے عالم میں وہاں ایک صاحب سید سعید اللہ جان استاد شعبہ علوم اسلامیہ وعربی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے یہ خوشخبری سنائی کہ میں شاہ فقیر اللہ کی فتوحات غیبیہ کے مقدمہ پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ رہا ہوں۔

تمہیں اگر وثیقۃ الاکابر کی اسلامیہ کالج سے کاپی نہیں ملی تو میر پور خاص (سندھ) کے بزرگ حضرت محمد اسحٰق جان سرہندی کے پاس اس کا ایک خوشخط نسخہ ہے، تم اس سے کاپی بنوالینا، وہاں اس مقصد کے لئے ایک خط لکھا تو کوئی جواب نہ آیا، اتنے میں ان کا وصال ہو گیا، اس دوران مجھ عاجز کی سلسلۂ نقشبندیہ کے بارے میں کئی اہم کتب شائع ہو گئیں تو مرحوم کے صاحبزادہ پروفیسر نثار احمد جان سے شناسائی ہوگئی، ان سے اس کی فوٹو کاپی کی درخواست کی تو چند سال پہلے انہوں نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے اس کی کاپی بذریعہ ڈاک ارسال فرمادی، موجود عکسی اشاعت اسی نسخہ پر مبنی ہے۔

اس دوران مجھے محدثین ومشائخ کے معاجم سے غیر معمولی دلچسپی پیدا ہو چکی تھی اور میں نے عربی کے تمام معجم جمع کر لئے، لیکن تا حال کسی نے شاہ فقیر اللہ علوی کا یہ بیش بہا معجم مرتب کر کے شائع نہیں کیا، میرا عرصہ دراز سے اس پر تحقیق کا ارادہ تھا، لیکن دوسرے علمی

Marfat.com

مشاغل کے باعث اس پر توجہ نہ دے سکا، اب زندگی کی امید کم رہ گئی ہے تو یہ سوچ کر کہ یہ قلمی نسخہ جو ایک ذاتی ذخیرہ میں ہے، کہیں ضائع نہ ہو جائے، سردست اس کا عکس ہی شائع کر دیتے ہیں، ممکن ہے کسی کو اس کے تقابلی متن کی تیاری کی توفیق میسر آ جائے۔

۱۵/مارچ ۲۰۱۹ء

مخلص

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری

مولف وثیقۃ الاکابر

شاہ فقیر اللہ علوی، بارہویں/ اٹھارہویں صدی کے اکابر علماء و مشائخ میں سے تھے، آپ متعدد دقیق علمی کتابوں کے مولف کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں۔

آپ نے اپنا مقامِ ولادت روتاس اور مستقر جلال آباد (افغانستان) کی حدود میں واقع علاقہ حصارک بتایا ہے، [۱] جہاں آپ نے اپنے والد کا نام عبدالرحمٰن لکھا ہے اور اپنا مسلک حنفی بھی تحریر کیا ہے، آپ کے والد گرامی شیخ عبدالرحمٰن کا شمار بھی علماء و مشائخ میں تھا، جن کا مزار قلاس آباد ترتاسی، جلال آباد میں ہے، جن کا نسب حضرت محمد بن حنفیہ کے ذریعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے واصل ہوتا ہے۔ [۲]

شاہ فقیر اللہ کا سالِ ولادت حتمی طور پر معلوم نہیں ہے لیکن متاخر تذکرہ نویسوں نے حدود (۱۱۰۰ھ/ ۱۶۸۸ء قیاس کیا ہے، [۳] ایک مکتوب میں آپ نے اپنا نام اس طرح لکھا ہے:

۱۔ فقیر اللہ علوی: مکتوبات ۲/ ۲۷

۲۔ بیاض علوی بحوالہ مقالہ شاہ امین اللہ علوی، مقالہ شاہ فقیر اللہ علوی، مشمولہ (رسالہ) الرحیم سندھی ستمبر ۱۹۷۱ء ص ۱۴

۳۔ ایضاً

Marfat.com

خادم الفقراء فقیراللہ بن عبدالرحمٰن الحنفی القرشی الہاشمی الرتاسی الجلال آبادی [۱] ''وثیقۃ الاکابر'' میں نسبت ''الحنیفی'' لکھی ہے اور اس کے حاشیہ پر محشی نے اس نسبت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے مراد امام محمد بن حنفیہ از اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہے، [۲] مکتوبات میں حنفی سہو کتابت ہے۔

آپ کی ابتدائی تعلیم کے متعلق واضح معلومات نہیں ملتیں، آپ نے اپنے مکتوبات اور ''وثیقۃ الاکابر'' میں لکھا ہے:

جری علی هذه الحال فی الحصارک حین کنت مشغولاً فی طلب العلم فی خدمت مولانا الفاضل العلامة حاوی المنقول محمد صادق بن دیندار النیگنهاری الحصارکی و کان فی خدمته الفقیه عبدالشکور النیکهاری الکند باغی یقره علیه المطول فی المعانی [۳]

وثیقۃ الاکابر میں اپنے اس استاد کے القاب اس طرح لکھتے ہیں:

الحبر التحریر فی التقریر والتحریر مولانا المحقق محمدصادق بن دیندار النیکهناری الحصار کی غفرهما الله تعالٰی وقد اجاز لی فی المشکوة [۴]

۱۔ مکتوبات ۳/۳۳

۲۔ وثیقۃ الاکابر ورق اول، مکتوبات کے مطبوعہ نسخہ میں یہ نسبت غلط فہمی کی بنیاد پر الحنفی لکھی گئی ہے (ص ۳۳) اگرچہ آپ مسلکاً حنفی تھے۔

۳۔ مکتوبات ۴۲/۱۵۰۔۱۵۱

۴۔ وثیقۃ الاکابر ورق ۱

Marfat.com

ان اقتباسات سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

۱۔ شاہ فقیر اللہ علوی اپنی طالب علمی کے زمانہ میں اپنے مولد حصارک میں جب کہ وہ وہاں متعلم تھے، مولانا محمد صادق بن دیندار ننگرہاری حصارکی کی خدمت میں تحصیل علم کرتے رہے۔

۲۔ پھر وہاں کے فقیہ مولانا عبدالشکور ننگرہاری کندباغی کے پاس جا کر بھی پڑھا اور ان سے مطول فی المعانی پڑھی۔

۳۔ کتاب وثیقۃ الاکابر کے حاشیہ پر آپ نے لکھا ہے کہ مولانا محمد صادق کے ہاں مشکوٰۃ شریف نصف اول تک پڑھی۔

قیاس ہے کہ اس سے پہلے کے ابتدائی علوم آپ نے اپنے والد گرامی مولانا عبدالرحمٰن کی خدمت میں پڑھے ہوں گے، جو خود ایک عالم و عارف تھے، جن کا مزار علاقہ روتاس قلاس آباد ترتاسی، جلال آباد میں ہے۔[۱]

مولانا شاہ شکارپوری کے دونوں ابتدائی اساتذہ مولانا محمد صادق اور مولانا عبدالشکور ننگرہاری کندباغی کے حالات سے میں تاحال ناواقف ہوں۔

شاہ فقیر اللہ نے اس ابتدائی تعلیم کی تحصیل کے بعد علاقہ سرحد کے ایک ذی علم بزرگ اخوند شیخ محمد مسعود دوابی ثم خرقی کی خدمت میں سلوک کے لئے حاضر ہوئے، جو لاہور کے مشہور عالم و صوفی حاجی محمد سعید لاہوری (۱۰۲۵۔۱۱۴۵ھ/۱۶۱۶۔۱۷۳۲ء) سے بیعت ہوئے، جو پہلے شیخ اسد اللہ وزیرآبادی خلیفۂ شیخ آدم بنوری (ف ۱۰۵۳ھ/۱۶۴۳ء) خلیفۂ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت تھے، پھر شیخ محمد اشرف شطاری لاہوری (ف ۱۱۰۴ھ/۱۶۹۳ء) سے سلسلۂ شطاریہ میں خلافت یاب ہوئے، اس دوران

۱۔ بیاضِ علوی بحوالہ الرحیم سندھی ستمبر ۱۹۷۱ء ص ۱۴

Marfat.com

شیخ محمد اشرف سرہندی (۱۰۴۳۔۱۱۱۸ھ/۱۶۳۳۔۱۷۰۷ء) سے بھی سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت کی۔

حاجی محمد سعید لاہوری ۱۱۰۴ھ/۱۶۹۳ء کے بعد حج کے لئے بھی حرمین الشریفین حاضر ہوئے، اور وہاں کے مشائخ میں سے سید محمود کردی (خادم روضۂ شریفہ نبی کریم ﷺ) سے بھی سلسلۂ قادریہ میں خلافت حاصل کی، مدینہ منورہ میں ہی وہاں کے بڑے عالم شیخ ابو طاہر محمد کردی (۱۰۸۱۔۱۱۴۵ھ/۱۶۷۰۔۱۷۳۳ء) بن شیخ ابراہیم کردی کورانی (ف ۱۱۰۱ھ/۱۶۹۰ء) سے سلسلۂ قادریہ میں نعمت خلافت سے بہرہ ور ہوئے۔

حاجی محمد سعید لاہوری کی عمر ایک سو بیس سال تذکرہ نویسوں کی مبالغہ آرائی نہیں ہے بلکہ آپ کی دونوں معاصر سوانح عمریوں ''تذکرۃ الارشاد'' اور ''قران السعدین'' میں آپ کی یہی عمر درج ہے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ف ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) حج کے ارادہ سے اواخر ۱۱۴۳ھ/۱۷۳۱ء کو حرمین الشریفین جاتے ہوئے حاجی محمد سعید سے لاہور میں ملے تھے اور ان سے ایک اجازت بھی لی تھی، یہ ان کی عمر کا آخری زمانہ تھا، شاہ صاحب نے ان کا اجازت نامہ نقل کرتے ہوئے انہیں ''شیخ المعمر'' بھی لکھا ہے۔ [۱]

ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاہ فقیر اللہ علوی بیعت تو حاجی محمد سعید لاہوری سے تھے اور آپ ہی کے ایما پر آپ کے خلیفہ اخوند محمد مسعود مذکور سے سلوک کی مشق کرتے رہے تھے [۲] کیونکہ شاہ فقیر اللہ کے حاجی صاحب سے براہ راست روابط تھے، انہوں نے وحدت الوجود اور شہود کے موضوع پر حاجی صاحب سے مراسلت کی تو انہوں نے اس موضوع کی تحقیق پر ان کے لئے کلمات تحسین تحریر کئے تھے۔ [۳]

۱۔ الانتباہ ص ۲۸ ۲۔ اخوند محمد مسعود پشاوری، دوابی ثم خرقی کے یہ تمام حالات ''قران السعدین'' کے مقدمہ سے ماخوذ ہیں، جو امام ربانی پبلی کیشنز، لاہور سے ۲۰۱۸ء شائع ہوئی تھی۔ ۳۔ مکتوبات ۲/ ۳۲

Marfat.com

ایک مقام پر اپنے ان مشائخ کا ذکر کیا ہے، جن کے ساتھ صحبت رہی:

قد صحبت بفضل الله وعونه کثیرا من خیار عبادالله تعالیٰ کالشیخ العارف بالله قطب الاقطاب محمد معصوم الثانی السرهندی وکالشیخ العارف بالله الحاج محمد یوسف الشافعی السواتی الغافینی بالفاء الفارسیه وکالشیخ محمدحیات السندی المحدث المدنی الی غیر ذٰلک و مع افردت اسانید سلاسل الصحبة..... السند الاول المصحبة المتصلة الی سر الله الاعظم علیه الصلوة والسلام بالطریقة النقشبندیة فالعبد الضعیف المفتقر الی الله خادم الفقراء فقیر الله عفی عنه..... صحب الشیخ الاجل قطب الاقطاب مرشد الشیخ والشاب الفاضل العلامة محمد مسعود الپشاوری قدس سره.....بالسند الصحیح المستفیض المتصل ومن هذا الطریق حصل لنا نسبة تلقین اسم الذات والنفی والاثبات وهو صحب الغوث الاکمل الحاج محمد سعید اللاهوری قدس سره صحب الشیخ سعدالله الوزیر آبادی..... ا؎

اس اقتباس میں مذکور شخصیات میں سے خواجہ غلام محمد معصوم ثانی (ف ۱۱۶۰ھ/ ۱۷۴۷ء) بن شاہ محمد اسماعیل بن شیخ صبغۃ اللہ بن حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی مراد ہیں اور شیخ محمد یوسف شافعی سواتی غافینی کے حالات سے ہم واقف نہیں ہیں، شیخ محمد حیات سندھی مدنی تو مشہور محدث تھے، جن کے ساتھ اتصال کا شاہ فقیر اللہ کے

ا۔ ایضاً ۷۴/ ۳۱۹۔۳۲۰

Marfat.com

حالات میں خصوصی ذکر کیا جائے گا۔

شاہ غلام محمد معصوم ثانی کے فرزند شاہ صفی اللہ معصومی (۱۲۱۲ھ/ ۱۷۹۸ء) تو تین مرتبہ سندھ تشریف لائے اور قیام کیا، شکار پور بھی گئے تھے۔[1]

شاہ فقیر اللہ علوی نے اپنی پہلی خانقاہ کی بنیاد اپنے مستقر جلال آباد (افغانستان) میں رکھی تھی، چونکہ وہاں کے حکمران اُن کے بہت عقیدت مند تھے، احمد شاہ درانی اور اس کے فرزندوں کے ساتھ ان کے مراسم بہت اچھے تھے، درانی نے شاہ صاحب کو بہت سی زمین بطور مدد و معاش کے دی تھی، پھر درانی کی فتح پنجاب و سندھ کے بعد حاکمان سندھ کی شاہ صاحب کی عقیدت اتنی بڑھی کہ آپ جلال آباد چھوڑ کر شکار پور، سندھ ہجرت کر آئے۔

سندھ میں وہاں کے سب سے بڑے عالم مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (ف ۱۱۷۴ھ/ ۱۷۶۱ء) اور مخدوم محمد معین ٹھٹھوی (ف ۱۱۶۱ھ/ ۱۷۴۸ء) کے ساتھ شاہ صاحب کے صرف متعلمانہ مراسم نہیں تھے بلکہ علمی اعتبار سے یہ حضرات نہ صرف سندھ بلکہ عالم اسلام میں اپنے علمی تبحر کی وجہ سے شہرت رکھتے تھے، ان کے استاد مخدوم محمد ہاشم خود حج کے ارادہ سے حرمین الشریفین حاضر ہوئے تو وہاں کے بڑے عالم مفتی عبدالقادر صدیقی حنفی مکی (ف ۱۱۳۸ھ/ ۱۷۲۵ء) سے بھی حدیث شریف اور دیگر علوم کی سندیں لیں، گویا شاہ فقیر اللہ علوی کا یہ سفر حج مفتی صاحب کے حینِ حیات ہوا، مولانا دین محمد وفائی نے بغیر کسی سند کے یہ لکھ دیا ہے کہ شاہ فقیر اللہ نے سات مرتبہ حج کیا اور ہر مرتبہ علمی فوائد حاصل کئے،[2] اپنے ایک حج کے بعد

۱۔ مناقب مخدومین، مقدمہ ۲۱۔۲۲

۲۔ وفائی: تذکرہ مشاہیر سندھ ۳/ ۳۴۸ شاہ فقیر اللہ نے جلال آباد سے ہجرت کر کے جب سندھ میں قیام کیا تو وہاں جن سندھی علماء سے تحصیل کی ان کے اسماء پروفیسر علوی نے اپنے مقالہ مشمولہ الرحیم سندھی ستمبر ۱۹۷۱ء میں دے دیئے ہیں، نیز انہوں نے اپنی خاندانی بیاضوں کے حوالہ سے شاہ صاحب کے اسفار حرمین کے سنین بھی درج کئے ہیں۔

Marfat.com

۱۲/ جمادی الاول ۱۱۶۲ھ/ ۱۷۴۹ء کو مدینہ منورہ حاضر ہونے کا خود ذکر کیا ہے۔[۱]

شاہ فقیر اللہ نے اپنی کتاب قطب الارشاد میں مفتی عبد القادر مکی سے ۳۶ سلاسل میں اجازت لینے کا ذکر کیا ہے۔[۲]

شاہ فقیر اللہ علوی یقیناً مذکورہ سفر حرمین الشریفین کے دوران ہی مدینہ منورہ کے مشہور محدث علامہ شیخ محمد حیات سندھی ثم مدنی (ف ۱۱۶۳ھ/ ۱۷۵۰ء) سے فیض یاب ہوئے ہوں گے، آپ نے ان سے صحاح ستہ کی اجازت لینے کا ذکر کیا ہے،[۳] اور اپنی ۱۱۹۰ھ/ ۱۷۷۶ء میں تالیف ہونے والی کتاب قطب الارشاد میں تحریر کیا ہے کہ شیخ محمد حیات نے اپنی ثبت میں منقول تمام اسناد کی مجھے اجازت دی تھی۔[۴]

شاہ فقیر اللہ علوی کا تقریباً ۹۵ سال کی عمر میں ۳/ صفر ۱۱۹۵ھ/ ۱۷۸۱ء کو وصال ہوا، اپنے آخری مستقر شکار پور (سندھ) میں دفن ہیں۔

رب کریم نے انہیں کثیر اولاد سے نوازا تھا، ان کے سترہ فرزند تھے، ان میں سے بعض نوعمری میں فوت ہو گئے اور کچھ بڑے ہو کر وقت کے علماء میں شمار ہوئے۔[۵]

شاہ فقیر اللہ علوی عربی، فارسی اور سندھی میں بہت سی دقیق کتابوں کے مولف تھے، جن میں سے قطب الارشاد، مکتوبات، فتوحات الغیبیہ، طریق الارشاد، وثیقۃ الاکابر وغیرہ

۱۔ مکتوبات ۹/۲۶

۲۔ مقالہ پروفیسر علوی اکتوبر ۱۹۷۱ء

۳۔ وثیقۃ الاکابر ورق الف

۴۔ قطب الارشاد ۶۴۴

۵۔ پروفیسر امین اللہ علوی نے آپ کے فرزندوں کے انساب پر ایک مفصل مقالہ رسالہ الرحیم (سندھی) اپریل، مئی ۱۹۷۳ء میں لکھا ہے۔

Marfat.com

زیادہ مشہور ہیں، پشاور یونیورسٹی کے ایک استاد سید سعید اللہ نے آپ کی دقیق ترین تالیف فتوحات الغیبیہ کے صرف مقدمہ پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا تھا، جس پر سندھ یونیورسٹی نے انہیں ڈاکٹریٹ کی سند دی تھی، جس میں شاہ صاحب کی تالیفات کی تفصیل بھی ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

شاہ صاحب کے ایک خلیفہ مظہر بن نعمان جلال آبادی نے آپ کے ملفوظات کا ایک مجموعہ ''ہدایت السالکین'' کے نام سے جمع کیا تھا، جس کے قلمی نسخے کتابخانہ گنج بخش، اسلام آباد میں ہیں اور آپ کے مکتوبات کے جامع محمد فاضل بن پیر محمد بن الیاس انصاری بھی آپ کے خلیفہ تھے۔

شاہ فقیر اللہ سے ان گنت افراد بیعت ہوئے اور بہت سے اصحاب آپ سے خلافت یاب ہو کر مرتبہ علیہ پر پہنچے۔

شاہ فقیر اللہ علوی کتابوں کے بہت شائق تھے چونکہ درجہ اول کے عالم تھے، ہر جگہ سے کتابیں خرید کر جمع کرتے رہتے تھے، یہ عظیم الشان کتب خانہ شکار پور، (سندھ) میں تھا، جو امتدادِ زمانہ سے تباہ ہو گیا۔ [۱]

وثیقۃ الاکابر

یہ شاہ فقیر اللہ علوی کی معجم الشیوخ (ثبت) ہے، جس میں آپ نے اپنی تمام سندیں جمع کر دی ہیں، یہ کتاب تا حال شائع نہیں ہوئی ہے، اس کے مندرجہ ذیل نسخوں کا ہمیں علم ہے:

۱۔ اسلامیہ کالج، پشاور یونیورسٹی لائبریری (شمارہ ۳۷۵)

۱۔ قاسمی: مقالاتِ قاسمی ۳۴۵

Marfat.com

اس کے خاتمہ پر کاتب نے سالِ کتابت نہیں لکھا، فہرست کے مرتب ومولانا عبدالرحیم نے اس کی سال کتابت ۱۱۶۰ھ لکھا ہے، [1] جو غلط فہمی ہے کیونکہ یہ کتاب تو تالیف ہی ۱۱۶۵ھ کو ہوئی تھی، اس کی کتابت ۱۱۶۰ھ کو کیسے ہو سکتی ہے؟ دراصل ناقل نے مولف کا خاتمہ بھی اس میں نقل کردیا ہے، جس فہرست ساز نے سہواً سال کتابت سمجھ لیا، سید سعید اللہ نے اس کا سالِ کتابت ۱۱۸۸ھ معلوم نہیں کیسے فرض کرلیا۔ [2]

۲۔ اس کا دوسرا قلمی نسخہ شاہ فقیر اللہ کے خاندانی کتب خانہ میں موجود تھا، جو علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی نے ان کے پاس دیکھا تھا۔ [3]

۳۔ تیسرا نسخہ حافظ محمد کاکڑ، کوئٹہ، بلوچستان میں ہے، [4] جو شفیع احمد علوی لے آئے تھے، جو غالباً یہی نسخہ نمبر۲ ہی ہے۔

۴۔ اس کا چوتھا نسخہ اس وقت پروفیسر نثار احمد سرہندی صاحب کے پاس ہے جو آبائی طور پر ان کے کتب خانہ کی زینت ہے، پیش نظر عکسی اشاعت اس پر مبنی ہے، جس کے کاتب کا نام فرید الدین محمد ہے، سال کتابت درج نہیں ہے، ایک ملکیتی تحریر ۱۲۱۰ھ کی ہے گویا یہ نسخہ اس سنہ سے پہلے کا مکتوبہ ہے۔

قلمی نسخہ کتب خانہ اسلامیہ کالج، پشاور اور نسخہ مملوکہ پروفیسر نثار احمد خان سرہندی کے پہلے زاید ورق پر لکھا ہوا ہے: "قد الفها فی الشکارپور من مداین السند سنة خمسین و ستین و مایة والف" یعنی یہ کتاب شکارپور (سندھ) میں ۱۱۶۵ھ کو تالیف ہوئی۔

۱۔ لباب المعارف العلمیہ ۶۹

۲۔ سید سعید اللہ: وثیقۃ الاکابر، مقالہ مشمولہ الرحیم سندھی، جنوری۔ فروری ۱۹۷۹ء

۳۔ مقالاتِ قاسمی ۳۴۴

۴۔ سید سعید اللہ، مقالہ مذکورہ ۱۶

Marfat.com

Marfat.com

الرباني

كتاب ... بن عبد ...

وتبقى الى الآكابر للعالم بالعلم اللدني الوهبي الشيخ الحاج نور الدين بن

الحنفي القرشي الهاشمي عاملة

الله بلطفه الخفي الوفي رضي الله

عنه وعن اولاده واسلافه

آمين وقد الفهاني

الشكارپور من مدائن

السند سنة خمس

وستين ومائة

والف ١١٦٥

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وفقنا لتحمل الأسانيد، والصلوة والسلام على خاتم الرسالة وعلى آله وصحبه على التأبيد، أما بعد فيقول أقل عباد الله خادم الفقراء فقير الله بن عبد الرحمن الحنفي القرشي الهاشمي الرتاسي ثم الجلال آبادي الحصاري عامله الله تعالى بلطفه الخفي لما منح الله جل مجده علي بإجازات العلوم الدينية المثمرة لمعارف اليقينية من الكتاب والسنة وأصول الفقه وفروعها السيد الأئمة والنحو والآداب والقصائد وطرق الصواب لبشارة ورثة مظهره الأتم عليه من الصلوة والتحيات الأعم منهم الحبر النحرير في التقرير والتحرير مولانا المحقق محمد صادق بن دينار السكهاري الحصاري غفرهما الله تعالى وقد أجاز لي في المشكوة (من أوله إلى النصف الأول) ومنهم الشيخ الأمين رئيس المحدثين سالك مسلك النجاة مولانا محمد حيات السندي المدني رحمه الله تعالى (إلى النصف الآخر) وقد أجاز لي في الصحاح الستة وغيرها ومنهم الشيخ الفقيه طيب خطيب بن عمر بن عبد اللطيف الناشري اليمني الحديدي وقد أخبرني بجميع مروياته عن أبي ذكريا يحيى ابن

[illegible]

شرف

Marfat.com

شرف النووي رحمه الله تعالى ومنهم العلامة شيخ السند محمد هاشم بن عبد الغفور
التتوي غفره الله تعالى وقد اجاز لي في العلوم المذكورة ومنهم الشيخ الكامل
والعلامة العامل غنيمة العصر والاوان قد حدث بكتاب في ازمان مولانا
محمد مسعود البشاوري رحمه الله وقد اجاز لي في ستة طرق واخبرني بالطريقة الكبروية
ايضا فاردت تاليف اسانيدها في كراسات عديدة مع تحقيقات مزيدة
من كتب الائمة الاعلام من الثقات وعلماء الاسلام كالعسقلاني والاكمل
وصاحب فتح القدير وعقود المكان موثرا اثرهم ومكتفيا بذكر اسانيد جميع
ما اخبرني العلامة التتوي اجازة لاشتماله على ما اخبرني به المشائخ رحمهم الله تعالى
وسند الخطيب في جميع ما روى من الشيخ ابي زكريا يحيى بن شرف النووي رحمه الله تعالى
وسندي الطريقة من القطب ورتبتها مقدمة اذكر فيها ما ينبغي التقديم في سند النحو
ايضا لكونه آلة التعلم والتعليم وثمانية فصول الفصل الاول في سند اصول الدين
والعقائد مطلق الفصل الثاني في سند القرآن العظيم مع الروايات عن القراء
السبعة من طريق رواتهم الاربعة عشر المشهورين مسلسلا الى سيد الانبياء
والمرسلين عليه من الصلوة اتمها ومن التحيات اعمها وعليهم اجمعين والتفسير
المجاز بها الفصل الثالث في اسانيد الصحاح الستة وغيرها من كتب الاحاديث

جمع [illegible] من اوراق [illegible]
[illegible]
فقير الله عفي عنه

Marfat.com

الفصل الرابع في سند اصول الفقه مطلقا وفي اجازة بعضها مقيدا بالكتب الفصل
الخامس في سند علم فروع فقه الحنفية مطلقا ومقيدا بالكتب المتداولة من الفروع
مع شروحها وغيرها الفصل السادس في اجازة كتب الادب وكتابي الاجازة
الفصل السابع في اسانيد كتب الاذكار الفصل الثامن في اسانيد الطرق و
اجازتها مسلسلا الى سر الله الاعظم صلى الله عليه وعلى آله وسلم وختمته و
سميتها بوثيقة الاكابر قيدتها بالعلم الرهين خالصا لوجه الله رب العالمين
وجعلت ثوابه تحفة الى حبيبه محمد صلى الله عليه وسلم شفيع المذنبين راجيا
منه جل مجده التجاوز والصفح الجميل والثواب الجزيل وسائلا من رسوله صلوات
الله وسلامه عليه النجاة من النار وحاشا ان يخيب رجائي من بر استجار
بل هو الشافع المشفع في اهل الاوزار وكيف يرد السائل خصوصا العائل
وخاطبه الله تعالى واما السائل فلا تنهر اعتصمت بذيله وارجو الفوز والنجاة
في الدارين بطفيله شعر ما التفت القلب الى الغير وان تتركني هكذا اكنت الى
الموت وبعد الاجل ارجو الله ان لا يخيبني بعميم لطفه وجسيم رأفته
ارجو من الله نيل المواهب وربط بما يبتغي العبد واهب وعليك يا سالكا
مسلك الصواب ويا آثر اثر السفر والاصحاب ان فزت بها الى الوثوق

Marfat.com

وجرت بها من بين الطرك الى معرفة الراجح والمستوق ان لا تنسني من دعاء الخير وادع لي بحسن الخاتمة لعل الله ان يختم لي بحسن الخاتمة وادركني بلطفه يوم الفتنة حسبي الله ونعم الوكيل ونعم المولى ونعم النصير وفوضت امري اليه واتخذته وكيلا هو بكل شيء قدير وبالاجابة جدير ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

تتمة قال بعض المشايخ يجوز الاعتماد على الكتب الفقهية الصحيحة قال في فتح القدير وطريق نقل المفتي في زماننا عن المجتهد احد الامرين اما ان يكون له سند فيه اليه او يأخذ من كتاب معروف تداولته الايدي نحو كتب محمد بن الحسن رحمه الله ونحوها من التصانيف المشهورة لانه بمنزلة الخبر المتواتر عندهم والمشهور هكذا ذكر الرازي فعلى هذا الوجه لو وجد بعض نسخ النوادر في زماننا لا يحل عزو ما فيها الى محمد ولا الى ابي يوسف رحمهما الله تعالى لانها لم تشتهر في عصرنا في ديارنا ولم تتداول نعم اذا وجد النقل عن النوادر مثلا في كتاب مشهور معروف كالهداية والمبسوط كان ذلك تعويلا على ذلك الكتاب انتهى

ونقل السيوطي عن ابي اسحق الاسفرائني الاجماع على جواز النقل من الكتب المعتمدة ولا يشترط اتصال السند الى مصنفيها انتهى علم مما ذكر ان الكتب التي لا يعتمد عليها ان لم يوجد السند متصلا لم تجز النقل منها باتفاق الروايات الا

روايةً وجدت في المعتبرات وفي الجواهر المذكور اشارة الى ان المستحب في النقل
عن الكتب المعتمدة اتصال السند الى مصنفيها وذكر في اصول علم الحديث ان
صيغ الاداء على ثمانية مراتب الاولى سمعت وحدثني الثانية اخبرنا
وقرأت عليه الثالثة قرئ عليه وانا اسمع الرابعة انبأنا الخامسة ناولني
السادسة شافهني بالاجازة السابعة كتب الي بالاجازة الثامنة عن ونحوها
من الصيغ المحتملة للسماع والاجازة ولعدم السماع ايضا وهذا مثل قال وذكر وروى
وذكر في بعض شروح البخاري نقلا عن النووي قال العلماء اذا كان الحديث
ضعيفا لا يقال فيه قال لانه من صيغ الجزم بل يقال حكي او قيل او يقال بصيغة
التمريض وقد اعتنى البخاري بهذا الفرق في صحيحه فيقول تارة بلفظ الجزم
واخرى بلفظ التمريض انتهى فالمقرر ان الاولان من صيغ الاداء
هما سمعت وحدثني صالحان لمن سمع وحده من لفظ الشيخ وتخصيص التحديث
بما سمع من لفظ الشيخ هو الشائع بين اهل الحديث اصطلاحا ولا فرق
بين التحديث والاخبار من حيث اللغة وفي ادعاء الفرق بينهما تكلف شديد
لكن لما تقرر الاصطلاح صار ذلك حقيقة عرفية فيقدم على الحقيقة اللغوية
مع ان هذا الاصطلاح انما شاع عند المشارقة ومن تبعهم واما غالب المغاربة

Marfat.com

فلم يستعملوا هذا الاصطلاح بل الاخبار والتحديث عندهم بمعنى واحد فان اتى الراوي
بصيغة الاولى جمعا كان يقول حدثنا فلان او سمعنا فلانا يقول فهو دليل على
(نصب بنزع الخافض)
انه سمع مع غيره وقد تكون هذه للعظمة لكن بقلة واول صيغ المراتب اصرح
صيغ الاداء في سماع قائلها لانها لا تحتمل الواسطة وارفعها مقدارا ما يقع في
الاملاء لما فيه من التثبت والتحفظ والثالث والرابع وهو اخبرني وقرأت
عليه لمن قرأ بنفسه على الشيخ فان اتى بصيغة الجمع كان يقول اخبرنا او قرأنا
عليه فهو كقرئ عليه وانا اسمع والانباء من حيث اللغة واصطلاح المتقدمين
بمعنى الاخبار الا في عرف المتاخرين فهو للاجازة كعن لانها في عرف المتاخرين
للاجازة اقول وقد صرح في بعض شروح شمائل النبوي على صاحبها الصلوة
والتحيات للترمذي ان الحديث الذي سمعه من شيخه يقول في روايته عنه سمعنا
او حدثنا والحديث الذي قرأه عليه وسمع الشيخ قراءته وسلمه يقول في روايته
عنه اخبرنا والذي ما سمع من شيخه ولا هو قرئ عليه بل اجاز له ان يروي ذلك
الحديث عنه يقول في روايته عنه انبانا وهذه هي المرتبة الاولى في الرواية انتهى
وعنعنة المعاصر محمولة على السماع بخلاف غير المعاصر فانها تكون مرسلة او منقطعة
فشرط حملها على السماع ثبوت المعاصرة الا من المدلس فانها ليست محمولة على

Marfat.com

السماع وقيل يشترط في حمل عنعنة المعاصر على السماع ثبوت لقائهما ولو مرة
واحدة ليحصل الأمن في باقي معنعنه عن كونه من المرسل الخفي وهو المختار تبعاً
للبخاري وعلي بن المديني وغيرهما من النقاد وأطلقوا المشافهة في الإجازة
المتلفظ بها تجوزاً بأن يقول شافهني وأريد به المكالمة والمحاورة كذا
المكاتبة في الإجازة المكتوب بها وهي موجودة في عبارة كثير من المتأخرين
بخلاف المتقدمين فإنهم إنما يطلقونها فيما كتبه الشيخ من الحديث إلى الطالب
سواء أذن له في الرواية أم لا لا فيما إذا كتب إليه بالإجازة فقط واشترطوا
(أي بدون كتابة الحديث)
في صحة الرواية بالمناولة اقترانها بالإذن بالرواية وهي إذا حصل هذا
الشرط أرفع أنواع الإجازة لما فيها من التعيين والتشخيص بعداً وصورتها أن يعطي
الشيخ الطالب الكتاب فيقول له هذا سماعي عن فلان أو هذا تصنيفي فاروه
عني وقد سوى البعض بينها وبين المكاتبة ورجح القوم المناولة عليها
لحصول المشافهة فيها بالإذن دون المكاتبة وقد جوز جماعة من القدماء
إطلاق الإخبار فيهما والأولى ما عليه المحققون من اشتراط بيان ذلك واشترطوا
الإذن في الوجادة وهي أن يجد بخط يعرف كاتبه فيقول وجدت بخط فلان
ولا يسوغ فيه إطلاق أخبرني بمجرد ذلك إلا إن كان له إذن بالرواية عنه وأطلقوا

Marfat.com

توهم ذلك غلطوا وكذا الوصية بالكتاب وهي ان يوصي عند موته او سفره لشخص
معين باصله او باصوله فقد قال قوم من الائمة المتقدمين يجوز له ان يروي
تلك الاصول عنه بمجرد هذه الوصية وابى ذلك الجمهور الا ان كان له منه اجازة
وكذا اشترطوا الاذن بالرواية في الاعلام وهو ان يعلم الشيخ احد الطلبة بانني
اروي الكتاب الفلاني عن فلان فان كان له منه اجازة اعتبر والا فلا عبرة
بذلك كالاجازة العامة في المجاز له لا في المجاز به كان يقول اجزت لجميع المسلمين
او لمن ادرك حياتي او لاهل الاقليم الفلاني او لاهل البلدة الفلانية وهو
اقرب الى الصحة لقرب الانحصار وكذا الاجازة للمجهول كان يكون مبهما او مهملا
وكذا الاجازة للمعدوم كان يقول لمن سيولد لفلان وان عطفه على موجود
كان يقول لك ولمن سيولد لك والاجازة لموجود او معدوم علقت بشرط
الغير كان يقول اجزت لك ان شاء فلان او اجزت لمن شاء فلان لا ان يقول
اجزت لك ان شئت وقد جوز بعض المشايخ الرواية بجميع ذلك سوى المجهول
ما لم يتعين المراد منه الخطيب وحكاه عن جماعة من مشايخه واستعمل الاجازة
للمعدوم من القدماء ابو بكر بن ابي داود وابو عبد الله بن منده واستعمل المعلقة
بمشيئة الغير منهم ايضا ابو بكر بن خيثمة وروى بالاجازة العامة في المجاز له جمع كثير

Marfat.com

وكل ذلك كما قال ابن الصلاح توسع غير مرضي لان الاجازة الخاصة المعينة مختلف
في صحتها اختلافا قويا عند القدماء وان كان العمل استقر على اعتبارها عند المتأخرين
فهي دون السماع بالاتفاق لكنها في الجملة فكيف اذا حصل فيها الاسترسال فانها
تزداد ضعفا لكنها في الجملة خير من ايراد الحديث معضلا
غير مقيد بكتاب معين وانما فرزته عن الاسانيد وجعلته في المقدمة لانه محتاج
اليه في المبتدأ لتصحيح اللفظ والمعنى نقل عن نفائس الفنون قالوا في سبب وضعه
ان بعض العرب كان يفعل التركيبات الغير المستقيمة ويقرأ ويكتب اكثر
العبارات بلحون اي بخطاء الاعراب قال علي رضي الله تعالى عنه لو كان قانونا
يعلم الناس به الخطاء والصواب والا يؤدي قراءة القرآن والحديث بلحون
فسأل ابو الاسود الدئلي وقال انح الي ان يصلح الكلام حتى بارشادك وتتبع
كلامك استخرج منه جزئيات المسائل قال علي رضي الله تعالى عنه الكلمات على
ثلث انواع اسم وفعل وحرف قال ابو الاسود ما الاسم والفعل والحرف
قال علي رضي الله عنه الاسم ما انبأ عن المسمى والفعل ما انبأ عن حركة المسمى
والحرف ما جاء لمعنى في غيره فمن هذا استنبط واستخرج الدئلي اقسام الاسماء
والافعال والحروف فعرضها على علي رضي الله عنه فقال رضي الله تعالى عنه

انك

الآن ينبغي ان يعلم اقسام المرفوعات والمنصوبات والمجرورات قال ابو الاسود ما المرفوع والمنصوب والمجرور قال علي رضي الله تعالى عنه كل فاعل وما يشبهه مرفوع وكل مفعول وما يشبهه منصوب وما سواه مجرور فاستخرج ابو الاسود من هذه المرفوعات والمنصوبات والمجرورات وظهر هذا العلم في عهد وليد بن عبد الملك وسبب ان الاعرابي جاء الوليد وكان عمر بن عبد العزيز ههنا حاضرا سال الوليد من الاعرابي ما شانك بفتح النون فتفكر الاعرابي اي ما هذا السوال ثم قال ما شانني الا طول الغني فتعجب الوليد من جوابه قال عمر بن عبد العزيز يا اعرابي ان الامير يقول ما شانك بضم النون قال الاعرابي حيث تضحوته سمع ختني قال الوليد من ختنك بفتح النون قال الاعرابي في قلبه ما سوال الامير من هذا الامر الشنيع قال رجل من احياء العرب ختن الناس فتعجب الوليد من جوابه قال عمر ان الامير يقول من ختنك برفع النون فقال قصته فسال الوليد عن عمر بن عبد العزيز ما هذا الحال فهم الاعرابي من كلامي معني آخر فبين عمر اختلاف المعاني باختلاف الاعراب فرغب الوليد في تعلم هذا العلم فاذا بلغت الخلافة الي عمر بن عبد العزيز رحمه الله تعالى ادا ربا تربية عظيمة وبلغ العلم الي الكمال في عهد الخليل بن احمد والسيبويه والاخفش

Marfat.com

انتهى معربًا وذكر في آخر التجريد وشرحه الجديد وقال النبي صلى الله عليه وسلم اقضى كم علي
واستنط الفضلاء في جميع العلوم قال في الشرح كالاصول الكلامية والفروع
الفقهية وعلم التفسير وعلم التصوف وعلم النحو حضرة امام فرق المشايخ
تنتهي اليه وابن عباس رضي الله تعالى عنه رئيس المفسرين تلميذه واما ابو الاسود
الديلمي دون النحو بتعليمه وارشاده انتهى وذكر في شرح الشاشي المسمى بفصول
الحواشي في بحث القياس في مثال الرابع ان اهل النحو اجمعوا على ان كل فاعل
مرفوع وكل مفعول منصوب ولم يسمعوا ذلك من العرب لكنهم لما وجدوهم
مستمرين على رفع كل فاعل ونصب كل مفعول علموا رفع الفاعل لكونه فاعلا ونصبوا المفعول لكونه مفعولا
فحملوا عليه كل فاعل وكل مفعول انتهى اقول ان ما ذكر في شرح الشاشي صريح
في عدم ثبوت ما نقل عن نفائس الفنون وما ذكر في شرح التجريد من ارشاده
رضي الله عنه الديلمي لان فيه نفي السماع من العرب الا ان يقال انه رضي الله عنه
كان باب العلم لما ورد انا مدينة العلم وعلي بابها فوضع من عنده الضوابط
في هذا الفن وهو ما سمع من العرب عدم استماعهم من العرب لا يستلزم عدم
استماعهم منه لانه رضي الله تعالى عنه من القريش من هو من اولاد نضر لا من العرب القريش
بن كنانة واما من هو من اولاد نضر بن كنانة واما من هو فوق النضر فلا

Marfat.com

والله تعالى اعلم بالصواب فعلى تقدير ثبوته وصحته منه او من رجال السند الى

نجاربه اخبرني به اجازة مكاتبة الشيخ العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور الشوكي

عفره الله تعالى عن الشيخ عبد القادر بن ابي بكر الصديقي الحنفي مفتي مكة المشرفة رحمه

الله تعالى باسانيد متعددة منها انه اخذه عن الشيخ محمد بن سليمان المغربي عن الشيخ ابي

عبد الله محمد بن سعيد المراكشي عن الشريف ابي محمد عبد الله بن علي بن طاهر الحسني عن

الشيخ محمد بن عبد الرحمن العلقمي عن الحافظ الجلال السيوطي عن التقي احمد بن الكمال

محمد الشمني عن محمد بن ابراهيم التنوخي عن محب الدين محمد بن الجمال عبد الله بن

هشام عن الامام ابي حيان عن ابي الحسن علي بن احمد بن الضائع الاشبيلي عن ابي

علي عمر بن محمد الشلوبيني عن ابي بكر محمد بن عبد الله بن يحيى العبدري عن علي بن

عبد الرحمن بن الاخضر عن ابي الحجاج يوسف بن سليمان الاعلم عن ابي القاسم ابراهيم

بن محمد الافليلي عن محمد بن عاصم العاصمي عن محمد بن يحيى بن عبد السلام الرباحي عن

ابي جعفر احمد بن محمد النحاس عن ابي اسحق الزجاج عن ابي العباس المبرد عن ابي عمر

الجرمي وابي عثمان المازني وهما عن ابي الحسن الاخفش عن الامام الكبير سيبويه عن

الخليل بن احمد عن ابي عمرو بن العلاء عن نصر بن عاصم الليثي عن ابي الاسود الدؤلي

عن علي ابن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ... الا ان في سند اصول الدين والعقائد

Marfat.com

مطلقا غير مقيد بكتاب معين اجازني بعلم اصول الدين والعقائد مطلقا شيخنا
محمد هاشم المذكور حفظه الله تعالى عما لا يليق بشانه عن شيخه عبد القادر المذكور عن شيخه
محمد بن سليمان المغربي المالكي عن ابي عبد الله بن سعيد المراكشي عن الشريف ابي محمد
عبد الله بن علي بن طاهر الحسني عن الشمس الدين محمد بن عبد الرحمن العلقمي عن الحافظ
جلال الدين السيوطي عن شمس الدين امام الشيخونية عن الكمال بن الهمام عن
العز عبد العزيز بن جماعة عن ضياء الدين القرمي عن القاضي عضد الدين الايجي
عن زين الدين الهنكي عن القاضي ناصر الدين البيضاوي عن كثير من اصحاب
التاج محمد بن الحسين الارموي صاحب الحاصل ومن اصحاب الصفي الارموي
صاحب التحصيل عن شيخيهما التاج والصفي الارمويين وهما عن الامام فخر الدين
الرازي عن والده ضياء الدين عن ابي القاسم سليمان بن ناصر الانصاري عن
امام الحرمين عن ابي القاسم الاسكافي عن الاستاذ ابي اسحاق الاسفرايني عن
ابي الحسين الباهلي عن شيخ السنة ابي الحسن علي بن اسماعيل الاشعري رحمه الله تعالى
[illegible] بسند القرآن العظيم وقراءته مع الروايات عن القراء السبعة
من طريق رواتهم الاربعة عشر المشهورين مسلسلا الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم
والتفاسير المجازة بها الى مؤلفيها [illegible]

القراء السبعة فقد اجازني بها شيخنا المذكور في سند النحو والعقائد عن شيخه عبد القادر
المعهودي عن الشيخ محمد بن سليمان المغربي عن اعلم الاقراء في التجويد ابي العزائم سلطان
بن احمد بن سلامة المزاحي الشافعي رحمه الله اذنا وهو قرأ القراءات
السبع بل العشر بكلها علي سيف الدين بن عطاء الله الفضالي وهو قرأ العشر علي
الشيخ شحاذة اليمني وهو علي ناصر الدين الطبلاوي وهو علي شيخ الاسلام القاضي
زكريا الانصاري وهو علي مشايخه الثلثة ابي النعيم رضوان العقبي والشهاب
احمد بن ابي بكر بن يوسف القلقيلي الاسكندري والزين طاهر بن محمد النويري
المالكي ثلثهم قرء واعلي الشيخ الاقراء الاستاذ شمس الدين محمد بن محمد بن
محمد الجزري باسانيده المذكورة في نشره المتصلة بالقراء العشرة وبه ايضا
الي الشهاب الاسكندري عن ابي الفتح محمد بن احمد العسقلاني عن التقي محمد بن احمد بن عبد
الخالق بن الصائغ عن الكمال ابي الحسن علي بن شجاع العباسي الضرير صهر
الامام ابي القسم بن فيره بن خلف الرعيني الشاطبي عن ابي الحسن علي بن محمد بن
هذيل عن ابي داود سليمان بن نجاح الاموي عن ابي عمرو عثمان بن سعيد الداني
مؤلف التيسير رحمه الله تعالى ثم ابو عمرو الداني يروي القراءات السبع باسانيده
الي القراء السبعة ورواتهم الاربعة عشر عن كل واحد اثنان الي الامام

نافع وراوياه [illegible] خالد الذي يروي روايته عن ابي الفتح
فارس بن احمد الضرير عن ابي الحسن عبد الباقي بن الحسن عن ابراهيم ابن عمر المقرئ
عن ابي الحسن احمد بن عثمان بن جعفر البويان عن ابي بكر احمد بن محمد بن الاشعث
عن ابي نشيط محمد بن هرون المقرئ عن قالون عيسى بن مينا المدني [illegible]
خالد الذي يروي روايته عن ابي القاسم خلف بن ابراهيم بن محمد بن خاقان عن
ابي جعفر احمد ابن اسامة عن اسمعيل النحاس عن ابي جعفر يوسف بن عمرو الازرق
عن ورش عثمان بن سعيد المصري [illegible] قالون وورش عن الامام نافع ابن
عبد الرحمن بن ابي نعيم اصله من اصبهان وكان اذا تكلم يشم من فيه رائحة
المسك لان النبي صلى الله عليه وسلم قرء في فيه في المنام توفي بالمدينة سنة
مالك تسع وتسعين ومائة وهو غير نافع بن عبد الله مولى ابن عمر شيخ لمالك وهذا ١٩٩
توفي بالمدينة الطاهرة سنة سبع عشرة ومائة وكلاهما من التابعين واخذ نافع ١١٧
القراءة عن سبعين من التابعين منهم عبد الرحمن الاعرج ومسلم بن جندب ويزيد
بن رومان وغيرهم واخذ هؤلاء القراءة عن عبد الله بن عباس وعبد الله بن
عياش بن ابي ربيعة وابي هريرة ثلثتهم عن ابي بن كعب عن رسول الله صلى
الله عليه وعلى آله وسلم [illegible] عبد الله بن كثير وراوياه [illegible]

قال ابن

Marfat.com

فالداني يروي روايته عن ابي القاسم عبد العزيز الفارسي عن ابي بكر النقاش عن

ابي ربيعة عن احمد بن محمد البزي قنبل فالداني يروي روايته عن فارس بن

احمد عن عبد الله بن الحسين السامري عن ابي بكر بن مجاهد عن محمد بن عبد الرحمن

المعروف بقنبل وهما اي البزي والقنبل عن ابي الحسن احمد بن محمد النبال المعروف

بالقواس عن ابي الاخريط وهب بن واضح المكي عن ابي اسحق اسمعيل المعروف با

لقسط عن ابي الوليد معروف بن مشكانة وشبل بن عباد المكيين وهما والقسط ايضا

تلقتهم عن ابي معبد عبد الله بن كثير المكي الداري توفي بمكة سنة عشرين ومائة

وهو من التابعين واخذ ابن كثير القراءة عن عبد الله بن السائب المخزومي الصحابي

وعن مجاهد بن جبر المكي ودرباس مولى ابن عباس وهما عن ابن عباس وهو وابن

السائب عن ابي بن كعب وزيد بن ثابت وهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

[illegible] وراوياه [illegible]

فالداني يروي روايته عن عبد العزيز بن جعفر بن محمد البغدادي عن ابي طاهر عبد

الواحد بن عمر بن ابي هاشم عن ابي بكر بن مجاهد عن ابي الزعراء عبد الرحمن بن عبدوس

عن ابي عمر حفص بن عمر بن عبد العزيز البغدادي الدوري النحوي

فالداني يروي روايته عن فارس بن احمد المقرئي عن عبد الله بن الحسين المقرئي

Marfat.com

عن ابي عمران موسى بن جرير النحوي عن ابي شعيب صالح بن زياد بن عبد الله الرقي
السوسي وهما اي الدوري والسوسي عن ابي محمد يحيى بن المبارك العدوي البصري
المعروف باليزيدي عن ابي عمرو زبان بن العلاء المازني البصري المتوفي بكوفة سنة
اربع وخمسين ومائة وهو من الطبقة الصغرى عن التابعين كما في التقريب للحافظ
ابن حجر واخذ ابو عمرو القراءة عن يزيد بن القعقاع ويزيد بن رومان وشيبة بن
نصاح وعبد الله بن كثير ومجاهد وسعيد بن جبير والحسن البصري وغيرهم كلهم عن
ابي بن كعب وزيد بن ثابت وغيرهما عن رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم
وانا اروي قراءة ابن عامر من طريق الشاطبية من راوييه هشام وابن ذكوان اما هشام فالذي
يروي روايته عن ابي الفتح فارس بن احمد الضرير عن عبد الله بن الحسين المقري
عن محمد بن احمد بن عبد الله عن احمد بن يزيد الحلواني عن ابي الوليد هشام بن عمار بن نصير
الدمشقي عن عراك بن خالد المري واما ابن ذكوان فالذي يروي روايته عن عبد
العزيز بن جعفر الفارسي عن ابي بكر محمد بن الحسن النقاش عن ابي عبد الله هرون بن موسى
الاخفش عن عبد الله بن احمد بن بشير بن ذكوان القرشي الدمشقي عن ايوب بن تميم
التميمي وهما اي عراك المري وايوب كلاهما عن يحيى بن الحرث الذماري عن عبد الله
بن عامر بن يزيد الشامي اليحصبي قاضي دمشق وخطيبها المتوفي بها سنة ثمان

عشرة ومائة

Marfat.com

عشر ومائة وهو من التابعين وليس في القراء السبعة من العرب غيره وغير ابي عمرو
والباقون موالي واخذ ابن عامر القراءة عن ابي الدرداء عويمر بن عامر عن النبي صلى الله
عليه وعلى آله وصحبه وسلم واخذ ابن عامر ايضا عن المغيرة بن ابي شهاب المخزومي عن
عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم وما روي
ان ابن عامر قرأ على عثمان نفسه فقال الداني انه ليس بصحيح والخامس عاصم بن ابي
النجود وراوياه ابو بكر شعبة وحفص بن سليمان فالاول شعبة فالداني يروي روايته
عن فارس بن احمد عن ابي الحسن عبد الباقي عن ابراهيم بن عبد الرحمن البغدادي عن يوسف
بن يعقوب الواسطي عن شعيب بن ايوب الصريفيني عن يحيى بن آدم عن ابي بكر شعبة
بن عياش بن سالم الكوفي والثاني حفص فالداني يروي روايته عن ابي الحسن طاهر بن غلبون
عن ابي الحسن علي الهاشمي عن احمد بن سهل الاشناني عن ابي محمد عبيد بن الصباح عن حفص
بن سليمان ابن المغيرة الاسدي البزاز الكوفي وهما اي شعبة وحفص كلاهما عن ابي بكر
عاصم بن ابي النجود الكوفي الاسدي مولاهم ويقال لهم عاصم بن بهدلة قيل هو اسم
ابيه وقيل امه توفي بالكوفة سنة ثمان وقيل سبع وعشرين ومائة وهو من
التابعين لحق اربعة وعشرين صحابيا رضي الله تعالى عنهم واخذ عاصم القراءة
عن عبد الرحمن عبد الله بن حبيب السلمي وعن ابي مريم زر بن حبيش الغاضري وهما

عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه وعبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه والى
علي وأبي بن كعب وزيد بن ثابت رضي الله تعالى عنهم كلهم عن النبي صلى الله
عليه وعلى آله وصحبه وسلم. السادس حمزة بن حبيب وراوياه
فالدوري يروي روايته عن أبي الحسن محمد بن يوسف عن أبي الحسين أحمد
بن عثمان بن بويان عن إدريس بن عبد الكريم عن أبي محمد خلف بن هشام البزار
وخلاد يروي روايته عن أبي الفتح فارس بن أحمد الضرير عن
عبد الله بن الحسين المقرئ عن محمد بن أحمد بن شنبوذ عن أبي بكر محمد ابن شاذان الجوهري
عن أبي عيسى سليم بن عيسى الحنفي خلاد بن خالد الصيرفي الكوفي
كلاهما عن ابن عيسى سليم بن عيسى الحنفي الكوفي وهو عن أبي عمارة حمزة
بن حبيب بن عمارة بن اسمعيل الزيات الكوفي الفرضي التيمي مولاهم المتوفى
بحلوان سنة ست وخمسين ومائة وهو من اتباع التابعين وأخذ القراءة
عن سليمان بن مهران الأعمش وغيره عن يحيى بن وثاب عن جماعة من أصحاب
ابن مسعود كعلقمة والأسود وعبيد بن فضلة وزر بن حبيش وأبي عبد الرحمن
السلمي وغيرهم كلهم عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله
عليه وعلى آله وصحبه وسلم. السابع علي الكسائي وراوياه

Marfat.com

راوي ابن عمرو بن العلاء اما الليث فالذي يروي روايته عنه الى الفتح فارس بن
احمد عن ابي الحسن عبد الباقي بن الحسين عن زيد بن علي عن احمد بن الحسن المعروف بالبطي
عن محمد بن يحيى الكسائي الصغير عن ابي الحارث الليث بن خالد البغدادي
الدوري فالذي يروي روايته عنه الى الفتح فارس بن احمد الضرير عن ابي
الحسن عبد الباقي بن الحسين عن محمد بن علي بن الجاسد الموصلي عن جعفر بن محمد بن
اسد النصيبي عن ابي عمر حفص بن عمر بن عبد العزيز الدوري النحوي كلاهما الليث
[illegible] كلاهما عن ابي الحسن علي بن حمزة الكسائي الكوفي النحوي المتوفى سنة
تسع وثمانين ومائة وهو من اتباع التابعين واخذ الكسائي القراءة عن
حمزة بن حبيب الزيات بسنده السابق وعليه اعتماد الكسائي في قراءته واخذها
الكسائي ايضا عن عبد الرحمن السلمي وزر بن حبيش شيخي عاصم بسنديهما السابقين
[illegible] مكاتبة [illegible] التفسير البيضاوي المسمى بانوار
التنزيل للقاضي ناصر الدين عبد الله بن عمر بن محمد بن علي بن ابي الخير البيضاوي
اجازني به الشيخ محمد هاشم المذكور عن شيخه عبد القادر بن ابي بكر الصديقي الحنفي
عن الشيخ حسن بن علي العجيمي عن الشيخ احمد بن محمد النخلي عن الامام يحيى بن مكرم
الطبري عن الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد قال اخبرنا به القاضي كمال الدين

ابو الفضل محمد بن ابی النجم محمد بن ابی بکر المرجانی قال اخبرنا به المسند ابو هریرة عبد الرحمن
بن محمد بن احمد بن عثمان الذهبی عن عمر بن الیاس المراغی قال اخبرنا به مؤلفه (ح)
التفسیر المسمی بمدارک التنزیل للعلامة حافظ الدین ابی البرکات عبد الله بن احمد
النسفی الحنفی رحمه الله تعالی اجازنی به الشیخ محمد هاشم عن عبد الغفور عن الشیخ عبد القادر
بن ابی بکر الصدیقی عن الشیخ حسن بن علی العجیمی عن الشیخ احمد بن محمد العجل عن الامام یحیی
بن مکرم الطبری عن الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فهد قال اخبرنا به جماعة منهم
والدی نجم الدین عمر بن فهد عن قاضی القضاة جمال الدین محمد بن علی بن احمد
العقیلی النویری شفاها قال اخبرنا به الامام ضیاء الدین محمد بن محمد بن سعید
العمری الحنفی اذنا قال انبانا به الامام قوام الدین مسعود بن برهان الدین
محمد بن یعقوب الکرمانی عن مؤلفه (ح) التفسیر المسمی بالوسیط لابی الحسن علی
بن احمد بن محمد الواحدی وله البسیط والوجیز وکتاب اسباب النزول ایضا (ح)
شیخنا محمد هاشم رحمه الله عن الشیخ عبد القادر بن ابی بکر الصدیقی عن
الشیخ حسن بن علی العجیمی عن الشیخ احمد بن محمد العجل عن الامام یحیی بن مکرم الطبری
عن الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فهد عن عز الدین عبد الرحیم بن محمد بن
الفرات قال اخبرنا الصلاح بن ابی عمر قال انبانا الفخر ابو الحسن علی بن احمد بن

Marfat.com

البخاري قال انبانا ابو سعيد عبد الله بن عمر الصفار قال اخبرنا عبد الجبار
بن محمد الخواري قال انبانا ابو الحسن علي بن احمد الواحدي المفسر مؤلفها
وضعها التفسير بالجلالين للعلامتين الامام المحقق جلال الدين ابي
عبد الله محمد بن احمد بن محمد المحلي الانصاري والحافظ العمدة جلال الدين ابو الفضل
عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي شرع فيه الجلال المحلي من سورة مريم الى آخر
الكتاب العزيز ثم شرع في تفسير النصف الاول فمات بعد تفسير سورة الفاتحة
فاتمه الحافظ السيوطي من اول سورة البقرة الى آخر سورة الكهف اخبرنا
به الشيخ محمد هاشم غفره الله تعالى قال انبانا به شيخنا عبد القادر الصديقي عن الشيخ
العجمي المذكور عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي عن ابي النجا سالم بن محمد السنهوري
المحدث شمس الدين محمد بن عبد الرحمن العلقمي [illegible] فيه عن الحافظ جلال
الدين السيوطي عن شيخه الجلال المحلي في تفسيره وعن الحافظ السيوطي في تكملة
[illegible] اجازني به الشيخ المذكور غفره الله بسنده
واصل الى الائمة رضي الله تعالى عنهم كتبته في كتاب الاجازة وسنكتبه في فصل
اجازة كتب الاسانيد ان شاء الله تعالى [illegible]
[illegible] وهي صحيح البخاري وصحيح مسلم وجامع الترمذي وسنن ابي داود والنسائي

المعروف

Marfat.com

وابن ماجة وعند البعض موطا بدل سنن ابن ماجة واختاره صاحب جامع الاصول
وعند البعض كتاب الدارمي لان رجاله ثقات والحديث المنكر والشاذ فيه نادر
والجمهور على الستة المتقدمة وغيرها من كتب الاحاديث وهذه عشرون
كتابا ذكر اسانيد غالبها واقدم الصحاح على غيرها والصحيحان على الاربعة
للشرط والشرف الذي لكتابيهما واقدم كتب الاحاديث على الفقه لكونها
اصلا له لا لشرف مؤلفيها على الائمة الاربعة صاحبي المذاهب الاربعة
لان هولاء الائمة الاربعة افضل منهم وان كان لهم تفاوت فيما بينهم
في الدرجة لقوله عليه الصلوة والسلام خير القرون قرني الحديث ففي الذكر
لابد من تقديمهم على من دونهم في الرتبة فافهم الصحيح للشيخ ابي
عبد الله محمد بن اسمعيل بن ابراهيم بن المغيرة الجعفي البخاري وانما قيل
له الجعفي لان المغيرة ابا جده كان مجوسيا اسلم على يدي يمان البخاري وهو
الجعفي والي بخارى فنسب اليه حيث اسلم على يده والجعفي ابو قبيلة من اليمن
وهو جعفي بن سعد والنسبة اليه كذلك ولد يوم الجمعة لثلاث عشرة
ليلة خلت من شوال سنة اربع وتسعين ومائة وتوفي ليلة الفطر
سنة ست وخمسين ومائتين وعمره اثنان وستون سنة الا ثلاثة عشر

Marfat.com

يوماً ولم يعقب ولداً ذكراً وابتدأ البخاري الامام في علم الحديث ورحل في طلب العلم
الى جميع محدثي الامصار وكتب بخراسان والجبال والعراق والحجاز والشام
ومصر واخذ الحديث عن المشايخ الحفاظ منهم مكي بن ابراهيم البلخي وعبيد الله بن
موسى العبسي وابو عاصم الشيباني وعلي بن المديني واحمد بن حنبل وعبد الله بن
الزبير الحميدي وغيرهم من الائمة واخذ عنه الحديث خلق كثير في كل بلدة حدث بها
قال الفربري سمع كتاب البخاري منه تسعون الف رجل فما بقي احد يروي عنه غيري
وقدم على المشايخ وله احدى عشرة سنة وطلب العلم وله عشر سنين قال البخاري
خرجت كتاب الصحيح من زهاء ستمائة الف حديث وما وضعت فيه حديثا الا
صليت ركعتين وقال احفظ مائة الف حديث وما وضعت فيه ومائتي الف حديث
غير صحيح وجملة ما في كتاب الصحيح سبعة آلاف ومائتان وخمسة وسبعون حديثا
بالاحاديث المكررة وقيل انها باسقاط المكررة اربعة آلاف حديث وصحيح المسلم
ايضا كذا اربعة آلاف حديث باسقاط المكررة وصنف الكتاب في ست عشرة
سنة وقدم البخاري بغداد فسمع به اصحاب الحديث واجتمعوا وعمدوا الى
مائة حديث واجتمعوا فقلبوا متونها واسانيدها وجعلوا متن هذا الاسناد
لاسناد آخر واسناد هذا المتن لمتن آخر ودفعوها الى عشرة نفر لكل عشرة

بيان عدد احاديث كتاب البخاري ومسلم

Marfat.com

احاديث وامروهم اذا حضروا المجلس ان يلقوها على البخاري فحضر المجلس جماعة
من اصحاب الحديث فلما اطمأن المجلس باهله انتدب اليه رجل من العشرة فسأله
عن حديث من تلك الاحاديث فقال لا اعرفه فسأله عن آخر فقال لا اعرفه حتى
فرغ من العشرة والبخاري يقول لا اعرفه فاما الفهماء فعرفوا بانكاره انه عارف
واما غيرهم فلم يدركوا ذلك منهم ثم انتدب اليه آخر بعد آخر الى تمام العشرة و
البخاري لا يزيدهم على قوله لا اعرفه فلما فرغوا التفت الى الاول منهم فقال
اما حديثك الاول فهو كذا والثاني كذا على النسق الى آخر العشرة فرد كل متن
الى اسناده وكل اسناد الى متنه ثم فعل بالباقين مثل ذلك فاقر له الناس
بالحفظ واذعنوا له بالفضل قال ابو مصعب احمد بن ابي بكر المدني محمد بن اسمعيل
افقه عندنا وابصر من احمد بن حنبل فقال رجل من جلسائه جاوزت الحد
فقال له مصعب لو ادركت مالكا ونظرت الى وجهه ووجه محمد بن اسمعيل
لقلت كلاهما واحد في الفقه والحديث وقال احمد بن حنبل ما اخرجت من
خراسان مثل محمد بن اسمعيل البخاري وقال انتهى الحفظ الى اربعة من خراسان
وذكر منهم البخاري وقال رجاء بن مرجى فضل محمد بن اسمعيل على العلماء
كفضل الرجال على النساء فقال له رجل يا محمد كان ذلك فقال هو آية من

Marfat.com

آيات الله يمشي على ظهر الارض وقال محمد بن اسحق ما رايت تحت اديم السماء
اعلم بالحديث من محمد بن اسمعيل البخاري وقال ابو سعيد بن منير بعث الامير خالد
بن احمد الذهلي والي بخارى الى محمد بن اسمعيل ان احمل الي كتاب الجامع والتاريخ
لاسمع منك فقال لرسوله انا لا اذل العلم ولا احمل الى ابواب الناس فان
كانت لك الى شيء حاجة فاحضر في مسجدي او في داري وان لم يعجبك هذا فانت
فانت سلطان فامنعني من المجلس ليكون لي عذر عند الله يوم القيمة فاني
لا اكتم العلم لقول النبي صلى الله عليه وسلم من سئل عن علم فكتمه الجم بلجام من
نار وقال غيره سبب مفارقة البخاري البخاري ان خالدا سال ان يحضر منزله
فيقرء الجامع والتاريخ على اولاده فامتنع من الحضور عنده فساله ان
يعقد مجلسا لاولاده ولا يحضر غيرهم فامتنع عن ذلك ايضا وقال لا يسعني
ان احضر بالسماع قوما دون قوم فاستعان ... بعلماء بخارا عليهم حتى
محمد بن اسمعيل لك الى شيء حاجة فاحضر ليكلموا في مذهبه فنفاه عن البلد فدعا
عليهم البخاري فاستجيب دعوته ... بعد زمان يسير في البلايا ونقل عن الوراق
وكان محمد بن اسمعيل صاحب الحديث يعني الحرمة اي يغرب الصبيان من هيبته
اخرج من البخاري بسببه وقال محمد بن احمد المروزي كنت نائما بين الركن
والمقام فرايت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فقال لي يا ابا زيد الى متى

Marfat.com

تدرس كتاب الشافعي ولا تدرس كتابي فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
كتابك قال جامع محمد بن اسمعيل البخاري وقال النجم بن الفضيل رايت النبي
صلى الله عليه وسلم في المنام ومحمد بن اسمعيل خلفه وكان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا خطا خطوة يخطو محمد ويضع قدمه على خطوة النبي صلى الله عليه وسلم ويتبع
اثره وقال عبد الواحد بن آدم الطواويسي رايت النبي صلى الله عليه وآله وسلم
في النوم ومعه جماعة من اصحابه وهو واقف في موضع ذكره قال فسلمت
عليه فرد السلام فقلت ما وقوفك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلى الله
عليه وسلم انتظر محمد بن اسمعيل البخاري فلما كان بعد ايام بلغنا موته فنظر
فاذا قد مات تلك الساعة التي رايت النبي صلى الله عليه وسلم فيها ... الشيخ
محمد هاشم المذكور عفى عنه الله ... اجازه نابه شيخنا ومولينا الشيخ عبد القادر
بن ابي بكر الصديقي الحنفي مفتي مكة المشرفة عن الشيخ محمد الشنبلي الشافعي
والشيخ منصور بن علي المنوفي الشافعي فالاول عن الشيخ سلطان بن
احمد المزاحي الازهري والثاني عن الشيخ علي بن علي الشبراملسي المصري
كلاهما عن شهاب الدين احمد بن خليل السبكي عن نجم الدين محمد بن احمد الغيطي
عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري عن الحافظ ابن حجر العسقلاني بسماعه على

Marfat.com

الرحلة المسند ابي اسحق ابراهيم بن احمد التنوخي بسماعه على ابي العباس احمد بن ابي
طالب بن نعمة بن الشحنة الحجار قال اخبرنا الشيخ الصالح سراج الدين ابو
عبد الله الحسين بن المبارك بن محمد بن يحيى الربعي الزبيدي الاصل ثم
البغدادي الدار والوفاة سماعا لجميعه قال اخبرنا ابو الوقت عبد الاول بن عيسى
بن شعيب السجزي الهروي الصوفي سماعا قال اخبرنا جمال الاسلام ابو الحسن
عبد الرحمن بن محمد بن المظفر بن داود الداودي سماعا عن ابي محمد عبد الله بن
احمد بن حمويه السرخسي الحموي سماعا قال اخبرنا ابو عبد الله محمد بن يوسف
الفربري سماعا قال اخبرنا به مؤلفه الامام البخاري رحمه الله تعالى سماعا مرتين
الاولى بفربر والثانية ببخارى ومنها الصحيح لابي الحسين مسلم بن الحجاج بن
مسلم القشيري النيسابوري احد الائمة الحفاظ ولد سنة اربع ومائتين
توفي عشية يوم الاحد لست بقين من رجب سنة احدى وستين ومائتين
رحل الى العراق والشام ومصر واخذ الحديث عن يحيى بن يحيى النيسابوري
وقتيبة بن سعيد واسحق بن راهويه واحمد بن حنبل وعبد الله بن مسلمة القعنبي
وغير هؤلاء من ائمة الحديث وعلمائه وقدم بغداد غير مرة وحدث بها روى
عنه خلق كثير منهم ابراهيم بن محمد بن سفيان والترمذي وابن خزيمة وكان

السجزي بكسر السين المهملة وسكون الجيم [illegible] المعجمة والالف [illegible]

Marfat.com

آخر قدومه بغداد سنة سبع وخمسين ومائتين وقال مسلم صنفت المسند الصحيح من
ثلثمائة الف حديث مسموعة وقد مر عدد احاديث صحيحه وقال محمد بن اسحاق بن
منده سمعت ابا علي ابن النيسابوري يقول ما تحت اديم السماء اصح من كتاب
مسلم في علم الحديث ان ما نقل عن النيسابوري بدل على تقديم صحيح المسلم وقد
عكست قول قد صرح الجمهور بتقديم صحيح البخاري في الصحة ولم يوجد عن احد
التصريح بنقيضه واما ما نقل عن ابي علي النيسابوري انه قال ما تحت اديم السماء
الخ فلم يصرح انه اصح من صحيح البخاري لانه انما نفى وجود كتاب اصح من كتاب مسلم
اذ النفي انما يقتضيه صيغة افعل من زيادة صحة في كتاب شارك كتاب مسلم في
الصحة يمتاز بتلك الزيادة عليه ولم ينفي المساوات وكذلك ما نقل عن
بعض المغاربة انه فضل صحيح مسلم على صحيح البخاري فذلك مما يرجع الى حسن
السياق وجودة الوضع والترتيب ولم يفصح احد منهم بان ذلك راجع الى الا
صحية ولو افصحوا به لرده عليهم شاهد الوجود فتقدم صحيح البخاري على غيره
من الكتب المصنفة في علم الحديث ثم صحيح مسلم لمشاركته البخاري في اتفاق العلماء
على تلقي كتابه بالقبول ثم ما وافق شرطهما اني قد اخترت هذه الرعاية في البعض
دون البعض ... ان العرف يقتضي في قولنا ما في البلد اعلم من زيد نفي من

Marfat.com

فيه ايضا لا نسلم ان عمر لم كان كذلك قلت يرد هذا قول النسفي
في العمدة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما طلعت الشمس ولا غربت بعد النبيين على احد
افضل من ابي بكر قال النسفي هذا ان ابا بكر افضل من ليس بنبي انتهى سلمنا لكن
يجوز اطلاق هذه العبارة وان وجد مساو او هو مقام مدح ومبالغة وهو يحتمل
مثل ذلك والله تعالى اعلم بالصواب الشيخ محمد هاشم المذكور عفا الله تعالى
قال اخبرنا به شيخنا عبد القادر مفتي مكة المعظمة سماعا من لفظه لطرف من اوله واجازة
في سائره عن الشيخ احمد بن محمد النخلي المكي قرأة عليه لبعضه واجازة في
سائره عن الشيخ عبد الله بن سالم المصري قرأة عليه لجميعه وايضا سماعا من لفظه
لبعضه من اوله واجازة لسائره كلاهما عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي
سماعا لبعضه واجازة لسائره عن الشيخ ابي النجا سالم بن محمد السنهوري سماعا
لبعضه واجازة لسائره عن النجم محمد الغيطي قرأة عليه لجميعه عن شيخ الاسلام
القاضي زكريا الانصاري سماعا عليه لجميعه عن الحافظ ابي النعيم رضوان بن محمد
العقبي قرأة عليه لجميعه عن الحافظ ابن حجر العسقلاني كلاهما عن الشرف ابي الطاهر
محمد بن محمد بن عبد اللطيف بن احمد القاهري المعروف بابن الكويك بسماع
العقبي لجميعه عليه بقراءة الحافظ ابن حجر في اربعة مجالس سوى مجلس الختم

Marfat.com

ابي الفرج عبد الرحمن بن محمد بن عبد الحميد بن عبد الهادي الحنبلي المقدسي سماعا عليه بجميعه
بسنده الى ابي العباس احمد بن عبد الدائم النابلسي سماعا عليه بجميعه عن محمد بن علي بن محمد بن
الحسن بن صدقة الحراني سماعا عليه بجميعه عن فقيه الحرم ابي عبد الله محمد بن الفضل
بن احمد الفراوي سماعا عليه بجميعه عن ابي الحسين عبد الغافر بن محمد الفارسي
النيسابوري سماعا قال اخبرنا ابو احمد محمد بن عيسى بن محمد بن عمرويه الجلودي
بضم الجيم واللام النيسابوري سماعا قال اخبرنا ابو اسحق ابراهيم بن محمد بن
سفيان الفقيه الزاهد النيسابوري سماعا عن مؤلفه الامام مسلم بن الحجاج
رحمه الله تعالى سماعا منه بجميعه سوى اوراق ثلثة معلومة فاجازة او وجادة

ابو داود سليمان بن الاشعث السجستاني احد من رحل وطاف وجمع
وصنف وكتب عن العراقيين والخراسانيين والشاميين والمصريين و
الحرميين ولد سنة اثنتين ومائتين وتوفي بالبصرة لاربع عشرة بقيت من
شوال سنة خمس وسبعين ومائتين وقدم بغداد مرارا ثم اخرج منها آخر
مرة سنة احدى وسبعين واخذ الحديث عن مسلم بن ابراهيم وسليمان بن
حرب وعبد الله بن مسلمة القعنبي ويحيى بن معين واحمد بن حنبل وغير هؤلاء من
ائمة الحديث ممن لا يحصى كثرة واخذ الحديث عنه ابنه وابو عبد الرحمن النسابوري

Marfat.com

واحمد بن محمد الخلال وغيرهم وكان داود سكن البصرة تقدم بغداد وروى كتابه المصنف
في سنين بها ونقله اهلها عنه وعرضه على احمد بن حنبل فاستجاده واستحسنه قال ابو داود
وكتبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسمائة الف حديث انتخبت منها ما
ضمنته هذا الكتاب جمعت فيه اربعة آلاف حديث وثماني مائة حديث ذكرت الصحيح
وما يشبهه وما يقاربه ويكفي الانسان لدينه من ذلك اربعة احاديث احدها قوله صلى
الله عليه وسلم انما الاعمال بالنيات والثاني قوله صلى الله عليه وسلم من حسن اسلام
المرء تركه ما لا يعنيه والثالث قوله صلى الله عليه وسلم لا يكون المؤمن مؤمنا
حتى يرضى لاخيه ما يرضى لنفسه والرابع قوله صلى الله عليه وسلم ان الحلال
بين وان الحرام بين الحديث قال ابو بكر الخلال ابو داود الامام المقدم في
زمانه رجل ورع تقدم وقال احمد بن محمد الهروي كان ابو داود احد حفاظ
الاسلام لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم علمه وعلله وسنده في اعلى
درجة من النسك والعفاف والصلاح والورع من فرسان الحديث وكان
لابي داود كم واسع وكم ضيق فقيل له يرحمك الله ما هذا قال الواسع للكتب
والآخر لا يحتاج اليه وقال الخطابي كتاب السنن لابي داود كتاب شريف لم
يصنف في علم الدين كتاب مثله قال ابو داود ما ذكرت في كتابي حديثا اجمع

Marfat.com

الناس على تركه وقال ابراهيم الحربي لما صنف ابو داود هذا الكتاب الين لابي داود
الحديث كما الين لداود عليه الصلوة والسلام الحديد وقال ابن الاعرابي
كتاب ابو داود لو ان رجلا لم يكن عنده من العلم الا المصحف الذي فيه كتاب
الله عز وجل ثم هذا الكتاب لم يحتج معهما الى شيء آخر من العلم اجازنيه
الشيخ محمد هاشم التتوي رضي الله تعالى عنه وعن اولاده ومحبيه قال اخبرنا به
شيخنا عبد القادر مفتي مكة عفره الله تعالى سماعا من لفظه طرفا من اوله واجازة
بروايته سائره عن الشيخ احمد بن محمد النخلي المكي قراءة عليه لحصة منه واجازة
لسائره والشيخ عبد الله بن سالم البصري ثم المكي سماعا عليه بقرأته بعضه من
اول الكتاب الى باب الخروج الى عرفة وقراءة عليه منه الى آخر الكتاب كلاهما
عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي سماعا عليه لبعضه واجازة لسائره سليمان
بن عبد الدائم البابلي عن جمال الدين يوسف بن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
عن والده قراءة وسماعا لبعضه واجازة لسائره قال اخبرنا العز عبد الرحيم
بن الفرات سماعا عليه لبعضه واجازة لسائره عن ابي العباس احمد بن محمد بن
الجوخي اذنا انا الفخر علي بن احمد البخاري سماعا عن ابي حفص عمر بن محمد بن
معمر بن طبرزد البغدادي سماعا قال اخبرنا به الشيخان ابو البدر ابراهيم بن محمد

Marfat.com

منصور الكرخي و ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد الدومي سماعاً عليهما ملفقاً قالا اخبرنا
به الحافظ ابو بكر احمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي قال اخبرنا ابو عمر القاسم
بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمي قال اخبرنا به ابو علي محمد بن احمد بن عمرو اللؤلؤي
قال اخبرنا به مؤلفه داود رحمه الله تعالى منها السنن لابي عيسى
الترمذي بكسر التاء وبالذال المعجمة منسوب الى ترمذ مدينة مشهورة من وراء
جيحون على شاطئه الشرقي توفي بها ليلة الاثنين الثالث عشر من رجب
سنة تسع وسبعين ومائتين وهو احد العلماء والحفاظ الاعلام وله في الفقه
يد صالحة اخذ الحديث من جماعة من ائمة الحديث ولقي الصدر الاول من المشايخ
مثل قتيبة ابن سعيد ومحمد بن غيلان ومحمد بن بشار واحمد بن منيع ومحمد بن المثنى
وسفيان بن وكيع ومحمد بن اسمعيل البخاري وغير هؤلاء و اخذ الحديث عن خلق
كثير لا يحصون كثرة و اخذ عنه خلق كثير منهم محمد بن احمد المحبوبي المروزي
له تصانيف كثيرة في علم الحديث وهذا كتابه الصحيح احسن الكتب واكثرها
فائدة واحسنها ترتيباً واقلها تكراراً وفيه ما ليس في غيره من ذكر المذاهب ووجوه
الاستدلال وتبيين انواع الحديث من الصحيح والحسن والغريب وفيه جرح وتعديل
وفي آخره كتاب العلل وقد جمع فيه فوائد حسنة لا يخفى قدرها على من وقف قال

Marfat.com

الترمذي صنفت هذا الكتاب فعرضته على علماء الحجاز فرضوا به وعرضته على علماء العراق
فرضوا به وعرضته على علماء خراسان فرضوا به ومن كان في بيته هذا الكتاب
فكأنما في بيته نبي يتكلم صلى الله عليه وسلم اجازني به الشيخ محمد هاشم رحمه الله تعالى
قال اخبرنا به شيخنا عبد القادر مفتي مكة رحمه الله تعالى سماعا طرفا من اوله واجازة
لسائره قال اخبرني به الشيخان احمد بن محمد النخلي المكي قراءة عليه لجميعه منه واجازة
لسائره وعبد الله بن سالم البصري سماعا عليه لجميعه كلاهما عن الشيخ محمد بن
علاء الدين البابلي سماعا لبعضه واجازة لسائره قال اخبرنا به الشيخ نور
الدين علي بن يحيى الزيادي عن الشهاب احمد بن محمد الرملي عن شيخ الاسلام
زكريا الانصاري عن عز الدين عبد الرحيم بن محمد بن الفرات باجازته
منه عن ابي حفص عمر بن الحسن المراغي عن الفخر بن البخاري عن عمر بن
طبرزد البغدادي قال اخبرنا ابو الفتح عبد الملك بن ابي القاسم عبد الله
بن ابي سهل الكروخي بفتح الكاف وضم الراء المخففة وضبطه القزويني بالقلم
بالتشديد عن القاضي ابي عامر محمود بن القاسم بن محمد الازدي وابي بكر احمد
بن عبد الصمد التاجر الغورجي وابي نصر عبد العزيز بن محمد الهروي الترياقي سماعا
عن ثلاثتهم لجميعه سوى الترياقي فسمع الكروخي منه جميعه الا الجزء الاخير وهو

Marfat.com

وهو اول مناقب ابن عباس الى آخر الكتاب فسمعه الكروخي من ابي المظفر عبيد الله
بن علي بن ياسين الدهان الهروي رحمهم الله قالوا اخبرنا ابو محمد عبد الجبار بن
محمد بن عبد الله بن ابي الجراح الجراحي المروزي قال اخبرنا ابو العباس محمد بن احمد
بن محبوب بن فضيل المحبوبي المروزي قال اخبرنا به مؤلفه الامام الترمذي سماعا
رحمه الله تعالى ومنها السنن لابي عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائي بفتح النون
وتخفيف السين المهملة وبالمد والهمزة منسوب الى مدينة نسا من خراسان مات
بمكة سنة ثلاث وثلاث مائة وهو مدفون بها هو احد الائمة الحفاظ العلماء
الفقهاء لقي المشايخ الكبار واخذ الحديث عن قتيبة وهناد بن السري و
محمد بن بشار ومحمد بن غيلان وابي داود وسليمان بن الاشعث وغيرهم
من المشايخ الحفاظ واخذ الحديث عنه خلق كثير منهم ابو القاسم بن [الرازي]
وابو جعفر الطحاوي وابو بكر ابن السني الحافظ وله كتب كثيرة في الحديث
والعلل وغير ذلك قال مامون المصري الحافظ خرجنا مع ابي عبد الرحمن
الى طرسوس فاجتمع جماعة من مشايخ الاسلام واجتمع الحفاظ عبد الله بن احمد
بن حنبل ومحمد بن ابراهيم مربع وغيرهما فتشاوروا من ينتقي لهم على الشيوخ فاجتمعوا
على ابي عبد الرحمن النسائي وكتبوا كلهم بانتخابه وقال الحاكم النيسابوري اما الكلام

Marfat.com

ابي عبد الرحمن على فقه الحديث فاكثر منه ان تذكر ومن نظر في كتابه السنن لم
تحير في حسن كلامه وقال سمعت علي بن عمر الحافظ غير مرة يقول ابو عبد الرحمن مقدم
على كل من يذكر بهذا العلم في زمانه كان شافعي المذهب وكان ورعا
اخبرنا به الشيخ محمد هاشم بن عبد الغفور التتوي غفرهما الله تعالى قال اخبرنا شيخنا و
مولانا عبد القادر الحنفي مفتي مكة المعظمة غفره الله تعالى سماعا من لفظه طرفا
من اوله واجازة لسائره عن الشيخين ان غيا الشيخ احمد بن محمد النخلي
المكي قراءة عليه لحصة منه واجازة لسائره والشيخ عبد الله بن سالم البصري سماعا
عليه لجميعه كلاهما عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي سماعا عن الشهاب احمد بن خليل
السبكي عن النجم سالم بن محمد السنهوري كلاهما عن النجم محمد بن احمد الغيطي
عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري سماعا لبعضه واجازة لسائره بقراءته لجميعه
على الزين رضوان بن محمد عن البرهان ابي اسحق ابراهيم بن احمد التنوخي
اجازة مشافهة بسماعه لجميعه على ابي العباس احمد بن ابي طالب الحجار باجازته
من ابي طالب عبد اللطيف بن محمد بن علي بن القبيطي بسماعه لجميعه على ابي زرعة
طاهر بن محمد بن طاهر المقدسي عن ابي محمد عبد الرحمن بن حمد الدوني بضم الدال
المهملة المشددة وكسر النون سماعا قال اخبرنا القاضي ابو نصر احمد بن الحسين

الدينوري

الدينوري المعروف بابن السني قال اخبرنا الحافظ القاضي ابو بكر احمد بن محمد بن اسحق
الدينوري المعروف بابن السني قال اخبرنا به مؤلفه الحافظ النسائي رحمه الله تعالى
[illegible] ابو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجه القزويني الحافظ صاحب السنن
مع اصحاب مالك والليث وعنه ابو الحسن القطان وخلق سواه ولد سنة تسع
ومائتين ومات سنة ثلاث وسبعين ومائتين وله من العمر اربع وستون
سنة اجازني به الشيخ المذكور غفره الله تعالى قال اخبرنا شيخنا عبد القادر مفتي مكة
غفره الله تعالى سماعا من لفظه طرفا من اوله واجازة لسائره عن شيخيه الثابتين
الشيخ احمد بن محمد النخلي المكي قراءة عليه لحصة منه واجازة لسائره والشيخ عبد الله
بن سالم البصري سماعا عليه لجميعه كلاهما عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي سماعا
عليه لبعضه واجازة لسائره عن البرهان ابراهيم بن ابراهيم بن حسن اللقاني
عن علي بن ابراهيم الحلبي كلاهما عن الشمس محمد بن احمد الرملي عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري عن الحافظ ابن حجر العسقلاني قراءة عليه لعاليه واجازة لباقيه بقراءته
على ابي العباس احمد بن عمر بن علي البغدادي اللؤلؤي نزيل القاهرة عن الحافظ
ابن الحجاج يوسف بن عبد الرحمن المزي سماعا لجميعه عن شيخ الاسلام عبد الرحمن
بن ابي عمر بن قدامة المقدسي سماعا عن الامام موفق الدين عبد الله بن احمد بن قدامة سماعا

عن ابي زرعة طاهر بن محمد بن طاهر المقدسي سماعا عن الفقيه ابي منصور محمد بن الحسين
بن احمد المقومي القزويني سماعا قال اخبرنا ابو طلحة القاسم بن ابي المنذر الخطيب
قال حدثنا ابو الحسن علي بن ابراهيم بن سلمة بن بحر القطان قال اخبرنا مؤلفه الامام
ابو عبد الله بن ماجة القزويني رحمه الله تعالى واما الكتاب الذي هو رابع الصحاح
الستة يعني كتاب الشمائل النبوية للحافظ ابي عيسى محمد بن عيسى بن سورة
الترمذي رحمه الله تعالى فانبأنا به الشيخ العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوي
غفر الله تعالى قال انبانا به شيخنا عبد القادر المذكور اجازة قال قرأته على العلامة
الشيخ حسن بن علي العجمي المكي قال اخبرني به الشيخ احمد العجل عن الامام يحيى بن مكرم
الطبري قال اخبرنا به شيخ الاسلام زكريا بن محمد الانصاري قال اخبرنا به القاضي
عز الدين عبد الرحيم بن الفرات قال اخبرنا به الشيخان المسندان صلاح الدين
محمد بن احمد بن ابي عمرو وابو حفص عمر بن الحسن بن مزيد بن اميلة المراغي
اجازة ان لم يكن سماعا قالا اخبرنا به الشيخ الامام فخر الدين ابو الحسن علي
بن احمد بن البخاري سماعا قال اخبرنا به ابو اليمن زيد بن الحسن الكندي
قال اخبرنا به الافتخار عبد المطلب بن الفضل الهاشمي قال اخبرنا به ابو شجاع
عمر بن محمد البسطامي قال اخبرنا به ابو القاسم احمد بن محمد الخليلي قال اخبرنا

Marfat.com

به الشريف ابو القاسم علي بن احمد بن محمد الخزعي قال اخبرنا ابو سعيد الهيثم بن
كليب الشاشي قال حدثنا به مؤلفه الترمذي رحمه الله تعالى ومنها مسند الامام
الاعظم الامام الاقدم ابي حنيفة الكوفي رحمه الله تعالى تاليف الامام الحافظ ابي
محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحارث الحارثي انبأنا به شيخنا العلامة محمد
هاشم المذكور غفره الله تعالى اجازة مكاتبة قال انبأنا به شيخنا ومولانا
الشيخ عبد القادر بن ابي بكر الحنفي قال انبأنا به الشيخ عبد الله بن سالم البصري
الاصل المكي المولد والمنشاء والوفاة الشافعي المذهب قال اخبرنا به العلامة
النحرير الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي المصري الشافعي عن الشهاب احمد بن
محمد بن الشلبي الحنفي عن الجمال يوسف بن شيخ الاسلام زكريا الانصاري عن
والده الشيخ زكريا الانصاري عن عبد السلام بن احمد البغدادي عن الشرف
ابي الطاهر محمد بن محمد بن عبد اللطيف المعروف بابن الكويك عن ام عبد الله
زينب المقدسية بنت الكمال احمد بن عبد الرحيم المقدسي عن عجيبة بنت الحافظ
ابي بكر الباقداري عن ابي الخير محمد بن احمد الباغباني عن ابي عمر عبد الوهاب
بن ابي عبد الله محمد بن اسحق بن محمد بن يحيى بن منده عن ابيه محمد بن اسحاق
عن مؤلفه الحارثي المتقدم ذكره ومنها المسند الامام ابي عبد الله احمد بن محمد

لعله
زبيبة

Marfat.com

بن حنبل بن هلال بن اسد الشيباني المروزي المعدود من كبار الآخذين عن
اتباع التابعين ممن لم يلق احدا من التابعين رضي الله تعالى عنه و
سنذكر بعض مناقبه في سند اصول الفقه ان شاء الله تعالى وفي مسنده من زيادات
ابنه عبد الله وشيء يسير من زيادات ابي بكر القطيعي الراوي عن عبد الله رحمهما
الله تعالى اخبرنا به الشيخ العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوي رحمهما الله
تعالى قال اخبرنا به شيخنا ومولانا عبد القادر مفتي مكة المشرفة سماعا من لفظه لبعضه
واجازة لسائره باجازته عن الشيخ حسن العجمي عن الحافظ ثقة محمد بن علاء
الدين البابلي عن المعمر محمد حجازي الشعراني عن المعمر محمد الرملي عن الحافظ
برهان الحجر العسقلاني عن المسند الكبير ابي المعالي عبد الله بن عمر بن علي بن مبارك
الهندي الاصل نزيل القاهرة الازهري المعروف بالسعودي قراءة عليه لجميعه في ثلثة
وخمسين مجلسا عن ابي العباس احمد بن محمد بن عمر بن ابا الفرج الحلبي المعروف
بحنبلة بفتحتي الحاء المهملة والفاء وسكون النون بعدها جيم ثم لام خفيفة
سماعا عليه لجميعه الا مواضع منه عن النجيب ابي الفرج عبد اللطيف بن عبد
المنعم بن علي بن نصر الحراني الاصل نزيل القاهرة سماعا عليه سوى مسند
ابي سعيد فبالاجازة قال اخبرنا به ابو محمد عبد الله بن احمد ابي المجد الحربي

امام

Marfat.com

أنبأنا أبو القاسم هبة الله بن محمد بن عبد الواحد بن الحصين الشيباني قال
أخبرنا أبو علي الحسن بن علي الواعظ قال أخبرنا أبو بكر أحمد بن جعفر بن حمدان
بن مالك القطيعي قال أخبرنا أبو عبد الرحمن عبد الله بن الامام أحمد بن حنبل قال
أخبرني أبي أحمد بن حنبل رحمه الله تعالى ومنها السنن الكبير والصغير وكتاب
الايمان للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن موسى البيهقي كان
أوحد دهره في الحديث والتصانيف ومعرفة الفقه وهو من كبار أصحاب الحاكم
أبي عبد الله قالوا سبعة من الحفاظ أحسنوا التصنيف وعظم الانتفاع بتصانيفهم
أبو الحسن علي بن الدارقطني ثم الحاكم أبو عبد الله النيسابوري ثم أبو محمد عبد الغني
الأزدي حافظ مصر ثم أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني ثم أبو عمر بن عبد البر
النمري حافظ أهل المغرب ثم أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي ثم أبو بكر أحمد بن علي
بن الخطيب البغدادي ولد البيهقي سنة أربع وثمانين وثلثمائة ومات بنيسابور
في جمادى الأولى سنة ثمان وخمسين وأربعمائة وله من العمر أربع وسبعون سنة
أنبأني بها الشيخ العلامة محمد شمس بن عبد العزيز التتوي غفره الله تعالى
قال أخبرنا بها شيخنا عبد القادر مفتي مكة المشرفة قال الشيخ ابراهيم بن حسن
الكوراني الكردي انا فيه من طريقين أعلاهما العارف بالله تعالى صفي الدين

احمد بن محمد المدنی القشاشی عن الشمس محمد بن احمد الرملی عن شیخ الاسلام زکریا
الانصاری عن عز الدین عبد الرحیم بن محمد المعروف بابن الفرات عن ابی حفص
عمر بن الحسن بن امیلة المراغی عن الفخر بن البخاری عن ابی القاسم عبد الصمد بن
محمد الحرستانی عن زاهر بن طاهر الشحامی عن الحافظ البیهقی رحمه الله تعالی
ومنها المعاجیم الثلاثة الکبیر والاوسط والصغیر للحافظ ابی القاسم سلیمان
بن احمد بن ایوب بن مطر اللخمی الطبرانی نسبة الی طبریة موضع بالشام المعجم
الکبیر مرتب علی حروف المعجم فی اسماء الصحابة رضوان الله تعالی علیهم اجمعین لکن
لم یذکر فیه مسند ابی هریرة لانه افرده بمصنف وهذا المعجم یشتمل علی ستین الف
حدیث علی ما قیل وجعلوه بتجزیة اثنی عشر مجلدا ابانا به الشیخ المحقق والعلامة
المدقق محمد هاشم التتوی قال اخبرنا به شیخنا عبد القادر رحمه الله تعالی سماعا من
لفظه لبعضه واجازة لسائره باسانید کثیرة منها عن الشیخ الملا ابراهیم بن حسن
الکورانی الکردی ایضا فی عن شیخین اعلاهما عن العارف بالله صفی الدین
احمد بن محمد المدنی القشاشی عن الشمس محمد بن احمد الرملی عن شیخ الاسلام
زکریا الانصاری عن عز الدین عبد الرحیم بن محمد المعروف بابن الفرات عن
ابی حفص عمر بن الحسن بن امیلة المراغی عن الفخر بن البخاری

أبي جعفر الصيدلاني عن فاطمة بنت عبد الله الجوزدانية قال أخبرنا أبو بكر محمد
بن عبد الله بن ريذة الضبي التاجر الأصبهاني قال أخبرنا به مؤلفه الطبراني رحمه الله
تعالى والمعجم الأوسط مرتب على أسماء شيوخه وأكثره من غرائب أحاديثهم وهو
كتاب جليل وكان مؤلفه يقول هو روحي أخبرني به شيخنا العلامة محمد هاشم بن
عبد الغفور التتوي قال أخبرنا به شيخنا عبد القادر مفتي مكة المشرفة سماعا
من لفظه لبعضه وإجازة لسائره بسنده في المعجم الكبير إلى أبي جعفر الصيدلاني
قال أخبرنا أبو علي الحداد قال أخبرنا الحافظ أبو نعيم الأصبهاني قال أخبرنا الطبراني
رحمهم الله تعالى والمعجم الصغير مرتب على حروف المعجم في أسماء شيوخه يذكر
فيه عن كل شيخ حديثا أخبرني به الشيخ العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور
التتوي غفره الله تعالى قال أخبرنا به شيخنا عبد القادر مفتي مكة المشرفة
سماعا من لفظه لبعضه وإجازة لسائره بعين السند المذكور في المعجم الأوسط
إلى الطبراني ومنها السنن للحافظ أبي الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي
بن مسعود بن النعمان بن دينار بن عبد الله الدارقطني نسب إلى دار القطن
هو محلة كانت ببغداد وقد كان ولد سنة خمس وثلثمائة ومات يوم الأربعاء لثمان
خلون من ذي القعدة سنة خمس وثمانين وثلثمائة وكان هو رضي الله

Marfat.com

تعالى عنه فريد عصره وفريد دهره وامام وقته انتهى اليه علم الحديث
المعرفة بعلله واسماء الرجال ومعرفة الرواة مع الصدق والامانة
والثقة والعدالة وصحة الاعتقاد وسلامة المذهب والقيام بعلوم
اخرى سوى الحديث منها علم القرآن ومعرفة مذاهب الفقهاء درس فقه
الشافعي على ابي سعيد الاصطخري وكتب عنه الحديث ايضا ومنها
معرفة الادب والشعر قال ابو طيب الطبري كان الدارقطني امير المؤمنين
في الحديث سمع خلقا كثيرا وروى عنه الحافظ ابو نعيم وابو بكر البرقاني
الجوهري والقاضي ابو الطيب الطبري وغيرهم رحمهم الله
الشيخ الشفيق البحر العميق محمد هاشم رحمه الله تعالى اخبرنا شيخنا المذكور
رحمه الله تعالى سماعا من لفظه لبعضه واجازة لسائره عن الشيخ المعمر ابراهيم
بن حسن الكوراني الكردي الشافعي رحمه الله تعالى عن العارف بالله صفي
الدين احمد بن محمد المدني القشاشي عن الشمس محمد بن احمد الرملي عن شيخ الاسلام
زكريا الانصاري عن عز الدين عبد الرحيم بن محمد بن الفرات عن ابي الثناء محمود
بن خليفة المنبجي عن الحافظ شرف الدين عبد المؤمن بن خلف الدمياطي
عن ابي الحسن علي بن الحسين المعروف بابن المقير عن ابي الكرم المبارك بن الحسن

Marfat.com

احمد الشهرزوري عن ابي الحسين محمد بن علي بن المهتدي بالله عن مؤلفه الدارقطني
رحمه الله تعالى ومنها السنن لابي جعفر محمد بن الصباح الدولابي رحمه الله تعالى
اجازة لي به الشيخ محمد هاشم غفره الله تعالى عن الشيخ عبد القادر مفتي مكة المشرفة
عن الشيخ محمد سليمان المغربي المالكي عن السيد محمد النقيب بن كمال الدين بن محمد
الحسيني عن محمد بن منصور بن المحب عن الخطيب محمد البهنسي عن الشمس محمد بن
محمد بن علي بن طولون عن ابي البقاء محمد بن العماد العمري عن البرهان ابراهيم
بن محمد الحلبي عن محمد بن عبد الله الصوفي عن العلاء سنقر بن عبد الله الزيني
عن الموفق عبد اللطيف بن يوسف البغدادي عن عبد الله محمد بن النقور
عن المبارك بن عبد الجبار الصيرفي عن ابي منصور محمد السواق عن ابي علي
مخلد بن جعفر الباقرحي عن ابي جعفر احمد بن يحيى الحلواني عن مؤلفه رحمه الله تعالى
ومنها صحيح الحافظ ابي عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نعيم
بن الحكم الضبي النيسابوري المعروف لقبه بالحاكم وكنيته بابن البيع
وسمي هذا الصحيح بالمستدرك اجازة لي به الشيخ العلامة محمد هاشم رحمه الله تعالى
قال اخبرنا به عبد القادر المذكور رحمه الله تعالى سماعا من لفظه لبعضه واجازة
لسائره باسانيد كثيرة احدها عن الشيخ الملا ابراهيم بن حسن الكوراني الكردي

Marfat.com

الشافعي رحمه الله تعالى عن العارف بالله تعالى صفي الدين احمد بن محمد الرملي عن
شيخ الاسلام زكريا الانصاري عن عز الدين عبد الرحيم بن محمد بن الفرات
عن ابي الثناء محمود بن خليفة المنبجي عن الحافظ شرف الدين عبد المؤمن بن
خلف الدمياطي عن ابي الحسن علي بن الحسين المعروف بابن المقير عن ابي
الفضل احمد بن طاهر الميهني عن ابي بكر احمد بن علي بن خلف الشيرازي عن
الحاكم بمستدركه رحمه الله تعالى عليهم ومنها مشارق الانوار النبوية من صحاح
الاخبار المصطفوية صلوات الله وسلامه على مصدرها للامام رضي الدين
ابي الفضائل الحسن بن محمد بن الحسن بن حيدر بن علي بن اسمعيل الصاغاني
اللغوي العمري الحنفي جمع فيه بين الصحيحين حدثنا به الشيخ العلامة المذكور
غفره الله تعالى اجازة انبانا به الشيخ عبد القادر مفتي مكة المشرفة باسانيد كثيرة
اعلاها عن الشيخ الملا ابراهيم بن حسن الكوراني الكردي ثم المدني عن العارف بالله
تعالى صفي الدين احمد بن محمد المدني القشاشي عن الشمس محمد بن احمد الرملي
عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري عن عز الدين عبد الرحيم بن محمد بن الفرات
عن ابي الثناء محمود بن خليفة المنبجي عن الحافظ شرف الدين عبد المؤمن بن خلف
الدمياطي عن المؤلف رحمه الله تعالى ومنها الجامع الصغير ...

Marfat.com

والخمسة ثلثتها للامام القراء الحافظ قاضي القضاة شمس الدين ابي الخير محمد
بن محمد بن محمد بن علي بن الجزري الدمشقي اجازة به الشيخ العلامة محمد هاشم التتوي
سلمه الله تعالى عما لا يليق بجنابه قال انبانا بها شيخنا عبد القادر سلمه الله تعالى
عن الشيخ حسن بن علي العجمي المكي عن الشيخ احمد بن محمد العجل عن الامام يحيى بن
مكرم الطبري المكي امام المقام عن جده المحب الاخير محمد بن محمد الطبري المكي عن
مؤلفها رحمه الله تعالى ومنها مشكوة المصابيح لولي الدين ابي عبد الله محمد بن عبد الله
بن الخطيب التبريزي اجازة به الشيخ الفقيه العلامة محمد هاشم المذكور غفره الله
تعالى قال اخبرنا به شيخنا عبد القادر مفتي مكة المباركة حفظه الله تعالى سماعا من بعضه
لبعضه واجازة لسائره باسانيد كثيرة منها عن حسن بن علي العجمي المكي عن الشيخ
احمد بن محمد العجل عن الامام يحيى ابن مكرم الطبري المكي امام المقام عن شيخ الاسلام
القاضي ذكريا بن محمد الانصاري عن الحافظ عبد العزيز بن فهد قال اخبرنا
به العلامة تقي الدين ابو الفضل محمد بن محمد بن فهد قال انبانا به الزين
ابو بكر بن الحسين المراغي قال اخبرنا به امام الدين علي بن مبارك شاه الصديقي
الساوجي قال اخبرنا به مؤلفه في قراءة واجازة ومنها الموطا للامام مالك رحمه الله
تعالى ومنها الموطا للامام محمد رحمه الله تعالى سندهما ما وصل الي الان الشيخ المذكور

Marfat.com

رحمه الله تعالى اجازني بها وستقف بها في كتاب الاجازة في فصل اجازة كتب
الاداب ان شاء الله تعالى ككتاب الاذكار والاربعين للشيخ ابي زكريا يحيى بن
شرف النووي رحمه الله تعالى وجميع ما يروي عنه بشروطه المعتبرة عند اهل الفقه
والحديث والاثر كان رضي الله تعالى عنه امام زمانه عالما فاضلا متورعا
فقيها محدثا ثبتا حجة له مصنفات كثيرة وتاليفات عجيبة مشهورة مفيدة
في الفقه مثل الروضة وفي الحديث مثل الرياض والاذكار وفي شرحه مثل
شرح مسلم وغير ذلك من معرفة الحديث واللغة سمع من المشايخ الكبار ومنه
خلق كثير اجاز رواية شرح مسلم والاذكار لجميع المسلمين وكان نوى
قرية من اعمال دمشق نشأ بها وحفظ الختمة وقدم دمشق في سنة خمسين
وستمائة وله تسع عشرة سنة فتفقه بشرع وكان حسن التعيش قانعا بالقوة
تاركا للشهوات صاحب عبادة وخوف صغير العمامة كبير الشان كثير السهر مكبا
على العلم والعمل مات في رجب سنة ست وسبعين وستمائة عاش خمسا واربعين
سنة اجازني بها وبجميع ما يروي عنه اخبر بمصنفاته الشيخ طيب بن عمر بن
عبد اللطيف الناشري اليمني الحديدي غفر الله تعالى عن الشيخ سليمان
بن عبد الله معافا خبير قراءة لبعضها واجازة لباقيها ولما يروي عنه

عن الشيخ

Marfat.com

عن الشيخ عيسى بن علي المرحومي عن الشيخ نور الدين علي الشبراملسي عن الشيخ
محمد الشوبري والشيخ علي الزيادي والشيخ علي الحلبي كلهم عن الشيخ شمس
الرملي عن والده الشيخ شهاب احمد الرملي عن الشيخ ابي يحيى زكريا الانصاري
عن الشيخ جلال المحلي عن الشيخ زين عبد الرحيم العراقي عن الشيخ علامة بن
العطار عن مؤلفها الشيخ ابي زكريا يحيى بن شرف النووي سماعا لبعضها
واجازة لباقيها رحمهم الله تعالى تنبيه المحدثين اثنا عشرة طبقة الاولى طبقة
الصحابة فان كلهم طبقة واحدة اذ الطبقة عبارة عن جماعة اشتركوا في
السن واللقاء للمشائخ وصغارهم شاركوا الكبار في ملاقات النبي
عليه افضل الصلوة واكمل التحيات وان لم يشاركوهم في السن
بهذا الاعتبار يعد من في الطبقة الثانية وكذلك التابعون كذا قالوا
والقياس ان يجري العدد من الطبقتين في الجمع والثانية طبقة اكابر التابعين
كابن المسيب الثالثة الطبقة الوسطى من التابعين كالحسن البصري وابن
سيرين الرابعة طبقة تليها جل روايتها عن كبار التابعين كالزهري وقتادة
الخامسة الطبقة الصغرى منهم الذين رأوا الواحد من الصحابة والاثنين
ولم يثبت لبعضهم السماع من الصحابة كالاعمش السادسة من عاصر الخامسة لكن

Marfat.com

لم يثبت لهم لقاء احد من الصحابة كابن جريج السابعة كبار اتباع التابعين كمالك
والثوري الثامنة الطبقة الوسطى منهم كابن عيينة وابن علية التاسعة الطبقة
الصغرى من اتباع التابعين كيزيد بن هارون والشافعي ولبى داود الطيالسي
وعبد الرزاق العاشرة كبار الآخذين عن تبع التابعين ممن لم يلق التابعين
كاحمد بن حنبل الحادية عشر الطبقة الوسطى من ذلك كالذهلي والبخاري الثانية
عشر صغار الآخذين من تبع الاتباع كالترمذي والحق بها باقي شيوخ
الائمة الستة الذين تاخرت وفاتهم قليلا كبعض شيوخ النسائي
فوفيات طبقة الاولى والثانية قبل المائة ومن الثالثة الى الثامنة
بعدها ومن التاسعة الى آخرها بعد المائتين الفصل الرابع في سند
الفقه مطلقا غير مقيد بكتاب ومقيدا بكتب ذكرا جازة البعض منها
سند اصول الفقه مطلقا غير مقيد بكتاب اجازني به الشيخ محمد هاشم رحمه الله تعالى
قال اجازني به شيخنا عبد المذكور رحمه الله تعالى عن شيخه محمد بن سليمان
المغربي عن الشيخ ابي عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري عن ابي عثمان سعيد
بن احمد المقري عن ابي زيد سقين عن شيخ الاسلام زكريا بن محمد
الانصاري عن كمال الدين بن الهمام وهو اخذ اصول الحنفية عن السراج

Marfat.com

عمر بن علي الشهير بقاري الهداية عن علاء الدين السيرامي عن السيد جلال الدين
الكرلاني شارح الهداية عن علاء الدين عبد العزيز البخاري صاحب الكشف و
التحقيق عن الاستاذ حافظ الدين الكبير عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار
الكردري عن برهان الدين علي بن ابي بكر المرغيناني صاحب الهداية عن فخر
الاسلام ابي الحسن علي البزدوي عن شمس الائمة السرخسي عن شمس الائمة
الحلوائي عن ابي علي الحسين بن خضر النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن
الاستاذ ابي عبد الله السبذموني عن ابي عبد الله محمد بن ابي حفص الكبير عن ابيه
عن الامام محمد بن الحسن الشيباني عن الامام الاعظم ابي حنيفة النعمان رحمه
الله تعالى بن ثابت بن زوطا الكوفي هو من رهط حمزة الزيات كان
خزازا يبيع الخز وكان جده زوطا من اهل كابل مملوكا لبني تيم الله بن
ثعلبة فاعتق وولد ابوه ثابت على الاسلام وقيل هو من الاحرار ما
وقع عليه رق قط وذهب ثابت الى علي بن ابي طالب وهو صغير فدعا له
بالبركة فيه وفي ذريته كذا ذكر في اسماء الرجال وذكر في طبقات الحنفية
هو النعمان بن ثابت بن كاؤس بن هرمز من ملك بغداد من بني شيبان
العرب اسلم على يد عمر رضي الله تعالى عنه ومن ثمة قيل انه من الموالي قال اهل

Marfat.com

بن حماد بن ابي حنيفة رح ولد جدي سنة ثمانين من الهجرة وذهب ثابت الى علي
رضي الله تعالى عنه وهو صغير ودعا له بالبركة فيه انتهى وذكر في خزانة الاكمل امام
المسلمين سراج اهل الدين ابو حنيفة رحمه الله تعالى النعمان بن ثابت بن النعمان
بن كاوس بن هرمز بن مرزبان من اولاد فارس من موالي بني تيم الله
بن ثعلبة كان خزازا كوفيا آباؤه من جده الكبير وردا النص في حقه على ما ورد
عن النبي صلى الله عليه وسلم يخرج في امتي رجل اسمه النعمان وكنيته ابو حنيفة
هو سراج امتي وقال القاضي ابو عبد الله الحسن بن علي الصيمري في كتابه
سراج لبيه؟
باسناده عن حماد بن ابي حنيفة قال ابو حنيفة النعمان بن ثابت زوطي وكان
ثابت ولد على الاسلام وكان زوطا مملوكا لبني تيم الله بن ثعلبة وعن
اسمعيل بن حماد بن ابي حنيفة رح قال انا اسمعيل بن حماد بن النعمان بن ثابت
بن النعمان بن هرمز بن المرزبان من ابناء فارس الاحرار والله ما وقع فينا
رق قط انتهى وذكر في خزانة الروايات في باب مناقب الامام في السراجية
اعلم ان صاحب مذهبنا اعني ابا حنيفة وهو نعمان بن ثابت قد ادرك آخر عهد
علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه حمله ابوه اليه وهو صغير وقد دعا له بالبركة كذا
ذكر نجم الدين النسفي رح انتهى وذكر في آخر كتاب اسماء الرجال ولد سنة ثمانين

٩ ماره

Marfat.com

وماتَ ببغداد سنة ثمانين ومائة ودفن بمقابر الخيزران وقبره معروف
ببغداد ونقل من شرح شيخ الاسلام زكريا الانصاري على القنية العراقي ولد الامام
الاعظم ابوحنيفة النعمان بن ثابت الكوفي سنة ثمانين وتوفي رحمه الله تعالى
سنة مائة وخمسين وقيل احدى وخمسين وقيل ثلث وخمسين وذكر في
شرح قصيدة المسماة بعقيدة الفوائد للشيخ قاسم بن قطلوبغا الحنفي ولد
ابوحنيفة رحمه الله تعالى سنة ثمانين وقيل احدى وستين وتوفي في رجب وقيل
في رمضان سنة خمسين ومائة وقيل لاحد عشرة ليلة خلت من جمادي الاولى
من السنة المذكورة وذكر في اسماء الرجال وكان في ايامه اربعة من الصحابة
رضي الله تعالى عنهم منهم انس بن مالك بالبصرة وعبدالله بن ابي اوفى بالكوفة
وسهل بن سعد الساعدي بالمدينة وابوالطفيل عامر بن واثلة بمكة ولم يلق
احدا منهم ولا اخذ عنهم واخذ الفقه عن حماد بن ابي سليمان وسمع عطاء بن
ابي رباح وابا اسحق السبيعي ومحمد بن المنكدر ونافعا وهشام بن عروة وسماك
بن حرب وغيرهم وسنذكر عدد مشايخه في سند فقه الحنيفة مطلق غير مقيدة
بكمابة انه بلغ الى مائة وروى عنه عبدالله بن المبارك ووكيع بن الجراح ويزيد بن
هارون والقاضي ابويوسف ومحمد بن الحسن الشيباني وغيرهم نقله المنصور من الكوفة

Marfat.com

الي بغداد واقام بها الي ان مات فيها وكان اكرهه ابن هبيرة ايام مروان بن محمد
الاموي علي القضاء بالكوفة فابي فضربه مائة سوط في عشرة ايام كل يوم عشرة
فلما راي ذلك خلي سبيله ولما اشخصه المنصور الي العراق واراده علي القضاء فابي
فحلف عليه ليفعلن وحلف ابو حنيفة لا يفعل وتكررت الايمان بينهما فحبسه المنصور
ومات في الحبس قال الحكيم بن هشام حدثت بالشام عن ابي حنيفة رحمه الله تعالي
انه كان من اعظم الناس امانة واراده السلطان علي ان يتولي مفاتيح خزائنه
او يضرب ظهره فاختار عذابهم علي عذاب الله تعالي وروي انه ذكر ابو حنيفة عند
ابن المبارك فقال تذكرون رجلا عرض عليه الدنيا بحذافيرها ففر منها كان
ربعة من الرجال وقيل طوالا يعلوه سمرة حسن الوجه احسن الناس منطقا
واحلاهم نغمة حسن المجلس شديد الكرم حسن المواساة لاخوانه قال الشافعي
قيل لمالك هل رايت ابا حنيفة قال نعم رايت رجلا لو كلمك في هذه الاسطوانة ان
يجعلها ذهبا لقام بحجته وقال الشافعي من اراد ان يتبحر في الفقه فهو عيال علي ابي
حنيفة قال ابو حامد الغزالي روي ان ابا حنيفة رحمه الله تعالي كان يحيي نصف الليل
فاشار اليه انسان وهو يمشي وقال لغيره هذا هو الذي يحيي كل الليل فلم يزل
بعد ذلك يحيي كل الليل وقال انا استحيي من الله تعالي ان اوصف بما ليس فيّ

Marfat.com

من عبادة وقال شريك النخعي كان ابو حنيفة طويل الصمت دائم الفكر قليل المحادثة
للناس وهذا من اوضح الامارات على علم الباطن والاشتغال بمهمات الدين فمن
اوتي الصمت والزهد فقد اوتي العلم كله فانه كان عالما عاملا ورعا زاهدا عابدا
اماما في العلوم الشرعية مرضيا انتهى وذكر في عين العلم منتخب احياء العلوم
لمصنف الكواشي وهو ابو عبد الله جمال الدين محمد بن عثمان بن عمر البلخي وسمع
في الكعبة ان يا ابا حنيفة اخلصت خدمتي واحسنت معرفتي فقد غفرت لك و
لمن تبعك الى قيام الساعة وتلمذ له كبار من المشائخ وتحمل لثقل القضاء ما
تحمل وما خالط الظلمة وما قبل منهم شيئا وما اشتغل بالدعوة الا بالاشارة النبوية
في المنام بعد ما قصد الانزواء وما استظل بحائط المديون حين اتاه متقاضيا
وتصدق بجميع مال اتى به وكيله لما خلط به ثمن ثوب معيب مبيع مخفيا وترك
لحم الغنم لما فقدت شاة في الكوفة وذكر في عقود المرجان في مناقب ابي حنيفة
ان ابا حنيـ النعمان رحمه الله تعالى اول من دون الفقه ورتبه ابوابا ثم تبعه مالك بن انس
في ترتيب الموطا لم يسبق ابا حنيفة احد لا من الصحابة ولا من التابعين
انما كانوا يعتمدون على قوة حفظهم فلما راى ابو حنيفة رحمه الله تعالى العلم منتشرا
خاف عليه فجعله ابوابا مبوبة وكتبا مترتبة فبدأ بالطهارة ثم بالصلوة

Marfat.com

تم بالصوم ثم بسائر العبادات ثم بالمعاملات ثم ختم بالمواريث لانها آخر
احوال الناس وهو اول موضع كتاب انتهى اذا ذكرنا بعض مناقب امام الاعظم
رحمه الله تعالى فلابد ان نذكر بعض مناقب ائمة الثلاثة اي المالك والشافعي
والاحمد بن حنبل رحمهم الله تعالى اما الامام المالك هو بن انس بن مالك بن ابي عامر
الاصبحي يكنى ابا عبد الله ولد سنة خمس وتسعين من الهجرة ومات بالمدينة سنة تسع
وسبعين ومائة وله اربع وثمانون سنة وقال الواقدي مات وله تسعون
سنة وذكر الشيخ ذكريا الانصاري في شرحه على الفية العراقي ولد امام دار
الهجرة ابو عبد الله مالك بن انس سنة ثلاث وتسعين او واحد او
اثنين وتوفي رحمه الله تعالى سنة مائة وتسعين انتهى وهو امام الحجاز
بل الناس في الفقه والحديث وكفاه فخرا ان الشافعي من تلامذه وصحابه
اخذ العلم عن الزهري ويحيى ابن سعيد ونافع ومحمد بن المنكدر وهشام
بن عروة وزيد بن ثابت وربيعة بن ابي عبد الرحمن وخلق كثير سواهم
اخذ العلم منه خلق كثير لا تحصون كثرة وهم ائمة البلاد ومنهم الشافعي و
محمد بن ابراهيم بن دينار وابو هشام وعبد العزيز بن ابي حازم وهو
نظرائه من اصحابه معن ويحيى بن يحيى وعبد الله بن سلمة القعنبي وعبد الله بن

Marfat.com

وهب وغيره هؤلاء ممن لا يحصي عدده وهؤلاء شيوخ البخاري ومسلم وابي داود
والترمذي واحمد بن حنبل ويحيى ابن معين وغيرهم من ائمة الحديث قال بكر بن عبد الله
الصنعاني اتينا مالك بن انس فجعل يحدثنا عن ربيعة بن عبد الرحمن وكنا نستزيده
من حديثه فقال لنا ذات يوم ما تصنعون بربيعة وهو نائم في ذلك الطاق
فنبهناه وقلنا له انت ربيعة قال نعم قلنا الذي يحدث عنك مالك بن انس قال
نعم قلنا كيف حظي بك مالك ولم تحظ انت بنفسك قال ما علمتم ان مثقالا من
دولة خير من حمل العلم قال عبد الرحمن بن مهدي سفيان الثوري امام في الحديث و
ليس بامام في السنة والاوزاعي امام في السنة وليس بامام في الحديث ومالك
بن انس امام فيهما جميعا وكان مالك مبالغا في تعظيم العلم والدين حتى كان اذا
اراد ان يحدث توضأ وجلس على صدر فراشه وسرح لحيته واستعمل الطيب و
يمكن من الجلوس على وقار وهيبة ثم حدث فقيل له في ذلك فقال احب ان
اعظم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يحيى بن سعيد ما في القوم اصح
حديثا من مالك وقال الشافعي اذا ذكر العلماء فمالك النجم وقال واذا جاء الحديث
من مالك فاشدد يديك به وقال مالك اذا لم يكن للانسان في نفسه خير لم يكن للناس
فيه خير وقال ليس العلم بكثرة الرواية وانما هو نور يضعه الله في القلب وقال

Marfat.com

ابو عبد الله رايت كان النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد قاعدا والناس حوله ومالك قايم بين
يديه وبين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم مسك فهو ياخذ منه قبضة قبضة ويدفعها
الى مالك ومالك يدرها على الناس قال مطرف فاولت ذلك بالعلم واتباع السنة وقال
الشافعي قالت لي عمتي ونحن بمكة رايت في هذه الليلة عجبا فقلت لها وما هو قالت
رايت كان قايلا يقول مات الليلة اعلم اهل الارض قال الشافعي رحمه الله تعالى
فحسبنا ذلك فاذا هو يوم مات مالك بن انس رضي الله تعالى عنه وله مناقب جمة
تتحير فيها العقول الامام ابو عبد الله محمد هو بن ادريس بن العباس بن
بن الشافع بن السائب بن عبيد بن يزيد بن هاشم بن عبد المطلب بن عبد مناف القرشي
المطلبي لقي الشافع النبي صلى الله عليه وسلم وهو مترعرع واسلم ابوه السائب يوم
بدر كان السائب صاحب راية بني هاشم فاسر وفدى نفسه ثم اسلم ولد الشافعي
بغزة سنة خمسين ومائة وحمل الى مكة وهو ابن سنتين وقيل ولد بعسقلان وقيل
باليمن وهي السنة التي مات فيها الامام ابو حنيفة ومنهم من قال انه ولد
في اليوم الذي مات ابو حنيفة قال البيهقي هذا التقييد في اليوم لم اجده الا في بعض الروايات
اما التقييد بالعام فهو مشهور بين اهل التواريخ وقال محمد بن الحكيم ان ام الشافعي
لما حملت به رات كان المشتري خرج من بطنها وانقض ثم وقع في بلدة شئ

الامام الشافعي ابو عبد الله محمد بن ادريس

Marfat.com

فسطينة فقال المعبر انه يخرج منك عالم عظيم وقال الشافعي رحمه الله تعالى رايت النبي
صلى الله عليه وسلم في النوم فقال لي يا غلام ممن انت فقلت من رهطك يا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال ادن مني فدنوت منه فاخذ من ريقه ففتح فمي فامر من
ريقه على لساني وفمي وشفتي وقال امض بارك الله فيك وقال ايضا رايت بمكة في
زمان الصبا في المنام رجلا ذا هيبة يؤم الناس في المسجد الحرام فلما فرغ من صلوته
اقبل على الناس يعلمهم فدنوت منه فقلت علمني فاخرج ميزانا من كمه فاعطاني وقال
هذا لك قال الشافعي رحمه الله تعالى وهناك معبر فعرضت الرؤيا عليه فقال انك تصير اماما
في العلم وتكون على السنة لان امام المسجد الحرام افضل الائمة كلهم واما الميزان
فانك تعلم حقيقة الشيء في نفسه وقال قال لي مالك ما اسمك فقلت محمد فقال يا محمد
اتق الله واجتنب المعاصي فانه سيكون لك شان من الشان فقلت نعم وكرامة
فقال ان الله قد القى على قلبك نورا فلا تطفيه بالمعصية وكان لمالك صاحب فراسة
وقال احمد بن حنبل ما اعلم احدا اعظم منة على الاسلام في زمن الشافعي من الشافعي
واني لادعو له في ادبار صلواتي اللهم اغفر لي ولوالدي ولمحمد بن ادريس الشافعي
وقال الحميدي قدم الشافعي من صنعاء الى مكة بعشرة آلاف دينار فضرب
خباءه خارجا من مكة وكان الناس ياتونه فما برحت حتى ذهبت كلها ثم دخلت مكة

Marfat.com

وقال المزني ما رأيت اكرم من الشافعي خرجت معه ليلة عيد من المسجد وانا اذاكره في مسئلة
حتى اتيت باب داره فاتاه غلام بكيس فقال له مولاي يقرئك السلام ويقول لك
خذ هذا الكيس فاخذه منه فاتى رجل فقال له يا عبد الله ولدت امرأتي الان وليس عندي
شيء فدفع اليه الكيس وصعد وليس معه شيء وفضائله كثيرة وسمع مالك بن
انس وسفيان بن عيينة ومسلم بن خالد وخلقا سواهم كثيرا حدث عنه احمد بن حنبل
وابو ثور ابراهيم بن خالد وابو ابراهيم المزني والربيع بن سليمان المرادي وخلق
كثير سواهم قدم بغداد سنة خمس وتسعين ومائة واقام بها سنتين ثم خرج
الى مصر ومات بها عند العشاء الآخرة ليلة الجمعة ودفن في يوم الجمعة بعد العصر
وكان آخر يوم من رجب سنة اربع ومائتين وله اربع وخمسون سنة قال
الربيع رأيت في المنام قبل موت الشافعي بايام ان آدم عليه السلام مات ويريدون
ان يخرجوا جنازته فلما اصبحت سألت بعض اهل العلم عنه فقال هذا موت اعلم اهل
الارض لان الله تعالى علم آدم الاسماء كلها فما كان شهرا حتى مات الشافعي وقال احمد
بن حنبل رأيت الشافعي رحمه الله في المنام فقلت له يا اخي ما فعل الله بك قال غفر لي
وتوجني وزوجني الى مناقب تعسر احصاؤها واما الامام ابو عبد الله احمد هو
بن حنبل الشيباني المروزي ولد ببغداد سنة اربع وستين ومائة ومات سنة

Marfat.com

احدى واربعين ومايتين وله سبع وسبعون سنة كان اماما في الفقه والحديث و
الزهد والورع والعبادة وبه عرف الصحيح والسقيم والمجروح من العدل نشا و
ببغداد وطلب العلم وسمع الحديث من شيوخها ثم رحل الى الكوفة والبصرة ومكة
والمدينة واليمن والشام والجزيرة وكتب عن علماء ذلك العصر فسمع من يزيد
بن هارون ويحيى بن سعيد القطان وسفيان بن عيينة ومحمد بن ادريس الشافعي
وعبد الرزاق بن همام وخلق كثير سواهم روى عنه ابناه صالح وعبد الله وابن
عمه حنبل بن اسحق ومحمد بن اسمعيل البخاري ومسلم بن حجاج النيسابوري وابو زرعه
وابو داود والسجستاني وخلق كثير سواهم الا ان البخاري لم يذكر في صحيحه عنه الا
حديثا واحدا في آخر كتاب الصدقات تعليقا وروى احمد ابن الحسن الترمذي عنه
حديثا آخر وفضايله كثيرة ومناقبه جمة قال اسحق بن راهويه احمد بن حنبل حجة
بين الله وبين عبيده في ارضه وقال الشافعي رحمه الله خرجت من بغداد
وما خلفت بها احدا اتقى واورع ولا افقه ولا اعلم من احمد بن حنبل وقال
احمد بن سعيد الدارمي ما رايت اسود الراس احفظ لحديث رسول الله ولا
اعلم بفقهه ومعانيه من ابي عبد الله احمد بن حنبل وقال ابو زرعه كان احمد
بن حنبل يحفظ الف الف حديث فقيل له ما يدريك قال ذاكرته فاخذت

عليه الابواب وقال ابراهيم الحربي رايت احمد بن حنبل كان الله جمع له علم الاولين
والآخرين من كل صنف يقول ما شاء ويمسك ما شاء وقال ابو داود السجستاني كانت
مجالسة احمد ابن حنبل مجالسة الآخرة لا يذكر فيها شيء من امر الدنيا وما رايته ذكر
الدنيا قط وقال محمد بن موسى حمل الى الحسن ابن عبد العزيز ميراثه من مصر مائة
الف دينار فحمل الى احمد بن حنبل ثلثة اكياس في كل كيس الف دينار فقال يا عبد الله
هذا من ميراث حلال فخذها وانفق بها على عايلتك قال لا حاجة لي فيها انا
في كفاية فردها ولم يقبل منها شيئا وقال عبد الله بن احمد كنت اسمع ابي كثيرا
يقول في دبر صلوته اللهم كما صنت وجهي عن السجود لغيرك فصن وجهي
عن المسئلة لغيرك وقال ميمون بن الاصبغ كنت ببغداد فسمعت ضجة
فقلت ما هذا فقالوا احمد بن حنبل يمتحن فدخلت عليه فلما ضرب الاول سوطا
قال بسم الله فلما ضرب الثاني قال لا حول ولا قوة الا بالله فلما ضرب الثالث قال
القرآن كلام الله غير مخلوق فلما ضرب الرابع قال لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا
فضرب تسعة وعشرين سوطا وكانت تكة احمد حاشية ثوب فانقطعت
فنزل السراويل الى عانته فرمى احمد طرفه الى السماء وحرك شفتيه فما كان باسرع
من ان بقي السراويل ولم ينزل فدخلت عليه بعد سبعة ايام فقلت يا عبد الله

Marfat.com

[seal]

رايتك تحرك شفتيك فاي شيء قلت قال قلت اللهم اني سالك باسمك الذي تعالت به العرش ان كنت تعلم اني على الصواب فلا تهتك لي سترا وقال محمد الكندي رأيت احمد بن حنبل في المنام ما صنع الله بك قال غفر لي ثم قال يا احمد ضربت فيّ قلت نعم يا رب قال يا احمد هذا وجهي فانظر اليه فقد ابحتك النظر ومنهما سند كتابي التنقيح وشرحه التوضيح كلاهما لصدر الشريعة عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة الحنفي رحمهم الله تعالى ابنيهما بهما شيخنا العلامة محمد هاشم المذكور غفره الله تعالى اجازة عن الشيخ عبد القادر مفتي مكة عن الشيخ ملا ابراهيم بن حسن الكوراني الكردي الشافعي عن الشيخ الامام صفي الدين احمد بن محمد المدني القشاشي قدس سره عن الشمس محمد بن احمد الرملي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري عن الحافظ ابن حجر العسقلاني عن العارف بالله الشيخ محمد بن محمد بن محمد البخاري الحافظي المشهور بخواجه محمد پارسا المدفون ببقيع الغرقد عن حافظ الدين ابي الطاهر محمد بن محمد بن الحسن بن علي الطاهري البخاري عن مؤلفهما رحمهم الله تعالى ومنهما سند كتاب التلويح حاشية التوضيح المذكور للعلامة المحقق سعد الدين مسعود بن عمر التفتازاني اجازه به الشيخ محمد هاشم المذكور غفره الله تعالى قال انبانا به الشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى عن الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ محمد بن علاء الدين

البابلي عن الشهاب احمد السنهوري عن شهاب الدين احمد بن محمد بن حجر الهيتمي المكي
عن الشرف عبد الحق بن محمد السنباطي عن العلامة امين الدين يحيى بن محمد الاقصرائي
عن العلامة علاء الدين احمد بن محمد السيرامي عن المؤلف رحمه الله تعالى اجازة
الشيخ المذكور رحمه الله تعالى بكتابي الحامي والشامية وسندهما ما وصل الي الفقير
الان من سند علم فروع فقه الحنيفة مطلقا وكتب ظاهر الرواية واسانيد كتب علم
الفروع اي فروع الفقه مقيدا الاول بيان سند فقه مذهب الامام الاعظم
الاقدم ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه مطلقا غير مقيد بكتاب اجازني شيخي ومعتمدي
الشيخ محمد ثم المذكور غفره الله تعالى قال اجازنا شيخنا عبد القادر المذكور عمره
الله تعالى باسانيد متعددة منها ما عن شيخه الشيخ حسن بن علي العجيمي الحنفي والشيخ محمد
بن سليمان المغربي المالكي كلاهما عن العلامة خير الدين الرملي الحنفي عن الشيخ محمد
بن سراج الدين عمر الحانوتي عن والده سراج الدين عن المحب محمد بن جرباش عن
ابي الخير محمد بن محمد الرومي عن المجد ابي الفتح محمد بن محمد الحريري قال اخبرنا ابي
اخبرنا قوام الدين امير كاتب بن امير عمر الاتقاني والحسام حسين بن علي السغناقي
كلاهما عن حافظ الدين ابي البركات عبد الله بن احمد النسفي عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار
الكردري عن الامام قاضيخان عن برهان الدين المرغيناني عن برهان الدين الكبير عبد العزيز

Marfat.com

بن عمر بن مازة و محمود بن عبد العزیز الاوزجندی و هما عن شمس الائمة السرخسی عن
شمس الائمة حلوائی عن ابی علی الحسین بن خضر النسفی عن ابی بکر محمد بن الفضل عن الاستاذ
ابی عبد الله السبذمونی عن ابی عبد الله محمد بن ابی حفص الکبیر عن ابیه عن الامام محمد
بن الحسن الشیبانی عن الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان رحمہ الله تعالی عن حماد بن ابی
سلمة عن ابراهیم النخعی عن علقمة بن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه عن النبی
صلی الله علیه وسلم عن رب العزة جل جلاله و تقدست اسمائه و صفاته و اخذ الامام
ابو حنیفة العلم ایضاً عن جماعة من التابعین یقال عددهم ثلاثمائة و تسعون اخذوا
عن اصحاب النبی صلی الله تعالی علیه و علیهم وسلم عن النبی صلی الله علیه وسلم و اخذ
ابو حنیفة رضی الله عنه ایضاً عن الصحابة رضی الله تعالی علیهم و علیه ما قیل کذا
فی اتحاف الاکابر اقول و قد مر فی مناقبه رضی الله تعالی عنه من اسماء الرجال و لم
یلق احدا منهم و لا اخذ منهم ای من الصحابة انتهی نعم روایته اسماء الرجال و طبقات
الحنفیة و خزانة الروایات صریحة فی ملاقات العلی رضی الله تعالی عنه الا انها لم تصح عند الاخذ
منه رضی الله عنه لانه کان صغیرا دعا له بالبرکة و الله اعلم بحقیقة الحال و عدد مشائخ
ابی حنیفة رحمه الله تعالی الذین سمع ابو حنیفة منهم و روی عنهم بلغ مائة و اما المشائخ
الذین سمعوا عن ابی حنیفة رحمه الله تعالی و رووا عنه بلغ عددهم ستمائة و خمسمائة

Marfat.com

كذا في خزانة الاكمل في كتاب التواريخ قريبا من آخر الكتاب واختلفوا في عدد مسائل
المنصوصة عن ابي حنيفة رحمه الله تعالى قال بعضهم ستمائة الف وكسر وقال الآخرون الف
الف مسئلة كذا في خزانة الاكمل والثاني بعد كتب ظاهر الرواية السير الكبير والصغير
وباقي الكتب الاربعة للامام الرباني محمد بن الحسن الشيباني رحمه الله تعالى ولا يخفى عليك
(هي المبسوط والجامع الكبير والجامع الصغير والزيادات)
ان كتاب الاصل هو المبسوط وانما سماه اصلا لانه صنفه اولا ثم صنف الجامع الصغير ثم
الجامع الكبير ثم الزيادات وسكت عن السير الكبير وفي شرح شمس الائمة السرخسي ان السير الكبير
آخر تصنيف صنفه محمد رح في الفقه اجازني بها الشيخ المحقق والعلامة المدقق الشيخ
محمد هاشم المذكور رحمه الله تعالى قال انبأنا بها شيخنا المذكور رحمه الله تعالى قال انبأنا
مسلسلا بالحنفية باسانيد كثيرة منها ما عن الشيخ حسن العجمي عن الشيخ خير الدين الرملي
عن العلامة احمد بن امين الدين عبد العال الجبلاطي عن ابيه عن جده عبد العزيز عبد الرحيم
بن الفرات عن ضياء الدين محمد بن محمد بن سعيد العمري الصغاني المكي عن قوام الدين
بن مسعود بن ابراهيم الكرماني عن الامام مظفر الدين احمد بن علي بن الساعاتي عن
تاج الدين علي بن سنجر الموصوف بابن السماك عن الامام ظهير الدين محمد بن احمد بن عمر البخاري
صاحب الفتاوى الظهيرية عن الامام ظهير الدين الحسن بن علي المرغيناني عن ابيه الامام
ظهير الدين الكبير علي بن عبد العزيز بن عبد الرزاق المرغيناني عن برهان الائمة الكبير عبد

(حاشية: بل كتب ظاهر الرواية السير الكبير والصغير ... الزيادات ... ظاهر الرواية ... جمعها ... والكتاب كتاب ... مسائل ... بالحاكم ... الكافي ... محمد كان قاضيا بالرقة ... سليمان بن شعيب الكيساني ... مسائل املاها محمد ... خط الا ... نسبت اليه وفي البعض ... العلامة ... عبارة عن جامع الصغير والكبير ... الروايات ... ظاهر الرواية والمبسوط والزيادات ... اربع عشر الاربعة المذكورة ... منه عفي عنه)

Marfat.com

العزيز بن عمر بن مازة عن شمس الائمة ابي بكر محمد بن احمد بن سهل السرخسي عن شمس الائمة
عبد العزيز بن احمد الحلوائي عن ابي علي الحسين بن خضر النسفي عن ابي بكر محمد بن الفضل البخاري
عن الاستاد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحارث الحارثي السبذموني عن ابي حفص
الصغير محمد عن ابيه ابي حفص الكبير احمد بن حفص البخاري عن الامام محمد بن الحسن الشيباني
رحمه الله تعالى هو من خواص اصحاب ابي حنيفة رحمه الله تعالى ذكر في خزانة الاكمل محمد
بن الحسن مولى بني شيبان من خواص اصحاب ابي حنيفة رحمه الله تعالى مات سنة تسع
وثمانين ومائة بالري وهو ابن سبع وخمسين سنة وولد رحمه الله تعالى بواسط
ونشأ بالكوفة ولزمه الشافعي مدة واخذ من علمه ولما سمع الشافعي من مسائل ابي
حنيفة رحمه الله تعالى قال الناس كلهم عيال ابي حنيفة رحمه الله تعالى في الفقه واما محمد
من الكتب ما ليس لاحد من هذه الامة وذلك اشهر من احتياج الى بيان
انتهى [illegible] تزوج محمد بن الحسن بام الشافعي وفوض اليه كتبه وماله فبسببه صار
الشافعي فقيها انتهى وذكر في خزانة الاكمل وولد ابي يوسف سنة ثلث عشرة ومائة
وفي رواية ابي جعفر الطحاوي سنة [illegible] وكان ابو يوسف يصلي كل يوم في حالة ولاية القضاء
ما تيسر له وقال وما صليت قط الا دعوت الله لابي حنيفة رحمه الله تعالى واستغفرت
وكان موت ابي يوسف سنة اثنين وثمانين ومائة قال شيخنا العلامة التتوي رحمه الله

الحمد لله قد اجزت اخانا في الله وحبيبنا الله الشيخ الجليل والحبر الجميل الشيخ تقي رحمة الله
بن الشيخ عبد الرحمن بن شيخ الحرمين بدر الدين بهذه الكتب الستة بحق اجازتي عن
مشائخي الكرام رحمهم ربهم بهذا السند بل لجميع ما عندي من اسانيد تلك الكتب مما
هو مذكور في رسالتي المسماة اتحاف الاكابر وبه تعالى استعين والله المستعان
بعض كتب علم فروع الفقه مقيدا بكتب منها المختصر المعروف بالقدوري من
تصانيف العلامة ابي الحسين احمد بن محمد بن احمد القدوري اجازني به الشيخ العلامة
محمد هاشم المذكور رحمه الله تعالى قال اجازنا به شيخنا عبد القادر مسلسلا بالحنفية عن
الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ خير الدين الرملي عن العلامة احمد بن امين الدين بن
عبد العال الجبلاطي عن ابيه عن جده عن العز عبد الرحيم بن الفرات عن ضياء
الدين محمد بن محمد بن سعيد العمري الصغاني المكي عن قوام الدين مسعود بن ابراهيم
الكرماني قال اخبرنا به ابو البركات عبد الله بن احمد بن محمود النسفي عن شمس الائمة
محمد بن عبد الستار الكردري عن برهان الدين علي بن ابي بكر المرغيناني عن نجم الدين
ابي حفص عمر بن محمد النسفي عن خلف بن احمد بن عبد الله ابي القاسم الخيزاشحي
بالشين المعجمة والحاء المهملة عن ابي عبد الله محمد بن علي الدامغاني عن مؤلفه وقد
اجازني الشيخ رحمه الله تعالى بمتني القدوري احدهما المذكور والثاني سنده ما وصل الي

الكتب المذكورة
الاكابر

Marfat.com

ومنها كتاب الهداية والتجنيس من مصنفات العلامة برهان الدين علي بن ابي بكر بن عبد الجليل
المرغيناني رواية لي بها الشيخ محمد هاشم رحمه الله تعالى قال انبانا بها الشيخ عبد القادر
رحمه الله تعالى مسلسلا بالحنفية باسانيد كثيرة منها ما عن الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ خير
الدين الرملي عن الشيخ محمد بن سراج الدين الحانوتي عن العلامة ابراهيم الكركي عن
العلامة محمد بن سليمان الكافيجي عن محمد بن شهاب الحنفي عن نظام الدين عبد الاول
بن برهان الدين علي بن عماد الدين حفيد بن حفيد المؤلف عن السيد جلال الدين
بن شمس الدين الكرماني صاحب الكفاية شرح الهداية عن الامام علاء الدين عبد العزيز
بن احمد البخاري قال اخبرنا بها الامام حافظ الدين الكبير محمد بن محمد بن نصر البخاري
النسفي قال اخبرنا بها شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردري الى مؤلفها رحمه الله تعالى
ومنها النهاية شرح الهداية للعلامة حسام الدين حسين بن علي بن حجاج بن علي
السغناقي اجازني بها الشيخ العلامة محمد هاشم المذكور غفره الله تعالى مسلسلا
بالحنفية ايضا قال انبانا بها الشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى باسانيد كثيرة منها
باسناده المتقدم في الهداية الى السيد جلال الدين بن شمس الدين الكرماني عن مؤلفه
السغناقي ومنها شرح الهداية المسمى بالبناية للحافظ العلامة قاضي القضاة بدر
الدين محمود بن احمد العيني اجازني بها الشيخ العلامة التتوي رحمه الله تعالى قال انبانا

به الشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى مسلسلاً بالحنفية ايضاً باسانيد كثيرة منها ما عن
الشيخ حسن العجمي الحنفي عن السيد النقيب محمد بن كمال الدين بن حمزة اجازة
وقد كان تمذهب بمذهب الامام ابي حنيفة دون اقاربه اجمع عن الشيخ شمس الدين
محمد بن منصور بن محب الدين الحنفي الدمشقي عن شيخ الاسلام محمد البهنسي
الخطيب عن العلامة قطب الدين محمد بن سلطان مفتي الحنفية بدمشق عن الشيخ
شرف الدين قاسم عن المؤلف العيني ومنها شرح الهداية المسمى فتح القدير
للعلامة المحقق مرجع العلماء في عصره كمال الدين محمد بن عبد الواحد السيواسي
الاصل ثم القاهري المعروف بابن الهمام رحمه الله تعالى اجازني به الشيخ المذكور عن
الشيخ عبد القادر بسنده الى الشيخ قاسم بن قطلوبغا عن المؤلف ابن الهمام
ومنها اتمام الهداية للعلامة محي الدين عبد القادر بن محمد القرشي وقد اجازني بها
الشيخ المذكور غفره الله تعالى قال انبأنا بها الشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى عن الشيخ
حسن بن علي العجمي عن العلامة شهاب الدين احمد بن محمد الخفاجي عن العلامة علي بن
محمد بن غانم المقدسي عن العلامة نور الدين علي بن ياسين الطرابلسي عن الحافظ
شمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوي وعن العلامة ابي البقاء محمد بن شهاب احمد بن
الضياء العمري عن ابيه قاضي القضاة شهاب الدين احمد بن الضياء محمد بن

محمد سعيد الصفاني العمري عن مؤلفها العلامة محيي الدين عبد القادر بن محمد القرشي المكي
ومنها الكفاية شرح الهداية اجازني بها الشيخ المذكور رحمه الله تعالى وسنده ما وصل
إليّ ومنها كنز الدقائق واصله الوافي وشرحه الكافي كلها للإمام حافظ الدين
أبي البركات عبد الله بن أحمد بن محمود النسفي رحمه الله تعالى اجازني بها الشيخ محمد هاشم
المذكور غفره الله تعالى قال أنبأنا الشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى بأسانيد كثيرة
مسلسلا بالحنفية منها عن الشيخ حسن العجيمي عن مفتي الحنفية بزبيد الشيخ عبد الفتاح
الخاص عن أخيه الشيخ محمد عن والده الشيخ الصديق عن والده الشيخ الكبير محمد الخاص
عن الشيخ أبي القاسم بن عبد العليم القرطبي عن زين الدين أحمد بن أحمد الشرجي عن
العلامة أبي البقاء محمد بن الشهاب أحمد بن الضياء العمري عن والده العلامة ثم
شهاب الدين أحمد بن الضياء عن المعمر شمس الدين محمد بن علي بن محمد القرشي المكي
عن شمس الدين عبد الله بن حجاج الكاشغري قال أخبرنا حسام الدين حسين بن
علي السغناقي قال أخبرنا بها مؤلفها أبو البركات رحمه الله تعالى إجازة ومنها
شرح الكنز المسمى بتبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للعلامة فخر الدين أبي
عمرو عثمان الزيلعي اجازني به الشيخ العلامة محمد هاشم المذكور غفره الله تعالى قال
أنبأنا به شيخنا عبد القادر المذكور رحمه الله تعالى عن الشيخ حسن بن علي العجيمي

Marfat.com

العلّامة شهاب الدين احمد بن محمد الخفاجي عن العلّامة علي بن محمد بن غانم المقدسي عن العلّامة نور الدين علي بن ياسين الطرابلسي عن الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوي عن العلّامة ابي البقاء محمد بن شهاب احمد بن الضياء العمري عن العلّامة محي الدين عبد القادر بن محمد القرشي المكي عن مؤلفه الزيلعي ومنها البحر الرائق شرح كنز الدقائق والاشباه والنظائر كلاهما للعلّامة زين الدين بن نجيم رحمه الله تعالى اجازني بهما الشيخ محمد هاشم المذكور قال انبأنا بهما شيخنا عبد القادر رحمه الله تعالى عن الشيخ حسن بن علي العجمي عن العلّامة السيد محمد النقيب عن الشيخ رمضان بن عبد الحق العكاري عن العلّامة شمس الدين محمد بن علي العلمي المقدسي مفتي الحنفية بدمشق عن اخيه عن مؤلفهما رحمه الله تعالى ومنها النهر الفائق شرح كنز الدقائق للعلامة سراج الدين عمر بن نجيم رحمه الله تعالى اجازني به الشيخ محمد هاشم المذكور غفره الله تعالى قال انبأنا به الشيخ عبد القادر المذكور رحمه الله تعالى عن الشيخ حسن علي العجمي عن الشيخ محمد السروري عن العلّامة السيد احمد بن محمد الحموي كلاهما عن العلّامة احمد بن عمر التويري العوفي عن المؤلف رحمه الله تعالى ومنها شرح الوقاية ومختصر الوقاية كلاهما للعلّامة صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة رحمه الله تعالى اجازني بهما الشيخ محمد هاشم المذكور غفره الله تعالى قال انبأنا بهما شيخنا عبد القادر

Marfat.com

رحمه الله تعالى عن الشيخ حسن العجمي عن الشيخ عبد الفتاح الخاص عن الشيخ محمد بن عبد القادر
النحريري عن سراج الدين محمد الحانوتي عن الشيخ حسن العجمي عن الشيخ عبد الفتاح
الخاص عن الشيخ محمد النحراوي عن السراج محمد الحانوتي عن العلامة ابراهيم الكركي
عن الشيخ امين الدين يحيى بن محمد بن ابراهيم الاقصرائي عن الشيخ محمد بن محمد
البخاري عن حافظ الدين ابي طاهر محمد بن محمد بن علي البخاري الطاهري عن
صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود بن محمود بن احمد رحمه الله تعالى بهما في المتن
والخلاصة اجازني بها الشيخ محمد هاشم المذكور رحمه الله تعالى وما وصل الي السند هنا

طبقات الفقهاء

تنبيه احمد بن كمال قال العلامة الفقهاء على سبعة طبقات الاولى طبقة المجتهدين في
الشرع كالائمة الاربعة ومن سلك مسلكهم في تاسيس قواعد الاصول واستنباط احكام
الفروع عن الادلة الاربعة الكتاب والسنة والاجماع والقياس على حسب تلك
القواعد من غير تقليد لاحد لا في الفروع ولا في الاصول والثانية طبقة المجتهدين
في المذهب كابي يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى وسائر اصحاب ابي حنيفة رحمهم الله تعالى
القادرين على استخراج الاحكام عن الادلة المذكورة على مقتضى القواعد التي
قررها امامنا الاعظم رحمه الله تعالى فانهم وان خالفوه في بعض احكام الفروع
لكنهم يقلدونه في قواعد الاصول وبه يمتازون عن المعارضين في المذهب ويفارقونهم

Marfat.com

كالشافعي ونظائره المخالفين لابي حنيفة رحمه الله تعالى في الاحكام غير مقلدين له في الاصول
والثالثة طبقة المجتهدين في المسائل التي لا رواية فيها عن صاحب المذهب كالخصاف
وابي جعفر الطحاوي وابي الحسن الكرخي وشمس الائمة الحلوائي وشمس الائمة السرخسي وفخر
الاسلام البزدوي وفخر الدين قاضيخان وامثالهم رحمهم الله تعالى فانهم لا يقدرون
على مخالفة الشيخ لا في الاصول ولا في الفروع لكنهم يستنبطون الاحكام في مسئلة لا نص
فيها على حسب اصول قررها ومقتضى قواعد بسطها والرابعة طبقة اصحاب التخريج من
المقلدين كالرازي واضرابه رحمهم الله تعالى فانهم لا يقدرون على الاجتهاد اصلا
لكنهم لاحاطتهم الاصول وضبطهم الفروع يقدرون على تفصيل قول مجمل ذي وجهين
وحكم مبهم محتمل الامرين منقول عن صاحب المذهب او عن احد اصحابه المجتهدين
برائهم ونظرهم في الاصول والمقايسة على امثاله ونظائره من الفروع وما وقع
في بعض المواضع من الهداية كذا في تخريج الكرخي وتخريج الرازي من هذا القبيل
والخامسة طبقة اصحاب الترجيح كالحسن القدوري وصاحب الهداية وامثالهم رحمهم الله تعالى
وشانهم ترجيح بعض الروايات على بعض اخري بقولهم هذا اوفق للقياس وهذا
ارفق للناس والسادسة طبقة المقلدين القادرين على التمييز بين الاقوي والقوي
والضعيف والضعيف وظاهر الرواية والنادرة كاصحاب المتون المعتبرة من

Marfat.com

المتأخرين مثل صاحب الكنز وصاحب المختار وصاحب الوقاية وصاحب المجمع وأمثالهم
أن لا ينقلوا في كتبهم الأقوال المردودة والرواية الضعيفة والتي تخالف طريقة
المقلدين الذين لا يقدرون على ما ذكروا ولا يفرقون بين الغث والسمين ولا
يميزون الشمال عن اليمين بل يجمعون ما يجدون كحاطب الليل فالويل لهم ولمن
قلدهم كل الويل الفصل السادس في إجازة كتب الأدب منها الإحياء العلوم
لحجة الإسلام أبو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالي الطوسي رحمه الله تعالى و
منها العين العلم الملخص من إحياء العلوم لأبي عبد الله جمال الدين محمد بن عثمان
بن عمر البلخي رحمهم الله تعالى ومنها الطريقة المحمدية ومنها شرعة الإسلام أجاز
بها الشيخ محمد هاشم رحمه الله تعالى مكاتبة وسندها ما وصل إلي وكتاب الإجازة
الذي كتب إلي الشيخ رحمه الله تعالى أولا هذا كان الشيخ رحمه الله تعالى كتب بسم الله
الرحمن الرحيم الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله
وصحبه ومن نحا نحوه وبعد فإني قد أجزت لما فتح الله وحبيبا بعد الحاوي
لمراتب الكمال الجامع لمدارج الرجال الشيخ فقير الله بن عبد الرحمن بن سورج
الرتاسي ثم الجلالابادي الحصاري حفظه المولى المعين وثبته على الدين المتين
آمين من كتب الأحاديث بالصحاح الستة المعروفة التي عليها مدار الإسلام و

Marfat.com

كملت شهرتها بين الانام وكذلك اجزته بكتاب دلائل الخيرات في الصلوة على سيد الكائنات صلى الله عليه وسلم باسانيدي المتصلة من طريق مشائخي الكرام واساتذتي الفخام الي مؤلفيها العظام نفعنا الله تعالى ببركاتهم ومتعنا بجميل كراماتهم وتلك الاسانيد تجمعها كتابا اتحاف الاكابر الذي هو قدر المصحفين تقريبا اجازة عامة تامة كاملة شاملة راجيا من الشيخ المجاز المنار اليه ان لا ينساني في الخلوات والجلوات من دعاء خاتمة الخير وصلاح الاولاد وحصول رضاء رب البريات جل شانه هذا مع اني لست من فرسان هذا الميدان ولا ممن له في السماحة يدان ولكن المامور معذور وقد كان ذلك ليلة الخميس في التاريخ العشرين من شهر ذي القعدة الحرام سنة ثلث وستين ومائة والف من الهجرة سيد الانام عليه افضل الصلوة والسلام قال ذلك بفمه وكتبه بقلمه رهين ذنبه الراجي عفو ربه الفقير محمد هاشم بن المرحوم عبد الغفور بن المبرور عبد الرحمن السندي البتورائي ثم التقوي كان الله له ومعه في كل وقت وحين آمين ولا حول ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم وكتب الاجازة التي كتبه الشيخ الي رحمه الله تعالى ثانيا هذا قال الشيخ غفره الله تعالى مبتديا بسم الله الرحمن الرحيم ٥ الحمد لله وحده والصلوة على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه ومن نحا نحوه

Marfat.com

وبعد فقد اجزت اخانا في الله وحبيبا لله الشيخ العارف بالله العلي قيم الله
بن عبد الرحمن بن سوريج الربانيسي ثم الجلال ابادي الحصاري كان الله تعالى له ومعه
في كل وقت وحين بالقرآن العظيم مع الروايات عن القراء السبعة المشهورين و
بمسند الامام الاعظم والهمام الاقدم ابي حنيفة الكوفي للعلامة الخوارزمي المشتمل
على خمسة عشر مسندا من مسانيده وبمسند الامام احمد بن حنبل مع زوائد ابنه عبد الله
فيه وبمستدرك الحاكم وبشعب الايمان للبيهقي وبالحصن الحصين ومختصره العدة
والجنة للشمس ابن الجزري وبالشمائل النبوية للترمذي وبمشكوة المصابيح لولي الدين
التبريزي ومشارق الانوار للصغاني وبمسند البزار وبسنن الدارقطني وبا
السنن الكبير والصغير للبيهقي وبموطاء الامام مالك وبموطاء الامام محمد بن الحسن
وبالمعاجيم الثلاثة للطبراني من كتب الحديث وبتفسير البيضاوي والمدارك للنسفي
والوسيط للواحدي وبالجلالين للمحلي والسيوطي وتفسير الراغب [illegible] من كتب التفسير
بالتنقيح والتوضيح والتلويح وبالحسامي والتاشي من كتب اصول الفقه و
بعلم اصول الفقه واصول الحديث والعقائد مطلق وبالهداية والتجنيس لابي بكر [illegible]
وشروح الهداية المسماة بالنهاية والكفاية والبناية وفتح القدير واوهام البداية
وبالوافي وشرحه الكافي وبالكنز وشروحه التبيين والبحر والنهر وبالوقاية و

Marfat.com

شرحها لصدر الشريعة ومختصرها المسمى بالنقاية وبمتن القدوري و منية المصلي والحلية والاشباه من كتب فروع فقه الحنفية مطلقا وباحياء العلوم والطريقة المحمدية وعين العلم وشرعة الاسلام من كتب الاداب وبالقصيدة التي مطلعها بانت سعاد لسيدنا كعب رضي الله تعالى عنه والقصيدة المعروفة بالبردة من كتب القصائد وبالحزب اليماني والحزب الاعظم والاوراد الفتحية والدرود التاجي وسائر الدعاء من كتب الاذكار وبعلم النحو مطلقا باسانيدي المتصلة من طريق مشايخي الكرام في غالبها الى مؤلفيها نفعنا الله تعالى بهم اجازة مكاتبة رجاء ان لا ينساني ان شيخ المجاز اليه مع اولادي عن دعوات الصالحات في اوقاته المباركات عن الخلوات والجلوات مع اني لست من فرسان هذا الميدان ولا ممن له في المساجد يدان هذا وقد كان ذلك ثاني شهر رمضان المعظم من سنة الف ومائة واربع وستين من هجرة الرسول المكرم صلى الله تعالى عليه وسلم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم قال ذلك بفمه وكتبه بقلمه رهين ذنبه الراجي عفو ربه الغفور محمد هاشم بن عبد الغفور عبد الرحمن السندي التتوي بصره الله تعالى بعيوب نفسه وجعل يومه خيرا من امسه آمين الفضل السابع في اسماعيل

Marfat.com

كتب الاذكار منها قصيدة سيدنا كعب بن زهير بن ابي سلمى المزني الصحابي
رضي الله تعالى عنه المسماة ببانت سعاد في مدح خير العباد وقد انشدها كعب بين
يديه صلى الله عليه وسلم اجازني بها الشيخ محمد هاشم المذكور غفر الله تعالى له
قال اسنادنا بها شيخنا عبد القادر المذكور رحمه الله تعالى عن الشيخ حسن بن علي
العجيمي عن الشيخ احمد بن محمد العجل عن الشيخ قطب الدين الحنفي المكي عن
الشرف عبد الحق بن محمد السنباطي عن الحافظ ابن حجر العسقلاني رحمه الله تعالى
عن البرهان ابراهيم بن صديق الدمشقي المكي عن ابي العباس احمد بن
ابي طالب الحجار عن نصر بن عبد الرزاق بن الشيخ عبد القادر الكيلاني
قدس الله تعالى اسرارهم عن ابي الحسن اليوسفي عن ابي الحسن العلاف عن ابي القاسم
بن بشران عن الشهاب احمد بن اسحق بن نبهان الطيبي عن ابراهيم بن ديزيل
عن ابراهيم بن المنذر قال حدثنا الحجاج بن ذي الرقيبة بن عبد الرحمن بن
كعب بن زهير عن ابيه عن جده عن كعب بن زهير رضي الله تعالى عنه انه انشدها
بين يدي النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ومنها الحزب اليماني وهو الدعاء المشهور
باسم السيفي ولا يذهب عليك ان في ثبوت الدعاء السيفي على طريق المحدثين
اشكالا وبهذا قال الملا علي القاري في شرحه على الحصن الحصين ان الدعاء السيفي

Marfat.com

من اوراد المشائخ المعتبرين وقال ايضا في خطبة حزب الاعظم حتى رايت بعضهم تعلقوا بالدعاء السيفي والاربعين ووجدت بعض العوام يتقيدون بقراءة كدعاء القدح ويذكرون في اسناده ما لا شبهة فيه من الوضع والقدح مخلط بما لا اصل له ... ان اجمع الدعوات الماثورة في الاحاديث المنشورة من الكتب المعتبرة الخ فكانه اشار الى ان نسبته الى النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم مما لا اصل له ولكن ادرجته في الرسالة تبعا لبعض مشائخنا فانا مؤاخذ على تقدير صحته فليتدبر اجازني به الشيخ العلامة محمد هاشم غفره الله تعالى قال اجازني به شيخنا عبد القادر المذكور عن شيخه العلامة ابي البقاء حسن بن علي العجمي المكي عن العارف بالله تعالى الشيخ ابي بكر بن سيدي سالم بن احمد شيخان العلوي عن ابيه سيدي سالم بن احمد العلوي المكي والصفي احمد بن محمد القشاشي المدني قدس الله تعالى سرهما كلاهما عن شيخهما الشيخ ابي المواهب احمد بن علي الشناوي العباسي عن السيد السند صبغة الله بن سيد روح الله البروجي عن الشيخ المولى وجيه الدين العلوي عن السيد الشريف محمد الشطاري المعروف صاحب كتاب الجواهر الخمس قدس الله تعالى سره عن الشيخ الظهور الحاج الحضور عن الشيخ ابي الفتح هداية الله سرمست عن الشيخ قاضن الشطاري عن السيد

Marfat.com

الزاهد عن الشيخ عيسى الجونپوري عن الشيخ فتح الله الچشتي عن الشيخ صدر الدين
شهاب الناگوري عن الشيخ نظام الدين الولي عن الشيخ فريد الدين شكر گنج
عن الشيخ قطب الدين الدهلي عن الشيخ معين الدين الچشتي عن الشيخ عثمان
الهاروني عن الشيخ الشريف الزندني عن الشيخ مودود الچشتي عن الشيخ يوسف
الچشتي عن الشيخ محمد الچشتي عن الشيخ احمد الچشتي عن الشيخ ابي اسحق الچشتي
عن الشيخ ممشاد العلو الدينوري عن الخواجه هبيرة البصري عن الشيخ
حذيفة المرعشي عن الشيخ ابرهيم بن ادهم عن الشيخ فضيل بن عياض عن
الشيخ عبد الواحد بن زيد عن الشيخ الحسن البصري عن المرتضى امير المؤمنين
علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم
ومنها الدعاء المعروف بالدعاء الساعة وهذا الدعاء المرضي المرتضوي رضي
الله تعالى عنه وارضاه وكرم وجهه واكرم مثواه وعن اولادهم احبابه ابرارنا
وافاض علينا من بركاته آمين اجازني به الشيخ المذكور غفره الله تعالى وما وصل
الي سنده ومنها دلائل الخيرات للشيخ الامام العالم الولي الكامل العارف
المحقق الواصل قطب زمانه وفريد دهره واوانه ابي محمد عبد الله محمد بن المهدي
سليمان الجزولي السملالي الشريف الحسني ووجدني بعض الشروح نقلا عن

Marfat.com

بعض النسخ المغربية هو ابو عبد الله محمد بن الجزولي رحمه الله تعالى بن عبد الرحمن بن ابي
بكر بن سليمان ابن علي بن خالف بن موسى بن علي بن يوسف بن عيسى بن عبد الله
بن جندوز بن محمد بن احمد بن حسان بن اسمعيل بن جعفر بن الحسن بن علي بن ابي
طالب رضي الله تعالى عنهم اجمعين ووجدت في بعض النسخ جندوز بن عبد الرحمن
بن محمد ونقل من كتاب مطالع المسرات بجلاء دلائل الخيرات تاليف الشيخ الامام
العلامة البحر الفهامة فريد عصره واوانه سيدي محمد المهدي بن احمد بن علي
بن يوسف الفاسي رحمه الله تعالى كان رضي الله عنه من جزولة ثم في
سملالة منهم وهي قبيلة من البربر بالسوس الاقصى وطلب العلم بمدينة فاس
وبها الف كتابه دلائل الخيرات فيما يقال ويقال ايضا انه جمعه من خزانة كتب
جامع القرويين بها ثم رجع من فاس الى الساحل فلقي به اوحد وقته الشيخ
ابا عبد الله محمد بن امغار الصغير من اهل رباط طيط وهو عين القطر قرية بساحل
بلاد ازمور لقيه ببلاد دكالة فاخذ عنه ثم دخل الشيخ الجزولي الخلوة للعبادة
نحو اربعة عشر عاما ثم خرج للانتفاع به وكان بثغر اسفي فاخذ في تربية
المريدين وتاب على يده هناك خلق كثير وانتشر ذكره في الآفاق وظهرت له
الخوارق العظيمة والكرامات الجسيمة والمناقب الفخيمة التي تحار الاذهان

Marfat.com

الثاقبة فيها وتعجز العقول الزكية عن تلقيها وكان واقفا عند حدود الله ملازما
بكتاب الله وسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم كثير الاوراد ثم اخرجه صاحب
اسفي فانتقل الى الموضع المعروف بافوغال من بلاد مطرافتة فاقام على
حالته من تربية المريدين وارشادهم الى سبيل الهدى فانتشرت لهم بركة الانوار
وظهرت لهم معالم الاسرار وانتشر به الفقه واللهج بذكر الله تعالى والصلوة
على النبي صلى الله عليه وسلم في سائر بلاد المغرب وسار ذكره في الآفاق وصار اتباعه
في كل ناحية وحييت به البلاد والعباد وجدد الطريقة بالمغرب بعد دروس
آثارها وخبو انوارها وخلف كثيرا من المشائخ وكان فياض المدد والاكسير
النفع للعباد وكان يبعث اصحابه في البلاد ومنهم الشيخ ابو عبد الله الصغير السهيلي
والشيخ ابو محمد عبد الكريم المنذاري وكل واحد في علا من اصحابه يدعون
الناس الى الله تعالى ويجلبونهم الى طريق الله تعالى فكثر دخولهم في طريقته وتسارعوا
عليه واتوه من كل ناحية حتى لقد ذكر بعضهم انه ورد على الشيخ من طالبي القرب
الى الله تعالى وابتغاء ثوابه خلق كثير حتى اجتمع من المريدين بين يديه اثنا
عشر الفا وستمائة وخمسة وستون كلهم ممن نال منه خيرا جزيلا على قدر سهمهم
ونصيبهم منه ثم توفي رضي الله تعالى عنه بافوغال مسموما في صلوة الصبح اما في السجدة الاولى و

Marfat.com

الركعة الاولى من الركعة الثانية سادس عشر ربيع الاول عام سبعين بمهملة فموحدة وثمانمائة
ودفن لصلاة الظهر من ذلك اليوم بوسط المسجد الذي كان اسسه هناك و
جدد بخط بعضهم انه لم يتركه ولذا ذكرا ثم بعد سبع وسبعين سنة نقل من
سوس الى مراكش فدفنوه برياض العروس منها وبني عليه قبة ولما اخرجوه
من قبره بسوس وجدوه كهيئته يوم دفن لم تغير عليه الارض ولم يغير طول
الزمان من احواله شيئا واثر الحلق من شعر راسه ولحيته ظاهر كحالته يوم موته
اذ كان قريب عهد بالحلق ووضع بعض الحاضرين اصبعه على وجهه حاصرا بها فحصر
الدم تحتها فلما رفع اصبعه رجع الدم كما يقع ذلك في الحي وقبره بمراكش
عليه جلالة عظيمة ومهابة كبيرة وسطوة ظاهرة والناس يزدحمون عليه ويكثرون
من زيارته ولا يمل الجلوس عنده وثبت ان رائحة المسك توجد من قبره من
كثرة صلاته على النبي صلى الله عليه وسلم وطريقته رضي الله تعالى عنه تسمى الجزولية
وله كلام كثير في الطريق قيده الناس عنه يوجد متفرقا بايدي الناس
وله تآليف في التصوف وحزب الفلاح وحزبه الموسوم بحزب سبحان الدائم
لا يزال رضي الله تعالى عنه وافاض علينا من بركاته وبركات تابعيه آمين
وقال لي به الشيخ العلامة محمد هاشم المذكور غفر الله تعالى له اجازنا بقراءة

داوائه

Marfat.com

واقرانيه شيخنا عبد القادر الصديقي المكي باسانيد كثيرة متعددة اقتصرت منها على سند فمنها انه اجاز لنا به شيخنا المذكور عن مشايخه الشيخ الحسن العجيمي الحنفي والشيخ احمد بن محمد النخلي المكي الشافعي والشيخ عبد الله بن سالم البصري ثم المكي الشافعي كلهم عن السيد وجيه الدين عبد الرحمن بن احمد بن محمد بن احمد المحجوب المالكي نزيل مكة الشهير بالمحجوب عن ابيه احمد عن جده محمد عن جد ابيه احمد عن المؤلف رحمه الله تعالى

ومنها حزب البحر من تصانيف قطب الولاية الشيخ ابي الحسن علي بن عبد الله بن عبد الجبار الحسيني الشاذلي الاسكندري قدس الله تعالى سره كان رضي الله تعالى عنه شيخ الشيوخ قطب الاقطاب فانه يري للمريد بعين رحمته فبعد ذلك يجد المريد مراده وان رضاه رضاء مولاه وغضبه غضب مولاه وانه تبحر من العلوم والمعارف التي لا تدخل تحت حصر وله حزب غيره الحزب الكبير المعروف بحزب البر غيره والحزب النصر رضي الله تعالى عنه اخبر به الشيخ محمد هاشم غفره الله ولوالديه انبأنا به شيخنا عبد القادر رحمه الله تعالى باسانيد كثيرة منها ما عن الشيخ العجيمي عن الشيخ احمد بن محمد النخلي عن الامام يحيى بن مكرم الطبري عن الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد عن والده الحافظ عمر بن الحافظ تقي الدين محمد بن فهد عن الحافظ الى آخر الاسانيد المذكور في اتحاف الاكابر ومنها القصيدة المعروفة بالبردة المسماة بالكوكب الدرية

في مدح خير البرية للعلامة شرف الدين ابي عبد الله محمد بن سعيد البوصيري رحمه الله تعالى وله قصائد منها القصيدة الهمزية المسماة بام القرى في مدح خير الورى صلى الله عليه وسلم ومنها القصيدة المضرية نقل من فوائد منسوبة الى الشيخ العارف بالله الشيخ حسن المدني الجزري نفعنا الله تعالى به قيل لما فرغ الامام العلامة الشيخ شيخ الاسلام الشيخ محمد بن السعيد البوصيري رحمه الله تعالى صاحب القصيدة البردة من نظم هذه الصلوة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم الآتي ذكرها واراد ان ينظم من قافية الالام نحو خمسين بيتا كذلك في الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وكان اذ ذاك جالسا على جانب البحر فبينما هو كذلك اذ هو بشاب حسن الوجه طيب الرائحة عليه ثياب جميلة وهو يمشي على وجه البحر ومشى اليه الى ان اقبل وسلم على الشيخ عليه السلام فقال اقتصر على ما نظمت من هذه الابيات في الصلوة على فانك عدا حسنت ملائكة السموات السبع والارضين السبع والعرش والكرسي في حصر عدد ثواب هذه وان من صلى علي بهذه الصلوة عقب كل صلوة اثم رفيقي في الفردوس الاعلى قال الشيخ فعرفت انه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم سلم علي وذهب من حيث جاء فلذلك قول الصلوة والسلام عليك يا رسول الله الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله الصلوة والسلام عليك

الصلوات ...

يا خير خلق الله الصلوة والسلام عليك يا اشرف رسل الله حبيبي غياث ... و
ما من احد يقرءها في هم او غم او بلاء او ضيق او شدة الا فرج الله عنه
ذلك وما سئل الله تعالى بعد قراءتها ما شاء الا استجاب الله دعاءه وقضى حاجته
ببركة هذه الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وهي هذه يا رب صل على
المختار من مضر الخ بجميعها ثمانية وعشرون بيتا انتهى وذكر بعض شراح
القصيدة البردة من استشفع بهذه القصيدة اي البردة الى الله تعالى في ليلة
بالتوجه وحضور القلب لا تطلع الشمس ذلك اليوم الا وقد قضى حاجته
اجازني بها الشيخ محمد هاشم المذكور رحمه الله تعالى قال انبانا بها شيخنا عبد القادر
المذكور رحمه الله تعالى عن الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ علي بن محمد بن الاجهوري
اجازة عن نور الدين علي القرافي عن المسند المعمر لفوق المائة العلامة المؤرخ
قريش المصري الغيطي عن الحافظ شمس الدين محمد بن محمد بن محمد ابن الجزري
عن القاضي عبد العزيز بن جماعة قال اخبرنا بها ناظمها شرف الدين محمد البوصيري
رحمه الله تعالى ومنها الحزب الاعظم للشيخ العلامة ملا علي بن سلطان القاري رحمه
الله تعالى عنه ومنها الاوراد الفتحية للسيد علي الهمداني رضي الله تعالى عنه
ومنها الورد الحاضري اجازني بها الشيخ المذكور رضي الله تعالى عنه عن اولا ...

Marfat.com

رواها به وما وصل إلي سندها وقد مر ذكرها في كتاب الإجازة المفصل الثاني
في أسانيد الطرق والصحبة المتصلة إلى أشرف الورى عليه من الصلوة أتمها
ومن التحيات أعمها إلى يوم الجزاء وأجازنيها ولا يذهب عليك أن نسبة الخرقة
والتلقين المتعارف بين الصوفية ونسبة المصافحة المتصلة إلى النبي صلى
الله عليه وعلى آله وسلم عند المحدثين مختلف فيه قال السخاوي رحمه الله تعالى ما
يذكرونه من أن الحسن البصري لبسها من علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه فقال
دحية وابن الصلاح باطل وقال شيخ الإسلام الحافظ ابن حجر ليس شيء
من طرقها ثابت ولا يروى في خبر صحيح ولا حسن ولا ضعيف أنه صلى الله عليه وسلم
لبس الخرقة على الصورة المتعارفة بين الصوفية لأحد من أصحابه ولا
أمر أحدا من أصحابه بفعلها وكل ما يروى في ذلك صريحا فباطل قال الحافظ
إن من الكذب المفترى قول من قال إن عليا ألبس الخرقة الحسن البصري فإن
جمهور أئمة الحديث لم يثبتوا للحسن من علي رضي الله تعالى عنه سماعا فضلا عن
أن يلبسه الخرقة قال السخاوي ولم ينفرد به شيخنا يعني الحافظ بذلك بل سبقه إليه جماعة
من الأئمة كالدمياطي والذهبي والهكاري وابن حيان والعلائي ومغلطاي
والعراقي وابن الملقن والأبناسي والبرهان الحلبي وابن ناصر مع كون الحافظ

لبسوها والبسوها تشبيها بالقوم وذكر في المواهب من قال ان عليا رضي الله تعالى
عنه البس الخرقة الحسن البصري فمن الكذب المفتري وفي رسالة الموضوعات للشيخ
علي القاري رضي الله تعالى عنه وكذا نسبة التلقين المتعارف بين الصوفية لا
اصل له وكذا نسبة المصافحة المتصلة الي النبي صلى الله عليه وسلم ليس اصل عند علماء
الاعلام وكذا نسبة الخرقة الي اويس وانه عليه الصلوة والسلام اوصى بخرقة
لاويس وان عمر وعليا سلماها اليه وانها وصلت اليه منه وهلم جرا غير
ثابت ولو ذكر بعض المشائخ انتهى كلامه وفي شرح المواهب اللدنية للشيخ محمد
الزرقاني في آخر الفصل الثامن من المقصد الثالث نقلا من اتحاف الفرقة في
رفع الخرقة للحافظ السيوطي رحمه الله تعالى ان جمعا من الحفاظ اثبتوا سماع
الحسن من علي رضي الله تعالى عنه والحافظ ضياء الدين في المختارة بصحته وتبعه
الحافظ في اطرافها والراجح عندي بقاعدة الاصول ان المثبت مقدم على
النافي لان معه زيادة علم ولان الحسن ولد لانقضاء سنتين بقيتا من خلافة
عمر رضي الله تعالى عنه وذكر المزي انه حضر يوم الدار وله اربع عشرة سنة ومعلوم
انه من حين بلغ سبع سنين امر بالصلوة فكان يحضر الجماعة ويصلي خلف
عثمان حتى قتل ولم يخرج علي الى الكوفة الا بعد قتله فكيف ينكر سماع الحسن

Marfat.com

منه وهو كل يوم يجتمع خمس مرات من حين ميز إلى أن بلغ أربعة عشر سنة
وذكر أن عليا يزور أمهات المؤمنين ومنهن أم سلمة رضي الله تعالى عنها
والحسن في بيتها هو وأمه وقد ورد عن الحسن ما يدل على سماعه منه روى
المزي من طريق أبي نعيم أن يونس بن عبيد قال للحسن إنك تقول قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم تدركه قال يا ابن أخي لقد سألتني عن شيء
ما سألني عنه أحد قبلك ولولا منزلتك مني ما أخبرتك إني في زمان كما ترى
كل شيء سمعتني أقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو عن علي غير أني
لا أستطيع أن أذكر عليا ثم ذكر ما أخرجه الحافظ من رواية الحسن عن علي
رضي الله عنه فبلغ عشرة أحاديث ساقها وذكر قال أبو زرعة كان
الحسن البصري بويع ابن أربع عشر سنة ورأى عليا بالمدينة وقال
رأيت الزبير يبايع عليا ثم خرج إلى الكوفة والبصرة ولم يلقه الحسن بعد
ذلك ففي هذا القدر كفاية ويحمل قول النساج على ما بعد خروج علي من المدينة
انتهى ملخصا وعند المشائخ الصوفية ثابت أما الخرقة قال بعضهم إن
الحسن البصري رضي الله تعالى عنه لبسها من يد علي رضي الله تعالى عنه
وكرم وجهه وأكرم مثواه وقال بعضهم به من طريق الكميل بن زياد النخعي

Marfat.com

ثقة رمي بالتشيع وكان شريفا مطلقا في قومه وهو صحب عليا رضي الله تعالى عنه من غير تعلق في صحبته له بين ائمة الجرح والتعديل وبعضهم اثبتوا الهم لبسهما من طريق الحسن وابن عامر القرني خير التابعين وهو اجتمع بعمر بن الخطاب وعلي رضي الله تعالى عنهما وهذه صحبة لا مطعن فيها واستدل بعضهم لالباسها المريدين بحديث انه صلي الله عليه وسلم البس ام خالد خميصة سوداء ذات علم رواه البخاري وقال صاحب العوارف لبس الخرقة من السنة وتمسك بحديث ام خالد وقال ولا خفا ان لبس الخرقة علي هيئة التي تعتمدها الشيوخ في هذا الزمان لم يكن في زمان رسول الله صلي الله عليه وسلم وهذه الهيئة والاجتماع لها من استحسان المشائخ واصله من الحديث ما رويناه وان هذا كذلك ايضا التحكيم الذي ذكرناه واي اقتداء برسول الله صلي الله عليه وسلم اتم واكمل من الاقتداء به في دعاء رسول الله الخلق الي الحق واطال كلامه فيه واستدل بعضهم لها بهذا الحديث الذي رواه البيهقي في شعب الايمان من طريق عطاء الخراساني وقال والاصل الواضع للخرقة هذا الحديث ان رجلا اتي ابن عمر رضي الله تعالى عنه يسأله عن ارخاء العمامة فقال عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلي الله عليه وسلم بعث سرية وامر عليهم عبد الرحمن بن عوف وعقد له لواء وعلي عبد الرحمن بن عوف عمامة من كرابيس مصبوغة

لم يسدلوا عذبة فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فحل عمامته ثم عممه بيده وفضل
من عمامته موضع بعدد اربع اصابع او نحو ذلك فقال هكذا فاعتم فانه احسن واجمل
ومن هذا قال البعض هذا اوضح في كونه اصلا للخرقة من حيث ان الصوفية
انما يلبسون من يلبسونه ما قالوا ثوبا عاما لجميع البدن وان حديث ام خالد في
اللباس غطاء وكسوة وهذا في اللباس تشريف وهو السبب للبس الخرقة
وان لبس الخرقة فيه نوع من المبايعة بخلاف حديث عبد الرحمن بن عوف
وقال الشيخ تقي الدين ابن الصلاح من القرب لبس الخرقة واما التلقين
فثبت عندهم بالحديث الذي روى الحسن عن علي رضي الله تعالى عنه قالوا هو
رضي الله عنه جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال دلني الى اقرب الطرق الى الله
وافضلها عند الله واسهلها لعباده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك
بمداومة الذكر في الخلوة فقال علي كرم الله وجهه كيف اذكر يا رسول الله فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم غمض عينيك واستمع مني ثلاث مرات فقال النبي
صلى الله عليه وسلم قال لا اله الا الله ثلث مرات وعلي يسمع ثم قال علي كرم الله
وجهه لا اله الا الله ثلث مرات والنبي صلى الله عليه وسلم يسمع حتى لقن علي
كرم الله وجهه الحسن هكذا وصل الينا اذا عرفت ما قالوا فاقول ان عدم ثبوت

Marfat.com

نسبة الخرقة غير المصافحة المتصلة راجح عندي لان اثبات سماع الحسن من علي رضي الله تعالى عنه وصحبته المتصلة الى كميل وغيره لا يدل نصا على ان عليا رضي الله عنه البس الخرقة الحسن او انها وصلت من كميل الى الحسن رضي الله عنه انما هو احتمال محض لا يغني من جوع وتقديم المثبت على النافي فيما لم يكن محتملا لان قولنا المثبت مقدم على النافي محله اذا تعارض دليلان احدهما على النفي والآخر على الاثبات فالمثبت الذي لا يكون معه دليل لا يقدم اصلا كذا يستفيد من شرح علي القاري على المشكوة في كتاب الايمان نعم البيعة منه صلى الله عليه وسلم مأثورة وبين المشائخ متوارثة وهي على وجوه احدها بيعة التوبة من المعاصي والثاني بيعة التبرك بالدخول في سلسلة الصالحين بمنزلة سلسلة اسناد الحديث فان فيهما بركة والثالث بيعة تاكيد العزيمة على التجرد لامر الله تعالى وترك النهي عنه ظاهرا وباطنا وتعليق القلب بالله تعالى وهو الاصل اما الاول فالوفاء فيه ترك الكبائر وعدم الاصرار على الصغائر والتمسك بالطاعات المذكورة من الفرائض والسنن الرواتب والنكث بالاخلال فيما ذكرنا واما الثالث فالوفاء فيه على هذه الهجرة والمجاهدة حتى يكون متنورا بنور السكينة ويصير ذلك ديدنا وخلقا وجبلة له وعند ذلك تدبير خص فيما اباحه الشرع من اللذات والاشتغال

Marfat.com

بعض ما يحتاج الى اهل التعهد كالتدريس والقضاء وغير ذلك ولكن يجب الاحتمال
في ذلك فتكرار البيعة ثبت من سيد السفراء صلى الله عليه وسلم وكذلك من المشايخ
واما من شيخين فان كان للمور المخل في من تبعه فلا باس وكذلك بعد موته
او غيبته المنقطعة واما بلا عذر فلا لانها تذهب بالبركة وتصرف قلوب الشيوخ
لشباهتها بالتلاعب وثبوتها معنعنة كما وجدناها والتلقين كذلك لان التمسك
الذي تمسكوا به خبر احاد شبهة في ثبوته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع هذا
في الفاظه ركاكة وغرابة غاية الغرابة منقطع غاية الانقطاع ولم يثبت اتصال
البصري بالقطع بعلي رضي الله تعالى عنه والله تعالى اعلم فلا يفيد العلم نعم نسبة
الصحبة المعنعنة المتصلة عند هولاء الثقات من المحدثين ثابتة من غير
خلف فيما بين ائمة الجرح والتعديل رضوان الله عليهم اجمعين كنسبة صحبة
غوث الثقلين رضي الله تعالى عنه متصلة الى ابي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه من ٢
سلسلة النقشبندية من راس الصديقين ابي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه والى
اسد الله الغالب علي ابن ابي طالب من طريق ائمة الاثني عشر والى انس خادم رسول
الله صلى الله عليه وسلم بلا شك وارتياب في صحتها والى عمر فاروق بن الخطاب
رضي الله تعالى عنه من طريق الاويسي من غير خلف بين ائمة الجرح والتعديل والى عمر

طريق جعفر الصادق
من جده لامه القاسم
بن محمد بن راس
الصديقين منه م

Marfat.com

ابن عباس رضي الله عنهم من طريق ابو مخنوف الكوراني عن القاسم ابي يعلى عن مولانا
الحسن بن حامد الخ والي كميل من طريق الحسن البصري عن علي رضي الله عنه كرم
الملقين وان لم تكن ثابتة استحسنوا المشائخ رضي الله عنهم لان الشارع حث
على الذكر والفكر الآيات قال الله تعالى اذكروا الله ذكرا كثيرا وقال الله تعالى قل انما
اعظكم بواحدة ان تقوموا لله مثنى وفرادى ثم تتفكروا وقال الله تعالى
ان في خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار لآيات لاولي الالباب
الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون في خلق
السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار والآية
قال النبي صلى الله عليه وسلم مثل الذي يذكر ربه ومثل الذي لا يذكر ربه مثل الحي
والميت وقال صلى الله عليه وسلم ما عمل آدمي عملا انجى له من عذاب الله
من ذكر الله قالوا ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل الله الا ان
يضرب بسيفه حتى ينقطع قاله ثلث مرات وقال صلى الله عليه وسلم لو ان
رجلا في حجره دراهم يقسمها وآخر يذكر الله كان الذاكر لله تعالى افضل وقال
صلى الله عليه وسلم عليك بتقوى الله ما استطعت واذكر الله عند كل حجر وشجر
وقال صلى الله عليه وسلم ان تموت ولسانك رطب من ذكر الله وقال صلى الله عليه وسلم

التفكر في آلاء الله ولا تفكروا في ذات الله والغرض منها دوام الحضور ليتمكن
العبد للعبادة بحضور القلب من غير مزاحمة الاغيار لان كمال العبادة ليس الا بحضور
القلب قال صلى الله عليه وسلم لا صلوة الا بحضور القلب فتمسكوا عليها امتثالا
لامره وان كانت نسبة الحضور حاصلة لهم بالصحبة المتصلة ايضا فالذكر
المطلق سنة وتلقين للذكر المتعارف فيهم وهو النفي والاثبات واسم الذات
بتحريك الراس يمنة ويسرة وملاحظتها في اللطائف المقررة عندهم جائز
مستحب لهم وضعوا هذه الهيئة للذكر لسد ابواب الخواطر ومجاري الوسواس
لان الانسان جبل على التوجه والاصغاء الى الجهات وايقاع الالتفات
وتدويره نفي الخطرات وضعوا رحمهم الله تعالى هذه الطريقة لسد التوجه
الى غيره وكبحا عن خطور الخطرات الخارجة ليتدرج منه الى حصر التوجه الى
الله تعالى والاصل في تحريك الراس يمنة ويسرة في النفي والاثبات رفع المسبحة
في التشهد عند لا اله الا الله ليطابق القول بالفعل في التوحيد والتفريد كما
فيه وقد روي في الصحاح عن النبي صلى الله عليه وسلم من ان الصلوة موضع
سكون ووقار حتى كره فيها الالتفات ونسبة الخرقة معنعنة وان كانت
باطلة ايضا على ما قاله الثقات وما قال مثبتوها ممحل والاحتمال لا يفيد العلم بها

وما

وما قال صاحب العوارف ان لبس الخرقة سنة فدعوى بلا دليل لان المشايخ
البسوها على المريدين لمعنى فيهم وهو الحال فاذا راوا فيهم الصلاح البسوها
عليهم ليسرى فيهم الحال والبركة والنور بها ولا يدل الحديث على انه صلى الله عليه
وسلم البس على ام خالد الخرقة لسراية الحال وما قال به احد من الثقات من المحدثين
والمشايخ وما وجد في الباب شيء ونقل الحكم من الاصل الى الفرع لاشتراك
العلة كسور الهرة وسواكن البيوت وذا لا يوجد فزعمي فيها ان يقال
ان لبس الخرقة سنة مطلقا وسنة المشايخ الكرام مقيدا فيما يرى لهم
بها الحال ويسرى بها منهم اليهم فيجوز اللبس والالباس لغرض صالح
والله تعالى اعلم بحقيقة الحال فان قلت ان ما وضعه المشايخ بدعة لقوله عليه
افضل الصلوة واكمل التحيات واياكم ومحدثات الامور فان كل بدعة ضلالة
وقال الفقهاء اذا تردد شيء بين كونه سنة وبدعة فتركه لازم فلا بد ان
يتركوا ما وضعوه من عندهم قلنا للبدعة معنى لغوي عام وهو المحدث مطلقا
عادة او عبادة لانها اسم من ابتداع بمعنى احداث كالرفعة من الارتفاع
والخلفة من الاختلاف وهذا المقسم في عبارة الفقهاء يعنون بها ما حدث
بعد الصدر الاول مطلقا ومعنى شرعي خاص وهو زيادة في الدين او النقصان

Marfat.com

منه الى ذات بعهد الصحابة بغير اذن من الشارع لا قولا ولا فعلا ولا
صريحا ولا كناية ولا اشارة كما وضعوه مامور به كبناء المنارة للاعلام
وقت الصلوة والمدارس وتصنيف الكتب عونا للتعليم والتبليغ ورد
المبتدعة بنظم الدلائل ونهي عن المنكرات لان هذه مامور بها وعدم
وقوعه في الصدر الاول اما لعدم الاحتياج او لعدم القدرة لعدم
المال او لعدم التفرغ له بالاشتغال بالاهم او نحو ذلك ولو تتبعت كل ما قيل
بدعة حسنة من جنس العبادة وجدته مأذونا فيه من الشارع اشارة
او دلالة فافهم اذا عرفت ان نسبة الصحبة المتصلة الى النبي صلى الله عليه وسلم
ثابتة بلا شك وارتياب آداب الطريقة والسلوك كذلك بالسند المستفيض
ان لم يثبت تعيين ذلك الآداب والاشغال فاقول قد صحب احقر عباد الله
خادم الفقراء فقير الله الحقه الله تعالى بسلفه الصالحين من المشايخ
الكرام زمانا في الطريقة العلية القادرية قطب الاقطاب محمد مسعود البشاوري
وتأدب عليه بآداب الطريقة ولبس منه الخرقة وهو صحب الغوث الاكمل
قدوة المشايخ مجمع الطرق الالهية جامع البحرين ممكن الهورين محمد
سعيد اللاهوري وهو صحب العالم الرباني سيد محمود بن سيد علي الكيلاني

٥٠٥

ان فعليا وهو صحب عبد الرحمن وقيل والده شرف الدين والشيخ شرف الدين

صحب عمه السيد الشيخ جلال الدين صحب عمه السيد الشيخ شهاب الدين احمد

صحب اخاه وشقيقه الشيخ جمال الدين عبد الله صحب عمه السيد الشيخ شمس الدين

ابو الوفاء صحب اخاه وشقيقه السيد الشيخ شهاب الدين احمد صحب والده

السيد الشيخ شهاب الدين ابا العباس احمد صحب والده السيد الشيخ

شرف الدين يحيى صحب والده السيد قاضي قضات المسلمين عماد الدين ابي

صالح نصر صحب والده وقدوته وبركته ووسيلته الى الله تعالى السيد

الشيخ عبد الرزاق صحب والده وشيخه وقدوته الى الله تعالى شيخنا وشيخنا و

وامامنا ومرشدنا وهادينا ومهدينا الى الحق حجة الحق على الخلائق الشيخ

محي الدين عبد القادر بن ابي صالح الجيلاني ابن موسى جنكي دوست ابن ابي

عبد الله بن يحيى الزاهد بن محمد بن داود بن موسى بن عبد الله بن موسى

الجون بن عبد الله المحض بن حسن المثنى بن حسن بن علي كرم الله وجهه

مثواه بن ابي طالب ثم البغدادي رضي الله تعالى عنهم اجمعين المتولد سنة سبعين

واربعمائة والمتوفى سنة احدى وستين وخمسمائة صحب شيوخا كثيرا اجلهم

ثلثة احدهم ابوه قطب العالم سيد السادات ابو صالح صحب موسى جنكي دوست ابي

جده الاعلي علي رضي الله تعالى عنه صحب النبي صلى الله عليه وسلم وثانيهم ابو سعيد المبارك
بن علي بن الحسين بن بندار البغدادي المخرمي بكسر الراء المهملة المشددة منسوب
الي المخرم محلة ببغداد فيها نزل بعض ولد بن المخرم فنسب اليه وكره المنذري
كما في طبقات الحافظ ابن رجب الحنبلي صحب شيخ الاسلام ابا الحسن علي بن احمد بن
يوسف الهكاري القرشي صحب ابا الفرج محمد بن عبد الله الطرطوسي صحب ابا الفضل
عبد الواحد بن عبد العزيز بن حارث التميمي صحب والده عبد العزيز بن الحارث التميمي
صحب استاذه ابا بكر محمد بن خلف بن محمد بن جحدر الشبلي المتوفي ببغداد سنة
اربع واربعين وثلثمائة وعاش سبعا وثمانين سنة صحب استاذه سيد الطائفة
ابا القاسم الجنيد بن محمد بن الجنيد القواريري النهاوندي البغدادي الزجاج
لقب بذلك لان اباه يبيع الزجاج ولذلك كان يقال له القواريري واصله من
نهاوند ومولده ومنشاءه بالعراق توفي ببغداد سنة ثمان وتسعين
ومائتين صحب خاله الشيخ ابا الحسن السري بن المغلس السقطي المتوفي ببغداد
سنة احدى وخمسين ومائتين صحب ابا محفوظ معروف بن فيروز الكرخي المتوفي
ببغداد سنة مائتين صحب سيدنا علي الرضا بن موسى الكاظم المتولد بالمدينة
سنة ثمان واربعين وقيل احدى وخمسين بعد المائة وتوفي بطوس

Marfat.com

سنة ثلث ومائتين صحب اباه سيدنا موسى الكاظم المتولد بالابواء سنة ثمان و
عشرين ومائة والمتوفي ببغداد سنة ثلث وثمانين ومائة صحب اباه سيدنا
جعفر الصادق المتولد بالمدينة سنة ثمانين وقيل ثلث وثمانين والمتوفي بها
ايضا سنة ثمان واربعين ومائة صحب اباه سيدنا محمد الباقر المتولد بالمدينة
سنة سبع وخمسين والمتوفي بها سنة سبع عشرة ومائة صحب اباه سيدنا زين العابدين
علي بن الحسين المتولد بالمدينة سنة ثلث وثلثين او ثمان وثلثين او ثمان
وثلثين في خلافة جده علي ابن ابي طالب كرم الله وجهه واكرم المتوفي
بالمدينة سنة اربع وتسعين وقيل تسع وتسعين صحب اباه سيدنا الحسين بن علي
رضي الله عنه المتولد بالمدينة سنة اربع من الهجرة والمستشهد بكربلا سنة
احدى وستين صحب اباه سيدنا علي المرتضى كرم الله وجهه المستشهد بالكوفة
سنة اربعين قال في المغني في فصل التواريخ ضرب الكرار لسبع
عشرة خلت من رمضان سنة اربعين ومات بعد ثلث ليال وله ثلث وستون
سنة او غير ذلك رضي الله تعالى عنه صحب النبي صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم
ومنهم ابو الخطاب محفوظ الكلوذاني صحب القاضي ابا يعلى صحب مولانا الحسن
بن حامد صحب معه ابا بكر عبد العزيز صحب احمد بن محمد الخلال صحب ابا بكر المروزي

صحب الامام ابا عبد الله احمد بن محمد بن حنبل صحب سفيان بن عيينة صحب عمرو بن
دينار صحب ابا عمرو ابن عباس رضي الله تعالى عنه صحب النبي صلى الله عليه وسلم
وسيدنا عبد القادر صحب ابا الوفاء الكردي صحب ابا محمد الشبكي صحب ابا بكر بن هوارى
السيرو صحب ابا بكر الصديق رضي الله تعالى عنه بطريق الروحانية فنسبته اليه
كنسبة اويس القرني قدس الله تعالى سره الى النبي صلى الله عليه وسلم وسيد الطائفة
جنيد البغدادي صحب ايضا شيوخ طريقة الاويسية والفضيلية وسند طريقة
الاويسية يصل الى عمر بن الخطاب وعلي ابن ابي طالب رضي الله تعالى عنهما وسند
طريقة الفضيلية بنسبته الى فضيل بن عياض يصل الى عبد الله بن مسعود
رضي الله عنه فمن تلك الجهة تكون الطريقة القادرية متصلة بالطريقة
الاويسية والفضيلية ايضا وصحب المعروف الكرخي الشيخ ابا سليمان داود
بن نصير الطائي الكوفي المتوفى سنة خمس وستين ومائة صحب فضيل وذو النون
وحبيب بن محمد العجمي قال في التقريب هو زاهد عابد ثقة من الطبقة
السادسة انتهى اي من كبار اتباع التابعين صحبوا شيوخا كثيرة من التابعين
وتبعهم اجلهم الحسن بن ابي الحسن يسار البصري المتوفى لسنتين بقيتا
من خلافة عمر بن الخطاب بالمدينة وحنكه عمر بيده وكان امه تخدم

Marfat.com

ام سلمة ام المؤمنين فربما غابت فيعطيه ام سلمة ثديها تعلله به حتى تجيء امه
فيدر عليه ثديها فيشربه وكانوا يقولون ان الذي تلقيه الحسن من الحكمة فهو
من بركة ذلك وهو كان اماما وقدوة في كل فن وعلم وزهد وورع وعبادة
عاش نحوا من ثمان وثمانين سنة وتوفي في رجب سنة عشر ومائة صحب
اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم انس بن مالك خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم
وحافظ سنته وابو موسى وابن عباس رضي الله تعالى عنهم فهذه السلاسل
لا شبهة فيها ولا ارتياب في صحتها واتصالها وثبت عند المشايخ وبعض المتقنين
ان الحسن رضي الله تعالى عنه صحب عليا رضي الله تعالى عنه صحب النبي صلى الله عليه وسلم
وجرح اكثر المحدثين من الثقات في هذا السند كما عرف مما مر في تحقيق نسبة الا
وسيدنا جعفر الصادق صحب ايضا جده لامه القاسم بن محمد بن ابي بكر الصديق
رضي الله تعالى عنهم وهو احد الفقهاء السبعة من التابعين بالمدينة وكان
هو رضي الله تعالى عنه من اكملهم في علم الظاهر والباطن صحب سلمان الفارسي و
من تشرف بصحبة اشرف الانبياء محمد صلى الله عليه وسلم تشرف بصحبة ابي بكر الصديق
رضي الله تعالى عنه وعنهم وتادب عليه باداب الطريقة وان لم يكن معينة صحبة النبي
عليه افضل الصلوة واكمل التحيات على آله وصحبه اللهم صل وسلم على السيد

Marfat.com

الهاشمي خير الورىٰ وحبيبك المجتبىٰ محمدن المصطفى اعداد ما كان ويكون
ومعلوماتك وعدد ما ذكر القرآن الف مرة وكل ذالك مضروب
في نفسها كذالك في كل لمحة ولحظة الى يوم الدين كلما ذكرك الذاكرون
وغفل عن ذكرك الغافلون في كل وقت وحين صلوة وسلاما
تنجينا بها من جميع اهوال الدنيا واهوال الآخرة وسوء الخاتمة
وتبرد علينا بها النار الحاطمة وتميز بها الرحمة في يوم الرافتة وتبلغنا
في جنات من غير المنافقتة وتقربها عيوننا بلقائك يوم البيان
في الجنان يا حي يا قيوم يا لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين يا
ارحم الراحمين رب بنوت جهلك واسمائك وانبيائك واصفيائك
واوليائك ومن اكرمته لديك ومن له طريق اليك صل وسلم على طراز
ملكك وامين مملكتك وسرك الاعظم ومظهرك الافخم ومجلى لجميع الصفات
الكمال ومدني الى ذروة الوصال وعين اعيان الاكوان وانسان عين
ام الامكان وهيولي الحروف العاليات والارواح ونور الحروف السافلات
والاشباح وسر الاسرار ومشرق الانوار وفارس بيداء الهاهوتية و
سياح بسكك الجبروتية وزين قدم الملكوتية والي ولاية الناسوتية

[illegible]
وسياح الجبر
[illegible]

Marfat.com

وبسمله كتاب الوجود وشرط وجود الموجود ونقطة الجملة البائية ومرقع
برقعة العمائية وسيار سوق الانفس والافاق وانيس دائرة القيد
والاطلاق رمز مركز دائرة الوجود بل مادة وجود الموجود وسر الشاهد
والمشهود وصاحب المقام المحمود ولواء الحمد المعقود سيدنا ومولانا
وشفيعنا محمد خير الخلايق كنز الحقايق عارف الدقايق صاحب الحدايق
رحمة للعالمين سيد المرسلين سر الانبياء اصفى الاصفياء اتقى الاتقياء
معدن الحلم والحياء عدد ما ذكر وكل ذلك مضروب فيما الف مرة
وكما تحب وترضى بهما وترضيه عنا وتلحقنا به يوم القيمة وتدفع عنا شر
الظالمين من الجنة والناس اجمعين وتنجينا من جميع حوايجنا يا اله
العالمين ورب باسمك الذي اذا دعيت به اجبت واذا سئلت به
اعطيت صل على عين عيون الاسرار ومصدر جميع الانوار وروح
مرآت الشهود وقلب جميع الموجود وخلاصة حروف الاعيان ومركز دائرة
الامكان ومحرم الاسرار الغيبية ومخزن الاخبار اللاريبية ومعدن
الفيوضات الالهية ومظهر التجليات الاسمائية ومقتبس الانوار القدسية
ومشرق شمس الانسية سيدنا ومولانا وشفيعنا محمد مهدينا الى الصواب

Marfat.com

ومفضيا الى الثواب ومنجيا بها ذلك في دنيا في القيمة من انفذ له وطهرنا يوم الندامة وشفيعنا دار المقامة والمتوج بتيجان الكرامة المعروف بالتهامة صلوة تكرم بها مثواه وتبلغه بها الى مناه وترضيه بها منا وترضيه بها عنا وتطهر بها قلوبنا عن كل وصف يباعد نا عن مشاهدتك وتبذل علينا بها من كنوز مواهبك وتاجرنا بها في دنيا وتخلف لنا بها خيرامنها وتقضي بها مراهينا وتحصل لنا بها مراداتنا وتبلغنا بها حاجاتنا وتعطينا بها براءاتنا وترفع لنا بها درجاتنا وتغفر لنا بها جميع سيئاتنا وترحم بها احيانا ومماتنا امين وسلم كذلك رب العالمين اللهم بكلماتك التامات وكتبك المنزلات ومن اكرمته من العلويات والسفليات وجميع الموجودات امطر وابل افضل صلواتك واكمل تحياتك على شجرة اليقين واصل الريحان والياسمين ومزين روضة العالمين وزوجة الموجودين ومعطر مشام العاشقين وزائد حسن المحبوبين بل على شجرة طوبى القدسية البلد الطيب القدسية سيدنا ومولانا وحبيبنا وشفيعنا محمد عبدك ورسولك الفاتح لما اغلق والخاتم لما سبق والمعلن الحق بالحق والدامغ لجيشات الاباطيل

Marfat.com

وتعاذينا الى السلسبيل والابلج موضحات الاعلام وثابرات الاحكام ومنيرات
الاسلام واميك المامون وخازن علمك المخزون مطر اتروية به وترو
برشف زلاله وتدور علينا من كاس نواله وتعملنا به في احياء جميع
والوصلنا به بحسن احواله وتقربه عيوننا في الجنات بجماله عدد معلومك و
ذرات جميع مخلوقاتك وكل ذلك مضروب في نفسها في كل لمحة ولحظة الى
يوم الجزاء آمين وسلم كذلك رب العالمين اللهم بجدك العظيم و
صفاتك القديم وعلمك المحيط ورحمتك البسيط صل على محور فلك الحقايق
ومصور صور الخلايق ومظهر اسم الجلالة وخاتم فصل الرسالة وعارف
احدية الصفاتية ومحرم اطلاق الذاتية واثمد عيون العرفاء
وكحل بصيرة الفقراء وسر الله الاتم الاكرم المتحقق بالكمال الاعظم
وخازن كنوز الغيوب وواقف رموز المحب والمحبوب ومنشر الاحدية
في الوجود والناظر عين المشهود وطريقة العول في حقيقة الكون و
مطلع نور الايمان وكاشف سطور العرفان ونقطة الجامعة لنقط
كتاب الابداع وحرف الجامع لحروف الانواع ومعيار الوجود بين الشاهد
والمشهود وبرزخ البرازخ ومجمع الاضداد ومنعقد بالهداية والارشاد

Marfat.com

سيدنا ومولانا وشفيعنا محمد امام العالمين وسيد المرسلين المعروف
بالقدر المجهول من بين الجهر جسم عفير الفحول طراز الحلل منجي الملل شمس
الشريعة سلطان الطريقة برهان الحقيقة كاشف علم المعرفة صاحب
قوسين بل ساكن قاب او ادنى مع اعلى المنزلين المتحقق بمعارج اليقين
وموطي مدارج جميع النبيين البحر المواج الازلي والسراج الوهاج الابدي
صاحب معراج الحقيقي وعروتنا الوثقى الوثيقي صلوة تكون لك رضا
ولحقه اداء بقدر رتبته ودرجته وتنجينا بها من جميع الآفات والاهوال
وتبلغنا درجات الكمال وتقضي لنا بها جميع الحاجات وتطهرنا بها من
جميع السيآت اناء الليل واطرافها وازكيها واعلاها تعطر الكون وتنتج القول
عدد الحصى والثرى والرمل ونجوم السماء ونبات الارض والمدر وقطرات
المياه والمطر وحروف الصحائف ما يتلى ويسطر ومثاقيل السموات والارضين
والجبال والآجام وما فيه والكائنات مع الاشبال والطيور والوحوش
والاسماك والنعم والجن والانس والاملاك والنمل والحبوب والذر
والشعر والصوف والارياش والوبر وما احاط به علمك وجرى
قلمك وما احصاه اللوح المحفوظ ونعمائك التي مننت بها على الخلائق

مخلوقة

مذ خلقتهم الى ان تحشرهم وتدخل المؤمنين في الحدائق وما كان ويكون و
يضحكون ويبكون والفاظهم والحاظهم وانفاسهم واجناسهم في كل طرفة
عين يطرفون بها وفي كل لمحة تبدو الاشياء لها وملء السموات
والارضين وملاء العرش والكرسي وما الى اسفل السافلين وما عدمت
موجوداً او وجدت معدوماً والجنان والنار وجميع الاطوار في الدهور
والازمان لتستغرق العدد وتحيط بالحد لا غاية لها ولا انصرام ولا نفاد
لها ولا اختتام والكلام كما من عدد مع ضعف اضعافها الف القدرة
بمقابلة كل عدد منها وكل ذلك مضروب فيها كذلك في كل ساعة وآن و
لمحة وزمان في كل وقت وحين يا ارحم الراحمين يا عالم رموز الخرس
ويا عالم لغة الترك والفرس تسمع دبيب النملة الخرساء على الصخرة
الملساء في لجة الداماء كما تسمع بغام الظبية الجيداء على صحن البيداء
ترفع اليك ايدينا بالدعاء فارحمنا يا واهب العطاء والطف بما عجزنا
واغسل بماء كرمك وجرنا واغفر سيئاتنا واستر عوراتنا واصلح زلاتنا
وحصل مراداتنا ولا تحرمنا لقاءك ولا تشمت بنا اعداءك ولا تمنع
عنا عطاءك ولا تضرب على وجوهنا غطاءك اجعلنا على ترحيب وعلى

قدم بحبيك والهايمين في هوائك ومشتاقين الى لقائك وفانين
في تجليات اسمائك وباقين في دوام الائك ومستأنسين بك ومستوحشين
ممن دونك ومفتقرين اليك ومشوقين فيما لديك ومتأنسين بعطائك
ومستغنين عمن سواك يا حي يا قيوم بوجهك ووجه حبيبك زين بملازمة
غشية بابك اشباحنا بمتابعة الطاف جنابك ارواحنا وشوقنا الى
فضاء ملكوتك وغرقنا في لجة بحر جبروتك واسقنا من شراب محبتك و
قربنا الى جوار رحمتك يا ارحم الراحمين انك قلت ادعوني استجب لكم
وقد دعوناك بقدر قلة عقلنا وفهمنا فاستجب بالنبي وآله الامجاد انك
لا تخلف الميعاد اللهم صل على قطب رحى الماهيات وام سماء الممكنات
وشمس فلك الصفوة ومركز دائرة النبوة وغاية الغايات ومنتهى النهايات
والمتوج بتاج لولاك لما خلقت الافلاك والقمر التام ومصباح الظلام
وسلك جواهر الامهات وفلك جميع الجهات والكاس الجام من شراب
الود والمحبوب الجلاب بحسن الذي جلباب حسن الازلي وبواب باب
الصمدي وقمقام دولة السرمدي وختام امانة حضرة الالهي حبيبك سيدنا
ومولانا وشفيعنا محمد ليثا جام الجبروتية وريث احكام الملكوتية

Marfat.com

محمد السماسي وخليفة الامير سيد كلال والخواجه محمد صحب خواجه محمد علي الراميتني
صحب خواجه الخير الغغنوي صحب خواجه عارف ريوكري صحب عبد الخالق الغجدواني
صحب خواجه يوسف الهمداني صحب ابا علي الفارمدي صحب شيوخا كثيرة جلهم
اثنان احدهما الامام ابو القاسم القشيري صحب ابا علي الدقاق صحب ابا القاسم
النصرابادي والحصري صحب الشبلي صحب سيد الطائفة الجنيد البغدادي و
الثاني خواجه ابو القاسم الكرماني صحب ابا عثمان المغربي صحب ابا علي الرودباري
صحب ابا علي الكاتب
صحب جنيد البغدادي والجنيد البغدادي صحب خاله السري السقطي صحب
معروف الكرخي صحب شيوخا اجلهم اثنان احدهما الامام علي بن موسى الرضى
صحب اباه الامام موسى الكاظم صحب الامام جعفر الصادق صحب اباه الامام
محمد الباقر صحب اباه الامام زين العابدين صحب اباه الامام حسين صحب اباه
امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنهم اجمعين صحب سيد الانبياء
والمرسلين صلى الله عليه وسلم وثانيهما داود الطائي صحب فضيل وحبيب العجمي
وذا النون صحبوا شيوخا كثيرا من التابعين وتبعهم جلهم الحسن البصري
صحب هؤلاء اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم انس خادم رسول الله صلى الله
عليه وسلم وخادمه سنة وابو موسى وابن عباس كذلك رضي الله تعالى عنهم

Marfat.com

الى جعفر الصادق رضي الله تعالى عنه صحب ايضا جده ابا امه القاسم بن محمد بن
ابي بكر الصديق رضي الله تعالى عنهم صحب سلمان الفارسي صحب ابا بكر الصديق
صحب النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم وقد اجاز لي القطب في طريق اخرى اجازة
مشافهة واجازة مكاتبة بخطه ايضا ولقنني فيهما وهذا نقل خطه رضي الله
تعالى عنه وعن اسلافه واخلافه وعن محبيه مع بيان قال رضي الله تعالى عنه ثم
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين و
الصلوة والسلام على رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين اما بعد فيقول
خادم الفقراء محمد معصوم مسترشد مجمع البحار منبع المعارف والاسرار
محقق علوم الشريعة ومدقق دقائق الطريقة الحاج محمد سعيد الله رحمه الله
اني اجزت لعالم الرباني الشيخ فقير الله بالطريقة القادرية والنقشبندية
والسهروردية والشطارية والجشتية ليكون مشغولا بالحق ومتمر الحرات
بالافادة الى طالبي الحق ومرشدا آتيا في الطريقة وعارفه ومعرضه ومقبله
الى الله تعالى رب ووفقه للخير ولا تكله الى الغير فانه حسبه ونعم الوكيل
فانهم الشيخ والطالب مشتركان في تصحيح النية وخلوص القلب من اغراض
الدنيا وتحسين الخلق ويتفرد الشيخ بان يسمع اذا احتيج اليه ويظهر و يجلس

بوقار ولا يعلم قائما ولا عجلا ولا في الطريق الا ان يضطر الى ذلك ويمسك
عن التعليم اذا خشي التغير والنسيان لمرض او هرم ويتفرد الطالب
بان يوقر الشيخ ولا يضجره ويرشد غيره لما سمعه ولا يدع الاستفادة
لحياء او تكبر ويكتب ما سمعه تاما ويعتني بالتقييد والضبط ويذاكر بمحفوظه
ليرسخ في ذهنه ومن التحمل التمييز على الاصح وقد جرت عادة المحدثين
باحضارهم الاطفال في مجالس الحديث ويكتبون لهم انهم حضروا ولابد
في ذلك من اجازة السمع والاصح في سن الطلب بنفسه ان يتاهل لذلك
والمشائخ الصوفية شرطوا ان يكون المبايع عاقلا بالغا راغبا وقد
جاء في الحديث انه عرض على النبي صلى الله عليه وسلم صبي ليبايعه فمسح راسه
فدعا له بالبركة ومن المشائخ من يجوز بيعة الصغار تبركا بهم الا قولا واحدا
او ان الطالب التميز وان لم يبلغ كما مر من المحدثين اما الصغار فلا يجوز
البيعة منهم الا الصحبة لورود الخبر ولا يشتغل الطالب بما يخل به من شيخ
او حديث او نعاس والاسماع كذلك ثم ذكر في الخلاصة لا باس بنعاس
لا يخل منه فهم الكلام اكتفيت هنا تنبيها على هذا القدر وموضعه اصول
الحديث لله الحمد على كل حال والصلوة والسلام على رسوله محمد وعلى آله

Marfat.com

صحبه وسلم كذلك قال المؤلف رحمه الله تعالى تمت النسخة المباركة المعروفة

المسماة بوثيقة الاكابر بخي الشكارپور من مدائن

السند بقول الراجي رحمة ربه عشاء ليلة

السبت احدى وعشرين من شهر صفر

المنتظم في سلك الشهور في سنة خمس و

ستين ومائة الف بعون الله تعالى

كاتبه فقير الحقير خاكپاي اهل الله

فريد الدين محمد مغفرة غفر الله

له ولوالديه ولجميع المؤمنين

والمؤمنات

والمسلمين و

المسلمات

Marfat.com

Marfat.com

بازیافت یک رسالۂ مفقودہ

رسالہ در عقائد ضروریہ

تالیف

حضرت شاہ محمد غوث لاہوری

(۱۰۹۱-۱۱۷۳ھ/۱۶۸۰-۱۷۶۰ء)

عکس مبنی بر نسخۂ خطی منحصر بفرد

(مملوکہ شادرواں خلیل الرحمٰن داؤدی، لاہور)

بمقدمۂ مختصر

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

Marfat.com

رسالۂ حاضر کی بازیافت

۱۹۹۷ء کی بات ہے، راقم عاجز مخدومی خلیل الرحمٰن داؤدی مرحوم (تاجر مخطوطات) کی خدمت میں حاضر ہوا، تو حسب معمول انہوں نے نودریافت مخطوطات دکھائے، جن میں ایک رسالہ درمسائل ضروریہ تالیف حضرت محمد غوث لاہوری بھی تھا، اس کے آغاز میں حضرت مولف نے اپنے نام کے ساتھ اپنے والد گرامی حضرت سید حسن پشاوری کا نام بھی لکھا ہے، یہ رسالہ دائرہ معارف اسلامیہ میں مولف پر مقالہ لکھتے وقت مجھے معلوم نہیں تھا اور نہ ہی آپ کی اولاد کے علماء سے اس کا نام سنا تھا، بہرحال میں یہ رسالہ دیکھ کر بہت خوش ہوا، مرحوم سے اس کی فوٹو کاپی عنایت کرنے کی درخواست کی تو فوٹو کروا کر دینے کا وعدہ فرمالیا، میں اپنے فرائض منصبی کی مصروفیات میں ایسا کھویا کہ ان کی خدمت میں کئی سال تک نہ جا سکا، آپ علیل ہو گئے، علالت بڑھتی گئی تو آپ کو اپنے مخطوطات مجبوراً فروخت کرنے پڑے، یہاں تک کہ ۲۶ رجنوری ۲۰۰۲ء کو ان کا انتقال ہو گیا اور میں اس نادر الوجود رسالہ سے محروم ہو گیا۔

چند ماہ پہلے مرحوم کے صاحبزادہ شقائق النعمان داؤدی صاحب میرے ہاں آئے اور کچھ مخطوطات کی فوٹو کاپیاں میرے حوالہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے والد گرامی نے یہ عکسیات آپ کے لئے بنوائے تھے اور فوت ہونے سے پہلے مجھے ہدایت کی تھی کہ میں آپ تک پہنچا دوں، لیکن یہ بات میرے ذہن سے محو ہو گئی، اب معذرت کے ساتھ یہ کاپیاں آپ کو دے رہا ہوں، ان میں مذکورہ رسالہ بھی تھا، چونکہ اب تک اس کا یہی واحد نسخہ دریافت ہوا ہے اس لئے اس کا عکس ہدیۂ قارئین ہے، بعد میں اس کے دیگر قلمی نسخے ملے تو تقابل اور ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

رمضان المبارک/مئی ۲۰۱۹ء

مخلص

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

حضرت شاہ محمد غوث لاہوری

(مولف رسالۂ عقائد ضروریہ)

حضرت شاہ محمد غوث لاہوری، نجیب الطرفین سید اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم کی اولاد میں سے تھے، مضافات پشاور میں حدود ۱۰۹۱ھ/۱۶۸۰ء کو ولادت ہوئی اور لاہور میں ۱۱۷۳ھ/۱۷۵۹ء کو وصال ہوا، [1] آپ کے والد گرامی حضرت سید حسن پشاوری (ف ۱۱۱۵ھ/۱۷۰۳ء) اکابر علماء و مشائخ میں سے تھے۔

حضرت شاہ محمد غوث لاہوری نے اپنے حالات، تحصیل علم اور تکمیل سلوک کے حالات اپنے ایک رسالہ در کسب سلوک میں خود تحریر کیے ہیں، کشمیر، کابل، لاہور وغیرہ میں آپ کا قیام رہا، لاہور کے اکابر مدرسین کی خدمت میں تحصل کی، اپنے والد گرامی سے سلوک کی تکمیل کے بعد درس و تدریس اور سلوک و معرفت میں عملی کردار ادا کیا، آپ کی تالیفات میں مختصر رسائل کے علاوہ بخاری شریف کی فارسی میں شرح بھی ہے، اب تک اس شرح کے تین پارے دستیاب ہو سکے ہیں، جنہیں آپ کی اولاد میں سے آخری ذی علم بزرگ حضرت مولانا امیر شاہ قادری نے پشاور سے تین جلدوں میں شائع کر دیا، [2] آپ

۱۔ حضرت شاہ محمد غوث لاہوری کے یہ سنین ولادت و وصال آپ کے خانوادہ کی ایک خاتون محترمہ ڈاکٹر ام سلمٰی گیلانی بنت مولانا محمد امیر شاہ قادری کے پی ایچ ڈی کے مقالہ محدث کبیر شاہ محمد غوث لاہوری، مطبوعہ پشاور ۱۹۹۰ء ۷۶، ۹۹-۱۰۱ سے مستفاد ہے۔

۲۔ شرح غوثیہ (طبع عکسی بخط شارح)، پشاو، مکتبۃ الحسن ۲۰۰۲ء (تین جلدیں)، فارسی

Marfat.com

نے یہ شرح ۱۳۳۸ھ/۱۷۲۵ء کو تالیف کی تھی، اس وقت حضرت شاہ محمد غوث کا مدفن مبارک لاہور میں دہلی دروازہ کے باہر ہے۔

اگست ۱۹۷۵ء کو راقم عاجز نے اردو دائرہ معارف اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی، لاہور) کے لئے حضرت شاہ محمد غوث لاہوری، مولانا محمد امیر شاہ قادری مرحوم کی تالیفات تذکرہ علماء و مشائخ سرحد، تذکرہ مشائخ قادریہ حسنیہ اور تذکرہ شاہ عبداللہ صحابی ٹھٹھوی کی بنیاد پر ایک مقالہ لکھا، [۱] پھر مرحوم کی صاحبزادی ڈاکٹر ام سلمٰی گیلانی نے شعبۂ عربی پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور سے اپنے جد اعلیٰ حضرت شاہ محمد غوث لاہوری کی علمی و دینی خدمات پر ایک مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی جو مرحوم نے پشاور ۱۹۹۰ء کو شائع کر دیا تھا، ہماری تمام تر معلومات اسی مقالہ سے ماخوذ ہیں، محترمہ کو اپنے مقالہ کی تالیف و ترتیب کے دوران رسالۂ حاضر رسالہ در مسائل ضروریہ کے وجوہ کا علم نہیں تھا، اب اسے شائع کیا جا رہا ہے۔

عقائد ضروریہ تالیف حضرت شاہ محمد غوث لاہوری

بعض اہم امور

۱۔ حق تعالیٰ قدیم است...... و واجب الوجود است یعنی وجود او خود بخود است بدیگر حاجت ندارد

۲۔ اما اہل سنت و جماعت برانند کہ گناہ کبیرہ از پیغمبران نہ سہواً می شود و نہ عمداً می شود و در احکام شریعت ہم سہو انبیاء نمی شود

۱۔ یہ مقالہ اب میرے مجموعہ مضامین تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند کی جلد اول میں شامل ہے۔

Marfat.com

۳۔ اعتقاد باید کرد کہ آنحضرت ﷺ درشب معراج بہمیں جسد خود از مسجد حرام بمسجد اقصیٰ رفتند واز انجا بہ سوی آسمان......وحق تعالیٰ را دیدند اما بچشم دل دیدند وبعضی فرمودند کہ بچشم سر دیدند......

۴۔ آپ خلفاء راشدینؓ کو اہل سنت کی ترتیب کے مطابق فضیلت دیتے تھے۔

۵۔ کرامات اولیاء حق است اما اعتقاد باید کرد کہ ہیچ ولی بدرجۂ پیغمبران نمی رسد۔

Marfat.com

Marfat.com

accn. No. 502
23-1-97

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنای بیعد حضرت حق جل و علا را که از احاطهٔ عقل و فکر بیرون است
و از شعور ما بیچون و بیچگون و بیچگون است و صلوة و سلام نازل باد
بر افضل مخلوقات و سید موجودات پیغمبر آخر الزمان ختم پیغمبران
محمد الرسول الله صلی الله علیه و علی آله و اصحابه و سلم و بر آل و اصحاب
او اجمعین اما بعد میگوید بنده ضعیف محمد غوث بن سید حسن قادری غفر الله
تعالی ذنوبهما و ستر فی الدارین عیوبهما که این رساله ایست مشتمل بر عقاید
ضروریه که هر مسلمان را لازم است که اعتقاد کند باین امور و بداند آنرا
تا ایمان او کامل گردد بدانکه ایمان آوردن باین هفت چیز که مذکور اند درین
کلمه آمنت بالله و ملائکته و کتبه و رسله و الیوم الآخر و القدر خیره
و شره من الله تعالی و البعث بعد الموت بر هر کس فرض عین لازم است
اول ایمان آوردن بحق تعالی باید که اعتقاد کند که حق تعالی واحد است یعنی
یگانه است در ذات و صفات و هیچ کس مانند و مثل او و همجنس او نیست

نه در ذات نه در صفات و لا شریک له است یعنی کسی با او شریک نیست ۳
در ذات و صفات و افعال و نیز حق تعالی را ضد و ند نیست ضد آنرا گویند
که مخالف باشد و از غیر جنس باشد و ند آنرا گویند که مخالف باشد و از یک جنس
بود و حق تعالی را کسی همتا و یار نیست و مدد کننده نیست و اعتقاد باید کرد که حق
تعالی پاک است از دست و پا و چشم و گوش و همه اعضا و از صورت و رنگ
و ماده و جسم و حد و مکان و زمان از همه منزه است و پاک است از بالا و پایان
و پیش و پس و چپ و راست و از نشستن و برخاستن و سایر [illegible]
و حد و نهایت و از زوال و تغیر و عدم بودن و زایل بودن و هر چه در عقل
و فکر آید از آن بیرون است و نیز حق تعالی در هیچ چیز داخل نیست و نه چیزی
در وی داخل نیست و حق تعالی حی است یعنی زنده است و زندگانی او را ابتدا
و زوال نیست و همیشه بوده و همیشه است و نیز حق تعالی علیم است
یعنی دانا است و دانا است به همه چیز از ازل تا ابد هیچ چیز از وی [illegible]
و نیز حق تعالی سمیع و بصیر است یعنی شنوا و بینا است [illegible] هیچ چیز از
شنوائی و بینائی او بیرون نیست اما شنوا است بی گوش و بینا است
بی چشم و حق تعالی قادر است [illegible] یعنی توانا است [illegible]

او را مانع نیست و غیر حق تعالی قدیم نیست که او را ابتدا نیست و از ابد همچو

او باقی و اول است و بعد از او همه چیزها معدوم و واجب الوجود است

یعنی وجود او ضروری است یعنی هرگز عدم را نپذیرد و متکلم است یعنی گویا

بکلامی که در وی حرف و آواز نیست و از جمیع عیب و نقصان ها پاک است و دیدار

خدای را در آخرت یعنی مسلمانان که از دنیا با ایمان رفته اند حق تعالی را در بهشت

خواهند دید و در دیدن ملائک و جن اختلاف است و در دنیا دیدن حق تعالی

هیچ کس را میسر نیست و نشده و در دیدن رسول خدا صلی الله تعالی علیه و علی

آله و اصحابه و سلم خدای تعالی را در شب معراج اختلاف است پس بر هر یک

کارها نیست که بی خبر و غیر حق تعالی پیدا کننده آسمان ها و زمین ها و آدمیان

و حیوانات و اعمال و افعال آنها است و هیچ کس خالق نیست بغیر حق تعالی

و هیچ چیز واجب نیست بر الله تعالی مطیعان را از راه فضل در بهشت داخل

بکند و عاصیان و کافران را از راه عدل در دوزخ اندازد و هیچ کس را

[illegible] و غیر حق تعالی [illegible] را [illegible] و [illegible]

[illegible] آنها را [illegible] کنند که فاعل را در دنیا نیز باشد و

[illegible] و [illegible] باشد پس [illegible] الله تعالی خالق همه [illegible]

اختلاف در دیدن [illegible]

مخلوقیت ملائکه ۲

دوم ایمان آوردن بملائکه یعنی فرشتگان که آنها مخلوق خدای تعالی اند
و اجسام لطیف اند و نورانی اند بهر صورت که بخواهند متشکل میشوند و ایشان را
اولاد نیست و مرد و زن نیستند و در آسمان و زمین و در هوا می باشند
و با هر کسی که موکل اند با او می باشند چنانچه با هر آدمی چندین فرشته موکل اند
بعضی نامه اعمال می نویسند و بعضی محافظت میکنند و هیچ مکانی نیست
که در آنجا ملائک نباشند در حدیث آمده است که مخلوقات ده حصه است
نه حصه فرشتگان اند و یک حصه همه خلق است و فرشتگان را بازو ها و پرها هست چنانچه
در حدیث است که در شب معراج رسول خدا صلی الله تعالی علیه و علی آله و سلم جبرائیل
را با ششصد بازو دیدند و چهار فرشته معتبر اند یکی جبرائیل که وحی به پیغمبران
آرد و دوم میکائیل که معین کردن رزق خلق بدست اوست سیوم اسرافیل
که نفخ صور با وی سپرده اند و چهارم عزرائیل که بر قبض ارواح مسلط است و
فرشته که عرش را گرفته ایستاده اند و آنها [illegible] کروبیان اند که بزرگ
آنها [illegible] است و هیچ فرشته ای را مجال نافرمانی
گناه نیست ولی نافرمانی حق تعالی نمیکنند سیوم ایمان بکتابهای حق
تعالی که نازل کرده است از آنها بر پیغمبران خود و همه را حق دانستن

معصومیت ملائکه

Marfat.com

و کتابہا یکصد و چہار اند از آنہا چہار کتاب کلان و مشہور است یکی توریت کہ نازل شد بر حضرت موسی علیہ السلام و دوم زبور کہ نازل شد بر حضرت داؤد علیہ السلام و دیگر انجیل کہ نازل شد بر حضرت عیسی علیہ السلام و دیگر فرقان عظیم کہ نازل شدہ بر حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و سلم

و این کتابہا قدیم اند و کلام اللہ اند چہارم ایمان آوردن بر پیغمبران کہ بندگان حق تعالی ہستند و فرستادہ است آنہا را حق تعالی بسوی خلق برای رسانیدن احکام شریعت و ہرچہ آوردند از طرف حق ہمہ حق است اول از ہمہ پیغمبران آدم است علیہ السلام و آخر از ہمہ محمد الرسول اللہ است صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و سلم اگرچہ در بعضی روایات آمدہ است کہ پیغمبران یک لکھ و بیست و چہار ہزار اند لیکن در ایمان تعیین نباید کرد مجمل ہمہ را ایمان باید آورد مثل اینکہ زیادہ یا کم باشد و باید دانست کہ پیغمبران ہمہ راست گوی بودند و از گناہ کبیرہ و صغیرہ پاک بودند و از گفتن دروغ ہم پاک بودند و در گناہ صغیرہ اختلاف است بعضی علما گویند کہ از صغیرہ ہم پاک اند و بعضی روا دارند کہ صغیرہ سہوا ممکن شود و اکثر سہوا افتادہ در کردہ صحیح آنست کہ اہل سنت و جماعت روا دارند کہ گناہ کبیرہ از پیغمبران نہ سہوا ممکن نہ عمدا ہیچ و در احکام شریعت ہم سہو از انبیا ممکن نیست و در دیگر افعال اگر سہو جائز است و از فضل از تاہم

بعضی پیغمبر ہیچ

Marfat.com

پیغمبران محمد رسول الله است صلی الله علیه و علی آله و سلم و نیز اعتقاد باید کرد که
آنحضرت صلی الله تعالی علیه و علی آله و سلم در شب معراج بهمین جسم خود از مسجد حرام
بمسجد اقصی رفتند و از آنجا بسوی آسمان رفتند و از آنجا تا هر جا که حق تعالی خواست
بعد رفتند و حق تعالی را دیدند اما بچشم دل دیدند و بعضی فرموده اند که بچشم سر دیدند و بعضی
می گویند که ندیدند والله اعلم بالصواب و اصحاب آنحضرت صلی الله تعالی علیه و علی
آله و سلم بهترین امت بودند و افضل همه بعد آنحضرت صلی الله علیه و علی آله و سلم
حضرت ابوبکر صدیق است و بعد او حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه و بعد
او حضرت عثمان بن عفان رضی الله تعالی عنه و بعد او حضرت علی ابن ابی طالب
رضی الله تعالی عنه و بعد آنها اهل بیت نبوی و ده یار بهشتی و دیگر اهل بدر اند و بهتر
آدمیان بهتر از پیغمبران ملائکه و اولیا و اتقیا از صالحان بهتر اند و دیگر فرشتها
و کرامات اولیا هم حق است اما اعتقاد باید کرد که هیچ ولی برابر پیغمبران نرسد
و هیچ بنده عاقل و بالغ بحدی نرسد که از او امر و نهی ساقط شود
و حلال را حرام دانستن کفر است و حکم شریعت را سبک داشتن هم کفر است و از شریعت انکار کردن
بر قول منجم و کاهن در خبر غیب باور کردن کفر است و نا امید شدن از رحمت حق کفر است و
ایمن بودن از عذاب ... کفر است و مستحق ...

Marfat.com

بشریعت نیز کفر است پنجم ایمان آوردن بروز قیامت باید که اعتقاد کند
که روز قیامت حق است و در آن روز کافران را در دوزخ و مسلمانان را
عذاب یا بغیر عذاب بفضل خود در بهشت می اندازد و وزن کردن محسوس
عملها باشد کافرا در آن روز و نامهٔ اعمال هر کافر ملت آنها میدهند
که آنچه در عمر خود از نیکی و بدی کرده است در آن نوشته اند مسلمانان را
بدست راست میدهند و کافران را بدست چپ از پس پشت میدهند و حساب
نیز برحق است و سوال هم حق است که در آن روز حق تعالی می پرسد از بندگان
کان که چه طاعت و عبادت کردید مرا در دنیا و از ملائکه نیز حساب میگیرند
چنانچه جبرائیل را می پرسند که چگونه امانت وحی با نبیا رسانیدی و در روا
یات آمده است که حسنات ظالم را بمظلوم میدهند و گناهان او را باوی میدهند
بجای که هفتصد نماز مقبول مقابل یک دانگی میرود و نیز حوض کوثر در آن روز
حق است که عرض او و طول او برابر است و بوی او از مشک بهتر و رنگ او از
شیر سفیدتر و شیرینی او از شهد زیاده است هرکه از و بنوشد بار دیگر تشنه
نشود و نیز پل صراط حق است که در روز قیامت بر پشت دوزخ پل می نهند
که از موی باریکتر و از شمشیر تیزتر و جمیع خلائق را حکم میشود که بر وی بگذرند پس

بعضی

بهشتیان مثل باد و برق و چابک پرندها و اسپ تیز رو و پیاده میگذرند
موافق مراتب عمل خود و دوزخیان می افتند در دوزخ می افتند و در خبر
و در روایات آمده است که آن پل صراط یک هزار و پانصد ساله راه است پانصد
سال بالا رفتن و پانصد سال برابر رفتن و پانصد ساله فرود آمدن را
و خبر شفاعت روز قیامت حق است که پیغمبران و اولیان و علما که
از برای گناهکاران نزد الله تعالی شفاعت کنند اما اول شروع
شفاعت از رسول خدا یعنی محمد رسول الله صلی الله تعالی علیه و علی
آله و سلم خواهد شد هیچ کس از پیغمبران از دهشت آن مقام اول
قدم پیش نهاده نمیتوانند و همه التجا پیش پیغمبر آخر الزمان محمد
رسول الله صلی الله علیه و علی آله و سلم می آیند و از ایشان نیز بعد آنحضرت
هرکس شفاعت امت خود خواهد کرد و چون رسول خدا در روز حشر
اول سر بسجده نهد هفت روز یعنی بمقدار هفت روز در سجده باشد
زیر عرش پس حکم شود که سر بردار و بخواه هر چه میخواهی پس سر از سجده
بردارد و شفاعت خواهد و باز بسجده رود و باز شفاعت خواهد و باز بسجده

Marfat.com

رخود و چون از بهشت با سموم سر بردارد گناهان همه عاصیان که با ایمان
رفته اند به بهشت برد و هیچکس از عاصیان امت او در دوزخ نماند مگر
کسی که از دنیا بی ایمان رفته باشد و نیز اعتقاد باید کرد که بهشت و دوزخ
است بهشت در آسمان هشتم بالای آسمان هفتم و دوزخ زیر طبقه
زمین هفتم است و عرض و پهنای بهشت مثل همه آسمانها و زمینها و
دوزخ همیشه می باشند و فنا نخواهند شد و کسی که در آنها داخل شود
هم فنا نخواهد شد و علامات قیامت که در احادیث آمده است همه حق
که آفتاب از طرف مغرب طلوع خواهد کرد و حضرت مهدی آخر الزمان پیدا
خواهد شد و عالم را از عدل پر خواهد کرد و دجال خواهد برآمد و نازل خواهد شد
حضرت عیسی از آسمان بر زمین خواهد شد و ظهور و پیدا خواهد شد جانور
که آن را دابة الارض میگویند و خروج یاجوج و ماجوج و طلوع دخان که هر جا
منتشر شود مشرق با مغرب و غیر آن علامات است و دیگر چیز باید دانست که ایمان
اشتغال کردن دل را و اقرار کردن بزبان به وحدانیت حق تعالی و پیغمبری
محمد رسول الله و تصدیق کردن بآنکه هر چیز پیغمبر خدا از نزد حق تعالی آورد

همه حق است و اگر کسی گنگ باشد و او را اعتقاد و یقین بدل هم کفایت میکند ۹
و ایمان و اسلام هر دو در شرع یکیست و نیز ایمان در وقت سکرات موت
در حال غرغره مقبول نیست و نفع ندارد و نیز بگناه کبیره و با صغیره هیچ
کس کافر نمیشود مگر آنکه گناه را حلال داند و گناهگار مسلمان که بی توبه
مرده باشد بسبب گناه همیشه در دوزخ نخواهد ماند و نیز مسلمان را
باید که بگوید که من مسلمانم تحقیق و نگوید که من مسلمانم ان شاء الله
تعالی زیرا که در این شک میشود در ایمان خود و بدانکه عذاب قبر
کافران را و مسلمانان فاسق را و ثواب در قبر مسلمانان صالح را
حق است و سوال منکر و نکیر هم تحقیق در قبر هست اعتقاد باید
کرد که بعد مردن میت را عذاب و ثواب میشود اگرچه در آب غرق
شده باشد یا در آتش سوخته باشد یا در شکم جانور شده باشد و دو فرشته
عظیم هیبتناک سیاه و کبود چشم در قبر آمده میت را سوال میکنند
از پروردگار و از پیغمبر و از دین که خدای تو کیست و دین تو چیست و پیغمبر
تو کدام است اگر آن میت مسلمان مرده باشد جواب میدهد که رب
من الله است و دین من اسلام است و پیغمبر من محمد رسول الله

Marfat.com

است پس قبر او را گشاده میکنند تا جائی که نظر او برسد و اگر جواب
نگفت تنگ میکنند قبر را بر وی و گرزهای آهنی و آتشی میزنند او را و عذاب
میشود و پیغمبران را سؤال نمیشود و در سؤال اطفال اختلاف
بعضی میگویند طفلان را سؤال میشود اما فرشتها تعلیم جواب
میکنند و در حدیث است که در قبر کافر و عاصی اژدها و کژدم از دنیا مسلط
میشود که اگر یکی از اژدها دم زند تمام دنیا و درختان آن را بسوزد و
الحقیقت آن مار و کژدم همه صورت صفات و همه و افعال قبیح

پنجم

است که در آن عالم بصورت مار و کژدم صورت گرفته اند
ایمان آوردن بانکه بعث بعد از موت حق است یعنی حق تعالی مردها را
بعد موت باز زنده خواهد کرد پس انسان و دیگر همه بهایم و طیور و حشرات
همه زنده خواهند شد تا از یکدیگر هم قصاص میگیرند و حیوانات را بعد
قصاص خون میگیرند حتی که مورچه از یکدیگر هم قصاص میگیرند و حیوانات
بعد قصاص گرفتن خاک گردانند و بعضی علما میگویند که خاک بهشت میکنند

ششم

اول نفخ صور شود با و مردم ها بمیرند و دوم نفخ میشود بدان مردها
از خاک برخیزند و حشر شود هفتم ایمان آوردن بتقدیر خیر و شر که تقدیر

نیکی و بدی همه از حق است آنچه در عالم هست و میشود و خواهد شد
همه بتقدیر اوست و خیر و شر و نفع و ضرر و حسن و قبح همه بقضاء اوست
و با وجود که همه بقضا و اراده اوست بندها را عقل صحیح گذشته داد و را در کارهای
خود اختیار و اراده داده اند زیرا که بندها هر فعل را که میخواهند اول در خاطر
آن را ملاحظه میکنند و نفع و ضرر آن را می سنجند بعده شروع در کار میکنند
و اگر این اختیار از وی نباشد موقوف بر ملاحظه و اراده بندها نمی بود چنانچه
کسی را رعشه باشد دست و پاء او بی اختیار او می جنبد هر چند او قصد
نمیکنند اما می جنبد پس اعتقاد باید کرد که آدمی اگرچه در کارها خود اختیار
دارد اما در این اختیار بی اختیار است که حق تعالی این اختیار در وی داده
است همین قدر بر ما لازم است که اعتقاد باید کرد که همه چیز بتقدیر
الهی است اما بندها در کارها خود اختیار دارد و دیگر بحث لازم نیست

اقسام ایمان که در کتب مفصل بیان شده
ایمان
جمله ... و ... امنت بالله ... الغ

... ایمان مفصل ... آمنت بالله ...
... ایمان مجمل ... آمنت بالله ...

Marfat.com

وصفاته وقبلت جميع احكامه يعني ايمان باجمال آوردم

که ايمان آوردم بحق تعالى جميع ايمان آوردم بنامهاي وي تعالى

وصفتهاي آن الله تعالى وقبول کردم تمامي حکم هاي الله تعالى

و ايمان مستدل است که ايمان بدليل آوردن و ايمان مقلد است

که ايمان آورد و دليل نداند و ايمان مطبوع است که ايمان مطبوع را زوال

زوال هرگز نيست و ايمان عاريتى است که ايمان عاريتى را که آن را

البته زوال است و ايمان مخلوق است نزد ائمه سمرقند قالوا انه

مخلوق گفته اند که بدرستى ايمان پيدا کرده شده است و ايمان غير مخلوق است

نزد ابي حنيفه و ائمه بخارا رحمة الله تعالى عليهم اجمعين لان البخاريين قالوا

الايمان هداية الرب لعبده الى معرفته وذلك غير مخلوقة زيرا که ائمه

بخارا گفته اند که ايمان راه نمائيدن پروردگار است

بسوى شناختن او است و اين نه پيدا کرده شده است و ايمان مكتوب است

و ايمان مكتوب من جهة الله تعالى بقوله تعالى كتب في قلوبهم الايمان يعني ايمان

نوشته شده است از جانب الله تعالى که فرموده الله تعالى نوشته شده است در دلهاي ايشان

ايمان و ايمان معلوم است که آن ايمان فعل بنده است و نوشته شده

الله تعالى

Marfat.com

الیمان نیست مخلوق و محکوم علیه پیدا کرده شد که فعل بنده است
و ایمان مطبوع است و ایمان مطبوع ایمان فرشتگان است و ایمان
مقبول است و ایمان مقبول ایمان پیغمبران است و ایمان معصوم
و ایمان معصوم ایمان مومنان است و ایمان موقوف است
و ایمان موقوف ایمان مبتدعان است و ایمان مردود است
و ایمان مردود ایمان کافران است نعوذ بالله من ذلک والله اعلم
و منه التوفیق و الارشاد تمت تمام شد شرح آن بالله العظیم

Marfat.com

سلسلۃ الاولیاء

(احوال ومناقب اولیاء جمیع سلاسل)

تالیف

محمد صالح کنجاہی (۱۲۲۰-۱۳۰۷ھ/۱۸۰۵-۱۸۸۹ء)

خلیفۂ حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری (ف ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء)

عکس مبنی بر خودنوشت خطی نسخہ مولف مملوکہ ڈاکٹر قریشی احمد حسین قلعداری

(سابق استاد زمیندار کالج، گجرات)

بمقدمۂ مختصر

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

Marfat.com

سلسلۃ الاولیاء کے قلمی نسخہ کی بازیافت

مئی ۱۹۷۳ء کو لاہور کے مشہور علم پرور بزرگ مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم کو ساتھ لے کر پروفیسر قریشی احمد حسین احمد کا آبائی کتب خانہ دیکھنے کے لئے گجرات ان کے گھر گیا، موصوف حکیم صاحب کے مطب میں اکثر آتے رہتے تھے، ان کا یہ ذخیرہ نادر مخطوطات کے اعتبار سے شہرت رکھتا ہے، حکیم صاحب کی وجہ سے انہوں نے چند قیمتی مخطوطات دکھائے ورنہ اگر میں تنہا جاتا تو شاید کامیابی نہ ہوتی۔

ان سے بعض مخطوطات مطالعہ اور تحقیق کے لئے لاہور لے کر جانے کی اجازت چاہی تو بادلِ نخواستہ اجازت دی، ان میں مولوی محمد صالح کنجاہی کی تالیف سلسلۃ الاولیاء کا یہ نسخہ بھی تھا، جس کی عکسی اشاعت اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

یہ مولف کا خودنوشت خطی نسخہ ہے، جس کی کتابت انہوں نے ۲۱/ جمادی الآخر ۱۲۹۵ھ کو اپنے مستقر کنجاہ میں کی تھی، اس سے پہلے ان کے قلم کی کتابت کی ہوئی کتاب ''مجمع التواریخ'' قطعات تاریخ تصنیف حافظ غلام محی الدین بن مولوی محمد صالح کنجاہی کا مکمل عکس آپ ارمغان امام ربانی کی آٹھویں جلد میں ملاحظہ کر چکے ہیں، اس کا سواد خط بھی ''سلسلۃ الاولیاء'' جیسا ہی ہے۔

اگر آج میں ذاتاً قریشی صاحب سے یہ نسخہ اشاعت کے لئے مانگتا تو کبھی نہ دیتے، یہ حکیم صاحب مرحوم کی برکت تھی کہ ان کی ہمراہی کے باعث انہوں نے دینے سے انکار نہ کیا، اس خطی نسخے کے آخر میں مولف (مولوی محمد صالح) نے اپنے نام وصول ہونے والے

Marfat.com

مکاتیب اپنے شیخ خواجہ غلام محی الدین قصوری بھی اسی طرح عمدہ خط میں نقل کر کے محفوظ کر دیئے ہیں، جن کی عکسی اشاعت ''ارمغان امام ربانی'' کی نویں جلد میں آپ دیکھ چکے ہیں، اب ''سلسلۃ الاولیاء'' بھی ان کے شکریہ کے ساتھ یہاں شائع کی جارہی ہے۔

اس مذکورہ سنہ میں عکس بنواتے وقت غلطی یہ ہوئی کہ اس کے ابتدائی ساٹھ اوراق کی کاپی نہ بنوائی، جس کی وجہ یہ تھی کہ اس میں متقدمین صوفیہ کے مناقب تھے، جن میں کوئی قابل توجہ معلومات نہیں تھیں، کتاب کی افادیت کے پیش نظر اس کا مکمل عکس زیادہ مفید رہتا لیکن اب کیا ہوسکتا ہے؟ سوائے علمی حسرت اور اس پر ندامت کے احساس کے ساتھ جو کچھ ہے اس کو غنیمت جانیے، اس کے مولف کے احوال ہماری مرتبہ کتاب ''ملفوظات چہل روزہ'' کے مقدمہ میں ملاحظہ کریں۔

۲۳/ مارچ ۲۰۱۹ء — مخلص

یوم قراردادِ قیام پاکستان — محمد اقبال مجددی

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین الرحمن

الرحیم مالک یوم الدین والصلوة

والسلام علی رسوله محمد وآله اجمعین

و سلام تحیت باد بر فرستاده او که اسم او محمد است

سزاوار هر حمد و ثنا و ستایش الٰه الارباب

ذو الجلالی که از خاک صورت انسان

آراسته و از لمعه انوار ایمان و عرفان

خویش بپیراسته وبخلعت ولقد کرمنا بنی آدم ورا
ممتاز ساخته وبتاج لقد خلقنا الانسان فی احسن
تقویم سرش برافراخته است وحده سبحان جل جلاله
واهب للکل عم نواله قادر حی تعالی شانه
مالک سبحانه سبحانه جائیکه شاه سخنوران
صاحب انا افصح العرب والعجم صلی الله علیه وسلم
زبان بکلمه لا احصی گشاده دیگری را چه یارا که دم در
ثنائیش زند لهذا ازان ساکت شده بمناجات
می پردازم الهی این بینوا را نوای ایمان خود ببخشا
واین بی سر و پا را سر و پای عرفان خویش عطا
فرما ای رب بی سبب نواز این بنده را بطفیل
محمد صالح سازنده

لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک

خدایا توئی ذو الجلال و قوی — تعالی معز و لطیف یا قوی

توئی رب ارباب و اعلی ملیک — شاهنشه بس وحده لاشریک

توئی مالک الملک و معطی عطا — توئی تنزع الملک ممن تشا

نگارنده نقش ارض و سما — کشاینده باب رحمت بما

شود هرچه خواهش کنی یا کبیر — که هستی علی کل شیء قدیر

الهی بدرگاه تو آمدم — ز عصیان خود تیره رو آمدم

ز رحمت بحال خرابم ببین — برسوائی و اضطرابم ببین

بلطف خطا و گناهم ببخش — بدنیا و دین عز و جاهم ببخش

همه بیکسان را توئی — دهنده توان ناتوان را توئی

تو دانی که مسکین و بیچاره ام — بغمهای بیهوده آواره ام

ز رنج و غمها امانم بده — سعادات هر دو جهانم بده

الهی نگهدار ایمان من — برافروز از معرفت جان من

Marfat.com

بهم ... نم شاهت بندگی　　بنه بر سرم تاج افگندگی

من از نفس اماره تنگ آمدم　　پشیمان بکام نهنگ آمدم

زبی دشمنانم پناهی بده　　وزان پس سوی خویش راهی بده

تو دانی ضمیر دلم یا غفور　　که هستی علیم بذات الصدور

الهی بذات نبی الوری　　مهِ مرسلان و شه انبیا

بصدق ابوبکر عالیجناب　　بعدل عمر شاه ابن الخطاب

بعثمان عفان روشن لقا　　بشیر خدا شاه مشکل کشا

بخلق حسن سید خافقین　　بتسلیم و توحید شاه حسین

بجمله بزرگان اهل صفا　　مکن شرمسارم بروز جزا

در آنوقت لطف قریبم شود　　ز احمد شفاعت نصیبم شود

چو صالح ارد بجز نام تو　　همین بس بود بهر انجام او

بتحفه صد ... ت زاکیات و تحیات نامیات بروح نازنین

Marfat.com

سید العالمین اصل الموجودات اشرف الکاینات

شاه اورنگ لولاک لما خلقت الافلاک

طوطی شکرستان تنزیل بلبل چمن ترتیل مخاطب خطاب

انک لعلی خلق عظیم قایل کلمه انا احمد بلا میم بادشاه

نیکوکاران شفیع جمیع گناهگاران رهنمای خاکیان

پیشوای افلاکیان شهنشاه بارگاه لی مع الله حضرت

محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم و علی آله و اصحابه و اتباعه

اجمعین ؛ محمد سید اولاد آدم ؛ محمد باعث ایجاد عالم

امام المرسلین شاه شاهان ؛ شکست ازوی خورد خیل گناهان

براه حق هدی للمتقین است ؛ بمحشر هم شفیع المذنبین است

امیر کشور دین و امامت ؛ سپهسالار میدان قیامت

سر عرشین مرج قبلتین است ؛ شهید انکه بدر و حنین است

Marfat.com

عزیز مکه و خاقان یثرب ... امیر مشرق و سلطان مغرب

چو جبهش مطلع نور فتوت ... چو ظهرش مظهر مهر نبوت

شهنشاه سریر لی مع الله ... مقیم قیس لیل بهر قل هو الله

زده بر عرش اعلی بارگاهی ... ملائک هستش افواج و سپاهی

ثنائش خواند حق طٰه و یٰسین ... نگین خاتمش ختم النبیین

وجودش دو جهان را قبله گاه است ... دو عالم را پناه و پادشاه است

اغثنی یا رسول الله ز غمها ... ارحمنی یا حبیبی از المها

ز کید نفس سرکش بس ملالم ... بخلق پاک خود امداد حالم

غریبم بیکسم در کنج آهم ... و زین درماندگی باشی پناهم

نصیبی ده مرا از فیض سرمد ... مرا می ساز صالح یا محمد

بعد تحمید خالق الارض والافلاک و نعت صاحب لولاک

لما خلقت الافلاک میگوید بنده حقیر درویش الحق

Marfat.com

فقیر محمد صالح کنجاهی اصلحه الله تعالی فی الدارین میخواهد

که شمه از احوال حضرت سید المرسلین و صحابه راشدین

و ائمه معصومین و اولیاء و صالحین بمقتضای عند

ذکر الصالحین تنزل الرحمة بیان نماید لهذا بجستجو تمام

یاد کردن نیکوکاران فرود می آید رحمت

از کتب معتبره هر یک سلسله علیه جمع نموده بسلسلة الاولیا

موسوم گردید الحمد لله تعالی و تقدس که این حقیر جمع نمودن

این مجموعه توفیق یافته بمنه و کرمه ربنا آتنا من لدنک

رحمة و هیئ لنا من امرنا رشدا

سر دفتر آفرینش شاه ارباب

دانش و بینش والی هر دو سرا بادشاه روز جزا آفتاب

ماهتاب کثرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم

بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد المناف

Marfat.com

بن قصی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب

بن فهر بن مالک بن نضر بن کنانه در معارج النبوت و

آورده که ولادت با سعادت سید الانام علیه افضل الصلوة والسلام

بعد از طلوع صبح روز دوشنبه دوازدهم یا هشتم از ماه ربیع الاول

در سال فیل واقع شده چهل و دو سال از حکومت نوشیروان عادل

گذشته بودند و هشتصد و هشتاد و دو سال از سلطان سکندر رومی

رفته بودند و ششصد سال از حضرت عیسی علیه السلام منقضی گردیده

بودند و هم در روی است که والد آن سرور علیه السلام قبل از ولادت

آن بدو ماه وفات یافته بود و چون به شش سالگی رسید مادر آنحضرت

علیه السلام ازین جهان رحلت نمود و آنحضرت از جانب پدر و مادر شریف

از قبیله قریش است و هم در روی است که ابتداء وحی بر آن سید علیه السلام

بروز دوشنبه بر کوه حری هشتم از ماه ربیع الاول بعد سال [illegible]

Marfat.com

الدنیا والآخرۃ وان نسئل خیر الآخرۃ

ونعوذ من خزی الدنیا والآخرۃ

نور حق آفتاب ملت و دین — پیر ما آسمان شرع متین

شاہ نقشبند و شمع جہان — مقتدای اہل ایقان

مرشد عالم امام امم — منبع علم و کان جود و کرم

گنج اسرار علم غیبی — محیط انوار غیبی

بلبل شاخ گلشن حضرت — شاہباز شکار وحدت

شمع روشن دودمان علی — غنچہ شاداب فیض نبی

جان جانان و گیرد جہان — شاہ عالی نسب جہان

قبلہ کاملان اہل کمال — کعبہ اصفیاء ذو الجلال

شیخ تلقین و مرشد ارشاد — پیر ابدال و مرید ارشاد

قطب دوران امام ربانی — شاہ شاہان حبیب سبحانی

Marfat.com

پیر اعظم پیر یقین   وارث احمد و محی الدین

پیر پیران جناب والا   پایهٔ او عرش قدسیان بالا

غوث اعظم ز اولیا ناجی   قدس الله سره السامی

حاجتم الغیاث یا غوثا   آمده بر درت یا مولی

در رهٔ تحفه بیاد لوی   پیر حال دستگاه قوی

پیر صالح فدائی تو بادا   پیر خاکپای تو باد

ذکر اسامی اولاد امجاد حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه

در مناقب غوثیه از بهجة الاسرار آورده که عدد پسران حضرت غوث الاعظم ده بودند اول حضرت قطب الاقطاب شیخ سیف الدین سید عبد الوهاب تولد او در ماه شعبان سال پانصد و بیست و دو از هجرت ٥٢٢ و وفات در بغداد بیست و پنجم از ماه شوال سال پانصد نود و سه از هجرت ٥٩٣ عمر شش هفتاد ساله بود انتقال

Marfat.com

والد خود تا سی و دو سال در قید حیات بود بزرگ گردید

آنحضرت علوم ظاهری و باطنی از پدر بزرگوار خود تحصیل نمود

و بعد از آنحضرت در [illegible] پدر [illegible] آخر [illegible]

[illegible] رسالهٔ [illegible]

بود [illegible] رحلت نمود [illegible]

در [illegible] حضرت [illegible]

فتوح الغیب را [illegible] تصنیف کرده جمیع علوم [illegible]

کتب [illegible] در حدیث و فقه [illegible]

[illegible] شیخ شمس الدین [illegible]

در سال [illegible] هجرت [illegible] حضرت [illegible]

رحلت نموده [illegible] والد خود [illegible]

رضی الله عنه

[illegible]

سید عبد الجبار وفاتش در جیلان شنبه نوزدهم شعبان سال [illegible]

پانصد و هفتاد و [illegible] از هجرت بوده به بغداد و والده [illegible] سال زیست

تحصیل جمیع علوم از والد خود گرفته [illegible] بغداد رضی الله عنه [illegible]

[illegible] شیخ ابو بکر تاج الدین عبد الرزاق [illegible]

[illegible] از هجرت بوده وفاتش [illegible] سال [illegible]

[illegible] از هجرت [illegible] والد خود [illegible] سال [illegible]

[illegible] القطب [illegible] گرفته [illegible]

اعلی مرتبه بوده [illegible] شکر [illegible]

[illegible] شیخ ابو اسحاق [illegible]

وفاتش در بغداد [illegible] سال [illegible] بود از هجرت

[illegible] ظاهری و باطنی متصف بوده رضی الله عنهم شیخ ابو [illegible]

[illegible] وفاتش در بغداد [illegible] سال [illegible] از هجرت بوده محرم [illegible]

Marfat.com

از والد خود گرفته رضی الله عنه هشتم برگزیدهٔ درگاه الٰهی شیخ عبد الرحمن

سید عبد الله وفاتش در بغداد به بیست و هفتم ماه صفر سال پانصد

و هشتاد از هجرت بود علم تفسیر و حدیث از والد خود گرفته رضی الله عنه

نهم شیخ ابو بکر یا سید یحیی ولادتش ششم ربیع الاول سال پانصد

و پنجاه و پنج از هجرت بود و وفاتش در شب جمعه ... ششصد از

هجرت در جمیع علوم کامل بود رضی الله عنه دهم شیخ ابو محمد عبد الرحمن

سید موسی ولادتش سلخ ربیع الاول سال پانصد و ...

از هجرت و وفاتش غرهٔ جمادی الاول سال ششصد و ... از هجرت

بود از والد خود تحصیل نموده در حیات والد به ...

و جانشین ... گشت رضی الله عنه بعضی از شاگردان مخصوص حضرت

حضرت شیخ علی هیتی از کبار مریدان غوث الاعظم در خدمت وی

فایده حاصل نموده مدت عمرش یکصد و بیست سال

Marfat.com

بانصد و شصت و چهار از هجرت صاحب کرامات عالیه بوده شیخ
ابو عمر صریفینی مرید غوث آفاق است بقریه ... علیه السلام از آنحضرت
شده شیخ ابو سعید از سادات حسینی خرقه از او از غوث الثقلین پوشیده
شیخ قضیب البان موصلی از کاملین مریدان آنحضرت است کرامات عجیب از وی
شده اند از انجمله قاضی موصل منکر وی بود روزی که در جو ...
شیخ از مقابل وی آمد با خود گفت این شخص را گرفته بسیاست رسانم
ناگاه شیخ را دید بصورت اعرابی غضبناک چون نظر بیشتر کرد
یکی از فقهای ظاهر چون نظر بقاضی کرد گفت ای قاضی کدام قضیب را
سیاست کنی قاضی از انکار خود توبه کرد و مرید شد قبرش در موصل
است شیخ ... صاحب کشف و کرامات از مریدان آنحضرت است شیخ
ابو عمر عثمان قرشی شاگرد و مرید آنحضرت است حنبلی مذهب بود
قدوة السالکین زبدة العارفین بریا از جیلیه ولایت ...

ذکر

Marfat.com

قادري گيلاني پيشاوري كه در لاهور آسوده رحمة الله عليه

از اولاد غوث الاعظم است بشانزده واسطه نسبش بسيد عبد الرزاق

قدس الله سره ميرسد و شجره نسبت باطني پشت به پشت هم بجناب حضرت

وي خرقه پوشيد از والد خود سيد حسن و وي از والد خود سيد محمد غوث و

از والد خود سيد محمد و وي از والد خود سيد عبد القادر و وي از والد خود

سيد عبد الباسط و وي از والد خود سيد حسين و وي از والد خود سيد احمد

و وي از والد خود سيد شرف الدين ابو القاسم قاسم و وي از

والد خود سيد شرف الدين يحيى و وي از والد خود سيد بدر الدين حسن و وي

از والد خود سيد علاء الدين علي و وي از والد خود سيد شمس الدين محمد و وي

از والد خود شرف الدين يحيى و وي از والد خود سيد شهاب الدين احمد

و وي از والد خود سيد ابو صالح نصر و وي از والد خود قطب الدين سيد

عبد الرزاق رحمة الله عليهم سيد محمد غوث در شجره سلسله چشتيه نيز

در علم ظاهری و باطنی کامل بود و صحبت بسیار مشایخ و علما دریافته

ملاقات نموده و مجتهد وقت صاحب کرامات عالی بود رسالهٔ در تصوف

به پاکیزه عبارت املا فرموده و در وی شمهٔ از احوال خود تحریر نموده

تحریر نموده و اله آنجناب پیر و شیخ حضرت شاه میر رحمة الله علیه

عالیشان بود خواهرزاده و مرید حضرت سید محمد غوث تربیت

ظاهری و باطنی کمال آراسته بود و ذوق و شوق و وجد و حالی داشت

در گذشته بود فرزندش حضرت سید قبول محمد ترویج و ترقی مسند

کمال بود رحمة الله علیه نزهة الصلحا که از اهل حرم و اخیار حرم

تحدث و تفسیر صاحب خیر بوده و در دین معتقد اخلاق حمیده حضرت پیر

شیخ محمد ابراهیم خطیب شاه و جبل الحجه مشواه عالم و عامل و

مستغرق رفیع الشان بود علم ظاهری از بسیار اساتذه حاصل

نموده بود چنانچه از خدمت حضرت میان محمد فیض و حضرت میر

Marfat.com

مشهور به بیگ و حضرت حافظ محمد یونس و حضرت میان

محمد صالح گوجرانی رحمة الله علیهم و در علم باطنی مرید حضرت شاه [illegible]

و والد بزرگوارش حضرت میان محمد ادهم مرحوم مرید حضرت

محمد [illegible] بود و حسن صورت و سیرت داشت و بلقای حیات آرزوی

خواجه [illegible] صلی الله علیه و سلم در عالم رؤیا مشرف شد

[illegible] محمد [illegible] و [illegible]

[illegible]

[illegible] محمد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] غازی رحمة الله علیه

و تحیات مکانی سعت که ورودی بسیار نموده و آسوده اند [illegible]
تا شیخ

حضرت شیخ محمد زاهد مرحوم در علم و عمل بی مثل و در کرامات و تصانیف

بوده طریق قادریه داشت و محمد اکرم غنیمت مرحوم در شعر [illegible] حضرت

مثنوی [illegible] نیرنگ عشق و دیوان غنیمت از تصانیف و صحبت [illegible]

داشت [illegible] مرید حضرت سید محمد صالح [illegible]

[illegible]

دیوان [illegible] از بیانات [illegible] و دیگر [illegible]

اگرچه یاد کرده ام کتاب را [illegible] لیکن آن [illegible]

[illegible] حضرت میان فضل بابا جی بوده [illegible] بهار [illegible] گذشت [illegible]

این گدا [illegible] بطفیل ایشان بزرگان از حق سبحانه [illegible]

[illegible] نصیب [illegible]

[illegible] خواجگاه [illegible] حالی محمد شیخ [illegible]

Marfat.com

چه شیخی فی طریق الله اقوی — امام زهد و ارباب تقوی

یکی گاه بر دیاری پادشاهی — [illegible]

بعز فقر و درویشی نهان بود — [illegible]

اگرچه صحبت [illegible] — [illegible]

هزاران رحمت الله [illegible] — [illegible]

الحمد لله الذی [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] احمد [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

Marfat.com

آن شرف دین نائب پیغمبر طریق [illegible] احمد شهاب الدین علی سلطان [illegible]

آن شکوه [illegible] صالح چو فرخند چو دانای راز — وان [illegible] قطب الابدال یزدان [illegible]

شیر دستگیر [illegible] محی الدین جیلانی عیان — شه ابو سعید [illegible] قطب [illegible]

شیخ ابو سعید [illegible] — بو الحسن [illegible] بو الفرح [illegible]

[illegible] شبلی [illegible] حضرت جنید [illegible] — سری سقطی [illegible] معروف کرخی [illegible]

داود طائی [illegible] حبیب عجمی [illegible] — خواجه حسن بصری [illegible] علی [illegible]

آن خواجه [illegible] ختم الانبیا — خیر الرسل [illegible] محمد مختار درگاه [illegible]

[illegible] طفیل مصطفی [illegible] — [illegible] اصحاب [illegible]

با طفیل خاندان پاک [illegible]

یا خداوند [illegible] نصیب [illegible] عشق [illegible] گریه [illegible]

حضرت شیخ ممشاد علو دینوری رحمة الله علیه مرید سید الطائفه

در علم و عمل و کرامات و مقامات یگانه زمانه بود وی فرموده را [illegible]

Marfat.com

ملکو اوست گز و دو سیر با خدا است و دوست ملکو از زمین و ریق

چهاردهم محرم در سال پانصد و شصت و دو از هجرت بود و بنهایت لطف

حسب صحبت و صحبتی حضرت احمد اسود دینوری رحمه الله علیه از

مشایخ زمان خویش بود خلیفه شیخ ممشاد دینوری است و شیخ وقت

شیخ محمد عمو رحمه الله علیه یگانه روزگار خود بود و شیخ

اکمل الکاملین شیخ ابو حفص شهاب الدین رحمه الله علیه گفته

بود و مرید شیخ محمد ... الکرخی ... ... معتقد

و اصل از شیخ ابو النجیب ضیاء الدین عبدالقاهر سهروردی است

و نسبت او ... شیخ ابو حفص ... ... الدین

امیرالمؤمنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه میرسد و در علم ظاهر و باطن درجه

کمال داشت صاحب کرامات عالیه بود تصانیف بسیار دارد کتاب آداب المریدین

از وی است مریدان بسیار داشت نقل است روزی در بغداد شیخ ...

Marfat.com

تعالی ابی سعید گوسپندی آورده بود و آنجا بایستاده و گفت ای

گوسپند بگوید که من مرده ام نه کشته قصاب بخورید بعد از چون

چون شیخ اقرار کرد و تایب شد و فائق بر سایر اصحاب شد

بحیرت بود [illegible] الوقت استاد شیخ آنکه از [illegible] مرشد جهانیان

السالکین پیشوای اهل طریقت رهنمای حقیقت عارف ربانی

شیخ الشیوخ شیخ عالم حضرت ابو حفص شهاب الدین عمر بن

محمد البکری السهروردی رضی الله عنه تربیت یافته [illegible]

شیخ ابو النجیب است و صحبت شیخ عبد القادر جیلانی رسیده و شیخ جیلانی

او را فرموده انت آخر المشهورین فی العراق و دیگر بسیار مشایخ

دریافته وی فرموده هرچه یافتم از برکت شاه جیلانی یافتم تصانیف

بسیار دارد از آن جمله کتاب کشف النصائح و اعلام الهدی و عوارف

و این در علم تصوف تصنیف کرده صاحب ترجمه جامع [illegible] تا [illegible]

Marfat.com

شیخ الشیوخ در بغداد بود و ارباب طریقت از دور و نزدیک

استفتاء مسایل از وی میکردند عوارف المعارف از تصنیفات وی

مذهب طریقت وی تمام مطابق شرع شریف و سنت نبوی تعلیم

از حضور شیخ ابو النجیب عم خود بهره گرفته و از حضرت غوث الاعظم

آورده که گاهی گاهی بخانقاه وی صد هزار دینار فتوح

و همه را در راه خدا انفاق کردی تربیت مریدان ... سال

ششصد و سی هجرت بود وفاتش در سال ششصد و سی و دو

قبرش در بغداد ... و زیارتگاه جهانیان

زبده مشایخ امت ۔ شیخ شهاب دین ملت

خورشید برج عشق و درد است ۔ حقا که امام ...

واقف رموز فقر حقیقی ۔ سبحان شیخ ...

مصباح رجال اصدقین ۔ نور روشن شیخ محقق

حراقت نقود راز ذواتی ۔ کشاف حقایق معانی

در فیض چو ابر نوبهاران ۔ مقصود ده امیدواران

زنده دل و صاحب کرامات ۔ دانای منازل و مقامات

جبریل افق حق پرستان ۔ مصباح حجره دل فقیران

شد بسته بخت سیری اقصر ۔ رحمانش باد و رحمة الله

یارب بطفیل شیخ عالم ۔ رحمی بکرم بسوی ظالم

از نور یقین فروز جانم ۔ وز صحبت نفس ده امانم

بیدار بحفظ خود و جانم ۔ از شر سگان حسودم

قائم محمدی قاریانی شیخ بهاء الدین زکریا

قریشی رحمة الله علیه در نفحات آورده که در علوم ظاهری کمال مشهور ملتانی

حدیث پانزده سال بدرس مشغول بود و بعد هفت قرآن

حفظ داشت از وی آشنا ... شیخ عمر ...

Marfat.com

وقت مراجعت از حج به بغداد آمد و در حجره شیخ الشیوخ

نزول کرد و هر روز با او صحبت می‌داشت [illegible] از حج [illegible]

شیخ الشیوخ صحبت بسیار کرد و [illegible] آمد [illegible] ارشاد

می‌فرمود و احوال آن دیار کماهی پرسید [illegible]

شیخ او گفته شیخ بهاء الدین [illegible] و آن [illegible]

از وجود او [illegible] چشمه [illegible]

حضرت نظام الدین اولیا آمده که [illegible] شیخ [illegible]

شیخ جلال الدین تبریزی با او [illegible]

که این شیخ [illegible] شیخ صدر الدین عارف [illegible]

[illegible] و آن [illegible] شیخ [illegible]

[illegible]

که شیخ بهاء الدین [illegible] و آن [illegible]

[illegible]

Marfat.com

از ناحیت نور قبرش در ملتان است شیخ شمس الدین

شیخ جمال الدین رحمة الله علیه از مریدان شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی

قاضی ظاهر و باطن بود و قاتل شد در سال

و چهار بود از حضرت قبرش در

اسلام شیخ ابو الفتح رکن الدین

فرزند و مرید شیخ صدر الدین

بحضرت نور قبرش

شیخ جمال الدین رحمة الله علیه ظاهر و باطن

در سال

سید و مرید مخدوم جمال الدین

نور رحمة الله علیه

Marfat.com

حافظ محمد ... اسماعیل ... شیخ ... فتح ... [illegible]

محمد ... [illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible]

Marfat.com

پاک کیش خواجه عبدالله پارسا — راه رو و راهبر و رهنما

زبدهٔ از زمرهٔ دین پروران — اهل دل قدوهٔ صاحبدلان

کان وفا بحر صفا مقتدا — عین حیا خضر لقا پیشوا

جملگی کیش و اهل بینش و نیکخو — نام خوشش محمد قاضی خوش خو

نام گرامیش بدل کرد جا — شیخ محمد قاضی سید الاولیا

بود بمهتاب رخش بس جمیل — مرحمه قمر لقای جلیل

از دل و جان گشت شه صالحی مرید — شیخ جانی محمد رشید

ذاکر و با دیست بصبح و مسا — ورد زبان جاری یا الله

از حمد حق چو شد خامه فراز — شش هشت نعت بسی خوش ادا

بهیچ چار یار ز والیه هری — بر دل آمد ز عهد مجددی

تا بهل بیت شد ایم با یروش — در همه با همه با ... زر دوش

بیمن مرشد کامل مکمل — جلا بخشد آیینهٔ دل

Marfat.com

محمد قاسم آن شرح سمر انجام ۔ که شد زان نیک‌نامی جمله ایام

محمد اسلم آن شیدای دیدار ۔ که بود از نیک‌نامی پیر و سردار

محمد قلی از حافظ بهره یاب شد او ۔ که فرزند سعید شیخ نیکو

ولی از حافظ آمان یافت ۔ که او والد با حروف شان

محمد مصطفی یک فرد و مستش ۔ نمود آگاه ز بالا و پستش

چو از جان محمد بهره ور شد ۔ که از ذاتش بسی عالم بهتر شد

میان دو که در دین گلاب است ۔ که نامش خواجه اسماعیل ...

ز مخدوم جهان عبدالکریمش ۔ پسر آن است که او ...

محمد طیب آن شیخ کبیر است ۔ ز بالا فهم و کمال او ...

رشید ... بر آن دین ۔ چراغ علم و مصباح یقین است

حسام الدین ... ۔ که تخم اتقیا در ...

ز رکن الدین ... آن عالم الله ۔ ستون تاج دین ... احمد

Marfat.com

رسید از شیخ صدر الدینش ارشاد ـ بنوبت او ز بیعت زینتی داد
فرزندی

ولی نعمتش پیر اهل عرفان ـ بهاء الدین زکریای ملتان است
پیر راه

شهاب الدین عمر شیخ الشیوخ است ـ امام سهروردی با رسوخ است

ضیاء الدین که عبد القاهر است این ـ بکنیت بو نجیب ظاهر است این

وجیه الدین لقب بو حفص دارد ـ جهان در دین وجیهش می شمارد

محمد شیخ عبد الله معروف ـ باوصاف مشیخت گشت موصوف

بود دینوری احمد اسود این ـ ز دین احمدی با فر و تمکین

ز ممشاد علو آن فخر دینور ـ چو مهر روشن شدش سیمای انور

جنید آن طائفه را سید خاص ـ علم در فقر گشته بهر اخلاص

ز خال خود سری سقطی اسرار ـ بود معلوم آن پاکیزه کردار

شه شیخش حضرت معروف کرخ است ـ غلامش از زمین تا اوج چرخ است

بها از حضرت داود طائی ـ بفقرش خویش تاج کبریائی

جنید

Marfat.com

حبیب از حسنش زینت عجم را — عرب محتاج الطافش کرم را

حسن بصری که او شیخ الکرام است — بخوبی پیشوای خاص و عام است

وسیله کرده‌ام بهر مدعا را — امیر المؤمنین شیر خدا را

چراغ او که پر نور و ضیا ست — ز شمع خواجه بدر و بصر است

خداوندا بحق احمد پاک — که زیبد بر سر او چتر لولاک

بحق پیر پیران غوث اعظم — جهان را دستگیر آن قطب عالم

بحق این بزرگان کن عنایت — [illegible]

مرا از قید غم آزاد گردان — بفضلت خاطرم را شاد گردان

خداوندا بحق سید الکونین ابراهیم — رسول ایزدی محبوب حق از غیب اکرم

طفیل صفدر کرار حضرت مرتضی حیدر — طفیل خواجه گیتی حسن بصری شه عالم

طفیل سر عجمی بحر عرفان حبیب حق — طفیل حضرت داود طائی هادی مردم

طفیل شیخ حق معروف کرخی شیخ مقبول — طفیل سر سقطی بخسته خاطر مرهم

Marfat.com

طفیل سید بغداد و شاه اولیای حق مقرب بارگاه ایزدی حضرت [illegible]

طفیل پیر ممشاد علو آن شاه دینوری — طفیل احمد اسود [illegible] اکرم

طفیل شیخ [illegible] محمد [illegible] — [illegible] مشیخت [illegible]

طفیل شاه ابو حفص آن وجیه الدین [illegible] — [illegible]

طفیل شیخ ابو نجیب آن شیخ ضیاء الدین — امام [illegible]

طفیل شیخ شهاب الدین شیخ الشیوخ [illegible] — [illegible]

طفیل شیخ زکریا بهاء الدین ملتانی — [illegible]

طفیل شیخ صدر الدین [illegible] — طفیل شاه رکن الدین [illegible]

طفیل [illegible] مخدوم [illegible] — طفیل [illegible]

طفیل [illegible] — [illegible]

طفیل حضرت [illegible] — طفیل شیخ [illegible] اعظم

طفیل شیخ [illegible] محمد [illegible] — طفیل [illegible]

Marfat.com

طفیل پیشوا حافظ امان الله از دوزخ طفیل حافظ فرداست تا طفیل حضرت

طفیل آن حبیب طالب دین و دل که دارد ریشه صفا حی بود او

بفضل خود و جود خود نگهدار از بهم سلامت دار ما هم روز از حق

طفیل خاندان کبرویه سید بهم دید جی الحق

در بیان شیخ عمار یاسر رحمة الله علیه مرید شیخ ابو النجیب سهروردی

در تربیت مریدان کشف کمال بود و او را فی التفهیم

مقتدای عارفان ابو الجناب شیخ نجم الدین کبری

ولی تراش رحمة الله علیه مرید عمار یاسر است در نفحات گفته است

در خواب آن حضرت را صلی الله علیه وسلم ابو الجناب کنیت شد و کبری از جهت آن گویند

به تحصیل علم ظاهری مشغول بود با هر که مباحثه کردی غالب آمدی

و ولی تراش از آن گویند که نظرش در وجد به هر که افتادی به

رسیدی روزی بر در خانقاه خود ایستاده بود سگی آنجا

سلسله پیران کبرویه

Marfat.com

چنانکه پیر او شمس و مریدان و خلفاء او از اصحاب کشف و

و شیخ [illegible] [illegible] بودند و از [illegible]

[illegible] بسته ایستاده [illegible] [illegible]

سلطان الولد بسیار گریست و فرمود که التقطوا الدر من البحر

والتمر [illegible] بحر [illegible] چنانکه در زمان والد خلیفه [illegible]

در زمان خلیفه [illegible] و تا آخر و سال هشتصد و [illegible]

از هجرت بود. آخر [illegible] سلطان العلماء بهاء ولد

رحمة الله علیه فرزند مولانا رومی است در نفحات الانس

تبریزی [illegible] [illegible] کرده و [illegible]

خلیفه پدر خود [illegible] گویند که مولانا بخط [illegible]

خود نوشته بود که بهاء الدین ولد [illegible] است [illegible]

در حق مولانا [illegible] [illegible] گفته [illegible]

٣٦

مدان من با اینها که جهت ظهور تو بود حضرت سلطان ز اولاد

روزی والدم فرمود ای بهاء الدین اگر خواهی که دایما در بهشت

باشی با همه کس دوست شو و کینه کسی را در دل مدار

طبعی طالبی هیچکس میش مباش چون همه مردم

خواهی زهیچکس بتو بد نرسد بدگوی و بد آموز و بد

تمامی اینها این گروه دانند و تالش در شب جمعه سیم از ماه رجب

در سال ... هجرت بود

طبقه خانوادهٔ نقشبندیه الهی در نقشم سر بلندی

سلطان العارفین برهان المحققین برگزیده درگاه الهی

واقف اسرار نامتناهی اعظم اولیای گرامی اکرم صلحای

شیخ ابو یزید طیفور بن عیسی بسطامی رحمة الله علیه جداو مسلمان

شده شانش رفیع بود و در تصوف مرید امام جعفر صادق

هذا فی نفحات و تذکرة الاولیا آورده چون ابا یزید را مادرش
بمکتب فرستاد و بقرآن خواندن مشغول شد هرگاه بسورت لقمان بدین آیه
رسید ان اشکر لی و لوالدیک حق تعالی میفرماید شکر گو مرا و پدر
و مادر خود را استاد معنی این آیه پرسید چون استاد معنی گفت
در دل وی کار کرد دستوری خواسته بخانه رفت مادرش گفت یا طیفور
بچه کار آمدی گفت چون بدین آیه رسیدم که حق تعالی امر میفرماید مرا
بخدمت خود و بخدمت تو و من خدمت دو خانه را چه توانم
بر جا آوردن یا از خدای تعالی درخواه تا همه آن تو باشم
یا مرا بخدای تعالی بخش تا همه آن او باشم مادر گفت ترا بخدای تعالی
کردم و حق خود بتو بخشیدم پس حضرت ابویزید از بسطام بیرون رفت
سی سال در بادیه شام میگردید و ریاضت میکشید و گرسنگی و بیخوابی
و یکصد و سیزده پیر را خدمت کرده و از همه فایده یافت

یکی امام جعفر بود رضی الله عنه و هم در صحبت وی آمده بود که طیب
امام صادق بود روزی امام فرمود آن کتاب از طاق بیار و دار آنجه
گرفت
گفت کدام طاق امام گفت مدتی است تا اینجایی و این طاق ندیده
اخر موز
در پیش تو برای تحصیل مقصود آمده ام نه بتماشا امام فرمود باز بسطام
که کار تو تمام شد و در کشف المحجوب چنین گفت ابو یزید رحمه الله چون
چیز مشکل است و رها کردی در تمام احوال صحبت شریعت علم بود و
متابعت
گفت سی سال مجاهده کردم هیچ چیز نیافتم که بر من سخت‌تر از علم و
آن بود اگر اختلاف علما نبودی من از همه چیزها بازماندمی و حق
تعالی فرموده است و اختلاف علما رحمت است بجز در تجرید توحید و لیکن
قدم در رنج نتوان نهاد و صراط شریعت بسیار باریکتر و تیزتر
از صراط آن جهان است هم در تذکرة آورده است که وقتی او نگاه در خرابات
جای بسیار بزرگ است بدید او وقت چون نزدیک او رسید آن پیر

Marfat.com

بسوی قبله انداخته بود او را نادیده و رجا ازو بازگشته

او را اگر در طریقت تشنگی بودی حقایق شریعت بر وی نرفتی

در هم تر دروی نیست آنکه گبری را گفتند مسلمان شو گفت اگر مسلمانی

این است که بایزید میکند طاقت آن ندارم و تحمل آن نتوانم و اگر

این است که شما میکنید بدین هیچ احتیاج ندارم نقل است

آخر کار او بجائی رسید که هر چه در خاطرش گذشتی حاصل

[illegible] ظاهر شدی [illegible] که در دل یکی شیخ [illegible]

[illegible] بگذشت [illegible] رسید [illegible] حکم [illegible]

چون آن عزیزان سوال کردند گفتم [illegible] ازین [illegible]

بر من آمد بجهت آنکه اگر گویم خدای من صاحب این سخن است

هیچ نیاید لیکن بار دیگر [illegible] بایزید [illegible]

آنچه [illegible] جان بود اگر من [illegible] که [illegible]

Marfat.com

آنحضرت از بسیار خوش بود و فایده شمارد و در نفحات آورده است که

هر گز شیخ با کسی نگفتند حالی تو چون است فرمود هر آنکه گفتند از حق

چه آورده گفتم درویشی که به درگاه ملک آید و بی آنکه گوید چه آورده

گوید چه خواهی وفاتش چهاردهم ماه شعبان سال دو صد

و شصت و یک از هجرت بود قبرش در بسطام

شاه دین [illegible] بایزید تقی   پیر کبیر با حضرت بایزید

منبع علم [illegible] [illegible]   [illegible]

شاه [illegible] عارف [illegible]   واقف [illegible] پیر حضرت [illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible]   [illegible]

واصل عارف ربانی شیخ ابو الحسن [illegible]

Marfat.com

در نفحات است که غوث روزگار و قطب وقت بود از اقطاب
شیخ خرقانی در تصوف و تربیت و سلوک از روی روحانیت
ابو یزید بسطامی است و ولادت شیخ ابو الحسن بعد از وفات شیخ ابو یزید
بوده است ایضاً فیه از وی پرسیدند که صوفی کیست فرمود
صوفی به مرقع و سجاده و رسوم صوفی نیست صوفی آن بود که نبود ی
کسی که با کسی صحبت دارد باید که تا کی حال او بگیرد جز حق نگیرد
و هم وی فرموده که اگر کسی از وی گوید دیدم حق را بهتر
از آنکه قرآن خواند و بان حق نخواند وفاتش سه شنبه
عاشوراء محرم در سال چهار صد و بیست و پنج از هجرت بوده
در خرقان شیخ المشایخ سیدی ابو علی فضل بن محمد فارمدی
رحمة الله علیه انتسابش در تصوف به شیخ ابو الحسن خرقانی است
و وفاتش چهارم ربیع الاول در سال چهار صد و هفتاد و هفت

Marfat.com

بہجرت بود قبرش در طوس است صاحب کرامات جلیله و خلقات

خلیفهٔ عالم ربانی خواجه ابو یوسف یعقوب ہمدانی رحمة الله علیه

مرید شیخ فارمدی است و در مجلس حضرت غوث الثقلین در بغداد

رسیده بود وفاتش در شهر صفر در سال پانصد و سی و پنج از ہجرت

بود قبرش در مرو است عاشق سبحانی خواجه عبد الخالق غجدوانی

رحمة الله علیه خواجه از اولاد امام مالک است و پیر خرقهٔ وی خواجه

ہمدانی است و خواجه زنده دلان حضرت خضر علیه السلام وی را

بذکر خفی قبول کرده و در جوانی صحبت کرده دل ہمراه خواجه بوده

حاصل نموده و وی علی الدوام بمتابعت شریعت و سنت نبی علیه السلام

وفات او دوازدهم ربیع الاول در سال پانصد و ...

از ہجرت بود ... آن غجدوانی خواجه عارف ریوگری رحمة الله علیه

مرید خواجه غجدوانی است از خواجگان وقت خود

مشایخ را پیر قوی خواجه محمود انجیر فغنوی رحمة الله علیه از خلفای

خواجه عارف است [illegible] خواجه عزیزان علی رامیتنی رحمة الله علیه

خواجه انجیر است صاحب کرامات عالیه بوده وفات ایشان [illegible]

در سال [illegible] بوده از هجرت [illegible]

حضرت خواجه محمد بابا سماسی رحمة الله علیه خلیفه خواجه عزیزان

در نفحات است که حضرت خواجه بهاء الدین [illegible]

و سید امیر کلال فرموده که [illegible]

و شفقت در تاریخ [illegible]

در تاریخ [illegible] جمادی الآخر [illegible]

حضرت سید امیر کلال رحمة الله علیه مرید بابا سماسی است وفات

پانزدهم جمادی الاخری در سال [illegible] از هجرت بوده

قبلة العارفین کعبة الواصلین غوث خلائق قطب [illegible]

تاج المتقین خواجه بهاء الدین محمد نقشبند بخاری قدس سره

در طریقت نسبت صحبت ایشان به امیر کلال است [illegible]

اویسی بوده‌اند و تربیت از روحانیت خواجه عبد الخالق غجدوانی یافته [illegible]

در [illegible] وجه تسمیه نقشبند [illegible]

حضرت [illegible]

[illegible] عبد الرحمن [illegible]

[illegible] از مشایخ [illegible]

حضرت نقشبند [illegible] صحبت [illegible]

[illegible] صحبت [illegible]

حضرت خواجه هرگز غلام [illegible]

بندگی با خواجگی راست نیاید [illegible] خدمت [illegible]

[illegible]

Marfat.com

و در شغف نسبت آرزوی پیر حمید که در باب سماع چه میفرمائی فرمود

اینکار را نمیکنیم و انکار نمیکنیم و نصیحت کرده بود که پیش جنازه من

این بیت خوانند مقبل ایشان نعره زده و گریه کرد شیخ عبد الرحمان

ولادتش در سال هفتصد و هشتاد وه از هجرت بوده و وفاتش در شب

دوشنبه نهم از ماه ربیع الاول سنه هشتصد و نود و یک از هجرت

عمرش یکصد و یازده از عمرش هفتاد در سال آخر

شیخ احمد شیر والا مصطفی ... مقتدای عاشقان کبریا

خواجه عالم بهاء الدین جنید ... مرتضای اهل شرع احمد نقشبند

شاه عالی مظهر اسم رحیم ... ذات پاکش مصدر خلق کریم

در تصوف مثل او کم خاسته ... ولی هم از ... یافته

آفتاب عمر شاه اولیا ... ماهتاب ملت دین محمدی

برگزیده بارگاه ذو الجلال ... صاحب زهد و کرامات کمال

Marfat.com

شیخ دین بیدار دل خواجه جهان — قطب عالم واقف راز نهان
رهنمای دین و شرع مصطفی — سید خاص الخاص درگاه خدا
خاندان نقشبندان را امام — رحمة الله علیه والسلام
ای خدای خالق نسبت بده — از طفیل شیخ و خواجه نقشبند
از دیار خود جدا نیستم ز تو — لذت ذوق محبت ده مرا
جانب آن شمع عرفان کن نظر — سیدی روحی فداک الحق

حضرت خواجه نقشبند را خلیفه مشهور اند یکی خواجه محمد پارسا
قدس سره که در راه مکه معظمه وفات یافته در جنت البقیع مدینه منوره
بجوار حضرت عباس عم حضرت رسول علیه السلام مدفون اند دوم
خواجه علاء الدین عطار سیوم حضرت مولانا یعقوب بن عثمان
بن محمود بن محمد چرخی و چرخ دیهیست از توابع غزنین
ظاهر و باطن کامل بودند واقف سر کاشف سر

Marfat.com

حضرت ناصر الدین عبید الله خواجه احرار رحمة الله علیه

بحضرت مولانا یعقوب چرخی پیوست و در سلسلهٔ احراریه است

و نسبت ایشان باو الله و خاندان ... خواجه نقشبند

شیخ ... مولوی عبد الرحمن جامی ... محقق ...

... تصانیف ...

... ...

آنکه در حقیقت فقر آگه است خواجه احرار عبید الله است

و حضرت خواجه احرار ... ...

... ...

... ...

ساقی خواجه ... محمد ... ...

رحمة الله علیه و ... نقشبند است ... حضرت

Marfat.com

[illegible] خلفای سیت و دوی مرید والد خود خواجه محمد [illegible]
خواجه

سیت و دوی مرید حال خود خواجه محمد زاهد است و دو مرید

[illegible] خواجه باقی [illegible] خلیفت [illegible] الاولی

سال یکهزار و دوازده از هجرت [illegible]

[illegible] قاری [illegible] خلفای [illegible] شیخ احمد سرهندی
[illegible]

محمد [illegible] رحمة الله علیه [illegible] امیر [illegible] محمد [illegible]

و [illegible] خواجه [illegible] نقشبندیه [illegible]

کمال [illegible] طریقت [illegible] شیخ [illegible]

طریقه چشتیه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیست و هشتم صفر در سال یکهزار و سی و چهار از هجرت بود

قبرش در سرهند است و در سفینه — جامع علوم عروة الوثقی

خواجه محمد معصوم رحمة الله علیه فرزند و مرید خواجه سرهندی است

وفاتش نهم ربیع الاول در سال یکهزار و هشتاد و نه از

هجرت بود و قبرش نزد والد خود — شیخ الوقت میرزا جان

دستگیر جانان حضرت شمس الدین حبیب الله مرید حاجی محمد

مظهر شهید رحمة الله علیه صاحب مراتب صفا و کرامات عالیه و جامع

علم و عمل بی‌نظیر مریدان بسیار داشت در یک نگاه بدرجه کمال میرسید

اوصافش از تحریر افزون است مرید در طریق نقشبندیه حضرت

سید نور محمد بدایونی است و او مرید خواجه سیف الدین است او

والد خود خواجه محمد معصوم است و در طریق قادریه مرید شیخ

محمد عابد سنامی است و او مرید شیخ عبد الاحد و او مرید اوست

Marfat.com

خارق الرحمة شیخ محمد سعید و او مرید والد خود امام ربانی است
و طریق سهروردیه و چشتیه نیز از شیخ سند دارد وفاتش وقت مغرب
که یگاه نهم محرم بود در سال یکهزار و یکصد و نود و پنج از هجرت
بود قبرش در دهلی [illegible] کاشف اسرار نهانی واقف رموز
خدا و [illegible] قبله اهل عرفان حضرت حافظ غلام علی شاه سعید الله
قدس سره زمان رحمة الله علیه مرید و در چهار طریقه مرزا صاحب است
و در علم حدیث شاگرد مولوی شاه ولی الله دهلوی است و از تربیت
حضرت مولوی شاه عبد العزیز نیز سند حدیث داشت و در عهد خود یکی
از متابعت نبی علیه السلام کسیر مسیحا و ذکر و عمر بسر [illegible]
معظمه و مدینه منوره و روم و بخارا رسیده بودند گرد
کمال داشت شیخ شیخ در بیان نوال بود و صاحب کرامت
علیا و صاحب از نزد نعیم بیرون است وفاتش روز شنبه

صفر در سال یکهزار و دو صد و چهل و نه از هجرت تحریر شد

چو پیر ما ... زهی شیخ جهان سلطان ... پیر ...

بفقر و بمعرفت پیر جهان شد جنید وقت و شبلی زمان شد

چو نام او زبان می بگیرد دل از جام حقیقت می پذیرد

بود هر دم بقرآن مشغول الا ... الرحمة تعالی

زبدة الاصفیاء عمدة الاتقیاء شیخ الشیوخ المسلمین حضرت

خواجه غلام محی الدین دام برکاته ظل مقتدای طالبین مولد

و منشاء ایشان قصور است و در علوم ظاهری و باطنی کمال ... تفسیر و حدیث

بی نظیر صاحب تصانیف عالیه اند چنانچه تحفه ... تحفة الابرار

بنا کرده عمارت اعلا فرموده کریم الاخلاق ... مشتاق است

در ترتیب ... بهیچ کسی ... زهے ... حضرت

شاه صاحب ... و سند ... از ... عمر دراز دارند

باصفا این کرامت پیرِ روشن ضمیر خضر جبین خواجهٔ نقشبندی

زبدهٔ عالمانِ اہلِ عمل برگزیدهٔ مشائخِ مکمّل

منبعِ فیض و معدنِ اشفاق مخزنِ حلم و مجمعِ اخلاق

شرحِ معانی لطائفِ قرآن ورزهٔ فقر بس عظیم الشان

مجلس آرائی وعظِ دینِ متین زینت افزای حلقهٔ تلقین

با جامعی علوم را مفتاح هم سبیلِ سلوک را مصباح

سایهٔ اش کم مباد از سرِ ما بسط الله ظلّه آبداً

بعد حمدِ خالقِ لیل و نهار نعتِ پیغمبر رسولِ کردگار

نیز مدحِ چاریارانِ نبی هست شجرهٔ نقشبندیهٔ جلی

مرشدِ من رهبرِ راهِ یقین خواجهٔ ما آن غلام محیِ دین

دستگیرِ او غلام شاه علی صیقلِ دل از هم و غم و تجلی

میرزا مظهر شهیدِ خانقه جان جانان رحمة الله علیه

Marfat.com

سید نور محمد با صفا — شیخ سیف الدین والا نما

خواجہ شہ معصوم شاہ متقین — حضرت مجدد دین سرور شہ جہاں

خواجہ احمد حضرت باقی بامر — شیخ محمد والد ... درویش

حضرت ... خواجگی — خواجہ ... شاد و ... ولی

حضرت زاہد شاہ ملک دین — خواجہ ... خواجہ ...

علاء الدین شیخ عطار ... — ... یعقوب چرخی ...

خواجہ بہاء الدین بلند — پیر ... امیر ... نقشبند

محمد بابا ... امیر کلال — شیخ ... سماسی ...

علی ... رامیتنی — خواجہ شہ محمود ... انجیر ...

عارف ... ریوگری ... — خواجہ ... عبد الخالق ...

حضرت ... خواجہ یوسف ... — خواجہ ابو علی فارمدی ...

... ابو الحسن شیخ سعید — عارف ... بایزید ... جعفر

Marfat.com

جعفر صادق امام حیدری　　آفتاب جلوت پیغمبری

خواجه اش قاسم امام زاهدین　　رهبرش سلمان پیر شاهدین

پیر او صدیق اکبر نور حق　　بر همه اصحاب سید ار سبق

سرور عالم محمد مصطفی　　باعث ایجاد ارض و سما

یا الهی با طفیل صالحان　　ساز ما را بهر خدمت حق صفا

صد هزاران رحمت بر روح مصطفی　　والسلام علی من اتبع الهدی

محمد ابن عرب [illegible] عالی اوست　　آن شاه غلام محی الدین [illegible]

رهبرش غلام قادر [illegible]　　هم کاشف از حق [illegible]

آن [illegible] جهان [illegible]　　[illegible]

پیر شیخ ولی عابد سلطان عهد　　رهبرش شیخ سعید [illegible]

رهبرش شیخ احمد سلطان مجدد [illegible]　　[illegible]

[illegible] آن [illegible] شاه [illegible]　　[illegible]

Marfat.com

حضرت سید شمس الدین [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] الدین [illegible] شیخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

شیخ [illegible] حضرت [illegible] شیخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] چشتیه [illegible]

[illegible] طریقت [illegible] شیخ خواجه [illegible]

[illegible] خواجه حسن بصری [illegible]

[illegible]

چیزی حاضر نبود خواجه روی با آسمان کرد دیناری پیدا شد
از غیب آمد خواجه فرمود بآن نقد که حلوا کفایت کند بگیرید آنچنانکه
کردند و حلوا آوردند خواجه میل نکرد چون آن حلوا از کرامات بود
نخواست که از آن بخورد وفات وی بیست و هفتم صفر در سال
یکصد و هفتاد از هجرت بود قبرش در بصره [illegible]
[illegible] آفتاب [illegible] احسان [illegible]

خواجه ابوعلی جمال الدین فضیل بن عیاض رحمة الله علیه

آورده‌اند که اصل او از کوفه است و در سمرقند زاده و در باورد بزرگ
شده در ابتدای راه میزدی در میان مرو و باورد بزرگی
عاشق بود بر زنی هر چه از راهزنی بدست آوردی بوی فرستادی
و گاه گاه پیش وی می‌رفتی و در هوس او بگریستی تا شبی کاروانی
میگذشت و در میان کاروان یکی این آیه میخواند الم یأن

Marfat.com

از بعد الله در قبله العباد و در بحر معرفت حافظ قرآن مجید بود

نور الله مضجعه عالم و زاهد و متقی و در ترک دنیا از فقر خود [illegible]

صحبت کرامات عالیه بود و بارها ختم قرآن مجید [illegible]

کمال [illegible] بابا [illegible] از اولیای [illegible]

بود بحضرت بابا حاجی میان ابراهیم [illegible]

در طریقه قادریه [illegible] محمد [illegible]

در سال [illegible]

[illegible]

[illegible] علیه رحمة الله [illegible]

از اهل [illegible] طریقه سهروردیه [illegible]

[illegible] مخدوم [illegible]

محمد [illegible] میان [illegible] محمد [illegible] میان ابراهیم

Marfat.com

مرید حافظ محمد فضیل بود و مرید مخدوم عبد الکریم و وفاتش در

شب دو شنبه پنجم از محرم در سنه یکهزار و دو صد و چهل و نه از هجرت نبوی بود

ایشان بود و بتوفیق حسن بسوق و شوق بجانب حق شتافت

نور الله مرقده عالم ... استغراق و کثیر البکا

وفاتش در سنه یکهزار و دو صد و چهل ... از هجرت بوده

در اله ورگاه ... ایشان

و در آن ... حضرت ایشان ... حافظ سید محمد رحیم نور الله مرقده

در علم ظاهری و باطنی کمالی بود و در توحید ...

داشت حضرت ایشان را با وی اعتقاد و اخلاص تمام بود که ...

پیر شیخ فرید الدین بسیار بود ... اول ... صحبت ...

داشت بعده اراده بیعت در طریقه نقشبندیه ...

شاه محمد ... سهروردی ... از خواجه قطب الدین ...

Marfat.com

محمد زبیر و او از خواجه محمد حجة الله و او از خواجه محمد معصوم قدس سرهم
و از حافظ غلام مرتضی قصوری چشتیه نقشبندیه و قادریه حضرت شیخ
یازدهم از ربیع الآخر در سال یک هزار و دو صد و چهل و پنج از هجرت
بود قبرش در مکهوال قریب شهر اوچ و دیگر از ایشان محمد موج
یقین عرفان و دیگر یکتا حافظ قرآن محمد سعید و حمدا
حضرت شیخ محمد بقا رحمة الله علیه آنحضرت از علم ظاهر و باطن
حظی وافر داشتند و شکر و صبر و زهد و توکل وای ایشان به درجه کمال
نائل به یک شب و در دو رکعت تمام قرآن مجید ختم کردی صاحب
صفات الکرامات والمقامات ناصر الغریب قاتل الهوی کاسر محبات
حسن الخلق لطیف اللسان موافق لصحبة الشیخ الثقات
فرزند حافظ سعید الرحیم طریقه نقشبندیه از حضرت خواجه داشت
دوم از والد خود حضرت غلام علی و دیگر از حضرت محمد بقا

سهروردی و طریق سهروردیه از حضرت میان محمد شاه

پیر او بود و اول مرشد میفرمود هر چه باشم از برکت وی باشد

دیگر که میفرمود نسبتی از حضرت غوث الاعظم قدس الله سره

بعد از صحبت تصور وی با این القاب میفرمود شیخ المشایخ

تارک الدنیا ولی کامل مکمل فنا فی الله بقا بالله و ذات

جمیل شیخ محمد ... که در تحریر آید ... تحقیق ...

وفاتش بود در شب وقت صبح چهارم جمادی الاول در

یکهزار و دو صد و پنجاه و ... از هجرت بود و قبرش پای ...

شیخ عبدالله بزرگوار جود ...   خواجه ... حضرت وصف

... در دنیا زهی بلند مقام شاه عالی ... سلام

خواستم که ... چون لیاقت دعا   ... طلبید جز خدا ز خدا

و ... غیر حق نیافتم ... بجز از لا اله الا الله

قوله و نقل از پیر شد فانی از خویش و بقا بالله

برگزیده ز عاشقان خدا یعنی آن پیشوای [illegible]

در بهشت برین بود شاد رحمة الله علیه الغفران

[illegible] یگانه [illegible] رفیع القدر عالی جاه حضرت

سید [illegible] رحمة الله [illegible] حضرت سید [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

عالم [illegible]

در [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

از [illegible] مولوی عبد الحکیم مرحوم [illegible]

سیالکوت نسبت و همراه والد خود در کشمیر تشریف آورده
خلق بسیاری از وی مستفید گشته بود وفاتش در سال یکهزار و شصت و دو
و چهل بود از هجرت قبرش در شهر جنب مزار والدش
شد و دیگر کمال المصلحین حضرت میان محمد صاحب رحمة الله علیه
در علم و عمل بی نظیر و کثیر الفیض بود تا مدت بسیاری
و هر کسی به درجه کمال رسید وفاتش در سال یکهزار و دو صد
و بیست و چهار بود از هجرت قبرش در گجرات صاحب
زبدة العلماء حافظ محمد اعظم رحمة الله علیه عمر طبیعی یافته
گوی سبقت از ... حضرت غوث الاعظم قدس سره
در عالم رؤیا و هم ... اجازت ... وفاتش
در سال یکهزار و دو صد و سی و چهار از هجرت بود حضرت
مولوی شکر الله علیه رحمة در علم ...

و ایشان را تعلیم کرده و وفاتش در سال یکهزار و دو صد و ... هجرت

... [illegible] شیخ محمد عمر ... حضرت شیخ صفی الدین محمد ...

در زمان خود بود و از شاگردان میان صاحب گوجرات ... وفاتش

در سال یکهزار و دو صد و چهل و هشت بود از تحریر ... و ...

متمتع از فیض سرهندی حضرت میان احمد جیو رحمة الله علیه

علم ظاهری و باطنی را شاگرد حافظ ... [illegible]

سهروردی را وفاتش در سال یکهزار و دو صد و چهل و ...

... شاه ولی الله ... [illegible]

حافظ ... رحمة الله علیه ... علم ظاهری و باطنی ...

... [illegible] ... حضرت مرزا ...

مرزا جان جانان علوی است وفاتش در سال یکهزار و ...

هشت از هجرت بوده ... شاه ... [illegible]

زبدة الواصلین نخبهٔ روزگار برگزیده کردگار امین
دارالشکوه و مجمع شمایل رحمت حضرت جناب مولوی شاه عبدالعزیز
قدس الله سره العزیز قریشی فاروقی فرزند مولوی شاه ولی الله
بن شاه عبدالرحیم و منسوب بطریق نقشبندیه بودند و ریاضت و مجاهده
بجز تعبیر کرده اجتهاد و اشغال صاحب تصانیف کرامات عالیه بوده
و عظمت و بیان شان مشهور بوده که هر سال یک روز از اهل جهان
بشرف اسلام مشرف شدندی و تبحر کمالی در هر علمی بیاید
تصوف غالب بحدی در علم باطنی بمقام منتهی رسیده تصنیفات
و تحریر صحیح مشهور است امام الوقت قطب الزمان بوده و تصانیف
از تحریر و تقریر افزون است مولد و منشاء و مدفن شان
دهلی است و وفاتش وقت صبح روز یکشنبه هفتم شوال
در سنه یک هزار و دو صد و سی و نه از هجرت بود

Marfat.com

مہ آسمان علوم و تمیز — زہی مولوی شاہ عبد العزیز

مفسر متین و محدث تقی — ولی کامل و اکمل و متقی

خردمند و دانا و روشن ضمیر — بعلم آیتی از قتادہ و بکیر

شناسندهٔ راز حق الیقین — بہر طالب راہ حق را معین

فرازندهٔ رایت اتقا — فروزندهٔ شمع صدق و صفا

متکلم منطقی ملیح اللسان — مدقق محقق فصیح البیان

رفیق شفیق طریق ہدی — ولی حبیب حبیب خدا

امیر کبیر سریر صفا — [illegible]

بود رحمة الله تعالى عليه — ز من تحفه باد بروحش هدیه

[illegible] — [illegible] ابیات ہم

الہی طفیل حبیبش بدار — بصالح محمد [illegible]

در جناب ایزدی مقبول حضرت خلیفہ محمد [illegible]

Marfat.com

در علم ظاهری و باطنی بدرجهٔ اتم بود و در زهد و تحقیق
رفیع الشان طریق قادریه داشت وفاتش در سال یکهزار
و دو صد و پنجاه و یک از هجرت بود قبرش در لاهور
وجود مسعود حافظ غلام محمود مشهور به میان صاحبزاده خلف
حافظ محمد مقیم رحمة الله علیهما در ظاهر و باطن یگانه فرید العصر
بود و با پیر خود حضرت شاه شیر صحبت داشت وفاتش در
ماه محرم در سال یکهزار و دو صد و ... از هجرت بود قبرش در ...
... حضرت ... شاه ... ...
... ... طریق و زهد ... ...
... ... کامل ... در ... روزگار ... ...
صاحبزاده ... ... قبرش ... ...
... علم ... حضرت محمد ... ...

Marfat.com

در علوم ظاهری بمنزلت است و در باطنی نیز زاهد و عابد
کمال که از یاد و وعظ و تعلیم کتب نیز مایه دو وعظ در عبارت
عربی و فارسی و هندی و افغانی مینماید صحبت تاثیر میکند
اصلش از لاهور است رفیع الشان خواجه سلیمان
حرسه الله عن آفات الزمان در این عهد کامل فرید
در ظاهر و باطن صاحب کرامات و مقامات عالیه مرید در طریق
چشتیه حضرت میان نور محمد است و او مرید مولوی فخر الدین دهلوی
و او مرید شاه نظام الدین اورنگ آبادی و او مرید شیخ کلیم الله
جهان آبادی است و او مرید خواجه یحیی مدنی و او مرید شیخ محمد چشتی
و او مرید شیخ حسن محمد چشتی و او مرید شیخ جمال الدین و او مرید
شیخ حمید الدین محمود راجن و او مرید شیخ علم الدین و او مرید شیخ
سراج الدین و او مرید شیخ کمال الدین و او مرید شیخ نصیر الدین

Marfat.com

ازوی بیعت رحمة الله علیهم اکنون خواجه موصوف بعمر

دوازده و ثلث اقامت در قصبه سنگلم دارد تمیز القصیر

قدوة الاتقیاء باطن زکی میان محمد تقی رحمة الله علیه

عالم و زاهد و متقی در زمان خود بود مرید حضرت حافظ محمد بود

و او مرید حضرت شیخ علی اصغر که والد ماجد حضرت میان محمد تقی است

و او مرید حضرت خواجه محمد زبیر است و فاتش در سال

یکهزار و دو صد و هشت از هجرت بود قبرش در سیالکوت

نزد والد خود رئیس الفقراء انیس الغرباء رفیع القدر عالی جاه

حضرت میان محمد کاظم مشهور کاکی شاه رحمة الله علیه در عهد خود

رفیع الشان بود خوش طبع و شیرین زبان در علم ظاهری

و باطنی بهره داشت مرید والد خود حضرت میان محمد تقی است

و فاتش در سال یکهزار و دو صد و پنجاه و یک از هجرت بود قبرش

Marfat.com

تاریخ وفات حضرت جابر الرسول من الاولیاء ... قال الفقیر
حافظ نور محمد ... نور الزمان و ضوء ... [illegible]

پیر و مرشد اکثر نیز ذو الجود محسن الزمان کریم الوجود
فرزند ارشد شیخ المجود پیر کرم شاه ثانی محل حرمه الله تعالی
حسن التقصیر و التحمل طریق سهروردی دارد از او نام شیخ
در علم ظاهری و باطنی ادراکی دارد و اصل [illegible]
و اقامت و رکمارده دارد که مشهور محل ... از عنایت حضرت
میان محمد اشرف شرفه الله تعالی و در علم ظاهری و باطنی بهره
تمام دارد شاگرد و مرید حضرت مولینا قصوری است و نیز شرف
صحبت حضرت شاه صاحب دهلوی دریافته و از ... نسبت قصیم
بهره دارد و دیگر بزرگان یگانه درین زمانه بوده اند و
که ذکر شان درین مختصر گنجایش ندارد الٰهی بطفیل همه
بزرگان این فقیر کثیر التقصیر و جمله یاران را بر جاده مستقیم
ثابت و قائم دار ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة

وقنا عذاب النار بدانکه از بعد انبیا علیهم السلام افضل
اولیاء الله اند روح الله ارواحهم علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل مراد از ایشان است که علم ظاهری و باطنی
آنحضرت علیه السلام بایشان رسیده و این طایفه همیشه بوده اند
و هستند و تا قیامت باشند و مدار استقامت عالم از ایشانست
در خبر است از سرور کاینات علیه السلام که فردا روز قیامت چون بعضی
از جمع خود نا امید باشند حق تعالی فرماید فلان شخص در فلان
محله فلان شناسی گوید می شناسم حق تعالی فرماید ترا بخشیدم
پس شناخت اهل الله سبب نجات است هذا فی الخفیه و الفتح
و هم وارد است که طریق این طایفه بر یک نهج نیست بعضی
پنهان باشند و بعضی آشکار و بعضی بامر الهی کرامت ظاهر کنند
و بعضی از جهت حجب نفس اظهار کرامت نکنند و بعضی از التفات

Marfat.com

دنیا تارک اند و بعضی باسباب ظاهری دنیا اشتغال
دارند و بعضی از ایشان ملامتیه اند که تا کسی نشناسد افعال
خلاف شرع چنانچه حضرت شیخ ابا یزید بسطامی در ماه رمضان
از سفر به بسطام آمد اکابر و اشراف از خواص و عوام باستقبال
آمدند شیخ از بازار نانی خریده در جمع خورد همه منکر شدند
و حال آنکه مسافر را روزه رخصت است چنین ملامتیه شعار خود
ساختند حضرت پیشوای وقت شیخ عبدالرزاق در مکتوبات
خود فرموده که اولیاء الله علماء و فقهاء اند که بیان حلال و حرام
کنند قال علیه السلام العلماء ورثة الانبیاء و امام اعظم رحمة الله علیه
فرموده که اگر علماء دوست خدا نیند فلیس لله فی الارض ولی
و نزد بعضی آنانکه از گناه کبیره مجتنب اند در صغیره است
عبدالله سالمی رحمة الله علیه گفته که اولیاء الله حجت نشان است

Marfat.com

لطافت زبان و حسن خلق و تازه رویی و نیکی نفس
و قلت اعتراض و پذیرفتن عذر و شفقت بر خلق از ایشان
هیچکس عالمتر و حلیمتر و خلیقتر نیست پس دوستی ایشان دوستی
خداست و اذیت ایشان اذیت خداست و نزدیکی ایشان نزدیکی
خداست و انکار این گروه انکار باطن نبوت و شریعت است
و سهل عبدالله تستری فرموده بدبختی است که دیدار و صحبت
اولیاء الله دست دهد و توفیق قبول نیابد و در دل انکار
آرد و در کشف المحجوب و دیگر کتب معتبره مشایخ تحقیق کرده است که
چهار هزار اولیاء الله مکتوم اند که ایشان یکدیگر را نشناسند
و جمال حال خود را ندانند و اندر کل احوال از خود و خلق مستور
و سیصد هنگان درگاه اند که ایشان یکدیگر را می شناسند و صاحب
حل و عقد اند و باذن محتاج اند در امور ایشان را اختیار گویند

Marfat.com

وچهل ابدال اند وهفت ابرار وچهار اوتاد وسه نقبا
ودو قطب که ایشان را امامان نیز بسیار گویند ویکی غوث
وجماعت دیگر مفردانند از همه ممتاز یعنی نیاز در نفحات آورده
صوفی آنست که بواسطه متابعت رسول علیه السلام مرتبه وصول یافته
وبعد از آن بر سر دعوت خلق بامور مأمور شده وایشان را نیز
کامل ومکمل است که صوفی بجز خدای تعالی بهر دو جهان غرضی
ندارد وهیچ اراده او را مخصوص نبود وجمشید وجمال ازلی
ومحبت لم یزلی وفقیر بهیچ چیز وجهان تعلق ندارد الا بفقر
که فقیر یار او ومحبوب بود وزاهد آنست که دنیا بصورت جمیع بعید
واز حظ نفس دنیا دور باشد وعابد آنست که همیشه بوظایف عبادات
مواظبت نماید برای نیل ثواب آخرت وبا وجود رغبت بدنیا
صورت عبادت ممکن بود وجماعتی متشبه بایشان نیز هستند که اندرون

Marfat.com

غرض حظ نفس خود وا رنده و از بیرون محض به نیکو داشتن

خلق ایشان باطل اند و هر آینه هم درست نهایة الاولیا

بدایة الانبیا ولی تا شریعت را بکمال فرا نگیرد قدم در ولایت

نتواند نهاد و چنانچه انبیا از ارتکاب گناهان معصوم اند

اولیا از حوادث گناهان محفوظ و تکمیل الایمان است

وجود کرامت شرط ولایت نیست ولی باشد که هرگز از وی کرامتی

ظاهر نگردد و اصل ولایت استقامت بر دین است که الاستقامة

فوق الکرامة و هیچ ولی بمرتبه نبی نرسد که انبیا معصوم اند

از معاصی و مامون اند از عزل و خوف خاتمت و مکرم

بوحی و مامور اند بتبلیغ احکام پس تفضیل ولی بر نبی

باطل و واجب الرد است و بنده ما دام تا عاقل است بجائی نرسد

که تکالیف شرعیه از وی سقوط پذیرد سقوط تکالیف

صورت ندارد بالاتر از انبیا صلوات الله علیهم اجمعین

وحال آنکه تکلیف در حق ایشان اتم و اکمل است و طالب

علم باید که در کشف الحجب باشد که علم معتبر در حق وی باشد نه

رسول علیه السلام فرموده اللهم انی اعوذ بک من علم لا ینفع

یعنی بار خدایا پناه می‌برم بتو از علمی که سود ندهد [illegible]

باشد از علم مراد همین [illegible] علم را بر عمل [illegible]

عمل بر علم باید [illegible] [illegible]

که علم محض بی عمل [illegible] و [illegible] علم [illegible]

عمل آنگاه عمل گردد که [illegible]

متوجه گردد چون [illegible] علم [illegible]

علم شناختن فرایض [illegible] و علم معرفت [illegible] و علم

[illegible] ارکان [illegible]

Marfat.com

بعضی علم غیبی گردد چگونه جاہل آنرا از ین جدا کند اگر

علم نباشد ہیچ لطیفه حق تعالی باشد اسد و چیزے تعلیم

موجود با ہمہ معانی و شواہد مراتب سر او گردد عارف شده

که حق بعالم مشہد آن آمال بود که عارف بباشد حضرت شیخ

اولیائے گفته که حضرت شیخ گوید موده که علم حجاب نیست

جاہلان بعلم اہل صفا در بیان شد [illegible] بیرون

بباریکی چه بیان که بعالم بتحقیق از نسبت زنده

فرموده که علما از علم فلسفه بیان کرده اند اقتضای آن

سخن گفته اند و شریعت را با نجمه گاه گفته اند و دیگر ہمه را

و امرا را خطوات گاه حیرت گردانیده اند و بعضی از آنها ہی حضرت

نقش زنده گشته اند در شرح شطح الغیب آورده قتل شده است

نیست نزد آن اہلیت در نفحات آورده است عشق از آن

بفتح الواو وسکون اللام بمعنی قرب وآن بر دو قسم است

ولایت عامه و ولایت خاصه ولایت عامه مشترک است میان

همه مومنان قال الله تعالی الله ولی الذین آمنوا یخرجهم

من الظلمات الی النور و ولایت خاصه مخصوص است بواصلان

ارباب سلوک وهی عبارة عن فناء العبد فی الحق وبقائه

فالولی هو الفانی فی الحق والباقی به و فنا عبارت است

از نهایت سیر الی الله و بقا عبارت است از بدایت سیر فی الله

و کرامت ولی حق است چنانچه در کشف المحجوب مذکور است کرامات

جایز است بر ولی اندر صحت حال تکلیف بروی و کرامت

علامت صدق ولی بود و ظهور این بر کاذب نباشد

بجز علامت کذب دعوی وی و در ترجمه روضه تحریر آورده

هرچه جایز است انبیاء را از معجزات جایز است اولیاء را

مثل آن

Marfat.com

مثل آن از کرامات بشرط عدم دعوی زیراکه معجزه
واجب است بر پیغمبر که اظهار کند و کرامت واجب است بر ولی که
آن را پوشیده دارد مگر بوقت ضرورت یا اذن یا حال غلبه
که او را در آن اختیار نباشد یا از برای تقویت مریدان
حضرت شیخ الاسلام فرموده که دیدار مشایخ را غنیمت
باید شمرد و در صحبت ایشان حضرت [illegible] می گردد
هر که بر دوستی از دوستان حق انکار کند کمینه عقوبت
آن است که او را از خیل دوستان خود نکند سرور کاینات
علیه افضل الصلوات فرموده من احب قوما فهو منهم
حق تعالی ببرکت دوستی دوستان خود ما را هم از ایشان
کناد والحمد لله تعالی و تقدس که مراد هم بحصول انجامید یعنی
این کتاب مستطاب تمام گردید بیستم از ماه صفر روز جمعه

Marfat.com

در سال یکهزار و دوصد و شصت و هفت از هجرت تمام

اللهم صل علی محمد و علی آله و اصحابه و اتباعه اجمعین
واغفر لجامعه و لوالدیه و لجمیع المؤمنین والمؤمنات
والمسلمین والمسلمات برحمتک یا ارحم الراحمین

از کرم و لطف شه اولیا ختم شد این نسخه سلسلة الاولیا

۱۲۶۷

گفتن یا بخش و بنام شهی گفت خرد تحریر او سر راهی

یا خدایا بشفیع الوری جرم بخشا و عفو هم نما

هر که خواند نسخه بشرح بقا دل از آن جمع را اجتبا

ختم شد این نسخه شیرین بیان بر صلوات شه پیغمبران

باد هزاران درود و سلام بر روی زیبای نبی الیس تمام

اتمام رسید این نسخه شریف مسمی بسلسلة الاولیا بروز پنجشنبه بیست یکم

ماه ذی القعده در سال یکهزار و دوصد و پنج از هجرت ... ختم ...

مثنوی از عارف جامی

اولیا باشند اندر اقطار ‌‌ گاه با هم چهل اند و هفت اخیار

چار اوتاد و دو امامین و یکی ‌‌ منتها هم سه اند و غوث یکی

غوث چون رخت بندد از دنیا ‌‌ یکی آید بجایش از نقبا

از نقیبان یکی چو بردارند ‌‌ دیگری را بجایش او آرند

چونکه اوتاد گرد شد یکی ‌‌ آخری ... و بتر شود ...

چون ز اخیار کم شود یکی ‌‌ یکی آید بجایش از ابدال

بدلی زانها چو کم آید ‌‌ پس ولی بجایش ...

ور ز پانصد ولی یکی کم شد ‌‌ رخنه اش از حجاب محکم شد

این جماعت که اهل عرفان اند ‌‌ سبب انتظام دوران اند

کثرت اجتهاد در پیشند ‌‌ طعم درد و ابتلا نوشند

در ره عشق یار جان سپرند ‌‌ عالمی را به نیم جو نخرند

در حریم وصال یافته راه ‌‌ در جمال حبیب کرده نگاه

مستغرق نعمت شوق اند ‌‌ متلذذ بلذت ذوق اند

شده از جام لایزالی مست ‌‌ از شراب طهور رفته ز دست

Marfat.com

این همه تاریخات از حافظ غلام محی الدین ابن محمد صالح — تاریخ وفات جده

مادر جده الفقیر بی بی عظمت خاتون مرحومه در روز شنبه نوزدهم ماه شعبان در سال یکهزار [illegible]

[illegible] هجرت بود — سال تاریخ وفات بی بی [illegible] جستم از هاتف گفت

۱۲۰۳

با وی بود فضل حق — تاریخ وفات جده پدر الفقیر محمد [illegible]

روز چهارشنبه [illegible] ماه [illegible] در سال یکهزار و دو صد و پنجاه و پنج [illegible]

[illegible] مقدس [illegible] [illegible]

سال تاریخش ز هاتف خواستم — گفت [illegible]

بر دو تاریخ وفات [illegible] بی بی [illegible] الدین در روز جمعه [illegible]

وفات [illegible] روز جمعه [illegible] شوال در سال یکهزار و [illegible]

[illegible] خاتون [illegible] جهان [illegible] — [illegible]

۱۲۰

سال تاریخ گفت [illegible] — [illegible]

[illegible] تاریخ [illegible]

۱۲۱۳ [illegible]

[illegible] تاریخ وفات [illegible] — [illegible]

Marfat.com

تاریخ مادر پدر مامو میان حسام که نامش فضل بی بی بود
از مصنف

چو آن مادر بجنت رفت وا رشتا — بی بی شوق گزین دیار رضا

بزرگ تاریخ آن نیکو سیرت — بگو حقا عیش دنیا باد ایشان

تاریخ وفات والده والد مصنف جده مصنف حسن بی بی مرحومه در شب پنجشنبه

هفتم ماه صفر سال یکهزار و دو صد و هشتاد از هجرت بود

تاریخ وفات والده احسن که جده مصنف ... گذشت جهان را

بی بی بود ماه جنت ... — خدا همه بحسن ...

بگفت با من ... سال تاریخش — دوام رحمت حق باد بر روان او

و تاریخ وفات بیگم بی بی مادر مصنف در عشره ... شب یکشنبه یازدهم ذی الحجه در

سال یکهزار و دو صد و هشتاد و یک از هجرت — تاریخ صحت وفات بیگم بی بی
او رفت زین جهان ...

آن بیگم که رفت از جهان بجای برین — ز حق باد باران رحمت بجائش

... سال وفاتش ... خلد جا ... باد ...

Marfat.com

این همه تاریخ‌ها از حافظ غلام محی الدین ابن محمد صالح تاریخ وفات جده

مادر پدر والده بی‌بی [illegible] مرحومه روز پنجشنبه نوزدهم ماه شعبان در سال یکهزار و دوصد و چهل

[illegible] سال تاریخ وفات بی‌بی [illegible] جستم از هاتف بگفتا

با وی بود فضل حق — تاریخ وفات جده پدر والده حضرت سلطان بی‌بی مغفوره

روز چهارشنبه بیستم ماه صفر در سال یکهزار و دوصد و پنجاه و پنج از هجرت نبوی

حیف کز زیر سپهر گذشت — رابعه ثانی زهی نیکو نهاد

سال تاریخش ز هاتف خواستم — گفت دایم جای بی‌بی در خلد باد

هر دو تاریخ وفات رابعه بی‌بی [illegible] خالصه حسام الدین روز جمعه [illegible] ماه رمضان

و وفات [illegible] روز [illegible] دهم شوال در سال یکهزار و دوصد و پنجاه و هفت

هر دو خاتون که زین جهان رفتند — هر دو [illegible] شدند جاودان در خلد

سال تاریخ گفت [illegible] غیب — [illegible] باد جای شان در خلد

ایضاً تاریخ [illegible] صاحب

[illegible]

تاریخ مادر عاود مامومیان حسام الدین که نامش فضل بی بی بود

هی در بغا رفت زین دار فنا   بی بی تقوی گزین و پارسا

از پی تاریخ آن نیکو شعار   گو مقامش دائما باد بهشت

تاریخ وفات والده ماجده صاحبه حسن بی بی مرحومه در نیم شب یکشنبه

بیست و ششم ماه رمضان در سال یکهزار و صد و هشتاد از هجرت بود

دریغ و درد ای حسن بی بی که جده من   ز سجن فانی آزاد گشت جان او

بلیلهٔ یوم احد بیست و شش ز شهر صیام   خدای رحمت و رضوان کند نثار او

بگفت هاتف غیبم چو سال تاریخش   دوام رحمت حق باد بر روان او

تاریخ وفات بیگم بی بی همشیره خورد ادر غلام یاسین شب یکشنبه یازدهم ذی الحجه در

سنه یکهزار و دو و هشتاد و یک از هجرت   تاریخ سنین فوت بیگم بی بی / او رفت و نگر بماند نامش از وی

۱۰۷۸

دریغا که رفت از جهان خواهرم   ز حق باد بارانی رحمت بجانش

خرد گفت تاریخ سال وفاتش   سر و خلد جاوید بادا مکانش

Marfat.com

تاریخ وفات ... بی بی مرحومه ... الدین روز جمعه وقت دوپهر

بیست ... ربیع الاول در سال یکهزار و دو صد و هشتاد و شش از هجرت بود

رفته ... ۱۲۸۶ ... [illegible]

تاریخ وفات ... محی الدین ... بی بی ... پنجشنبه دهم شوال در

سال یکهزار و دو صد و نود و چهار از هجرت بود ... [illegible]

۱۲۹۴ ... [illegible] ... ۱۲۵۶

تاریخ رحلت ... [illegible]

سال یکهزار ... ۱۳۰۰ ... بود

Marfat.com

زبدۃ الفرائض

تالیف

حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری (ف ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء)

عکس مبنی بر نسخۂ خطی بخطِ مولف

مخزونہ کتابخانہ گنج بخش، مرکزِ تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

بمقدمۂ مختصر

محمد اقبال مجدی

Marfat.com

Marfat.com

تصدیر

۱۹۷۴ء کی بات ہے جب میں لکچرر منتخب ہوا تو اپنی والدہ مرحومہ کے ہمراہ اپنے ننہالی قصبہ قصور گیا، مجھے اپنے بزرگوں کے ذریعہ یہ بات معلوم تھی کہ یہاں حضرت شاہ غلام علی دہلوی (ف ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء) کے ایک بہت ذی علم اور صاحب ذوق خلیفہ خواجہ غلام محی الدین قصوری (ف ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء) رہتے تھے، ان کا بہت عظیم کتب خانہ بھی تھا، جس میں نادرالوجود مخطوطات بھی تھے، لیکن افسوس کہ امتدادِ زمانہ اور خانوادہ کے متاخرین کی جہالت کے باعث وہ برباد ہوگیا۔

میں نے جستجو کی تو معلوم ہوا کہ اس کے کچھ باقیات قصور میں ایک حکیم سید ارشاد حسین شاہ کے پاس ہیں، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، کتب خانہ دکھانے کی درخواست کی تو صاف انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کتابیں بہت ہی پرانی اور عربی و فارسی زبانوں میں ہیں، جواب یہاں کوئی نہیں جانتا، میں نے کہا کہ میں یہ دونوں زبانیں جانتا ہوں مجھے دکھائیے تو وہ بصد حیلہ رضامند ہوئے، ایک الماری کھولی تو اس میں موجود مخطوطات کے اندر زندہ دیمک ان کو کھانے میں مصروف تھی۔

میں نے صبر کے آنسو بہائے لیکن کچھ نہ کہا کہ اگر میں نے برا بھلا کہا تو باقی الماریاں وہ اپنی بدنامی کے خوف سے کھولیں گے ہی نہیں، انہوں نے مجھے کل پھر آنے کو فرمایا تو میں باقاعدہ نذرانہ لے کر حاضر ہوا تو ان کے مزاج میں مزید نرمی آگئی، ان میں جو نوادرات دیکھے ان میں سے حضرت قصوری کے اپنے دست مبارک کے لکھے ہوئے بہت سے خطوط اور رسائل بھی نظر آئے، میں نے عرض کی کہ آپ یہ کتابیں کسی سرکاری لائبریری میں جمع کروادیں تو آپ کے بزرگوں کا نام علمی دنیا میں زندہ رہے گا، یہ بات ان کی فہم سے بعید تھی، اس لئے میں نے عرض

Marfat.com

کی کہ میں ان کی ابھی قیمت دلوا سکتا ہوں، لاہور میں تو کوئی لائبریری ایسی نہیں تھی جو اتنی کرم خوردہ کتابیں لے لیتی، ناچار میں نے مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد سے رابطہ کیا تو وہ خریدنے پر رضامند ہو گئے، میں حکیم صاحب کو ہمراہ لے کر مذکورہ سنہ میں وہاں پہنچا تو رب کریم کے فضل سے انہوں نے تمام مخطوطات خرید لئے اور فوری ادائیگی کر دی، جس سے ایک تباہ شدہ ذخیرہ محفوظ ہو گیا، اسی میں یہ نادر الوجود رسالہ ''زبدۃ الفرائض'' کا ایک ایسا نسخہ بھی نظر میں آیا تھا، جو مولف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، اس کا سالِ تالیف و کتابت ۱۲۲۷ھ ہے، اس نسخہ پر بہت سے حواشی بھی عربی میں ہیں، جو خود مولف کے دست مبارک سے ہیں، ورق ۶۔الف پر انہوں نے اپنے دستخط فقیر غلام محی الدین بھی ثبت کیے ہیں۔

اس کے آخری ورق کے خاتمہ میں واضح طور پر کاتب الحروف و محرر السطور لکھنے کے بعد اپنے والد گرامی کا نام مصطفیٰ اور دادا بزرگوار کا نام حافظ مرتضیٰ لکھا ہے اور اس کے حاشیہ پر رمضان ۸ یا ۹/ ۱۲۲۷ھ کو مکمل ہونے کا بھی ذکر کیا ہے۔

اس بیش بہا رسالہ کے صرف ایک ہی اسی خطی نسخہ بخط مولف کے وجود سے ہم آگاہ ہیں اور کوئی نسخہ موجود یا معلوم نہیں، اس لئے ہم نے اس کا عکس شائع کرنا ہی مناسب سمجھا اس کے متن اور حواشی کا خط آپ کے خود نوشت مکتوبات جو عکسی صورت میں ارمغان امام ربانی کی نویں جلد میں شامل ہیں سے مشابہت کامل رکھتا ہے، اس لئے اس کے بخط مولف[۱] ہونے کا پورا اطمینان ہے۔

۱۴/ اپریل ۲۰۱۹ء مخلص

(یوم درس مکتوبات امام ربانی) محمد اقبال مجددی

۱۔ زبدۃ الفرائض، مخزونہ کتابخانہ گنج بخش، شمارہ ۹۲۰۷ کا اندراج فہرست الفبائی ص ۳۵۰ پر بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

رسالہ زبد[illegible]

مالکہ کاتبہ العبد المسکین الفقیر غلام محی الدین

القادری الحنفی القریشی عفی اللہ تعالی عنہ

این نسخہ شریفہ کہ در طرز تازہ ایست

در باب گوہر ایست سلطان یگانہ ایست

این رسالہ ایست

علم میراث لفاضل اجل حضرت مولانا

غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری بخط مصنف

تاریخ تصنیف و کتابت ۱۲۲۷ھ

حال ملکیت حکیم حیدر شاہ حسین متعلم قصور

این بکس ملکیہ [illegible]

محمد اقبال مجددی

۲۳ [illegible] ۱۹۷۰ء

لاہور

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي تفرد بالعزة والكبرياء وتوحد بالعظمة والبقاء
وفرض فروض الوارثين والوارثات وبين احوال اصحاب
الفروض والعصبات واهل وصل ذوي الارحام بالاحسان
وقدر نصيب المستحقين في التقسيمات والصلوة على محمد
افضل البريات وعلى آله المكرمين بالسعادات واصحابه
المخصوصين بالكرامات وبعد فيقول افقر الفقراء
الى اغنى الاغنياء عبد الله اويس لما رايت قصور همم
طالبي علم الفرائض عن حفظ الكتب والفرائض ملتمسين
مني مختصرا مغنيا عما صنف فيه من المطولات والمختصرات

Marfat.com

٢

وكنت اطوي عنه كشح المقال لقلق واضطراب بالبال

فلم يزدهم التسويف الا اغراما ومطلي الا اوارا فشرعت

في اسعاف ما اقترحوا وانجاح ما التمسوا وصرفت جهدي

اليه في اشرف الاوقات وبذلت ما في وسعي في اطيب الساعات

فجاء بحمد الله [illegible] حاويا للمهمات ومحتويا [illegible]

مع صغر حجمه وقلة ضخامته بحيث [illegible] ويقرب تناوله

وانفذه وسميته زبدة الفوائد وتحفة العرائس

رجاء ان ينتفع به الطلاب وتكميله

وتسهيله من لطفه الى سبيل الالباب وزادا وذخرا

ليوم الحساب انه على ما يشاء قدير وبالاجابة جدير

انه [illegible] تجهيز [illegible]

Marfat.com

ثم يقضي ديونه ثم وصيته من ثلث الباقي لغير القاتل والوارث
وله بعد الإجازة ثم يقسم بين ورثته وهم صاحب فرض
لتسع أب وجد صحيح وأخ لأم وزوج وزوجة وبنت
مطلقا وأخت عينية أو لأب وأم وأولادها وجدة صحيحة
وسهامهم في الكتاب ستة نصف ربع ثمن
ثلثان ثلث سدس ثم عصبة نسبية
وذو فرض وعصوبة يرث بهما ثم الرد على ذوي الفروض
النسبية ثم ذوي الأرحام ثم مولى الموالاة ثم
المقر له بالنسب على غيره لم يثبت نسبه منه بإقراره إذا مات
عليه ثم الموصى له بالجميع ثم بيت المال فالنصف لخمسة
بنت وحدها مطلقا وأخت كذلك وزوج عند عدم ولد

Marfat.com

والربع لاثنين زوج معه وزوجة مع عدم ولد والثمن لها
معه والثلثان لمن كان له النصف اكثر من واحد
والثلث لاثنين ام مع عدم ولد واثنين من الاخوة
والاخوات ومع الاب فرض احد الزوجين ثلث
الباقي ولاولاد الام اكثر من واحد والسدس للاب وجد
مع ابن وابنه وبنت وبنت ابن مع بنت وام مع احد ما
وجدة واخت علات مع اخت عينية وواحد من اخياف

فصل في الحجب يحجب كل الاخوة والاخوات

بابن وابنه واب وجد عند ابي حنيفة وعليه الفتوى وبنو
العلات ايضا بالواحد العيني ذكرا او انثى اذا صارت عصبة
ايضا ببنت وبنته وبنات ابن بعم وبنيهم وبنت

Marfat.com

أو ذاك لبعيدة إلا أن يكون بإزائها أو أسفل منها غلام
فيعصبهن من بحذائه أو من فوقه إذا لم تكن ذات سهم
والبعيدة بالقريب والجد بالأب والجدات بأم الأبوين
تسقط الجدات بالأب والجد إلا أم الأب مطلقا

الموانع أربعة اختلاف الملة والدار في حق
الكفار والرق والقتل والمحجوب يحجب مطلقا بالاتفاق
كالأم الأخت تحجب بأم الأم عند الصاحبين ولكن الأخوين الاثنين
يحجبان الأم من الثلث إلى السدس والمحروم لا يحجب
عندنا

في العصبات

البنت والأخت
عصبة بأخيها فلها نصف ما له والأخت مع البنت
فالأقرب وأقربها جزؤه ثم أصله ثم جزء أصله القريب

لقوله عليه السلام اجعلوا الأخوات مع البنات عصبة

Marfat.com

ثم البعيد والترجيح لقرب الدرجة او لقوة القرابة فاخت اعيانا
مثلا مع البنت اولى من غيرها ثم المعتق ولو انثى ثم
عصبته على الترتيب ثم السببية

في المخارج والعول

مخارج الفروض الستة سبعة
اثنان للنصف واربعة وثمانية وثلثة وستة لجزء منها وهي
الربع مع كل الباقي او بعضه واربعة وعشرون للثمن مع السدس
عندنا ثم تعول الاخيرة فتحسب فالستة الى عشرة وترا
وشفعا والاثنا عشر الى السبعة عشر وترا فقط والاربعة والعشرون
الى سبعة وعشرين مرة عندنا كالمنبرية

في التصحيح والضرب ومعرفة الانصباء

اذا انكسر السهام على طائفة تضرب وفق رؤسهم ان توافقا

Marfat.com

ان نقصتا عددهما لنصه والا فالكل في اصل المسئلة

او عولها ورد يا او على اكثر منها فاحدها تعبد ان تماثلت

اي تساوت والاكثر ان تداخلت بان يفني الاقل

الاكثر ووفق احدها في الثاني ان توافقت والا فالكل

في الكل ثم المبلغ في اصلها كاربع زوجات وست جدات

واربع وعشرين اخت اخياف وثلثين وثلثين اخت ثلث

فالمسئلة من اثني عشر وعولها الى سبعة عشر وتصح بالتوافق

والتباين والتماثل والتداخل فتصح من اربعة وما

ثم اضرب سهام كل فريق فيما ضربته في اصلها وعولها

لذلك الفريق ثم اقسم المضروب على عدد رؤوس لا آحاد

واضرب الخارج في سهامهم واعطه لكل واحد منهم

مثال الرد كزوج وبنت وام

رد المسئلة الردية في هذه الصورة

من اربعة فالربع للزوج وثلثة ارباع

البنت والام ...

اربع زوجات ست جدات اربع وعشرين اخياف

ثلثين وثلثين اخت علات

Marfat.com

في الرد ما فضل عن فرض ذوي الفروض ولا مستحق لهم
يرد عليهم إن كانت جنساً واحداً وإلا على سهامهم عند عدم من لا يرد عليه
وهما الزوجان والفتوى اليوم على الرد عليهما عند عدم المستحق
والمسئلة منها أعني من اثنين إذا كان فيها سدسان
أو من ثلثة إذا كان ثلث وسدس ونصف وسدس والكل
مع الأول من لا يرد أعط فرضه من أقل مخرجه فإن استقام
الباقي على من يرد وإلا فاضرب وفق الرؤوس في مخرج
فرض من لا يرد إن توافق وإلا فكلها في مخرجه كما في
مع الأربع فاقسم الباقي في مسئلة من يرد إن استقام
وإلا فجميع مسئلتهم في مخرج فرض من لا يرد وسهامهم من
لا يرد فيما وسهم من يرد في الباقي **في ذوي**
الأرحام وهم أربعة أولاد البنات مطلقاً ثم
الأجداد الفاسدة والجدات الفاسدة ثم أولاد الإخوة

Marfat.com

لأم والاخوات وبنات الاخوة مطلقاً ثم العمات

والاعمام لأم والاخوال والخالات وبنات الاعمام واولادهم

هولاء اولاهم الى الارث اقربهم الى الميت ثم ولد الوارث

اولى من ولد الولد في اصح القولين بهذه الصورة مسئلة

بنت بنت — ابن بنت بنت

ثم اقواهم فمن كان عينيا او علاتيا اولى من غيرهما بهذه الصورة مسئلة

بنت اخت لاب وام — بنت اخت لاب — بنت اخت لام

وان لم يكن مستووا فقط

فان اتفق صفة الاصول يعتبر ابدان الفروع والا الفروع

عنده واما الاصول صفة عند محمد رحمه وعليه الفتوى في

هذه الصورة مسئلة اصل تصحيح ٣

ابن بنت بنت — بنت بنت بنت — بنت ابن بنت — بنت ابن ابن

وكذا اذا كان في الاولاد بطون مختلفة يقسم المال على

الاصول المختلفة اعلاهم للذكور بجميع ويقسم على اول الخلاف

فيهم وكذا البتة بهذه الصورة مسئلة اصل تصحيح ١٩

بنت ابن بنت — بنت بنت ابن بنت — بنت بنت بنت

فالمسئلة من ستة وتصح من ثمانية عشر ويعتبر الجهة

ويعتبر الجهة في الاصول عنده بهذه الصورة

فالمسئلة من سبعة وتصح من ثمانية وعشرين اثنان وعشرين

للبنتين ستة عشر من الاب وستة من الام وستة للابن

من الام وقرابة الاب ضعف قرابة الام بهذه الصورة

اب	ام	ام	اب	ام اب
ام	ام اب	اب	ام اب	
اب	اب ام	ام	اب	اب

فالمسئلة من ثلثة وتصح من سبعة وعشرين وفي الثالث

والرابع واولاده لبعد القرب ولا العصبة اولى وان

لم يكن هو او هو فقالا او مع ولد ذوي الفرض فالفروع

عند ابي [illegible] الاصول منفقة تحاجر بهذه الصورة

بنت اخ عصبي	بنت اخ لاب	بنت اخ لام
ابن اخت عصبية	ابن اخت لاب	ابن اخت لام
بنت اخت عصبية	بنت اخت لاب	بنت اخت لام

Marfat.com

وان كانوا اخيافاً فالاصول فقط وقس على هذا

في المناسخة اذا مات بعض الورثة قبل القسمة فان انقسم تصحيح الاول على الثاني فبها والا يضرب وفقه ان توافق ما في يده تصحيحه والا كل الثاني فيه وسهام ورثة الاول في الثاني او وفقه وسهام ورثة الثاني فيما يده او وفقه فالحاصل من الضرب مخرج المسئلتين كزوج وبنت وعم ثم ماتت البنت عن زوج واب وجعل الثالث مقام الاول والثاني لبنت مقام الثاني ان مات ثالث وهكذا الى تمام العمل

في المفقود والحمل والخنثى والمرتد والاسير والغرقى ونحوها

المفقود لا يرث من احد ولا منه احد حتى يصح او يمضي عليه تسعون سنة من الولادة وعليه الفتوى فتح فيقسم ماله بين موجودين عند الحكم بموته ويصح مسئلة حيوته

Marfat.com

ثم ثمانية فيضرب وفق احدهما في الاخرى ان وافقتا والا الكل

جدويا ثم ما لكل من مسئلة الحيوة يضرب في مسئلة المماة او وفقها

ومن مسئلة المماة في مسئلة الحيوة او وفقه واعطاء الكل

اقل النصيبين والفضل موقوف كما اذا ترك زوجا

وابا واربعة اخوة لام واحدهم مفقود مسئلة الحيوة فيهما

من اثني عشر والمماة من ثمانية عشر وبينهما موافقة

فيضرب الوفق في الاخرى فالحاصل تصحيح المسئلتين للزوج

ثمانية عشر وللام ستة ولكل اخ والمفقود ثلثة

المرتد ة الحمل عند محمد بيعها ما ولدنا شيئا قل تستة اشهر ويوقف لم

نصيب ابن وعليه الفتوى وتصحيحها كالمفقود وللخنثى

المشكل اقل النصيبين وعليه الفتوى كما اذا ترك ابنا وبنتا

وخنثى فله نصيب بنت وكسب المرتد في الاسلام لورثته

المسلمين وفي الردة لبيت المال عند ابي حنيفة رحمه الله تعالى عليه

Marfat.com

والمرتدة فيهما لهم قبل اللحوق عند جميع اصحابنا رحمهم الله تعالى
وكسبهما بعده فيء بالاجماع وكلاهما لا يرثان من احد
الا اذا ارتد اهل قرية والاسير مسلم واذا ارتد فمرتد
وعند عدم العلم مفقود واذا لم يعلم تقدم موت احد
من جماعة جعل كانهم ماتوا معاً ومال كل لورثته
وبه المختار وعليه الفتوى والحمد لله على الاتمام فالسلام
وعلى رسوله الصلاة والسلام واتوب اليه من جميع الذنوب والاثام

كاتب الحروف ومحرر السطور العبد المسكين اذنب المذنبين الفقير الحقير
غلام محيي الدين ابن صاحب السخاوة والصفا الموصوف بصفة
الانابة والاجتناب الشيخ الراجي المصطفى الحق الثقة بالرب الاعلى
ابن حضرت الشيخ العالم العامل والعارف الكامل وقطب الخلائق وغوث الطالبين
صاحب الولاية العليا الشيخ الحافظ المرتضى رضي الله تعالى عنه وارضاه عنا

Marfat.com

الا الفروض المقدرة [illegible] والربع [illegible]

في كتاب الله تعالى ستة النصف والثلثان والثلث والسدس [illegible] الفرض نوعان [illegible]

[illegible]

[illegible] نسبة الربع الى النصف [illegible]

الى الربع ضعف [illegible] ونسبة الثمن الى النصف [illegible]

الى الثمن ضعف [illegible] الى الثلثين [illegible] الى النصف [illegible]

النصف الى الثلث [illegible] مثل ونصف [illegible]

وانا نسبة النصف الى السدس [illegible] ثلاثة امثال [illegible]

وانا نسبة الربع الى الثمن ضعف ونسبة الربع الى الثلث ثلاثة ارباع [illegible]

[illegible] الثمن الى الثلثين [illegible] ونسبة الثمن الى الربع [illegible] ونسبة الثمن الى السدس ثلاثة ارباع [illegible]

وانا نسبة الثلثين الى الثلث ضعف [illegible] ونسبة الثلثين الى السدس اربعة امثال [illegible]

[illegible] ونسبة السدس الى الثلثين [illegible] النصف

٣٠ وانا نسبة الثلث الى السدس ضعف ونسبة السدس الى الثلث نصف ١٢

مجموعه [illegible] نقلت من نسخة شريف كاتبه محمد غلام محي الدين [illegible]

Marfat.com

رسالۂ نظامیہ

(در مبحث وحدت الوجود)

تصنیف

حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری (ف ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء)

خلیفۂ حضرت شاہ غلام علی دہلوی (ف ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء)

عکس مبنی بر نسخۂ خطی بخط مولانا سید مبارک علی ہمدانی قصوری (۱۹۵۳ء)

ذخیرۂ محمد اقبال مجددی (مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور)

بمقدمۂ مختصر

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

Marfat.com

ابتدائیہ

رسالہ نظامیہ فارسی نظم میں ہے اور حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری (ف ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء) کی تصنیف ہے، اس کا موضوع وحدت الوجود کے حقائق کا بیان ہے۔

آپ نے یہ رسالہ اپنے معاصر عالم و صوفی سید نظام الدین شاہ کھیم کرنی (ف ۱۸ر شوال ۱۲۹۵ھ/ ۸/۱۸۷۸ء) کے مکرر اصرار پر تصنیف کیا، خود وضاحت فرماتے ہیں۔

عزیزی مخلصی خاص الولایت — سیادت انتساب اہل عنایت
کہ باشد نام او چوں ویس قرنی — نظام الدین شاہ کھیم کرنی
تقاضا کرد از من بار بار آں — تقاضا کردنِ یاران ز یاران
کہ در توحید یک رنگین رسالہ — وجیز و مختصر واضح مقالہ
بطرز تحفۃ البدریہ آسان — کہ آید در قیاس حق شناساں
بنظم آوردہ می باید بزودی — بطور مشرب وحدت وجودی

شیخ نظام الدین کھیم کرنی، قصور کے مشہور ہمدانی خاندان کے جد مادری تھے، اس خانوادہ نے اپنے انساب میں ان کا نسب نامہ سید نظام الدین شاہ بن سید نور علی شاہ بن...... خود لکھا ہے، اس خاندان کے ایک عالم مولانا سید مبارک علی شاہ ہمدانی قصوری نے اپنے والد سید محمد عبدالحق محدث قصوری (شاگرد مولانا مفتی غلام دستگیر قصوری خلیفہ و داماد حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری) کے حالات پر ایک کتابچہ ''ذکر خیر'' کے نام سے لکھا تھا، ان کے فرزند جلیل مولانا سید محمد طیب شاہ ہمدانی قصوری نے اس مطبوعہ رسالہ پر بہت سے حواشی

Marfat.com

کا اضافہ بھی کیا تھا، مولانا نے رسالہ نظامیہ کا یہ قلمی نسخہ اور مذکورہ رسالہ ذکر خیر مطبوعہ مجھے عنایت کرتے ہوئے اسے طبع کروانے کا امر فرمایا تھا، جواب اس عکسی اشاعت کی صورت میں پورا ہو رہا ہے، مولانا کھیم کرنی کی تاریخ وفات انہیں کی یادداشتوں سے منقول ہے۔

ہم نے حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری کے احوال اور آپ کی تالیفات کی تفصیل ملفوظاتِ چہل روزہ شاہ غلام علی دہلوی کے مقدمہ اور مقاماتِ مظہری کے مقدمہ میں دے دی ہیں، لہٰذا یہاں ان کا اعادہ لازم نہیں ہے۔

رسالہ نظامیہ کے کئی اور خطی نسخے بھی پاکستان میں پائے جاتے ہیں، فہرست مشترک (۱۲۵۲/۲/۸) میں اس کے چار نسخوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۱۴/اپریل ۲۰۱۹ء

(یوم درس مکتوبات امام ربانی)

مخلص

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

MS. No. 141/A

رسالهٔ نظامیه (۱)

بسم الله الرحمن الرحیم

بنام آشکارا و نهانی — بنام آن [illegible]

بنام آنکه نامش نامها شد — ز بر شد - زیر شد - خورشید بسما شد

بنام آنکه هرجا جلوهٔ اوست — بنام آنکه هم مغز است و هم پوست

بنام آنکه چون دریا بموج است — گهی سر در نشیب و گه بر اوج است

گهی دریا و گه غواص و گه در — گهی خالی چو نی گاهی چو نی پر

گل بستان شد و مشک ختن شد

~~چو گل در بوستان یا چو مشک اندر ختن~~

بیچون بی چون چون جان تن شد

گهی سنگ است و گه کوه است و گه کان — به این جمله بود آن کهکشان

تغیر را درو راهی نه گاهی — نه سرخ و ~~[illegible]~~ نه سپید و نه سیاهی

نه کل است و نه بعض است و نه جسم است - نه حرف است و نه فعل است و نه اسم است

میان دو جهان مانند او نیست - کدامین دل که اندر یاد او نیست

نه بر جای و نه در جای نه بیرون - نه کم او را توان گفتن نه افزون

Marfat.com

ز اوصاف بشر او پاک بے شک - ز لوح ذات او حرف فنا حک

چو عنقا او [illegible] نگردد - شکاری را ز شوقش بس نگردد

کمالات [illegible] کتاب ذات او را - دو عالم شد گواہ اثبات او را

ز عجز و فہم فریاد است انبیا -

پیمبر آں شد و ملک حقیقت - دلیل راہ و نور آں طریقت

چو لا احصی ثنائے گفت برخیز - غلام محی دیں دنداں مکن تیز

مشامت چوں ندارد تاب ایں بو - ثنائے اہل لا احصی ثنا گو

در نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

چہ میدانی محمد کیست اے دل - صفات ذات پاکش چیست اے دل

محمد رحمۃ للعالمین است - محمد گنج رحمت را امیں است

محمد ہست محبوب الٰہی - محمد عارف اشیا کما ہی

محمد عین حمد است و سپاس است - محمد عین عرفان و شناس است

محمد باعث اظہار تشبیہ - محمد مخزن اسرار تنزیہ

محمد ہست یزداں را مطیعی - محمد صاحب جاہ رفیعی

Marfat.com

محمد عاصیاں را تکیہ گاہ ہے ۔ محمد بے پناہاں را پناہ ہے

محمد پردہ پوشِ عیب ما کاں ۔ محمد [illegible] بے ناگاں

چو از نورِ احد احمد جدا شد ۔ کمر بند عبودیت عطا شد

عبودیت چناں از وے ادا شد ۔ کہ با وصفِ شہنشاہی گدا شد

بہر کس وقتِ او ارشاد میکرد ۔ دلِ غمناکیاں او شاد میکرد

دمے بے طاعتِ یزداں نماندے ۔ انا عبد انا عبد بخواندے

بگوشش محرماں گفتے بتفہیم ۔ عرب بے ادلم احمد بلا میم

کہ یعنی ظاہر ارچہ ظلِ اویم ۔ ولے باطن با صلِ خود

مرا ہر کس جدا داند جدا ماند ۔ خودی از من جدا شد پس خدا ماند

بحمد اللہ کہ مارا پیشوا اوست ۔ ز جانش دوست تر دارم گوا اوست

الٰہی ختمِ من بر دوستی کن ۔ کنیزک وار خوارستم ستی کن

Marfat.com

باعث تصنیف این رساله

هویدا باد بر دلهائے پاکان - که باشد پرده پوشے عیب ناکان

عزیزی مصطفیٰ خاص الولایت - سیادت انتساب اہل عنایت

که باشد نام او چون ویس قرنی - نظام الدین شاہ کھیمکرنی

تقاضا کرد از من بارہا آن - تقاضا کردنِ یاران زیاران

که در توحید یک رنگین رساله - وجیزه و مختصر واضح مقاله

بطرزِ تحفة المهدیه آسان - که آید در قیاسِ حق شناسان

بنظم آورده مے باید بزودی - بطورِ مشربِ وحدت وجودی

من ارچه آنکه در اشغال بودم - عمل بر امر لاتقہر نمودم

امیدے دارم از الطاف کاران - بخاکِ پرده پوشے تخم کاران

که گر حرفِ خطا یابند در وے - چو خورشیدِ کرم تابند بر وے

ندارندم روا تشہیر و افضاح - روان سازند بر وے کلکِ اصلاح

چو از بہر نظام الدین درکشادم - نظامیه ازان نامش نهادم

نظامِ دو جہان بادا لضیم - خدا دارد بخود ہر دم قیم

Marfat.com

(۵) حرف

در بیان مراتبِ ذاتِ حق جل شانہ و تعالیٰ برہانہ

بدان اے طالبِ اعلیٰ مراتب — کہ ہستی را بود سبع المراتب

نخست احدیت است اے نیک نیت — ازاں پس وحدت و پس واحدیت

و اے احدیت اے مقبول بے رد — عبارت باشد از ذاتِ مجرد

مبرا ز اعتبارات و عبارات — مبرا از دلالات و اشارات

نہ آنجا انفکاک است و نہ اتفاق — ز ہر قید است مطلق تا ز اطلاق

نیاید در زبانِ گفتگوئے — رسد آنجا نہ دستِ جستجوئے

بود ایں مرتبہ کنہِ الٰہی — نہ کس را گوئے ایں مدرک کماہی

ز ہر کس باشد ایں مخفی و مستور — بنامِ لاتعین ہست مشہور

چو آں ذاتِ مجرد از مظاہر — بعلمِ خویش شد بر خویش ظاہر

نخستیں جلوۂ اجمال در داد — درختے بود شیریں بر داد

صفات و ذات را با جملہ اعیاں — بطورِ مجمل معلوم گرداں

Marfat.com

چو اہل معرفت در ہا بستند - محمد را حقیقت ایں بگفتند
تعین اولیں ایں را شمردند - بجز وحدت دگر نامش نبردند
ازاں پس اختصار آمد بتطویل - کہ شد اجمال را رو در تفاصیل
زوات از ذات او ہمتا زگردید - زہے صورت صُور باساز گردید
بنام واحدیت ایں مبین است - حقیقت ذات انساں را ہمیں است
ہمیں سہ مرتبہ باشند واجب - دگر جا اند امکاں را مراتب
یکے ارواح و دگر عالم مثال است - سوم ~~انسان~~ اجسام و پس انساں کمال است
ولے ارواح اے ذاتِ شریفہ - بود اشیاءِ نورانی بسیطہ
مرکب را در ایشاں راہ گم شد - ظہورشاں برانسانِ خود و خود
ولے عالم مثال اے طالب رب - بود اشیاءِ نورانی مرکب
ولے با وصفِ ایں ترکیب کامل - تبعض را بچیزے نیست قابل
بود اجسامِ ظلمانی مکدر - مرکب از عناصر شد سراسر

Marfat.com

تعین آخریں انسان برآمد - چناں کش خواستند انسان برآمد

ازو حاصل شد آخر هر مطالب - درو درج است سابق مراتب

مقید شد ولے مطلق نباشد - زمین شد لیک در معنی نباشد

پیش شد لیک عین او نہ شد

شده آئینۂ ذاتِ الٰہی - درو شد جلوه گر از ماه تا ماهی

ولے انسانِ کامل در طریقت - بود اهل عرب اندر حقیقت

زخود گردِ ترکیبها فشانده - بجز ذاتِ مجردے نمانده

عروجِ کامل از روئے نهایت - رسولِ پاک ما را شد عنایت

بقرب قاب قوسین زان رسیده - شراب از جامِ او ادنیٰ چشیده

دگر را هر دو فاقِ اتباعش - بدست آید ازان رنگین قماشش

ولے انسانِ ناقص هست ابتر - زهر انواعِ جسم آمد فروتر

زهر کمتر بود آن بوک کمتر - ازان بدرگ سگ و خر خوک کمتر

بود ناقص خودے را در پرستش - شراب غیر بینی کرده مستش

هوا ران همه مقصود او شد - هوائے نفسِ او معبود او شد

Marfat.com

الٰہی ناقصم کامل بگرداں ۔ عنایاتِ خودم شامل بگرداں

در تاکید حفظ مراتب

بداں اے عارفِ امکان و واجب ۔ کہ لازم باشدت حفظِ مراتب

ربوبیت عبودیت جدا دار ۔ نہ اسمِ یک بر آں دیگر روا دار

بجامِ دل شرابِ تفرقہ ریز ۔ بہم احکامِ یکدیگر میامیز

بدل وحدت زباں بر کثرت آور ۔ ہمیں توحید در دین است باور

بدار آں کہ کنی گر راز فاشی ۔ دگر چند انکہ چوں منصور باشی

غرض راہِ ادب باید سپردن ۔ کہ یعنی دیدہ نادیدہ شمردن

چہ خوش گفتند پیشاں عبارت ۔ ادب باشد بنا دیگر عمارت

الٰہی از ادب تاجم ببردہ ۔ مرا از ہر چہ مے باید ادب بہ

در بیان کمالات وجود

کمالاتِ وجودی ہر دو قسم اند ۔ یکے اسمائی دگر ذاتی خردمند

بذاتِ خود شہود جملہ اعیاں ۔ چو در ختہ شجر وانی ہمے داں

در اعیاں دیدِ ذات اے باصفائی ۔ چو در نخلہ نواتِ آمد اسمائی

نخستیں نامِ آں عینے بدانی ۔ دوم مشہود با نام عیانی

Marfat.com

نخستین را جلد هم نیز خوانند - دوم را نام استجلد بدانند

دگر میدان که آن هستی معرا - بود ساری میان در همه اشیا جمله

همان یک ذات ساری عین کل است - ازو خالی نه خارج است نه کل است

محیط جز و کل است او غلط نیست - چو ملزوم است بسط نیست

صفاتش همچنان ساری محیط است - بهر یک گر مرکب بود بسیط است

حلول و اتحاد اینجا گمان نیست - که اینجا از دوئی نام و نشان نیست

همه عالم را بود نام ای سخنور - شیون باشد تعین اول اندر

ولیکن در تعین ثانی ای جان - تو اعیان ثابته نامش همی خوان

چو در خارج ازو حل شد معمیٰ - باعیان خارجیه شد مسمیٰ

بدان ای صورتت معنیٰ نمونه - بود قرب الٰهی بر دو گونه

صفاتِ بنده فانی شد چو کامل - صفتهائے خدا شد در نوافل

چو در ذاتِ خدا ذاتش فنا شد - لقب قربِ فرائض پس عطا شد

بود در قرب اول بنده فاعل - خدا آلت بود ای مرد عاقل

بقربِ دوم بنده آلت آمد - خدا فاعل بود خوش حالت آمد

Marfat.com

چہ سیدانی فنا معنے چہ دارد ۔ بگویم پیشِ تو قولم مکن رد
شنیدستم ز شیخِ چون ابا زیدے ۔ فنا باشد ہمیں تبدیلِ فہمید
لقاشد ثمرہ اش اے مردِ حازم ۔ ہم چیساں چو ملزوم اند و لازم
دگر میداں تو اے اہلِ کرامت ۔ نصیبِ ما و تو باد استقامت
دگر تعذیب و ثواب و دردمندی ۔ شکست و لسبت و پستی و بلندی
اطاعت معصیت توبہ ندامت ۔ غمین و رنج و خسران و غرامت
فزودن کم شدن گہ راست گہ خم ۔ دگر از جنسِ تغیرات عالم
رجوع این ہمہ سوئے صفات است ۔ بیک حال است قایم آنکہ ذات است
عزیزا گر تو خواہی حق نمودن ۔ درِ توحید را بر خود کشودن
بباید گشتنت اول مجاہد ۔ مجاہد چوں شدی گردی مشاہد
جہاد اکبر خلافِ نفس باشد ۔ خلافش نقش شک از دل تراشد
یقیں حاصل شود چوں شک نماند ۔ ز حق اہل یقیں منفک نماند
بصیقلِ کلمہ دل راکن مجلّٰی ۔ بایں معنیٰ کہ لاموجود الّا اللہ
دمے بے ایں خیال اے جاں نباشی ۔ خیالاتِ دگر از دل تراشی

Marfat.com

اگر مدت بدین ورزش نمائی - ولے تیری تو باطنی روشنائی (بایدت)

بہ فہمی پس تو رمز این نمارا - نہاں گردد بہ رویت آشکارا

جہاں را شیشہ مقصود یابی - خدا را ہر کجا موجود یابی

اجازت گیر لیکن از صاحب دل - کہ تاثیرےست در ارشاد کامل

نوشتہ خواندہ تاثیرے ندارد - چو تصویرے کہ تقریرے ندارد

اگر خوانندگان یابند راہے - شود دارو فروش اکسیر شاہی

بہشت ار بایدت ترک طرب کن - وگر خواہی خدا - مرشد طلب کن

بحمد اللہ رسید آخر رسالہ - و فیہ بلا خفا دفع الجہالہ

عجب این کوزۂ دریا نشان است - کہ آبش رشک حیوان زلال است

چو آب نیل سبطی را شکر باد - بکام قبطیان خون و خطر باد

بلند اصلان ازین اسرار سرور - مگس طبعان ز شہد فہم آن دور

الٰہی درد دل دارم دوا کن - عمے بے ہمتم ہمت عطا کن

ز توفیقت جام دل را کن لبالب - تصوری را حضور بالا نشان یارب

ز توفیقت چراغ نہ براہم - قریشی کن - چو زنگی دل سیاہم

Marfat.com

مرا ہر دم سوے خود رہبری کن ـ کمال اندر طریقے قادری کن
غلام محی دین کن در دو عالم ـ چہ گویم بیش ازین واللہ اعلم

تمت الرسالۃ النظامیۃ والحمد للہ رب العلمین

کتبہ السید مبارک علی شاہ الہمدانی الغضوری عند قیامہ
فی بلدۃ خیرفورہ من مضافات بہاولفور سنہ ۱۳۵۳ھ
جمادی الاولی

Marfat.com

ثمرات الحیات

ملفوظات شیخ برہان الدین راز الٰہی

(۹۹۸_۱۰۸۳ھ/۱۵۸۹_۱۶۷۲ء)

مولفہ بسال ۱۰۵۳ھ/۱۶۴۳ء

جامع

میر علی عسکری مخاطب بہ نواب عاقل خان رازی

(ف ۱۱۰۸ھ/۱۶۹۶ء)

طبع عکسی

مطبوعہ مطبع شمس الاسلام، حیدر آباد (دکن)

بمقدمہ مختصر

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

Marfat.com

عاقل خان رازی

جامع ثمرات الحیات

میر عسکری مخاطب بہ عاقل خان (ف ۱۱۰۸ھ/ ۱۶۹۶ء) اورنگ زیب عالمگیر کے ساتھ شہزادگی کے زمانہ سے ہی منسلک ہوگیا تھا، عالمگیر کی تخت نشینی (۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۸ء) کے بعد اس کے منصب میں برابر ترقی ہوتی رہی، ۴۰۰۰/۱۰۰۰ کے منصب تک پہنچا تھا، اُسے دہلی کا صوبہ دار بھی بنایا گیا تھا۔

وہ ایران کے مشہور علاقہ خواف کا باشندہ تھا، اُس کے دربار سے کئی شعراء وابستہ تھے، معروف ترین فارسی شاعر مرزا عبدالقادر بیدل کو بھی اسی کے توسل سے شہرت ملی، (نشترِ عشق ۱/۲/۶۱۹) عاقل خان خود بھی فارسی کا صاحبِ دیوان شاعر تھا، اس نے اورنگ زیب عالمگیر کے عہد کی تاریخ فارسی میں واقعات عالمگیری کے نام سے لکھی تھی، جسے ڈاکٹر عبداللہ چغتائی نے مرتب کر کے لاہور سے ۱۹۳۶ء کو شائع کیا تھا۔

عاقل خان، سلسلۂ قادریہ شطاریہ کے مشہور صوفی شیخ برہان الدین راز الٰہی (۹۹۸۔۱۰۸۳ھ/ ۱۵۸۹۔۱۶۷۲ء) سے خاص عقیدت رکھتا تھا، ان کے ساتھ اسی اُنس کے نتیجہ میں اس نے اپنا تخلص رازی رکھا تھا، اس نے اپنے شیخ کے ملفوظات ''ثمرات الحیات'' کے نام سے فارسی نثر میں جمع کیے تھے، اس کا سالِ ترتیب ۱۰۵۳ھ/ ۱۶۴۳ء ہے یعنی اپنے شیخ کے حینِ حیات ہی مرتب ہوگیا تھا، یہ مجموعہ خاصا متداول رہا ہے، اس میں شیخ کے احوال و سخنان کے علاوہ کئی اہم تاریخی واقعات بھی ملتے ہیں، اس کتاب کا ایک بہت عمدہ اور خوش خط ایڈیشن مطبع شمس الاسلام، حیدرآباد (دکن) سے طبع ہوا تھا، موجودہ عکسی اشاعت اسی پر مبنی ہے۔

Marfat.com

ہم نے تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند کی جلد اول میں شیخ برہان الدین راز الٰہی اور ان کے مرشد شیخ عیسیٰ بن قاسم جنداللہ برہان پوری (۹۶۲۔۱۰۳۱ھ/۱۵۵۵۔۱۶۲۲ء) کے حالات قلمبند کیے ہیں۔

عاقل خان رازی کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

۱۔ صمصام الدولہ شاہ نواز خان: مآثر الامراء ۲/۸۱۴۔۸۱۶

۲۔ محمد کاظم شیرازی: عالمگیر نامہ ۴۴ وبہ بعد

۳۔ محمد ساقی مستعد خان: مآثر عالمگیری ۳۸۳ (حوادث ۱۱۰۸ھ، وفات عاقل خان)

۴۔ شیر خان لودھی: مراۃ الخیال، مطبوعہ مطبع فتح الاخبار، کول ۱۸۴۸ء ص ۲۵۳۔۲۵۶

۵۔ سرخوش: کلمات الشعراء

۶۔ والہ داغستانی: ریاض الشعراء مرتبہ محمد حسن ناجی ۲/۸۷۷

۷۔ خوش گو، بندرابن: سفینۂ خوشگو ۳/۱۳۔۱۴

۸۔ قدرت اللہ گوپاموی: نتائج الافکار ۲۷۴۔۲۷۵

9- Storey, C.A: Persian Literature, 1/1/584-5

10- Athar Ali: Mughal Nobility Under Aurangzeb. (Index)

Marfat.com

اولٰئک ... فی ... عند ربهم یرزقون

الحمد لله که کتاب حقایق نصاب مشتمل بر ملفوظات ارشادات حضرت قدوة العارفین شاه برهان الدین الٰهی شطاری

و مرشد ایشان حضرت عین العرفا شاه عیسی جند الله شطاری برهانپوری قدس الله سرهما موسوم

بثمرات الحیات

تصنیف فقیر علی عسکری بن محمد تقی بن محمد قاسم الخوافی المخاطب به نواب عاقل خان المتخلص به رازی که از

امرای عهد عالمگیر بادشاه غازی ... الحاج شاه برهان الدین شطاری اورنگ آبادی و مرید حضرت عین العرفا

در مطبع شمس الاسلام حیدرآباد مطبوع گردید

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد لحق و اُنجی للہ القوی الولی والصلوٰۃ والسلام

علی سیدنا محمدن النبی الاُمی وعلی آلہ واصحابہ الزکی الوفی

اما بعد میگوید از غایت عجز وانکسار ونہایت ضعف وافتقار درویش بیقدار

و بندہ خاکسار العبد المذنب الاثم الجانی علی عسکری بن محمد تقی بن محمد قاسم

الخوافی کہ چون این فقیر کثیر التقصیر شرف از سعادت ملازمت حضرت

ہدایت پناہ ولایت دستگاہ شیخ الزمان ومقتدی الدوران الذی آثار

ولایتہ تبین من الجبین الہادی الی مقعد الصدق والیقین بالحجج والبراہین

حجۃ الطریقۃ والحقیقۃ برہان الحق والدین یافت وشعشۂ جمال عدیم المثال

Marfat.com

آن خورشید نظر و مرآت ضمیر این حقیر تافت بحصول تصدیق ارادت و
وصول توفیق هدایت رخت انابت از ورطهٔ جنابت بحصن حمایت فرو
کشید چون آن قدوهٔ صوفیان صافی این ضلیل علیل را دلیل شافی از
استعمال عرفان بارشاد ارباب وجدان می پرداخت و بزلال فیض مآل
بحر احسان و هدایت از اصحاب خسران و غوایت دریغ نمیداشت و قطرهٔ
ازان محیط بیکران درکام جان اهل عطشان می انداخت این مخذول قبول
فرموده آئینهٔ زنگ پذیر این فقیر کثیر التقصیر را مصقلهٔ توحید مصقول نمود

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَعْبُوْدِ عَلٰی وُصُوْلِ الْمَقْصُوْدِ مُمَهِّدُ الْمُقَدِّمَه

چون بعضی اوقات این کمترین مضمون بدایت مشحون آیه کریمه فَاسْئَلُوْا
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ متمسک شده بجناب
ارشاد مآب آن حقایق پناه و دقایق آگاه جرئت بر عرض سوال می نمود
واکثر آوان حضرت ایشان بحکم آنکه وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ
کلماتی مشتمل بر تربیت طلاب و محتمل بر تقویت اصحاب صادر میفرمودند بنابرین
آن جواب باصواب و کلمات فایض البرکات را برای انتفاع ارباب
قبول سوای انقطاع الواب و فصول مجموعهٔ تالیف داد و ثمرات الحیات

Marfat.com

نام نہاد و در ضمن تحریر بعضی کلمات موافق مضمون آن از آیات و احادیث
بجہت تاکید و تائید افزوده و بعضی از کلام سلف و اشعار منظومہ علاوه
نموده تا ہر کہ از کافہ اہل اسلام و خاصہ انام بر مجموعہ مذکوره شرف عبور یابد
و بصدق عقیده بمطالعہ آن کوشد بشکرانہ ارتیاح ارواح کہ از نتایج آن مترتب
شود بتحمیل کہ مولف بقصور معترف را از قاعده اختصاص بفاتحہ و اخلاص یاد
آرد و وجہ تسمیہ این مجموعہ آنست کہ چون این کمترین از تب و تاب ضلالت و
جہالت مضطر و مضطرب گشتہ التجا بظل مستقل شجره مطہره ارادت حضرت
ایشان آورد و نسیم عنایت متحرک شد و اصدار اثمار متبرک گشت ہر ثمره
کہ از ثمرات واردات آن نخل مرادات بمقتضای اوقات صادر شد
احتظاظ وافر و التذاذ متکاثر از صدور آن شامل حال متناول گشت آنرا
ثمره نہال زندگانی و مفید حیات جاودانی دانستہ فراہم آورده بثمرات
الحیات مسمی ساخت و تاریخ تالیف این کلمات واہب البرکات و
سال ترتیب ثمرات الحیات این قطعہ اشتمال نماید قطعہ ایہا الکاینات
این ثمرات ؛ چونکہ شد وارد از نخل الغیب ؛ سال ترتیب این خرد گفتا ؛
ثمرات الحیات بی شک و ریب ہو اسطہ اعلام انفصال کلام لفظ ثمره

Marfat.com

بہر فقرہ ثبت نمودہ واین اشارت است باآنکہ ثمرہ ازین ثمرات یعنی
کلمہ ازین کلمات خواندن وبکار بستن رطب مراد از نخلستان حیات
چیدنست وبقدر استعدا وخود دست درآغوش عروس مراد کشیدن غایتا
آنرا کہ مستحق این رطب نباشد اگر چاشنی در مذاق جان نیفتد وحلاوتی پدید
نیاید عجب نباشد در مکتوب حضرت شیخ شرف الحق والدین احمد بن یحیی منیری
قدس اللہ سرہ العزیز مسطور است کہ کودک نابالغ را از لذت مجامعت چہ خبر
چاشنی ہر کہ محجوب است از خود کودک است ؎ مرد آن باشد کہ بیرون
از شک است ؛ درین مجموعہ ہرجا کہ لفظ حضرت ایشان صادر شود مراد
از صاحب ارشاد است اعنی بندگی حضرت شیخ برہان الدین بن کبیر محمد
بن علی الصدیقی الگجراتی الشطاری الملقب براز الٰہی قَلَّ اَحْبَبْتُ مِنَ
الْکَوْنِ نُوْرَ لِقَائِهٖ وَسَاَلْتُ عَنْ رَبِّ الْکَوْنِ وُفُوْرَ بَقَائِهٖ
بحسب نسب والد بزرگوار صدیقی اند والدہ معظمہ مکرمہ حضرتہ سیدہ بودند
وفاطمہ نام داشتند مولد شریف ایشان موضعی از مواضع خاندیس است
ونشو ونما در شہر برہانپور یافتہ اند ہم درینجا در ابتدا بتحصیل علوم ظاہری اشتغال
فرمودہ بودند چون غلبہ طلب حق غالب آمد بخدمت قدوۃ المحققین

Marfat.com

زبدة العارفین جامع علوم الشریعة والحقیقة قامع رسوم الجهل والبدعة نتیجه
حدیث العلماء ورثة الانبیاء مقتدای صف اصفیا
شیخ عیسی بن قاسم الملقب بعین العرفا المکنی بابو البرکة قدس الله سره العالی
رجوع نمودند و ارادت درست کردند و مدت پانزده سال در ملازمت
حضرت شیخ بودند هرجا که لفظ حضرت شیخ درین رساله صادر شود اشارت
بایشانست و حضرت شیخ را نسبت ارادت بیک واسطه که بندگی حضرت
شیخ لشکر محمد عارف باشد بحضرت حاجی حمید المعروف بشیخ محمد غوث می رسد
قدس الله تعالی سرهما و افاض علینا وعلی العالمین برهما وما توفیقی فی
البیان الا بالله ولیس الموجود الحقیقی بالعیان الا الله

نمره ۱ میفرمودند هرجا که ادب نیست فیض نیست مثنوی ادب تاجیست
از لطف الهی بنه برسر برو هرجا که خواهی چه ابلیس که مذموم است از فیض
نامتناهی الهی محروم هم از ترک ادبست چنانچه قول مولوی معنوی مقوی
این سبب است مثنوی از خدا جوییم توفیق ادب بی ادب محروم گشت
از فیض رب بی ادب تنها نه خود را داشت بد بلکه آتش در همه آفاق زد

نمره ۲ میفرمودند هر طریق که طالب حق مطلب طلب کند امید واثق است

Marfat.com

که بوصول آن طرب کنند اما طریقه که احکام فرایض و واجبات وسنن را مطیع و منقاد نیست دران طریق غیر از فریق مجاذیب و مجانین غریق بحر الحاد باشند مقصود ازین بیان این بود که فرقه بی قیدان که در تفرقه جاوید مانده اند و با وجود اقرار توحید و اختیار تجرید خود را از خود دور ساخته نتیجه آنست رباعی ای برده گمان که صاحب تحقیقی به واندر صفت صدق و یقین صدیقی به هر مرتبه از وجود حکمی دارد گر حفظ مراتب نکنی زندیقی به بیت محالست سعدی که راه صفا توان رفت جز در پی مصطفی - میفرمودند هرگاه که جماعت بیقیدان را می بینم تمنا میکنم که خدا وند ما را با نماز یکه میگذارم همتی ده که اینچنین مجرد و آزاد باشم و این جماعت را آزادی و تجریدی که دارند توفیق رفیق گرداند که ادای صلواة خمسه اهمال نیارند تمت - میفرمودند در خبر وارد است که هرگاه بنده مومن به نیت صدق عزیمت زیارت برادر مومن نماید هفتاد هزار فرشته کمر موافقت بسته استدعا رحمت از حق درحق او نمایند و متابعت او نمایند تا آن مومن را دریابند. فرمودند درین محل عزیزی تصرف کرده و گفته که اگر آن مرد یکی از اولیای حق باشد و نظرش بر جمال مطلق سایر ملائک نیز بزائر مستفیض شوند واگر برخلاف آن عکس اتفاق افتد ملائک همراه آدمی آیند و استعانت از

Marfat.com

مقلب القلوب طلبیده و باصلاح عیوب او پرداخته بتخانهٔ قلبش را منهدم ساخته
بنای مسجد انداخته مراجعت نمایند شیخ ما قدس سره میفرمودند چون عبادت و ریاضت
سلف بی شائبهٔ غرض و داعیهٔ خویش می بود و بنا بر آن باسرع الزمان نتیجه
باطن ایشان میگشود و حال که ریاضت بغرض همراه است مطالب کشف و
الهام دیر دست میدهد لاجرم هرچند ارباب ریاضت بیشتر بکار آن اهتمام و اقدام مینمایند
شعر
تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن
که دوست خود روش بنده پروری داند
و میفرمودند چون شیخ مجد الدین بغدادی اربعین اول باخر رسانیدند و مر
آن وقت رسید که بخدمت پیر خود شیخ نجم الدین کبری رحمة الله علیه صورت
حال باز نمودند ایشان در جواب فرمودند ها که نیت تو فاسد خواهد بود
شیخ مجد الدین عرض کردند که نیت من این بود که بحق واصل شوم و بعد از آن
بانچه [illegible] شیخ نجم الدین گفتند درین نیت تمام خلل است
زیرا که بر غرض مشتمل است اکنون در اربعین ثانی بنشین و نیت کن که حجره منزل
قبر است و پیراهن بمثابه کفن غیر ازین مراد هیچ در نمیاید چون حسب
امر شیخ نیت کردند و اربعین کشیدند یافتند آنچه یافتند و دیدند آنچه دیدند شیخ ما قدس سره
می فرمودند آنکه سلطان العارفین در مناجات گفت الهی کیف

Marfat.com

اَلطَّرِیْقُ اِلَیْکَ یعنی خدایا چگونه راه بسوی تست خطاب آمد که دَعْ
نَفْسَکَ وَتَعَالَ ای بگذار نفس خود را و بیا مرادارگذاشتن
نفس بالطبع است نه بالعین یعنی اشارت بانخلاع صفات بشریت که حجاب
راه است نه بانقطاع حیات عنصری که خاک درگاه است شعر تو کز سرای
طبیعت نمیروی بیرون * کجا بکوی حقیقت گذر توانی کرد * جمال یار ندارد
نقاب و پرده ولی * غبار ره بنشان تا نظر توانی کرد. قدس سره میفرمودند از کلام حضرت
شیخ جنید رحمة الله علیه منقول است که خُطْوَتَانِ قَدْ وَصَلْتَ
یعنی شعر یک قدم بر نفس خود نه وان دگر در کوی دوست * هر چه بینی دوست بین
با این و آنت کار نیست و میفرمودند که حضرت شیخ قدس سره فرمودند که مراد از قدم
نهادن بر نفس شناختن اوست که واسطه و رابطه معرفت بدوست حضرت ایشان قدس سره
میفرمودند که کارخانه در صرف معاش بر سه نوع اند یکی آن که عطیه الهی
در نظر خلق پوشیده در اظهار افلاس کوشد و متلاشی باشد دوم آنکه مطابق آنچه
اسباب دنیوی دارد در معیشت انفصار آن را موافق باشد سیوم آنکه اوقات
بفقر و فاقه جاری باشد و اما در مقام شکر و این سه قسم باشد و دست
فقر لایق و بحکم اِظْهَارُ النِّعْمَةِ مِنَ الشُّکْرِ

Marfat.com

شربت شکر را ذائق **ثمره** - میفرمودند چون بدرویش توکل کیش ابواب فتوح

گشاید آنچه بی خطرهٔ دل واحتمال شبهه ومنت حاصل آید باید که اقبال نماید واگر

بر در استغنا زند واز اخذ آن اباکند هم بمثل آن محتاج شود در خبر آنست که مَنْ

رَدَّ الْفُتُوْحَ اُبْتُلِيَ بِالسُّؤَالِ یعنی هر که رد کرد فتوح را مبتلا شد بسوال

زیراکه بنده را بندگی باید وصفات بندگی احتیاج وافتقار است واستغنا وبی

نیازی خاصهٔ ذات ملک الجبار است وقول شیخ ابوبکر وراق قدس سره که در

نفحات الانس مسطور است تائید اینمعنی میکند که گفته درویشی سه چیز است تَرْكُ

الطَّمَعِ وَالْمَنْعِ وَالْجَمْعِ یعنی از کسی طمع نکنی واگر چیزی بتو رسد

منع نکنی وچون بگیری جمع نکنی ونیز میفرمودند که عزیزی گفته که دراهم فتوحی که مفتح الابواب

بواسطهٔ مخلوق میرساند خوشتر میدارم از انکه بی واسطهٔ خلق از غیب رساند زیراکه

این متحمل به عجب وآن مشتمل بر عجز است وفرمودند که درویشان باید آنچه بایشان از

وجه فتوح آید خمس آنرا ایثار فرمایند وبطابق مضمون آیهٔ کریمه وَاعْلَمُوْا

اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ عمل نمایند

ثمره میفرمودند سهوی که در نماز از مصلی واقع شود بر دو قسم است عامه وخاصه

سهو عامه نتیجه آنست که دل ایشان از ذکر تعلقات وفکر اسباب وآلات پریشان

Marfat.com

شود الخ یعنی منعدم حضور و مستلزم قصور نماز ایشان شود و سهو خاص ناشی از آنست
که چون باطن ایشان در حالت نماز از غایت نیاز مستغرق ذات بی نیاز شود
حصول عشق بر فروع مشغول غالب آید و قلب التفات بحرکات و قالب نتواند
آن سهو محض غفلت است و این سهو عین صحو آنجا لهو در لهو و اینجا محو در محو بیت

در نماز خم ابروی تو چون یاد آمد	حالتی رفت که محراب بفریاد آمد

قوله تا آخر یعنی فرمودند هر که در مذهب مخالف نماید با او صحبت و اختلاط نشاید زیرا
که در آن مصاحبت مداهنت نموده آید و آن بقاعده اهل نفاق گر آید شعر

نخست موعظت پیر صحبت این حرف است	که از مصاحب ناجنس احتراز کنید

و فرمودند که از صحبت مجاذیب [illegible] باید بود یا از هر گونه امداد و اعانت
این جماعت باید نمود زیرا که در خدمت مجذوب فایده است و در صحبتش
نقصان عاید قوله ۱۱ - این کمترین بعرض رسانید که قبل ازین اولیاء الله
مشهور و معروف بودند و بخوارق ظاهره و کرامات باهره موصوف و الحال در
زاویه خمول متردی شده باخفاء خود میکوشند و احوال خود از نظر خلق می پوشند سبب
چیست فرمودند یعنی یکی از حضرت شیخ سوال نموده بود و ایشان در جواب فرموده
که دران هنگام ظهور اسم ظاهر بوده و درین ایام ظهور اسم باطن نمود قوله ۱۲ میفرمودند

Marfat.com

که بتسبیح یا حی یا قیوم لا اله الا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین مداومت نماید و هر روز صد و شصت
مرتبه آنچه مقصود دارد باشد بخوانده باشد که جمله حصول مرادات دارین است
قیام تمام مکونات از اثر تجلیات این دو اسم است و آن بر دو قسم است
روحانی و جسمانی حیات روحانیات بتاثیر صفات اسم حی است و ثبات
جسمانیات از اثر صفات اسم قیوم است پس کسی که حق را باین دو اسم یاد کند
بدان ماند که بزبان تمام موجودات روحانی و جسمانی تسبیح گفته باشد و در احادیث
صحیح مسطور است که اسم اعظم درین کلمات معظم مذکور است حضرت پیغمبر صلعم فرموده
که نماز قلاقل مواظبت نمایند اگر کسی خواهد که کوه را بناخن ... اگرچه محال است
بطفیل این نماز ممکن باشد و نماز قلاقل چهار رکعت است بیک سلام مابین
مغرب و عشا باید خواند بنیت نفل باید کرد و در هر رکعتی چهار قل با فاتحه ضم نماید
و بعد ادای سلام سر بسجده نهاده هفتاد و یکمرتبه بگوید یا حی یا قیوم
برحمتک استغیث حضرت صلعم روز عاشورا منقول بود که امروز هفتاد مرتبه
کلمه حسبی الله و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر بخواند
و این دعوت را مستلزم ثواب بسیار باشد و ... منقول است هر که شبهای ...

شبی کرّة سورة فاتحه بخوانند تا سلخ آن ماه اوقات معیشت بعافیت گذرانند صدوره
میفرمودند اظهار کرامات در همه محل لازم است سوای این نشاید یکی بجهت انقطاع
طالب از ضعف عقیده دوم برای اندفاع هتک حرمت شریعت سوم
بموجب الهام حضرت رب العزت و فرمودند که از بعضی فقرا مجانین یا اطفال
شیم خرق عادت بظهور می آید سبب آنست که حق سبحانه تعالی بنا بر حکمت
بالغه از ایشان کرامتی بخلق فرامی نماید تا اهالی خلایق از مشاهده آن حال پریشان
گردیده و لوازم محافظت و مراسم مخاوفت بجا آرند و پی هر بی مجازی فرو نگذارند
و این معنی را سعوت گویند صدوره میفرمودند در تفسیر آیات متشابهات چنانچه
آیه کریمه اینما تولوا فثم وجه الله و ید الله فوق ایدیهم
اعتقاد علمای سنت و جماعت بر سه نوع است معتقد بعضی چنانست که حق سبحانه
تعالی را وجه است نه چون وجوه خلایق بل وجهیکه مراد راست لایق و دستی
است نه چون دست من و تو بل دستی که مراد او راست بحضرت کبریا او وجمعی
را عقیده بر آنست که از وجه مراد ذات است و از ید قدرت و همچنین هر آیت
متشابه را تاویلی است مطابق علم و حکمت و طائفه را اعتقاد آنست که برین
اعتقاد درست باید بود و از ادراک کنه آن عاجز باید بود صدوره میفرمودند

Marfat.com

از مخلصان بعرض حضرت شیخ رسانید که در خانقاه بعضی درویشان خراباتی نیز
جمع آمده اند و بجهت حصول مغیرات بعضی اوقات بخرابات رجوع میکنند تخیل که
درین صورت بدنامی نسبت منتسبان این آستان که منزلگاه راستان است
راه یابد اگر حکم شود که آن جماعه در خانقاه نیابند آنسب باشد حضرت شیخ در جواب
او فرمودند که خانقاه بمثابه صحرا است چنانچه در صحرا زهر و تریاق بهم می رویند
همچنان در مسکن فقرا نیک و بد فراهم میآیند بلکه نیکان و پاکان را همه جا جاست
اما هر که بد باشد از هر دری رد باشد وی را بجز این خانقاه جا کجا است بیت
نیک و بد گر دوست داری گوی بردی از میان نیک را هر کس که باشد دو
دارد در جهان - میفرمودند بهر حالیکه دارند بر در ارباب دول خود هرگز رجوع
نمی آرند ثمره ۱۸ - میفرمودند کسی که ابواب دنیوی حاصل میکند و بعد از تحصیل
محصول را می افشاند درین صورت دل خود را خراب میکند و دلهای غیر را معمور میگرداند
و بجهت جمعیت خلایق در ایام در تفرقه علایق میماند او را باید که ملاحظه نماید اگر دلی که
بواسطه تعمیر آن مصدر تخریب دل خود است از دل وی بهتر است یعنی اگر درین
کار همت او مصروف خدمت اهل الله است بدان اشتغال نماید و اگر برخلاف این موجب
برخلاف آن باید زیرا که قلب و اطمینان را سزاوارتر است از قلوب عوام

Marfat.com

وسالک را تخلیه دل از جمع کدورات تعلقات اهم مهام است نظم

آنکه مستان و بیفشانیش	بهتر از آنست که نستانیش
ور ستدن حرص جهانت دهند	ور شدن آسایش جانت دهند

فائده ۱۹ - میفرمودند که تقبیل ابهامین ومساس آن بر عینین در وقت استماع اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ از موذن سنت آدم علی نبینا وعلیه السلام است وحقیقت این مقدمه آنست که چون تمام ذریات را روز الست آدم علیه السلام بر صفحه ناخن ابهام ملاحظه نموده بمجرد مشاهده لقای عالم آرای حضرت نبوت پناه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم از وجه تبرک واستفاده ابهامین خود را بوسه داده بر عینین مساس فرموده

بیت رواق منظر چشم من آشیانه تست ٭ کرم نما و فرود آکه خانه خانه تست

فائده ۲۰ - میفرمودند که چون حق سبحانه تعالی دنیا را آفرید خطاب کرد که یا دُنْیَا اُخْدُمِیْ مَنْ خَدَمَنِیْ وَاسْتَخْدِمِیْ مَنْ خَدَمَكِ یعنی ای دنیا خدمت کن کسی را که او خدمت کرد مرا وطلب خدمت کن از کسی که خدمت کرد ترا وفرمودند که در هفتاد ودو ملت اسلام وهفت صد ملت کفر وضلالت انجام تارک دنیا محمود وممدوح است تمت

Marfat.com

الجوع فقر وسوى الفقر عرض	الفقر شفاء وسوى الفقر مرض
العالم كله خداع وغرور	والفقر من العالم سر وعرض

ثمره ۱۴ - چون یکی را از مریدان حضرت ایشان که در سلک ملازمان سلطان منتظم بود داعیهٔ ترک روی نمود و این صورت را بعرض آنحضرت رسانید فرمودند سعادت ترک مر کسی را مسلم است که اگر احیاناً وقتی بقوت محتاج شود ببازار رود آنچه بعد از مراجعت تره فروشان بر مکان و دکان ایشان از جنس تره بسبب ترک کساد متاع و عدم استعداد ابتیاع بر زمین افتاده مانده آنرا بردارد و از آلهٔ جاه درین کار رسد راه او نگردد نفس او با و درین معامله مساهمت نیارد و کما فی المثنوی المعنوی اشتهار خلق بند محکم است ٭ راه این از بند آهن کی کم است و بعد از ارتکاب این امر بغذای مجموع کفایت و قناعت نماید و نشاید که طالب حظوظ نفسانی و حطام دنیای فانی باشد و متابعت نفس اماره نموده تحصیل آن گراید و فرمودند که اگرچه رزاق لایزال تا باین حال امتحان نمی نماید سالک تارک را قوت استیصال طمع بدین منوال باید تا اشتغال امور دنیوی موجب ملال و باعث عدم استقلال نباید و فرمودند اگر سالکی تواند و از عهده آن بر آید که خود را در لباس کسب مخفی داشته سلوک نماید بهتر از آنست که در زی فقر آید

Marfat.com

گر توکل میکنی در کار کن — کسب کن پس تکیه بر جبار کن

مراد آنست که صفت صوفی کاین و باین باید یعنی بظاهر به همه پیوسته و بباطن از همه گسسته بحکم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ صفت ظاهر اعتبار را نشاید شعر۔ مراد اهل طریقت لباس ظاهر نیست کمر بخدمت سلطان ببند صوفی باش قمر ۲۳ ۔ میفرمودند چنانچه تک و پوی و جستجوی در تحصیل اسباب معیشت خلاف اخلاق حمیده است همچنان بجد و جهد رد نمودن و پشت پا زدن بران نیز ناپسندیده است زیرا که بنده را بمقام تسلیم مستقیم باید بود و ترک اختیار خود باید نمود نه بتجمیع تصدیع باید کشید و نه بتفریق تفرقه باید دید چنانچه نقل است که عابدی در عهد حضرت موسی علی نبینا و علیه السلام مدتی مدید بریاضت و عبادت اشتغال نموده در انزوای خلوت نشسته و در زاویه عزلت بر روی خلق بسته بود غایتاً مجاهده او بمشاهده نه پیوسته بود وزی از استیلای این سوز بر سر راه کلیم الله مترصد شد و بعد از دریافت ملازمت او صورت واقعه خود بعرض رسانیده درخواست نمود که بعد از صعود بر کوه طور احوال حسرت مآل این مهجور را بعرض حضرت رب العزت رسانیده موانع وصول او بدرجه قبول استفسار نماید پیغمبر مذکور را اجابت نموده متوجه مقصد گشت چون

Marfat.com

بشرف مکالمه مشرف شد مدعای عابد را بجناب کبریا رب الارباب التماس نمود
خطاب آمد که اگرچه او بحسب صورت در عبودیت ما مشغول است اما فی الحقیقه
عاشق ریش است و همتش مصروف تربیت حشیش لاجرم نامقبول است
همانا که آن عابد محاسن داشت و پیوسته آئینه میدید و شانه میکشید القصه چون کلیم
کریم مراجعت نمود آنچه در جواب مستدعی از حضرت ذوالجلال شنیده بود با حسن
مقال بیان فرمود عابد که بمجرد استماع آن فرمان از شدت یاس و حرمان
در تحیر و مالوفه در آمده بنتف محاسن خود مقید شد فی الحال جبرئیل علیه السلام
وحی از علیم علام بکلیم علی نبینا و علیه السلام رسانید که آن غافل را بگو که هنوز مشغول
بریش خودی چنانچه التفات بتزئین آن مصدر آفات بود همچنان اشتغال
باستیصال و تفضیح او قاتلست چنانچه در منطق الطیر آن عاشق سبک سیر اشاره بدین
قصه کرده جائیکه گفته نظم ریش اگر آراست پر تشویش بود ؛ ور بکین برکند هم
در ریش بود ؛ یکدمی بی او بر آوردن خطاست ؛ چه گرفتار با زیانی چه راست
نمره ۲۳۵ - میفرمایند هرکه را از هیچ کسب بهره نبود و مجرب شود که اگر تجارت
نماید خسارت یابد و اگر جا از راه بین نوکری نماید در تحویل نکشاید و اگر بزراعت
گراید بهر زرعش آفت آید و اگر بهر حرفه تن دهد صرفه نکند او را باید که از سعی باز ما

Marfat.com

و بالیقین وانده که مسبب الاسباب وی را بی سبب اکتساب روزی رساند
بیت هین توکل کن ملرزان پا و دست * رزق تو بر تو ز تو عاشق‌تر است
و میفرمودند که آنرا که بعد از ترک تعلقات ظاهر جمعیت باطن حاصل نشود علامت
آنست که خوشنودی حق سبحانه تعالی در ترک او نیست او را لایق آنکه در هر کاری که
بوده و از آن باز آمده باز بآن اشتغال نماید و رضا بقضا دهد تا آنچه نصیب
اوست از کمین غیب منصه ظهور آید مثنوی طمع گر خواهد ز من سلطان دین
خاک بر فرق قناعت بعد ازین شعر * یکی از ابنا روزگار تارک شده
چون متاهل و متعلق بود و بی جمعیت صوری با ترک روزگار خاطرش متفرق گشت
رقعه بخدمت حضرت ایشان ارسال داشت مشتمل بر این مضمون که اگر بر منصب
صدارت ایمائی فرمایند تا روزمره بجهت معیشت من مقرر نمایند از عنایت
بی غایت بعید نخواهد بود در جواب رقعه او فرمودند یا چون سائر خلایق در
دایره علایق آمده باکتساب ارتکاب بایستی نمود یا بعد از التباس بلباس
درویشان و ارتسام برسم ایشان بر مرکز توکل مستقیم باید بود و مآل احوال
برزاق لایزال تفویض باید فرمود قطعه یا مکن با پیلبانان دوستی
یا بنا کن خانه در خورد پیل * یا مکش بر چهره نیل عاشقی * یا بکش بر خانمان

Marfat.com

انگشت نیل به و نیز میفرمودند که اتخاذ وظیفه پنج طائفه مفصله ذیل را جائز است
و غیر ایشان را حرام یکی عالم دین دوم متعلم سوم کسی که متولی امور مسلمانان
باشد چون قاضی و مفتی چهارم پیرجای مانده پنجم اهل بلوی چون کور و لنگ
و لوک که قدرت بر کسب نداشته باشند ثمره ۲۵ - میفرمودند وجه تسمیه انسان نسبت
که در جبلت او صفت نسیان است بلکه هم از آنست که آیه کریمه فنسی آدم
در شان اوست ثمره ۲۶ - میفرمودند ماه رمضان المبارک را رمضان فقط
بر زبان نباید راند و از لوازم تعظیم حرفی با وضم باید ساخت و کذالک در
تحریر نیز زیرا که انچه گفتن آن جایز نیست نوشتن آن نیز جائز نه ثمره ۲۷ - میفرمودند
اگر سالکی تارک شود و وقتهای مطلب نرسد باید که دل تنگ نباشد زیرا
که احوال او بدان ماند که مگسی از سر نجاست برخاست و پرواز گرید اگرچه بآسمان
نرسید اما از آلودگی نجاست باز رهید مثنوی گر ندارم از شکر جز نام بهر این
بسی خوشتر که اندر کام زهر آسمان نسبت بعرش آمد فرود ورنه بس عالیست
نزد خاک تود - و فرمودند همه حال امتعه فانیه دنیویه را صرف نمودن از نگاهداشتن
افضل است و اشرف خواه در مصرف خواه در غیر مصرف زیرا که امساک مستلزم
محبت است و محبت دنیا سر همه خطیات است و اصراف مستوجب ترک

Marfat.com

و نفرنست و ترک دنیا سرہمہ عبادات غایتاً ہر کرا توفیق رفیق آید و مصرفش صرف
نماید تخم سعادت بہنگام افادت کاشتہ باشد و آنکہ بر در اسراف زند و بحکم
طبیعت خرچ کند ہم بہتر از آنست کہ نگاہداشتہ باشد چہ درینحال نیز احتمال دارد کہ
وجہ سرف بعد از انتقال از ملک صاحب مال بواسطہ رفتہ رفتہ بمصرف
شایستہ وحق بمرکز قرار یابد و فرمودند کہ اکراہ اہل دنیا از سوال فقرا بنابر آنست
کہ دنیا عشوقہ ایشا نست **نمرہ ۲۸** میفرمودند روزے حضرت شیخ فرمودند کہ یک
نصیحت از من یاد دارید و آن اینست کہ رکعات معدودہ صلواۃ مفروضہ را
بہیچ وجہ من الوجوہ ترک نکنید و فرو نگذارید و بہر مقامیکہ از مقامات معرفت
برسید بران خورسند نشوید و اکتفا نکنید و بدرجۂ اعلیٰ از ان رجات ہمت گماشتہ باید
این راہ را نہایت صورت نمی توان بست پیش صد ہزار منزل بیش است
بدرایت — و فرمودند کہ حضرت شیخ فرمودند کہ ہر اوراد باطن کہ مشتمل
بر مضمون اعلیٰ القا شد و آن اینست کہ مَا کَانَ لِلّٰہِ فَھُوَ
زَیْن وَ مَا کَانَ لِغَیْرِہٖ فَھُوَ شَیْن
یعنی چیزیکہ باشد برائے خدا پس آنچیز محض حسن و زیبا است و آنچہ باشد
برائے غیر پس آنچیز عین قبح و عیب است **نمرہ ۲۹** میفرمودند جمیع افعال مختلفہ

Marfat.com

که افعال مجازی از کمن قوة بفعل میآرند تعلق به نیت فاعل دارند بسا باشد
که امری از دو کس مخالف یکدیگر بوقوع میآید و در مخالفت بهست
که اگر یکجا خیر مترتب شود جای دیگر شر باشد واگر ثمره یکی نفع باشد نتیجه دیگری
ضرر بود اما چون نیت هردو فاعل مختلف الفعل خیر و ثواب بود هر کدام را اجر
و ثواب بود واختلاف فعل صوری نه در حساب بود چنانچه نقلست که مردی
قدمی بر لب چاهی که بر سر راهی واقع بود نصب نمود به نیت آنکه چون مسلما
نان تشنه شود خواهد که دلو خود را سیراب نماید بآن قدمی ساخته بسهولت بمراد
خود فائز آید و بعد از آن شخصی دیگر بر سر آن چاه رسید قدمی منصوب دید
فی الفور از چاهی بر کند و بر کنار افکند به نیت آنکه اگر کسی از مسلمانان بجهت
اطفای حرارت عطشان شبی برین چاه وارد شود مبادا که پیش پای بخورد
وافتد و بر سر هردو آنست که اِنَّ اللهَ لَا یَنْظُرُ اِلیٰ صُوَرِکُمْ
وَلَا اِلیٰ اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلیٰ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ
یعنی خدای تعالی نمی بیند بسوی ظاهرهای شما و نظر نمیکند بعملهای شما
لکن می بیند بسوی دلهای شما و نیتهای شما مثنوی ما برون را ننگریم
و قال را ما درون را بنگریم و حال را ثمره ۳۰ - میفرمود بذر وزمی گندم

Marfat.com

به بتخانه افتاد و ساعتی بتفرج استاده دیدم هرکه از عبدهٔ اصنام ضلالت انجام
آمدی اول صنم بزرگ را پرستاری کردی لوازم عبودیت را بجا آوردی
بعده سایر اصنام کوچک را پرستش نمودی آنگه کار مصور که در تمثال آن
منصوب بود و برا نیز پرستیدی از مشاهدهٔ آن صورت این معنی بخاطر رسید که
آداب طالب حق نیز اینچنین باید یعنی چون طالب حق بخدمت مرشد گراید
وحسب المقدور از عهدهٔ عبادت وی برآید نسبت بخادمان او و یاران او نیز لوازم
خدمتگاری و هر اسم پرستاری باید که بجا آرد چه خدام آستان پیر او را نیز
عزیز و محترم دارد و نیز فرموده‌اند که هرگاه مردم انبوه بر من جمع می‌آیند و ملاقات
غلو می‌نمایند دلم در آن حالت تنگ می‌آید و از صحبت نفرت میکند باید بخاطر
میرسد که چون بت سنگین در مقام تسلیم مستقیم نباید بود و خویشتن را هم مثل آن صنم
مظهری تصور نباید نمود که کسی را بزیارت خویش نخوانده‌ام از پیش نمی‌رانم
روزی شیخ عبدالقادر که یکی از صوفیان شهر بود بحضرت ایشان آمده و اظهار نمود
که صفت حلم و انکسار و تواضع و انکسار در حضرت شما بحقیقتی بغایت مشاهده کرده‌ام که در هیچ کسی
دیدمی در جواب وی فرمودند که اظهار شکستگی نمودن ما بتحقیق مرتبهٔ لطفی
ندارد و بعد از وصول بدرجهٔ فنا فی الله و حصول نتیجهٔ بقا بالله تکبر و استغنا مقتضی

Marfat.com

لازم نیارد چنانچه نقلست که حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه پیوسته
لباس فاخره پوشیدندی و در طریقه بزرگی و کبریائی که لایق جناب عزت
آن ایشان بود کوشیدندی روزی یکی از مخلصان بخدمت معروض داشت
که تمام اخلاق و اوضاع حضرت امام مقبول خاص و عام است الا آنکه
باخلاق خدای تعالی تواضع نمیفرمایند و بجهت تکبر و تجبر سلوک میفرمایند جواب
یافت که آنچه معاینه میکنی نه از تکبر است بل ظهور کبریائی خداست چون کبر بشریت
از منها و ما باز آمد و بمعرض فنا پیوست کبریائی حق منصه وجود ما برآمد و جلوه
شد شعر پروانه چون در آتش افتاد و سوخت خود را همه گوید که آتشم من لیک از
زبان آتش. شعر ۱۲ میفرمودند که میتواند بود که سه کس بر طبق واحد طعام
خورند و از ایشان یکی حرام خورد و یکی حلال تناول نماید و غذای یکی نور
شود این تفاوت بنابراین قاعده صورت بندد که هر کرا عزیمت آن باشد
که زیاده و خلاصه خوردنی بخورد و مابقی نصیبه شرکا شود لقمه او حرام است و هر که
در برداشتن اقل منصف باشد یعنی موافق بانصاف قسمت خود بکار برد قوت
او حلال است و هر که را همت او مصروف آن باشد که در مطعومات باهم
کاسه ایثار کرده اسفل را خود بردارد و افضل را بشریک واگذارد غذای

Marfat.com

آن نور است و میفرمودند سلطان ابوسعید ابوالخیر رحمه الله اصحاب خود را جدا جدا
طعام میدادند دیگری سوال کرد که حضرت سلطان را تمام سلوک و اوضاع مطابق
قانون سنن نبویت علیه الصلواة والسلام این عمل بخلاف سنت بدیع می نماید
سلطان علیه الرحمة والغفران در جواب سائل فرمودند بلی میدانم که اجماع بر یک
سفره و تناول در یک قصعه موافق سنت است و مورث برکت غایتاً در زمان
سابق که این عمل معمول بود و هر یک بر دیگری ایثار می نمود الحال چون عزیمت
ایثار بر سبیل ندرت می بینم طعام را بر مریدان قسمت میکنم تا هر کدام با کل نصیبه
خود بپردازند و به نیت فاسد لقمهٔ حلال را حرام نسازند فقره ۲۳ میفرمودند
از مقتدای عالم یعنی امام اعظم رحمة الله علیه آورده اند که ایشان نماز چهل
ساله را اعاده کرده اند سبب این بموجب اقوال علما آنست که بعد از مرور مدت
مذکور بوصول حدیثی از احادیث نبوی صلی الله علیه وسلم دانستند که تخلیل
انگشتان پا در طهارت بخلاف سنت بعمل آورده اند بنابران اعاده فرمودند
و صورت این مسئله مطابق سنت آنست که به انگشت کاک دست چپ
خلال از کف پا بالا کند و حضرت امام انگشت خلال از پشت پا فراز می
آوردند اما محققان گویند چون ایشانرا بعد از انقضای مدت چهل سال از

Marfat.com

عمر خجسته مآل در حین نماز مشاهده محبوب فی نیاز نصیب گشت لاجرم صلوة با خیر را
بواسطه عدم مشاهده ذاتیه دانسته رجوع باداى قضاى آن نمودند نظم
وقت عزیز رفت بیا تا قضا کنیم ⁂ عمری که بی حضور صراحی و جام رفت
بخاطر حزین این کمترین میرسد که غالبا حضرت امام نیز در شعری که گفته اند
صرفت العمر فی لهو و لعب ⁂ فآها ثم آها ثم آها - اشارت
بهمین معنی فرموده اند و بهنگام وجدان مطلوب امام بر فقدان آن تاسف نمودند -
نیز امام فرمودند که کبر بر دو قسم است کبر عوام و کبر خواص کبر عوام آنست
که ایشان از وجود تنعمات دنیوی و تکلفات صوری مسرور و مغرور گردند
و بدان افتخار کنند و کبر خواص آنست که ایشان چون سخن حق شنوند اقبال
ننمایند و بر قائل آن نظر استحقار کنند و بر قول امیر المومنین سیدنا علی رضی الله
تنبیه داده اند که فرموده اند لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال
و حدیث شریف وارد است الکبر بطر الحق و غمط الناس
یعنی کبر سرکشی کردن از کلمه حق و تحقیر و استخفاف کردن بر خلق و فرمودند
چون با مومنان صحبت دارید هر که در سال از شما اصغر است چنان پندارید
که بر صحیفه اعمال او رقم عصیان کمتر خواهد بود مطابق آن پیش آید و آنکه سال او

Marfat.com

از شما بیشتر است چنان اعتقاد کنید که قدم او در وادی معرفت بیشتر و عرفان
او بیشتر خواهد بود موافق آن سلوک نماید بیت سوی هر کس چنان گردان
نظر را که بینی بهتر از خود هر بتر را - و نیز میفرمودند اگر خلق را بنظر خلق دیده
شود اعتراض وجود گیرد و اگر بنظر حق دیده شود صلح کل صورت پذیرد بحکم
مَا صَنَعَ اللّٰهُ فَهُوَ حَسَنٌ ثمره ۳۴ میفرمودند تخصیص التیام کلّمه
کرم الله وجهه بنام خجسته فرجام امیر المومنین سیدنا علی رضی الله عنه بنا بر
آنست که ایشان قبل از ظهور نبوت سیدنا علیه الصلوٰة والسلام و اظهار
دعوت آنحضرت بر دین اسلام نیز هرگز روی مبارک خود بسجود اصنام
غوایت انجام بر زمین ننهاده بودند و حق سبحانه تعالی وجه فرخنده ایشان را
کرامت ازلی و ابدی داده ثمره ۳۵ میفرمودند که در مبادی احوال بخاطرم
گذشت که زمره جوکیان و فرقه مقیدان باید که در ضلالت و جهالت مساوی
باشند زیرا که اینان اگرچه دم از اسلام و ایمان میزنند تا امتثال احکام آن
نمیکنند پس نباشد درین باب الا مدعی کذاب چون صورت این خاطر را
بعزیزی باز نمودم فرمود اینچنین نیست بنا بر آنکه جوکیان جاهل از اصول
دین غلط کرده اند و سر بجیب کفر آورده ولی مقیدان غافل در فروع خطا کرده اند

Marfat.com

و احکام بجا نیاورده و امور نهیه را مباح دانسته زخم اباحت و الحاد خورده -
نمره [۳۶] پرسیده بودند که پنج طائفه از بازخواست عمل قولا و فعلا معاف و مرفوع
القلم اند یکی معصوم یعنی کودک تا بحد بلوغ نرسد قلم تکلیف بر وی نرود دوم
نائم یعنی هر که در خواب است بد آنچه از وی صادر شود و یا وقت نماز فوت گردد
مواخذه نباشد سوم دیوانه چهارم معدوم العقل و تفریق میان دیوانه و معدوم
العقل ازین جهت است که سوای جنون نیز زوال عقل ممکن است چنانچه از آلام
زحمت و اختلاط اجنه و استیلای عشق و مانند آن مزیل عقل است پنجم مبتلی
یعنی هر که بشدت بلا و کثرت عنا مبتلا باشد اگر از روی اضطرار و عدم اختیار
گستاخی بر زبان راند وی را بدان نگیرند نمره [۳۷] این کمترین بعرض رسانید که
اشتغال به تصنیف شعر شاید یا مطلقا ازین امر احتراز باید اول در جواب
این آیه خواندند وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ
یعنی نیاموختیم محمد صلی الله علیه وآله وسلم را شعر گفتن و نشاید مر اورا این فن
باز این خطاب بر زبان راندند که اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَةً
یعنی از جمله شعر هر آئینه حکمت است و فرمودند بهر تقدیر که از واردات است
املا نمایند و اگر از فضولات است بهتر آنکه ابا نمایند زیرا که اهم مهام و اتم مرام

Marfat.com

آنست که اوقات را مصروف ذکر و شغل باید نمود و از جمیع مشغله اعراض باید
فرمود و مقصود ازین بیان این بود که همت را همگی مصروف استغراق معیت بلا جهت
که بحکم آیه کریمه وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ثابت میشود باید ساخت
و از همه امور مذکوره دوستی که رجوع همه به دوست و دوستیهای همه از دوست
و دوست حقیقی اوست بل محب و محبوب همه اوست باید پرداخت طلبیت
مصلحت دیدمن آنست که یاران همه کارها بگذارند و چشم ظاهر را بستی گیرند
بعده از استعمال کتابت باز رسیدم فرمودند هر که را میسر شود که در حین کتابت
مشغول بود خوبست زیرا که در اثنای نوشتن باین شغل مشغول میتوان بود که حروف
معدوم به صفحه کاغذ در عرصه وجودی آیند و در مظهر کاتب صفت خالق روی
مینماید ظهر ۳۸/۵ - میفرمودند اجساد نبی آدم که بعد از مفارقت ارواح بمرور
یک شبانروز آماس میکنند و متعفن میشود و بنا بر حکمت است زیرا که اگر چنین بودی
مردم آبا و اقربای خود را بجهت نگه داشتندی و نعوش آنها را بجهت تسلی دل مصیبت
منزل خود قید نموده نگاه داشتندی و فرمودند احتباس غله که مردم در مدت کرم
می نمایند و مقصد تضییع آن میشود بنا بر آنست که اگر بخلاف این صورت بودی حریصان و
ممسکان مثابه زر و نقره غله را نیز مصئون مدفون ساختندی و اکثر مردم محتاج گشته در عالم قحط

انداختندی. ثمره ۳۹ - میفرمودند روزی حضرت شیخ کلاهی از زیر دستار نفیس شعار
خود بیرا آورده بدست مبارک خود در سر من پوشانیدند و فرمودند هر که علی الدوام
زیر عمامه کلاه سپید داشته باشد ملائکه رحمت در حق او صلوات میگویند و رحمت میجویند
ثمره ۴۰ - روزی درویشی از اهل تجرید بخدمت حضرت ایشان باز نمود که چنانچه
زکوة اغنیا مقرر و معین است زکوة فقرا نیز مشخص و معین است معمول اغنیا
اینست که از چهل درهم یک درهم دهند و مذهب فقرا آنست که اگر یک درهم را نگاه دارند
بر خود یک داغ نهند در جواب فرمودند هر کسی چنانچه خود را بهمگنان فرا نماید فی الحقیقه
چنان باید یعنی آنکه دم تجرید زند اگر یک درهم ذخیره کند مستحق داغ است
و آنکه چون سائر مردم معیشت نماید در حق او نگهداشت اسباب بقدر
حاجت مساغ است چنانچه در خبر است که یکی از اصحاب صفه ودیعت حیات
بموکلان قضا و قدر باز سپرده بود و یک درهم و یا یک دینار از وی ترکه ماند و چون
این صورت بجناب حضرت نبوت مآب باز نمودند فرمودند که آن درهم را تافته
بر نقش او داغ نهند و چون یکی دیگر از اصحاب صفه رحلت نمود و از وی دو درهم
متروکه ظاهر شد آن سرور صلی الله علیه وسلم فرمودند آن دو درهم را تافته بر وی
دو داغ نهند و ویرا از محاسبه یوم الحساب فراغ دهند و آنحضرت علیه السلام والتحیت

Marfat.com

به نماز عیدین مذکورین حاضر نشدند وصحابه را حکم کردند یکی از اصحاب سوال
نمود که یا رسول الله بعضی از یاران هستند که مال وافر دارند و میراث متکاثر
میگذارند در حق آنها هرگز این حکم شد رخصه دریافت آنسرور فرمودند که آنها
انچه دارند در صرف معیشت نظر بسیار دارند و دعوی تجرید نمیکنند و به وصول نعم
نامتناهی الهی هم درین سرای قایل اند لاجرم معاتب نشوند وایشان چون
آستین همت از حطام عدم انجام دنیوی افشانده بودند شیخ فقر از صفحه روزگار
خوانده لاجرم انچه داشتند واگذاشتند اگرچه قلیل بود بر کدورت معامله ایشان
دلیل بود و مشرقه در باب کتاب نفحات الانس میفرمودند که کتاب مذکور
بمثابه حرز البیت در دست طایفه علیه صوفیه فرمودند که در کتاب مذکور مسطور
است که شیخ سری سقطی ره در هنگام پسین نصیحتی که سید الطایفه جنید بغدادی
قدس الله سره را فرموده این بود اِیَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْاَشْرَارِ
وَلَا تَقْطَعْ عَنِ اللهِ بِصُحْبَةِ الْاَخْيَارِ
یعنی بر تو باد که حذر کنی از صحبت مردم شریر ونیز باید که قطع نکنی بواسطه
صحبت نیکان از خدای قدیر و فرمودند که از جائی دیگر استماع افتاد که شیخ
جنید جواب داده که اگر قبل ازین این نصیحت شنودمی صحبت ناصح نیز ترک

فرمودے ثمرہ ۴۲ در فضیلت مکتوبات شیخ شرف الدین یحیی منیری قدس اللہ روحہ
می فرمودند کہ اگر کسی طالب حق باشد و مرشد کامل نیابد یا بد بسوئے او
کشش دل نیابد باید کہ بر مطالعہ مکتوبات مذکور مواظبت نماید و بصدق
دل و فکر کامل ہر روز میخواندہ باشد و حسب المقدور بعمل آوردہ تا چہل
شبانروز زیر سر گذاشتہ بخواب رود انشاء اللہ تعالے بعد از انقضاے
مدت مذکور از امداد روح پر فتوح ایشان العزیز را فتح باب شود روزے
در مکتوبات خواندہ شد کہ مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللّٰهُ
عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فرمودند معنی ایں حدیث
آنست کہ ہر طالبی کہ بعمل آرد آنچہ از مرشد خود تلقین شدہ باشد حق تعالے
وی را سوای آن نیز وارث علم دیگر گرداند ببرکت صدق معاملت و استقامت
بر آنچہ دانستہ و توانستہ طبیعت پیش مشغول نیک و بد گفتار ہا آنچہ بشنیدہ
بکار در آرد۔ ثمرہ ۴۳ می فرمودند در خبر است ہر کہ بعد از اداے فریضہ ہر روز
بامداد در حق مومن و مومنات استغفار کند حق تعالے وے را از جملہ آن
اولیا گرداند کہ ببرکت ایشان اہل زمین را رزق میرسد پس مصلی را باید کہ بعد
از نماز فجر در وقت استدعا دست برداشتہ بیست و ہفت کرۃ بگوید

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَات
وفرمودند حضرت شیخ بعد از ادای فریضه بامداد بهمین مواظبت مودی و
فقیر نیز در وقت مذکور اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَات
بست و هفت کرّه میگوید و نیز میفرمودند که قاعده ایمه آنست که بعد از فراغ
نماز رجوع بقوم نموده دعا خواهند و مرا بعد از ادای نماز بجهت خجالت نفعا
روی می نماید که روی بقوم نتوانم نمود بنا بر آن همچنان روے بقبله گماشته
و پشت بخلق داشته دعا میکنم بخاطر قاصر این کمترین میرسد که این کلمه نتیجه کلام
سلف است که فرموده اند حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْن
یعنی هر عملی که نزد نیکوکاران از اعمال حسنه است نزدیک مقربان از
امور سیئه است قدس سره میفرمودند تا درویش را در مجالس متعدده دیده نشود
و صحبتهاے متعدده باوے اتفاق نیفتد حقیقت و کماهی مفهوم نگردد زیراکه
بر انسان بحسب شمول اوقات مختلفه احوال متنوعه جاریست و حقیقت
او دران متواری و نیز میفرمودند درویش را در سه میدان امتحان باید نمود
یکی در میدان علم دوم در میدان تقوے سوم در میدان حال وَلِلّٰهِ
دَرُّ مَنْ قَالَ و نیز میفرمودند که شناختن خداے تعالی آسانست

Marfat.com

اما شناختن اولیا متعذر است در نیابد حال پخته هیچ خام پس سخن کوتاه باید
والسلام۔ ثمره ۴۵ - میفرمودند که کرم ایزد پاک در حق این مشت خاک بی باک
از حد ادراک بیرون است چنانچه در خبر است که روز قیامت دو عاصی را
از این امت حکم شود که بدوزخ ببرند یکی فی الفور بتقاضاے موکلان
بسوی آتش سوزان روان شود و دیگری را چون ملایکه عذاب میکشیده
باشند و میرفته باشد و در قفای نگریسته تا ایزد بی نیاز هر دو را طلب فرماید
اول از آنکه تن برضا در داد سوال کند که باعث توجه و اقبال تو بجهنم چه بود
او گوید خدایا با خود اندیشه کردم که در دنیا اطاعت و انقیاد اوامر و نواهی
الهی هرگز از من وجود نگرفته الحال درین حکم باری مطیع و منقاد باشم فرمان شود
که او را ببرکت اطاعت این امر بخشیدم بهشتش برید بعد از ان از آنکه او را
میکشیدند و باکراه میرفت و باز پس میدید بپرسد که تو بکدام نیت بقفاء
خود نگاه میکردی و همت بر استخلاص میگماشتی و با عمل تباه و نامه سیاه خود
چه طمع میداشتی گوید خدایا اگرچه غرق گناهم و جزاے اعمال خسارت
مآل من آن بود که حکم رفت اما در دلم میگذشت حق تعالے عادل است
و کریم است حکمی که کرد بمقتضاے عدل کرد احتمال دارد که کرمش تقاضاے

Marfat.com

عفو کند و رشحات سحاب رحمانی نقطه سیئات و نافرمانی از نامه اعمال و
ناصیه احوال این مجرم فراشوید فرمان شود که این را بطفیل حسن ظنش عفو
کردم چه بخشش در آرزوی فرد کرده کم است از کمر مور انجامد نا امید از در رحمت
مشوای باده پرست نمره ۲۶ یکی از درویشان فی استیذان از حضرت
ایشان مسافر شد چون مراجعت نمود و شرف از سعادت ملازمت یافت
فرمودند که درین سفر مانع توقع چه بود آن درویش بخدمت باز نمود که آخر
شب بعد از تهجد توجه بدین جناب کردم و رخصت سفر درخواستم چنان بمعاینه
افتاد که حضرت ایشان مرخص نمودند و بر سبیل نصیحت فرمودند که در سفر قریب
بمساجد و خانه ارباب دنیا نه دل اختیار نخواهی کرد در جواب او فرمود
که اگر از ما وداع میشدی نصیحت برخلاف این نمودی زیرا که اگر مسافر
نزدیک مساجد دار نشود بعلت بعد مسافت از ثواب جماعت محروم
ماند و قرب جوار کسی سزاوار است که مومن باشد و باوصاف حمیده
موصوف بود چه از ملوک چه از مفلوک نه آنکه از روی تعصب از جنب
مومن صالح توانگر باید گریخت و در پهلوی کافر فاسق مفلس باید آویخت
ازین نمره اشتمال مینماید که مبتدی را بر معامله خود که توهم و تخیل است

Marfat.com

اعتماد نشاید ہمانا آنچه در متخیله آن درویش مو وخیال فاسد بود ثمره ۴۷ میفرمودند
خامشی از تکلم مالایعنی بهتر است و کلام نافع از سکوت اولی و خلوت از صحبت
جهال و اهل غفلت انسب و صحبت علمای دین و درویش صاحب تمکین
از خلوت افضل مثنوی تا رخ خندان باغ را خندان کند * صحبت مردانت
از مردان کند. گر تو سنگ صخره و مرمر شوی چون بصاحب دل رسی گوهر
شوی و نیز میفرمودند که حکمت در اجتماع اهل علم و مصافحه ایشان باهم در مصافحه
ایام جمعه و عیدین و هنگام طواف حرمین شریفین آنست که چون ازلا ارواح
باهم بوده اند و ابدا فراهم خواهند آمد - پس باین نیز در اوقات عزیز مجتمع شوند
واتحاد ازلی و ابدی یاد کنند و نیز میفرمودند که دیگر از فواید مصافحه آنست
که در مومنان کسی که مغفور بود هر که با او مصافحه کند وی نیز مغفور گردد
ثمره ۴۸ میفرمودند که ارباب دولت را باید که بعد از تقدیم مراسم شکر نعمت
تخفیف محاسبه یوم الحساب از جناب رب الارباب استدعا نموده باشند
و در مناجات پیوسته بگفته که الهی چون نعم این جهان از فضل و کرم عطا
کردی حساب آنجهان نیز از عفو و احسان آسان گردان و فقرا را باید که
بر وصول فقر شاکر بوده مستدعی آن باشند که از حد اعتدال تجاوز نکنند

Marfat.com

وهمواره در مناجات بگویند که الٰهی چون به تشریف فقر که خلعت خاص انبیا
و اولیا است مشرف ساختی غایتاً شدت آن ازین بندهٔ ناتوان باز دار
و ضعیفی را در محل امتحان میار. ثمره. میفرمودند الآن که طالبان خدا ریاضت
میکنند و نتیجهٔ آن مترتب نمیشود بنابر آنست که دل ایشان کما ینبغی از دنیا
منقطع نمیگردد و این بدان ماند که موشی مرده در چاه افتاده باشد و جیفهٔ
آن را نکشیده آب از چاه میکشیده باشند درین صورت هرچند آب بر آید پاکی
چاه رو ننماید و اگر اول آن جیفه را که مصدر ناپاکیست از چاه بر آرند
بکشیدن چند دلو معدود آب طاهر شود همچنان اگر سالکان لوث حب
دنیا از چاه دل خارج کنند باندک مجاهده صفا ظاهر شود و صفحهٔ خاطرت
که رقم فیض پذیر و مهیاست مگر از نقش پراگنده ورق ساده کنی. و فرمودند
که طلب دنیا و طلب خدا هر دو ضدان لا یجتمعان اند چنانچه از امیر المؤمنین
سیدنا عمر رضی الله عنه منقول است که فرمودی که اگر دین و دنیا یکجا فراهم
آمدی هر اسیر شدی. بیت: هم خدا خواهی و هم دنیای دون ؛ این خیالست
محال است و جنون. ثمره. میفرمودند مقرر است که در حالت مخمصه مردار
حلال شود اما باید دانست که بموجب اختلاف طبایع حکم مخمصه مختلف و

متفاوتست کسی را که طاقت بر امساک سه روز باشد مخمصهٔ او بعد از وقوع سه فاقه است و آنرا که قوت زیاده از یک فاقه نیست نهایت مخمصه در حق او همانست و هر کرا فاقه از امور شاقه است و ضمیرش بران مخمصه غایتاً صبر او بر گرسنگی ساعت مخمصهٔ اوست کما قال الله تعالی لا یکلف الله نفسا الا وسعها یعنی تکلیف نمیکند خدا هیچ نفس را مگر بر وفق امکان آن نفس و فرمودند علامت صحت وقوع مخمصه آنست که او ادای نوافل ایستاده نتواند کرد و اگرچه فرض را در حالت قیام بانصرام رساند بعدهٗ فرمودند که در تصنیفات حجة الاسلام امام محمد غزالی رحمة الله علیه مسطور است و علما را نیز برین قول اتفاق است که انسان را بعد از اطلاق شاهباز روحانی از علایق جسمانی سرائر عالم غیب مشاهده میشود و این معنی واست بر صدق احوال علیه طایفهٔ صوفیه چه ایشان خود را در بوتهٔ ریاضت گداخته کدورت نفسانی را مضمحل ساخته اند و در قمارخانهٔ موتوا قبل ان تموتوا نقد بشریت در حین حیات باخته لاجرم با وجود مرکب اشباح شهسواران ارواح ایشان در عرصهٔ ملکوت تاخته و دیدنی دیده و شناختنی شناخته بیت

جسم ترا پاک تر از جان کنی ‌ ‌ ‌ ‌ چونکه چهل روز بزندان کنی

Marfat.com

وفرمودند که اہل کشف را حالتی دست مید ہد کہ معقولات بصورت محسوسات شدہ می نماید وعکس این نیز بہیچ حال منکر احوال صدق مال ایشان نباید بود واعتراض بر اقوال وافعال شان نشاید نمود چنانچہ خواجہ ابوالوفا خوارزمی رحمۃ در مصرع ثانی این رباعی فرمودہ رباعی او ہست نہان وآشکار است جہان برعکس بود شہود اہل عرفان پیداست چہ آشکار ا چہ نہان پگر اہل حقیقی غیر یکے ہیچ مدان ۔ فہرہ میفرمودند چون بحضرت شیخ محمد غوث قدس سرہ بعد از ارتکاب ریاضات شاقہ وتجرید وتفرید تا مدو نیا عرض کردند ایشان اقبال نمودند دران اثنا ارواح بزرگان علیہم الرحمۃ والغفران حاضر شدند وگفتند ای فرزند انچہ برتو عرض میکنند قبول کن کہ قبول دنیا بعد از وصول بمرتبہ کمال نقصانی ندارد حسب الاشارہ ارواح مطہرہ اغزہ اختیار فرمودند بعدہ اظہار نمودند کہ قبل ازین تسبیحات جمادات و نباتات وحیوانات شنودمے ازانگاہ کہ مرتکب امتعہ فانیہ دنیویہ شدم از استماع تسبیح جمادات باز ماندہ ام مقصود ازین بیان این بود کہ ہرگاہ در شخصی کہ بہ تکلیف ربانی وترغیب روحانی التفات بدنیا نمودہ باشد آنقدر اثر کند آنانرا کہ بطلب نفسانی وتکلیف جسمانی اشتغال بدین حطام

جیوں

Marfat.com

فائق نماید چهارم بخشوع آشنا را حال اینست و امّا بر بیگانه ظاهر ۳ ه
میفرمودند هر که برای اداے نماز جمعه متوجه شود و مسجدے تعیین کند که در آنجا
قاری قرآن خوش الحان بخواند یا خطیبی خطبه را بصورت دلکش بمسامع
مستمعان میرساند یا درویشی دران مکان میگذارد و نیت وی در تعیین
مسجد این باشد که آن اصوات حسنه را استماع نماید و یا درویش متکلف را
زیارت کند نمازش مکروه شود و مراد آنست که سعی و توجه مصلی بمساجد خالصًا
للصلوة باید و نشاید که بشائبه اغراض بیالاید ظاهره ۴ میفرمودند کسی که در خلوت
بنگرایند و لا یزال اشتغال نموده باشد خدا تعالے از وے خوشنود گردد و وے
جبرئیل علیه السلام اعلام کند تا وی نیز ازان بنده عزیز خشنود گردد و بعده
جبرئیل بسائر ملائکه ندا کند که از بنده که خدا راضیست شما هم راضی باشید
انگاه جمیع فرشتها نیز از وے راضی شوند و در دلهاے خلایق القا کنند تا مردم
عالم هم ازان بنده راضی بوده اطاعت وی نموده باشند و در استرضائش
بکوشند و شخصی که در خلوت بلهو لعب اشتغال فرماید و در مجلس خود را مشغول
حق وانماید باید که زمانی در خلوتش فتنه را ه یابد و حالتی روی که مآل
احوالش برسوائی منجر شود نعوذ بالله من هذا الضلال

Marfat.com

بلکه نیک باشی و بدت گویند خلق به که بد باشی و نیکت گویند. ثمره ۵۵
میفرمودند اگر کسی در شیوه سخاوت کجرو باشد کجروی نیز چون ثمر سخاوت است
مستحسن و زیباست و فرمودند که از شیخ شبلی قدس سره منقولست که بخیل سعادت
شهادت نیافته نگردد زیرا که هر که نان نتواند داد بدیهیست که جان نتواند داد
و فرمودند که شجاع را خدا تعالی دوست دارد اگرچه شجاعت وی منحصر برین بود
که در همه عمر خویش جرأة نموده ماری را کشته باشد ثمره ۵۶ میفرمودند که سخنی که
دروغ نماید اظهار را نشاید اگرچه راست باشد مثلاً ضعیفی که بعصا ایش احتیاج
است گوید که من قوت ده جوان پهلوان داشتم یا مفلسی که بدانکی محتاج است
نماید که هر استعدادی بود که اسپ و فیل بخشیدمی اگرچه ممکن است که آنرا
در ایام جوانی و این را هنگام کامرانی چنانچه باز نمودند میسر باشد غنا یقنا و
این مقدمات در وقتی که معرا یند از انصوات لطفی ندارد ثمره ۵۷ میفرمودند
انتقال مرده بعد از تدفین از آن زمین ممکن است چه بعضی را در هر کجا که دفن
میکنند نعوش ایشان را از زمین رحمت آئین کعبه معظمه میبرند و بعضی را در ان موضع
شریفه مدفون میسازند و اجساد ایشان را از انجا بسمت دیگری می اندازند ح
گردد کاران کنند که میخواهد ثمره ۵۸ میفرمودند بصورتی که اجنه و ارواح ملایکه

گویند
ش
واشند

Marfat.com

متصور میشوند و در نظر فهم و هم میآیند آن صورت اصلی ایشان نیست بلکه
بصورت غیر متمثل شده خود را فرا خلق مینمایند و فرمودند که تجلیات حق جل و علا
نیز در نظر ارباب شهود از این عالم تصویر پیدا نمود و فرمودند که اصحاب جنت
نیز حق سبحانه تعالی را بلا تعین نخواهند دید و آنکه مقرر و محققست که بیچون
و بیچگون ببینند آن نیز مراد از تعین اینست که بیچونی و بیچگونگی موصوفست
زیرا که آن ذات بحت از ادراک ابصار عقول انبیا و اولیا منزه و مقدس است

رباعی باگلرخ خویش گفتم ای غنچه دهان * هر لحظه مپوش چهره چون عشوه
دهان * زد خنده که من بعکس خوبان جهان * در پرده عیان باشم و بی پرده
نهان * شخصی در حینی از حضرت ایشان سؤال نمود که در سماع
زوال فراق و وصال معشوق با عشاق گریه را سبب چیست فرمودند چنانچه
گریه از غم وجود میگیرد از شادی نیز صورت می پذیرد و غایتا تفاوت
بین الدمعین اینست که گریه که از غم ناشی است آبش تلخ است و گریه
که منشا آن شادی است آبش شیرینست و در آن حین این فقیر بحجت
باز نمود که گریه بعد از وصول مقصود از آن جهت نیز میتواند بود که در آن حال
اهل وصال را تحقق میشود که از چنان نعمتی مهجور مانده بودند چون سخن نیز

Marfat.com

از برکت خدمت حضرت ایشان در معرض بیان آمد بستحسن ابقاء و الحمد
لله الموفق بالسداد قدس سره میفرمودند که مراد جمعیت ظاهر
جمعیت باطن دوست داود برای تجرید در ریاضت احتیاج نیفتاد زیرا که
برخلاف این صورت دوست نماید لابد ملازم مجاهده باید بود چنانچه نقل است
که ژنده پوشی بزیارت یکی از اولیاء حق که نفس او مطلق مخفی گشته بود احرام بست
چون بمقصد پیوست او را دید بستر استراحت گسترده و بر فرش مهد خوش
راحت آرمیده در خاطر درویش بگذشت که تعب من در طلب این درویش
فراغت کیش عبث بود زیرا که اگر هم معنوی بودی هرگز چنین فارغ نیاسود
فی الحال صورت خطره ژنده پوش در دل شیخ آن صاحب هوش که چون
مرآت سکندری از کدورت بری بود پرتو انداخت و از دیده ارشاد زبان
بگشاد و گفت مرا درین معاش نمودن در بین فرش غنودن اختیاری نیست و
بیداری یا تو درین ژنده که پوشیده و در طریقه که کوشیده مختاری و اینست
که مرا براحت بیدار و همت ترا باختیار زحمت می گمارند ابر چون او کس
باقی انضمائر ازین هر دو مشاهده نمود دانست که وی برآن سلوک سالک طریق
تحقیق بود قدس سره میفرمودند که اگر چه معنی الکیمیا ذا وعل وفا

Marfat.com

اینست که چون وعده کرد وفا کند اما اینجا یک دقیقه نگهدارد و والا خطا کند اگر وعده بطاعت است بوفا آن احسان کردن زیباست واگر موعود ضرب وایذا است نقض آن کردن اولی است واین قسم ثانی نافی معنی الکریم اذا وعد وفا نبود بلکه مثبت کرامت وی شود چه تقاضای کرم عفو واحسان است اگرچه وعده وعید برخلاف آنست ثمره ۶۲ میفرمودند چنانچه مجذوب را بعد از سقوط شعور حسی ناسوتی سرامور غیبی ملکوتی منکشف میشود مجنون نیز باین صفت متصف میگردد زیراکه اسقاط شعور ظاهر موجب انکشاف سرایر است خواه بجذبات ویگانگی ساقط شود و خواه بمالیخولیا و دیوانگی وفرمودند که تشبیه مجاذیب نیز خالی از فائده نبود زیراکه وی اگر فنا روی ننماید ترک رسوم خود وخود صورت بندد و آنهم مغتنم است شعر زیاده هیچ اگر نیست این نه بس که ترا دمی ز وسوسهٔ عقل بیخبر دارد محرم این هوش جز بیهوش نیست ثمره ۶۳ میفرمودند یکی از فضلا بخدمت حضرت شیخ بازمود که علمای ظاهری علمی که دارند میتوانند که بفرزند خویش عطا میکنند حضرت شیخ فرمودند که مشایخ نیز نتوانند که نعمت را بفرزند رسانند رمز آنست که اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

Marfat.com

شهره ۔ میفرمودند حضرت شیخ محمد طاهر رحمة الله علیه که عموی حضرت شیخ بودند
و در علوم ظاهری اوستاد ایشان در آخر عمر تلقین می نمودند و هر که باین نیت
در خدمت ایشان میرفت در جواب وی میفرمودند که الحال مرا عروج نمی شود
یقینکه تلقین من اثر نخواهد کرد و فرمودند که چون حضرت شیخ را داعیهٔ طلب
حق مستولی شد بخدمت عموی خویش باز نمودند که چون مربی ظاهر و اوستاد
شریعت شمایید لاجرم میخواهم که مربی باطن و پیر طریقت نیز شما باشید و مرا
ارشاد نمایید تا حق دیگری بر ذمهٔ من وجود نگیرد حضرت شیخ طاهر جواب
دادند که اگر کوزه لبریز گردد و تواند که ظروف دیگر را پر آب کند و خود هم بے
آب نماند اما کوزه که کم آب باشد اگر خواهد که ظروف دیگر را پر آب کند
نتواند و خود نیز از ان آبے که دارد تهی ماند حضرت شیخ فرمودند پس اجازت
یابم تا بخدمت مرشد دیگر شتابم ایشان اجازت دادند حضرت شیخ بخدمت
حضرت شاه لشکر محمد عارف بالله قدس سره رجوع فرمودند و ارادت
درست نمودند و یافتند آنچه یافتند و نیز میفرمودند که حضرت شیخ فرمودند که
اگر ما دو پیر مرد را می دیدیم گمان می بردیم که مشایخ وقت دکان دارند
و کسی باهمت عالی نیست حاشا چون ایشانرا دیدیم و دانستیم که دنیا از وجود

Marfat.com

اولیا خالی نیست مرا از دو پیر هر دو حضرت شیخ محمد طاهر محدث و حضرت شیخ
شاه لشکر محمد عارف مذکور اند رحمهما الله تعالی نمبر ۶۵ - روزی یکی روی ارادت
بخدمت حضرت ایشان آورده التماس بیعت کرد ملتمس او را قبول نفرمودند
و زبان بمعذرت کشودند وی بخدمت باز نمود که هرگاه جمعی در سلک ارادت
حضرت ایشان انتظام یافته باشند اگر یکی دیگر نیز در آن سلک عزیز منتظم شود
و مقتضی المرام گردد چه تفاوت کند فرمودند بعضی از انبیا گذشته اند که امت
ایشان یک کس بوده و بس همانا که آن نبی بجهت دعوت مبعوث شده
و بعضی را قبیله امت بوده و بعضی را شهری و بعضی را ملکی نمبر ۶۶ - میفرمودند که در
کتاب قوت القلوب امام ابوطالب مکی آورده اند که الخواطر رسل
الحق فلا تستجب لها یعنی خطرات فرستادهای حق اند لیس
قبول کن آن خطرات را اگرچه بحکم این قول اجابت خطرات باید نمود غایتاً
اینجا دقیقه باید نگاه داشت و آن اینست که چون خطره صورت بست
حسن خطره را باید ملاحظه نمود و اگر حسن است اجابت کند و آن اجابت را بفعل
مقرون گرداند و اگر خطره حسنه نیست آنرا هم اجابت کند لیکن بفعل نیارد
بلکه مقتضای آنرا بخیال بگذارند و فرمودند که این قول وظیفه منتهی میباید

Marfat.com

برخلاف سنت سی که وے برائی خاطر باید ثمرہ ۶۷۔ میفرمودند ہمسایہ که کافر است یک حق دارد و آن حق جار است اگر ایذا بوے نرسانند حق او از ذمه همسایگان ساقط شده باشد و همسایه که مسلمانست صاحب دو حق است یکے حق همسائگی دوم حق اسلام و همسایه که مسلم و خویش است حقوق وی از همه بیش است زیراکه ویرا سه حق است یکی حق قرب جوار دوم حق اسلام سوم حق صلۂ ارحام ثمرہ ۶۸۔ میفرمودند تحریر تعویذ از برائے شفاء مریض دأب حضرت شیخ نبود غایتا هر که به نیت استشفا بخدمت ایشان رجوع کردے قدری آب آوردی تا اسم بیر خود را بران دمیده باو دادندی و در وقت دمیدن انگشت سبابه را در آب نهادندی و فرمودندی که ما نیز برین سنت عمل میکنیم و بهمان دستور به نیت شفای رنجور نام فرخنده فرجام حضرت شیخ را بر آب میدمیم و از شیخ فرید رحمته الله علیه که یکی از خلفای حضرت شیخ و پدر خاتون حضرت ایشان بودند نقل کردند که هر گاه دم بار موثر گردد دم درویش فی الاثر چنان شود ثمرہ ۶۹۔ میفرمودند که روزی حضرت شیخ فرمودند که تا آنکه ما در مقام ارشاد نه نشستیم قدر آداب مرشد کماهی ندانستیم زیراکه بعضی اوقات درحین مراقبه صور خیالی و پیکر مثالی مریدان و طالبان حاضر میشوند حقیقت

Marfat.com

ایشان ظاهر میگردد وبعضی را دیده میشود که بتوجه تمام متوجه گشته وایستاده
وبعضی اعراض نموده اند وپشت داده وبعضی چشم بهوا گشاده وبعضی بهمین
بسیار رونهاده دران حالت بقدر ارادت هر یک در نسبت وی بر محک
امتحان زده میشود وتخلص از منافق ممتاز میگردد فاجلتنا ایها
المنافقون **بیت** ای جرعه نوش مجلس جم سینه پاک دار کاینه
ایست جام جهان بین گواه ازو ثمره میفرمودند که سالک را ترک صحبت
مردم کلهم لازم است الاصحبت مرشد ودر خدمت مرشد نیز دو وقت حاضر
شود یکی وقتی که دقیقه از دقایق سلوک یاد گیرد ودوم وقتی که معامله از معاملات
صورت پذیرد وآنرا بعرض پیر رساند وفرمودند که چون بندگی حضرت شاه
محمد عارف حضرت شیخ را رحمهما الله تعالی بجلوس اربعین فرمودند باظهار
هر معامله که بظهور می آید امر نمودند حضرت شیخ را نخست این معامله روی نمود
که درخت کیله است پربار وایشان ازان اثمار می چینند ودر دامان خویش
میگیرند ودر وقت غروب آفتاب جوان مغل پشت بآفتاب داده وتیر و
کمان در دست گرفته استاده چون صورت این معامله را بخدمت حضرت
شاه رحمه الله باز نمودند تعبیر فرمودند که انجا ثمره ازان شجره علامت افاده

واستفا

Marfat.com

نمانند و در شان او نیاید. تفسیر این آیه بقول مفسران اینست که هر که هست
در دنیا نابینا و دیدهٔ دلش راه صواب نبیند پس او در آخرت هم نابینا بود یعنی
طریق نجات نیابد یا هر که اینجا روی توبه نبیند آنجا جمال مغفرت مشاهده نکند
و بقول محققان موید مضمون ثمرهٔ مکتوب فیه آنست شعر منکه امروزم بهشت
نقد حاصل میشود. وعدهٔ نسیه فردای زاهد را چرا باور کنم ثمرهٔ ۸۴ میفرمودند بصدقی که
پیر در دل مرید موصوف گردد و بحیثیتی که در معرفت وی معروف شود و همان صفت
نقد وقت مرید گردد و کسی که پیر خود را بحری مملو از درر اسرار معانی و جواهر
تجلیات انوار ربانی داند حق سبحانه تعالی لآلی حقیقت و معرفت خویش
در درج سینهٔ او مندرج گرداند و مریدی که پیر را عابد و مرتاض گمان کند
حق تعالی طی مراتب مجاهده بروی آسان کند. و مریدیکه پیر را متشرع
و متورع اعتقاد کند حق سبحانه تعالی وی را با حکام علیهٔ شرعیه منقاد کند.
و مریدیکه داند که پیر او دام تزویر گستردهٔ است و همت او همگی بر تحصیل لوازم
معیشت مصروف کردهٔ او حاصل خود همان بیند و با دام بدام تلبیس متلا(؟) شود
بهزار بهانه وا ندازهٔ خرمن رزق خود بچیند. مثنوی ای برادر تو همین اندیشهٔ
مابقی تو استخوان و ریشهٔ گر گلست اندیشهٔ تو گلشنی ور بود خاری تو هیمهٔ گلخنی

Marfat.com

و نیز میفرمودند که اگر مریدی پیر خود را بصفاتی مذکور کند و بکراماتی مشهور گرداند
که وی بدان صفت متصف نباشد روز محشر آن مرید را محاذی پیر وی حاضر
سازند و رب الارباب از وجه عتاب خطاب کند که آنچه ما بنا بر حکمت و مصالحه
در پیر تو تعبیه فرموده بودیم و وی را مظهر آن نموده تو در دنیا بوی منسوب
کردی اگر صادق بودی بر انتقال الحال بتحقیق پیش آی و از آن اوصاف
در موصوف حقیقی بیاویز و یا در زمرهٔ کاذبان در آی و طریقهٔ دوزخ بپیمای
پس مقرر است که نباشد در آن ساعت آن مرید الا مدعی خجل و مفتری منفعل
و نیز میفرمودند بهر زبان نصیحت که بعد از فرو رسی سال یا چهل سال از عمر
حسرت مآل هم این مرحوم را اکنون همیشه طلب حق رهنمی نماید و بی وسیله علم
و عبادت بتحصیل مطلب نگرا آید اگر چه بتشریفی پاداش کردار چون علما و ابرار
مشرف و مخصوص شود بنا بیابد از نعمت خاص معرفت و اختصاص مایوس
و محروم ماند الا ما شاء الله زیرا که در ایام تحصیل سعادت از سرمایهٔ عمر
غافل بود و هنگام تکمیل حجت از یاده مخلت الا العقل و فرمودند که از حضرت
شیخ بکرات شنیده شد که الصوفی بعد ثلاثین بارد شعر
ای جوان سرو قد گوئی بزن ❊ پیش از آن کز قامتت چوگان کنند

Marfat.com

بیت هر که اول بین ترا مسعود تر ❊ هر که آخر بین ترا و پدر رود تر و نیز میفرمودند که
اگر از اتفاق حسنه و عنایات ذی الفضل والمنه کسی را در آخر عمر این عطیهٔ اعظم فراهم
آید نادر است و حق سبحانه و تعالی بر ایقاع نوادر قادر است ثمره ۸۴ میفرمودند
هر گاه از وادی طلب گردی بر رخ زرد نشسته باشد و او با دل شکسته در جستجوی
مطلوب کمر همت تنگ و چست بسته مطلبش منظور باید ساخت و نظر از تعصب مذهب
نباید انداخت زیرا که در مذاهب متعدده هر که طالب است همانا که بسوی مقصد
متحده ذاهب است شعر گر پیر مغان مرشد ما شد چه تفاوت ❊ در هیچ سری
نیست که سری ز خدا نیست ثمره ۸۵ میفرمودند که بهترین عبادات و نیکوترین
طاعات در جمیع احوال و اوقات ذکر است زیرا که ذکر نافی ما سوای
دوست و مثبت ذات اوست بعده تلاوت قرآن بعد از آن سائر عبادات
که هر کدام مستتبع حسنات است مقصود ازین بیان این بود که اگر در بعضی اوقات
که سالک مشغول باشد و نفس بنماز تطوع یا نوافل دیگر دلالت کند وی را
باید که در انکار فعل نیک از اعدیٰ عدوک نفسک التی
بین جنبیک استحالت کند چه مطلب او آن خواهد بود که این را از
ذکر و شغل که طریقهٔ اولی و اقربست باز دارد و بمقتضای تصرف خویش در تعدد

Marfat.com

و قیام عمارت آرد و نیز میفرمودند که کیفیت فنا هر سالک را از هیچ عملی مترتب نمیشود
الا از ذکر و فکر پس غالباً ترجیح و تفصیل اذکار و اشغال بر سایر اعمال بجهت
تواند بود زیرا که نتیجه هر عملی که در معاش است حسن پاداش است و ثمره این شجره
چیست رجوع باصل یعنی از انانیت خود فصل و بهویت او وصل بیت
تو ز خود گم شو کمال اینست و بس ۞ تو مباش اصلا وصال اینست و بس
و نیز میفرمودند کثرت طاعت و عبادت وسیله دریافت جنت الماوی
و حور و قصور اولی و اعلی است و اشتغال بذکر و استغراق بمذکور و تخلیه
باطن از ما سوا باعث تحبب و تقرب حق است جل و علا آن قاعده عباد
و صلحاست و این قاعده عشاق و احباست آنجا حصول انعام است اینجا
وصول منعم آن جماعت را نظر بر اکرام است و این طائفه را منظور مکرم
شعر تو و طوبی و ما و قامت یار ۞ فکر هر کس بقدر همت اوست ثمره ۸۶
یکی از ابنای روزگار از پریشانی دل و عدم جمعیت بخدمت حضرت ایشان
بسبیل استرشاد بیان نمود فرمودند که حلقه ذکر بر در دل زنید تا از پریشانی
و تفرقه باز آید و گردن و سینه را اندک کلفتی و شقتی جایز داشته بذکر نفی و
اثبات مداومت نمایند و بتدریج در عدد حلقه در تزاید افزایند تا بجدی که

Marfat.com

هشت هزار حلقه ذکر در روزی معتاد سازید و فرمودند اوّلا از درویشی اودن
گرفته تا نهایا بعمل بپردازید شعر چه حلقه‌ها که زدم بر دل پر از سر سوز نه بوی
صبح وصال تو در شبان دراز نه محرّکهٔ میفرمودند تلوین ثیاب و تعمیر خانقاه و
استدعاء فقرا و ترتیب لوازم استدعا و شغل هذا از جمله اسباب درویشی است
و اسباب درویشی مستلزم حقیقت درویشی و وصول مطلب درویشان نه طریق
سلوک این طایفه چیست خود را هیچ نگرفتن و احوال خویش را از همه نهفتن پیوسته
طریق شکستگی پیمودن و همواره بحق دل بستگی نمودن و نیز میفرمودند که روزی
در مبادی احوال حضرت شیخ جبه نجبه زده از گلیم سیاه در بر کرده بملازمت حضرت شاه لشکر محمد
عارف بالله قدس سره رسیدند حضرت شاه رحمه الله دیدند و فرمودند که عیسی بهائی امروز نظم ما
شیخ الشیوخ صمدانی جامه یکتائی بر روغن گل آگنده بپوشید و در طریق تحقیق
بکوشید همان روز حضرت شیخ جبه مذکوره را بدرویشی بخشیدند و از آن روز
اکثر اوقات جبه یکتائی می‌پوشیدند تا آنگاه که حضرت شاه بپوشیدن پیراهن
امر فرمودند مقصود ازین بیان این بود که اگرچه اصلاح اوضاع ظاهری نیز
مستحسن است ولیکن شَأنُ الطَّالِبِ شَأنٌ آخَر یعنی شان
طالب حق شان دیگر است و او را نشانی دیگر ع هر دو این راه را نشانی دیگر است

Marfat.com

بیت راه دین صنعت و عبارت نیست * بجز خرابی در و عمارت نیست - نقل ۸۸
و میفرمودند سالک را باید که از مدح و ذم اهل عالم اصم بوده بسلوک اشتغال
نماید زیرا که هر که باقوال خلایق گوش نهاد از طریق تحقیق و اقبال باز ماند و
در ورطه تعطیل و اهمال افتاد چنانچه نقلست که پیرمردی با فرزندی همراه
مسافر شد چون یک مرکب داشت خود بران نشست و آن پسر پیاده میرفت
ناگاه در راه باجمعی ملاقی شد او را دیدند و زبان ملامت کشیدند گفتند عجب مرد
سنگدل خود راکب و پسر خورد سال راجل چون گوش بر قول آن قوم نهاد
پسر را سوار ساخت و خود در رکابش افتاد تا فرقه دیگر از پیش رسیدند و آن
درویش را باین کیش دیدند گفتند شخصی است غریب از قانون ادب بی نصیب
پسر خود را سوار ساخته و خود در رکابش پیاده تاخته چون این سخن استماع
نمود خود با پسر راکب شد و بسوی مقصد ذاهب تا گروهی دیگر آنحال را
مشاهده نمودند و زبان بسرزنش کشودند که ظالمی است جاهل و از محنت
این بی زبان غافل بیک بار بار این دو سوار بران ستور نهاده و از
طریق انصاف بر طرف افتاده چون برین کلمه اصغا نمود خود با پسر پیاده
شده عنان مرکب بی سوار از روی اضطراب در دست گرفته میکشید تا

Marfat.com

بجماعت دیگر رسید چون آن فریق باین طریق معائنه کردند گفتند ظرفه سیرت
خرف از جادهٔ عقل منحرف و فعلش بر مادهٔ حمق معترف خود باسپ پیاده راه
میرود و مرکب برابر آماده همراه میبرد چون این سخن بشنید سر بجیب تفکر
فرو کشید و فهمید که از اضطرار معاملت بر اختلاف اقوال مردم باین حال رسید
و باوجود مطاوعت قول ایشان از ملامت نرهید و دید آنچه دید **مثنوی**
کس از دست جور زبانها نرست ۞ اگر خود نمایست و گر حق پرست **ثمره ۸۹**
میفرمودند سالک را در ابتدای حال سلوک مطالعهٔ کتب یقینی و **تحصیل علوم**
دینی بقدر اشتغال باید زیرا که او در مبادی احوال از دو حال خالی نیست
اگر مشغول بما لایعنی است افاده و استفادهٔ علمیه ازان باز میدارد و اگر از
استیلاء جذب بیخود است بخودش باز میآرد و در سلسله مجانین نمی گذارد
و فرمودند که حضرت شیخ میفرمودند که نباید که سالک را علی الدوام تمام جذبه
در رباید زیرا که درین صورت معرفت حاصل نباید بمانا هر که مجذوب
مغلوبست از مشاهدهٔ جمال مطلوب محجوبست **بیت** مرا وصال تو هرگز
چگونه دست دهد ۞ که در حضور تو از خویش میشوم غائب نیز میفرمودند
که حال بمثابهٔ رنگی است که گاه هست و گاه نیست اگر صاحب حال را

Marfat.com

بهره از علم باشد مقوی حال او گردد و در اوقات زوال حال در زاویه
غفلت و اهمال نماند علم را دستاویز خویش گرداند ثمره ششم میفرمود نه یک
میل است که در وجود انسان تعبیه است و او را دواعی متنوعه گوناگون بهمان
میل واحد در گرسنگی طعام خواهد و در تشنگی آب و در زمان سیری بمجامعت
رغبت کند و در آوان ماندگی بخواب و چون از این همه مهجور شود رجوع کند
بطلب رب الارباب پس هر که بخورد و بیاشامید و تن خود را در بستر مباشرت و خواب
کشید استیلاء طلب حق ندید طبیعت او بحصول دواعی محظوظ و بهره‌مند گشت و آن بحیز
همین قدر چون بهایم خورسند گشت بیت تا تو چون خر درین سرای خراب ز شکم
از زبان پر است پشت ز آب پای کی برنهی ببام فلک باده کی در کشی ز جام ملک
و آنکه این داعیه را از حصول مدعای او باز داشت و در خوردن و آشامیدن و
مباشرت و خوابیدن اختیار نکرد مگر بقدر ضرورت اشتهای او از جمیع مشتهیات
مایوس و محروم گشته عنان محبت و زمام همت وی از مجاز
بحقیقت مصروف شد مثنوی با خیال میل تو چون پر بود تا بدان پر بر
حقیقت بر شود چون برانی شهوت و پرت ز سخت لنگ گشتی انجال
از تو گر بجست پر گشاد ز چنین شهوت هر ان تا پر میلت برد سوی جنان

Marfat.com

باب التقریظ والانتقاد

مکتوبات امام ربانی کی جدید محقق اشاعت

(استنبول ۲۰۱۸ء)

ڈاکٹر عارف نوشاہی

(۱)

شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی (۹۷۱-۱۰۳۴ھ/ ۱۵۶۴-۱۶۲۴ء) کے خطوط، جو تصوف کی دنیا میں مکتوبات امام ربانی نام سے پہچانے جاتے ہیں، مزید کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ یہ خطوط، زیادہ تر فارسی اور چند ایک عربی زبان میں ہیں اور انھیں حضرت مجدد کے خلفا نے ان کے عین حیات ہی حسب ذیل ترتیب کے ساتھ، تین دفاتر (جلدوں) میں جمع اور مرتب کر دیا تھا:

۱۔ دفتر اول موسوم بہ درالمعرفت، جامع یار محمد جدید بدخشی طالقانی، بسال ۱۰۲۵ھ، مشتمل بر ۳۱۳ مکتوبات۔

۲۔ دفتر دوم موسوم بہ نورالخلایق، جامع عبدالحی حصاری، بسال ۱۰۲۸ھ، مشتمل بر ۹۹ مکتوبات۔

۳۔ دفتر سوم موسوم بہ معرفۃ الحقایق، جامع محمد ہاشم کشمی، بسال ۱۰۳۱ھ، مشتمل بر ۱۱۴ مکتوبات۔

چیدہ چیدہ مکتوبات کی قلمی نقلیں حضرت مجدد کے زمانے ہی میں ضرورت مندوں تک پہنچنا شروع ہو گئیں تھیں۔ بعد میں جب یہ مکتوبات تین جلدوں میں مرتب ہو گئے تو مکمل متن کی قلمی نقلیں بھی تیار ہونے لگیں جو اب دنیا بھر کے کتب خانوں میں دستیاب ہیں۔ جب ہندوستان میں چھپائی (طباعت) کی صنعت آ گئی تو مکتوبات طبع ہو کر عام ہوئے۔ پہلی بار یہ ۱۲۸۸ھ/ ۱۸۷۱ء میں مطبع احمدی، دہلی سے باہتمام شیر محمد خان بن غلام محمد خان جھجری مالک مطبع احمدی، تین جلدوں میں شائع ہوئے۔ دوسری اشاعت ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء میں مطبع مرتضوی، دہلی سے حافظ حاجی عزیز الدین احمد مالک مطبع مرتضوی کے اہتمام سے ہوئی۔ منشی نول کشور نے بھی اپنے مطابع لکھنؤ/کان پور سے مکتوبات

☆ ادارۂ معارف نوشاہیہ، اسلام آباد۔

Marfat.com

کی کئی اشاعتیں کیں۔اس مطبع سے ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء میں مکتوبات تیسری بار شائع ہوئے۔ ۱۳۲۴ھ/ جولائی ۱۹۰۶ء کی اشاعت پر "بارِ ہشتم" لکھا ہوا ہے۔اس کے بعد بھی دیگر ناشروں کے ہاں سے اشاعت ہوتی رہی۔ چند اشاعتیں ہندوستان سے باہر بھی ہوئی ہیں۔ ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۱۰ء میں مطبع پورصوف، تاشقند (ازبکستان) سے بہ اہتمام حاجی عبداللہ بن حاجی اسد اللہ اور ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء میں زاہدان (ایران) سے بہ تصحیح و تعلیق محمد ایوب گنجی شائع ہوئے۔

مکتوبات امام ربانی کی مذکورہ ہندوستانی و غیر ہندوستانی اشاعتیں سب روائتی قسم کی اور غیر محقق ہیں۔اس سے ہٹ کر، آج سے تقریباً ایک صدی قبل، مولانا نور احمد پسروری ثم امرتسری (وفات: ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء) نے مکتوبات کی تصحیح و تدوین کا بیڑہ اٹھایا اور ۱۳۲۷ تا ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۰۹ تا ۱۹۱۶ء مطبع مجددی، امرتسر سے ہر دفتر کو متعدد حصوں میں تقسیم کر کے، جہازی سائز میں بتدریج شائع کیا۔ مولانا کی یہ اشاعت بے حد مقبول ہوئی اور اس نے سابقہ تمام اشاعتوں پر خط تنسیخ کھینچ دیا۔ اس اشاعت کا اعتبار اب تک قائم ہے۔ اس میں مولانا نے تحقیق کے تمام اصولوں کو مد نظر رکھا ہے۔ چنانچہ متن کو قدیم نسخے پر استوار کر کے اس کا بقیہ نسخوں سے تقابل کیا اور اختلافات حاشیے پر درج کیے؛ آیات و احادیث کی تخریج کی اور حاشیے میں ان کا فارسی ترجمہ بھی لکھا؛ مشکل الفاظ کی فرہنگ لکھی؛ عربی مکتوبات اور فارسی مکتوبات میں درآئی عربی عبارات کا فارسی ترجمہ کیا؛ اگر مکتوبات کی کسی عبارت سے عقائد کے لحاظ سے غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ تھا تو حاشیے میں اپنی طرف سے وضاحت لکھ کر اس اندیشے کا سدباب کیا؛ عربی عبارات پر اعراب لگائے؛ جن افراد کا ذکر مکتوبات میں آیا ہے ان کے مختصر حالات زندگی جستجو کر کے حاشیے میں لکھے۔ غرض یہ کہ مولانا نور احمد نے اپنے زمانے میں دستیاب وسائل اور اپنی مقدرت کے مطابق مکتوبات امام ربانی کا ایک عمدہ ایڈیشن تیار کیا جس کی بعد میں ترکی اور پاکستان سے کئی بار عکسی اشاعتیں ہو چکی ہیں۔ تاہم سو سال پہلے ہونے والی اس اشاعت کا انداز قدیم ہے۔ دستی کتابت، حاشیہ در حاشیہ وضاحتیں اور بین السطور فرہنگِ الفاظ، یہ انداز اب تدوین اور طباعت کے جدید رجحانات سے لگا نہیں کھاتا اور کمپیوٹر اور ڈیجیٹل عہد کا قاری ایک صدی پہلے کے انداز کتابت و طباعت سے قطعاً مانوس نہیں ہے۔ ضرورت تھی کہ مولانا نور احمد کے ایڈیشن کی نئے تقاضوں کے مطابق تجدید اشاعت کی جائے یا مکتوبات امام ربانی پر از سرِ نو کام کیا جائے۔

Marfat.com

(۲)

نومبر ۲۰۱۳ء میں استنبول میں عزیز محمود ہدائی وقف کے زیر اہتمام "بین الاقوامی امام ربانی سمپوزیم" منعقد ہوا جس میں راقم السطور نے بھی شرکت کی اور ایک مقالہ "مکتوبات امام ربانی کی جدید تنقیدی اشاعت کی ضرورت" عنوان کے تحت پیش کیا۔ مقالے میں دی گئی تجویز کو نہ صرف سمپوزیم میں پذیرائی ملی اور اسے اعلامیے میں شامل کیا گیا بلکہ بعد میں عزیز محمود ہدائی وقف استنبول نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری بھی مجھی کو سونپ دی!

میں نے فروری ۲۰۱۴ء میں اس منصوبے پر مرحلہ وار کام شروع کیا اور پاکستان کے علاوہ، دیگر ممالک سے مکتوبات امام ربانی کے قدیم نسخوں کے کوائف اور مطلوب نسخوں کے عکسیات حاصل کرنا شروع کیے۔ چنانچہ حسب ذیل نسخے بصورت عکس حاصل ہوئے:

۱۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، شمارہ ۱۴۹۵، تاریخ ۱۰۵۶ھ۔ (صرف دفتر دوم)

۲۔ ابوریحان بیرونی انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل سٹڈیز، تاشقند نسخہ ۱۴۹۹، تاریخ ۱۰۸۰ھ۔ یہ نسخہ ڈاکٹر محبت طوسون صاحب نے فراہم کیا۔

۳۔ آفتاب کلیکشن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، شمارہ ۳/۱۴ ف تصوف، تاریخ ۱۱۳۸ھ۔ یہ نسخہ ڈاکٹر عطا خورشید صاحب نے مہیا کیا۔

الف: متن: پہلے مرحلے میں مکتوبات کا متن کمپیوٹر سے ورڈ (Word) پروگرام میں کمپوزنگ کیا گیا۔ اس کی بنیاد مولانا نور احمد کا تدوین کردہ متن (اشاعت امرتسر، ۱۹۰۹ تا ۱۹۱۶ء) ہے۔ ہم نے مولانا کا صرف متن لیا، ان کے حواشی، تعلیقات اور فرہنگ الفاظ کو شامل نہیں کیا۔ دوسرے مرحلے میں ٹائپ شدہ متن کا مذکورہ بالا مخطوطات سے تقابل کر کے ضروری اختلافات پاورقی میں منتقل کیے گئے۔ تقابل کے عمل میں بعض مقامات پر مولانا نور احمد کے مرتبہ متن میں کہیں کہیں تسامحات بھی نظر آئے جن کی اصلاح کر دی گئی اور متن میں درست لفظ/جملہ اختیار کیا گیا۔ متن کی اس تیاری میں فنی تدوین کے نقطہ نظر سے بھی کئی چیزوں کا لحاظ رکھا گیا، جیسے غریب عربی الفاظ اور عربی عبارات پر اعراب لگانا؛ طویل عبارتوں کی اس طرح پیرا بندی کرنا کہ موضوع کی تفکیک ہو جائے؛ رموز اوقاف کا لحاظ رکھنا، وغیرہ۔

Marfat.com

ب: اشاریہ سازی: جب ہر لحاظ سے مکتوبات کی تینوں جلدوں کا متن تیار ہو گیا تو اس کے مختلف اشاریے تیار کیے گئے۔ جو حسب ذیل ہیں: ۔

۱۔ احادیث نبوی اور بعض اقوال مشائخ بزبان عربی، ماخذ کے ذکر کے ساتھ؛

۲۔ عربی اشعار کی تخریج، ماخذ کے ذکر کے ساتھ؛

۳۔ فارسی اشعار کی تخریج، ماخذ کے ذکر کے ساتھ؛

۴۔ دینی، کلامی، فلسفی، عرفانی اور اخلاقی اصطلاحات اور مفاہیم؛

۵۔ دینی، عرفانی، کلامی، معاشرتی طبقات، اقوام، پیشہ ور، مناصب اور روحانی مراتب؛

۶۔ اشخاص اور فرشتے؛

۷۔ مقامات (آبادیاں، دریا، خانقاہیں، قلعے، پہاڑ، مساجد)؛

۸۔ رسائل، کتب، مکتوبات؛

۹۔ مکتوب الیہم کے اسماء بترتیب حروف تہجی؛

۱۰۔ چند مقامی (ہندی یا مہند) الفاظ کی فرہنگ

ان اشاریوں کی خصوصیت یہ ہے کہ صفحات کی بجائے، مکتوبات کے دفتر (جلد) اور مکتوب نمبر پر مبنی ہے۔ اس طرح یہ تمام اشاریے مکتوبات کے کسی بھی قدیم وجدید یا مستقبل کے ایڈیشن کے لیے کارآمد ہو سکتے ہیں۔

ج: مقدمہ اور تعلیقات: مکتوبات کے تیار شدہ متن کو علمی انداز میں پیش کرنے کے لیے علمی مقدمہ اور تعلیقات کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کام کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے حصے میں راقم السطور نے "پیش گفتار" تحریر کیا جو مندرجہ ذیل موضوعات کا احاطہ کرتا ہے:

مکتوبات امام ربانی کے موجودہ ایڈیشن کی تیاری کی روداد؛

مکتوبات امام ربانی کی تدوین کی روداد؛

مکتوبات امام ربانی کے مخطوطات اور ماخذ کا جائزہ (مختلف ممالک کے حوالے سے)؛

مکتوبات امام ربانی کی سابقہ اشاعتوں کی تفصیل؛

...... نافو احمد پسروری امرتسری کے حالات زندگی؛

Marfat.com

نور احمد امرتسری کی دیگر علمی مساعی؛

نور احمد امرتسری کی مکتوبات امام ربانی کی تدوین کے لیے کاوشیں۔

دوسرے حصے میں پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مبسوط "مقدمہ" شامل ہے۔ (اصل میں یہ تحریر اردو میں لکھی گئی تھی جسے راقم السطور نے فارسی میں ترجمہ کیا ہے)۔ اس مقدمہ کے مندرجات حسب ذیل ہیں:

دسویں اور گیارہویں صدی ہجری میں برصغیر کے سیاسی اور مذہبی حالات؛

امام ربانی شیخ احمد سرہندی کے حالات زندگی؛

مکتوبات امام ربانی کے جامعین کے حالات زندگی۔

مکتوبات امام ربانی کیسے جمع ہوئے؟

مکتوبات امام ربانی کے حوالے سے ہونے والے کام کا جائزہ (تراجم، شروح، حضرات مجددیہ کی تفہیم مکتوبات کے لیے کوششیں، متفرق کتابیں متعلقہ مکتوبات، مکتوبات کی تخریج پر مبنی کتب فہارس اور اشاریے، حضرت مجدد الف ثانی کے رد اور دفاع میں لکھی جانے والی کتب)

اس کے بعد "تراجم" عنوان کے تحت پروفیسر محمد اقبال مجددی کا ایک اور طویل مقالہ ہے جس میں ان لوگوں کے حالات زندگی (بترتیب حروف تہجی) جمع کیے گئے ہیں جنھیں حضرت مجدد نے خطوط لکھے تھے۔ (مجددی صاحب کی یہ تحریر بھی اردو میں تھی جسے راقم السطور نے فارسی میں ترجمہ کیا ہے)

مکتوبات امام ربانی کا جو منصوبہ ۲۰۱۴ء میں شروع ہوا تھا، وہ ۲۰۱۷ء میں ہر لحاظ سے مکمل ہو گیا اور اسے طباعت واشاعت کے لیے عزیز محمود ہدائی وقف، استنبول کے حوالے کر دیا گیا۔ جسے ۲۰۱۸ء کے اواخر میں ارقم پبلی کیشنز (ERKAM YAYINLARI) استنبول نے نہایت نفیس کاغذ پر، خوب صورت پختہ جلد کے ساتھ چار جلدوں میں شائع کر دیا ہے۔ ان جلدوں کی ترتیب اس طرح ہے:

جلد اول: مکتوبات دفتر اول، اس جلد کو ضخامت کے پیش نظر دو حصوں میں چھاپا گیا ہے۔ پہلے حصے میں مکتوبات ۱ تا ۲۰۰ اور دوسرے حصے میں مکتوبات ۲۰۱ تا ۳۱۳، مع عرضداشت ہائے خواجہ محمد صادق و ترجمۂ فارسی مکتوبات عربی، ۶۰ + ۱۰۰۳ صفحات؛

جلد دوم: مکتوبات دفتر دوم، ۲۱ + ۴۱۱ صفحات؛

Marfat.com

جلد سوم: مکتوبات دفتر سوم، ۲۱+۴۹۸ صفحات؛

جلد چہارم: پیش گفتار، مقدمہ، تراجم، اشاریہ، تصاویر، ۵۶۱ صفحات۔

۲ دو ہزار پانچ سو پچھتر (۲۵۷۵) صفحات پر پھیلا ہوا یہ تمام کام فارسی زبان میں انجام دیا گیا ہے۔ جو خصوصیات مکتوبات امام ربانی استنبول اشاعت ۲۰۱۸ء کو مکتوبات کی سابقہ اشاعتوں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہیں:

صحت متن کا اہتمام، ایسے اقدم مخطوطات کے استعمال کے ذریعے جو اس سے پہلے استعمال میں نہیں آئے تھے؛

مکتوبات کی چوتھی جلد کے مشمولات اور مباحث تازہ کاری کی مثال ہیں اور پہلی بار علمی دنیا کو پیش کیے گئے ہیں۔ بالخصوص فارسی خوان حلقہ ان سے پہلی بار واقف ہوا ہے۔ اس سے پہلے مکتوبات کے مکتوب الیہم پر کام نہیں ہوا تھا، اس اشاعت میں یہ کام ایک ایسے محقق (محمد اقبال مجددی) نے انجام دیا ہے جس کا تخصص رجال مجددیہ ہے۔ حضرت مجدد کے مکتوبات میں جا بجا عربی و فارسی اشعار آئے ہیں۔ یہ کلام کس کا ہے اور ان کا مآخذ کیا ہے؟ اس پر پہلے کسی نے توجہ نہیں دی تھی۔ موجودہ اشاعت میں نہ صرف ان اشعار کے شعرا کا سراغ لگایا گیا ہے بلکہ ان شعرا کے دواوین سے اختلاف متن بھی دیا گیا ہے۔

زیر بحث اشاعت کی ظاہری خوب صورتی (کمپوزنگ، سیٹنگ، جلد، کاغذ) پورے کام کو پرکشش بنائے ہوئے ہے جو اس سے پہلے مکتوبات امام ربانی کی کسی اشاعت کو نصیب نہیں ہوئی۔

"مکتوبات امام ربانی، بہ کوشش عارف نوشاہی" کے پورے منصوبے میں کئی احباب کی معاونت شامل حال رہی۔ مکتوبات کی کمپوزنگ، صفحہ بندی، تخریج احادیث اور بذریعہ کمپیوٹر اشاریہ سازی کا کام اظہار القدوس نوشاہی صاحب نے انجام دیا۔ عربی عبارتیں اور ان کے اعراب ایک شامی دوست ڈاکٹر محمد عبدالمجید نے ملاحظہ کیے۔ محمد اقبال مجددی صاحب کے حصے کے کام کا ذکر ہو ہی چکا۔ اس طرح مکتوبات کی یہ اشاعت اب اہل علم کے استفادہ کے لیے دستیاب ہے۔ ترکی میں ناشر سے اس پتے پر رابطہ کیا جا سکتا ہے:

www.kampanyakitaplari.com, www.erkamyayinlari.com

فون نمبر: (212+90)6710700 فیکس نمبر: (212+90)6710748

بشکریہ معارف، اعظم گڑھ، مئی ۲۰۱۹ء

Marfat.com

مکتوبات امام ربّانی

شیخ احمد سرهندی مجدّد الف ثانی

دفتر اوّل: درّ المعرفت

بخش یکم: مکتوبات ۱- ۲۰۰

جامع

یار محمد جدید بدخشی طالقانی

(بر اساس چاپ نور احمد امرتسری و مقابله با نسخه های کهن خطی)

به کوشش

عارف نوشاهی

مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کا جدید تحقیقی ایڈیشن، مطبوعہ استنبول، ترکی ۱۸

Marfat.com

مکتوبات امام ربّانی

شیخ احمد سرهندی مجدّد الف ثانی

جلد چهارم

پیشگفتار و نمایه ها از:

عارف نوشاهی

مقدّمه و تراجم از:

محمد اقبال مجدّدی

Marfat.com

جلد دہم

ارمغانِ امامِ ربّانی

ترتیب وتدوین

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

باہتمام

محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

امام ربانی پبلیکیشنز لاہور پاکستان

Marfat.com